زبردست سوشل ناول

گردشِ آفاق

جوزف ولمٹ کا اُردو ترجمہ

جلد ششم

مصنّف

جارج ڈبلیو ایم رینالڈس

مترجّم

تیرتھ رام فیروزپوری

قیمت چھ روپے

پبلشرز

نرائن دت سہگل اینڈ سنز۔ دریبہ کلاں۔ د

پرنٹر:- محبوب المطابع برقی پریس۔ دہلی

امیر حسن رضوی تحریر نمود

گردشِ آفاق

چھٹی جلد

پہلا حصّہ

باب ۱۱۸

پُراسرار خادم

جج صاحب کی کوٹھی سے رخصت ہو کر کنارس اور میں قریباً دو تین منٹ چپ چاپ چلتے رہے۔ کنارس کے خیالات یقینی طور پر ان باتوں کی طرف لگے ہوئے تھے جو اس کے اور لیبونورا کے درمیان ہوئی تھیں۔ میں اپنے دل میں یہ سوچ رہا تھا کہ مسٹر لیبونور کی نئی شیطانی سازشوں پر غالب آنے کی کونسی ترکیب ممکن ہوگی۔ آخر کار کنارس نے اس دوستانہ اخلاص کے لہجہ میں جس سے وہ پیشتر کام لیتا رہا تھا مجھ سے کہا۔" سینیر پورٹی سی کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ بعض وجوہات سے آپ اس ہوٹل کو چھوڑ کر جس میں ہمارا قیام تھا دوسری جگہ تشریف لے جانا چاہتے ہیں۔ ساتھ ہی اشارۃً یہ بھی انہوں نے کہا تھا کہ کچھ عرصہ تک ہمارا آپس میں بہت کم میل جول ہوگا۔ خیر اس معاملہ کی نسبت جو کچھ میں عرض کرنا چاہتا ہوں اس کو بھی سُن لیجئے۔ ہر چند میری عمر چھوٹی ہے تاہم میں کافی دنیا دیکھ چکا ہوں۔ اور مجھے معلوم ہے کہ دوسروں کے معاملات میں کسی طرح کا بے جا استعجاب کبھی ظاہر نہ کرنا چاہیئے۔ پس اگر حالات کی مجبوری سے آپ دوسری جگہ تشریف لے جانا چاہتے ہوں تو میں اس کا مزاحم نہیں ہوتا۔ تاہم میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر حالات

ایسے پیش آئیں کہ آپ کو کسی دوست کی ضرورت ہو تو خواہ کوئی کام کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو سکانسٹنٹائین کنارس ہر وقت آپ کی مدد کے لئے تیار ہے اور وہ دلی شوق سے آپ کی خدمت گذاری کرے گا۔"

میرے دل پر اپنے دوست کے عنایت آمیز لہجہ کا بہت اثر ہوا۔ اور میں نے اس کے وعدۂ امداد کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ لیکن اس نے جلدی ہی گفتگو کا رُخ اور اور باتوں کی طرف بدل کر پوچھا۔ کہ میری لیونورا کے بارے میں اب آپ کی صحیح رائے کیا ہے؟ کیا جو کچھ میں نے اس کے حسن و خوبی کے بارے میں کہا تھا صحیح ہے یا آپ نے میرے بیان میں کسی طرح کی مبالغہ آمیزی دیکھی ہے؟ جواب میں میں نے کہا کہ مجھے سینور لیونورا سے مل کر بیحد خوشی ہوئی ہے اور میں ایمانداری کے ساتھ کہتا ہوں کہ قدرت نے حسن صورت و سیرت کی وہ ساری خوبیاں جو کسی خاتون میں ہونی چاہئیں۔ بدرجہ اتم اس میں پیدا کی ہیں۔ بلکہ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ اس سے آپ کو ایسی پاک محبت ہوئی کیونکہ آپ کا جوڑا قدرت نے ایک دوسرے کے لئے بنایا ہے۔ سچ کہئے کیا آپ اس محبت پر دلی خوشی محسوس نہیں کرتے؟ اس نے بصورتِ اثبات جواب دیا۔ اور اس کے منہ سے "ہاں" کا لفظ غیر معمولی جوش کے ساتھ نکلا۔ تاہم جب اس کے ساتھ ایک ہلکی دبی ہوئی "آہ" کی آواز میرے کانوں میں آئی تو میں متعجب ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ اس طرح کی آہ تھی جیسے انسان روکنا اور دبانا چاہتا ہے۔ لیکن دبا نہیں سکتا۔ نہ وہ آہ خوشی کی تھی۔ بلکہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ اس میں فکر، پریشانی اور اندیشہ کی آمیزش ہے۔ گویا وہ خوشی کا لفظ جو ایک لحظہ پہلے اس کے منہ سے نکلا تھا۔ یہ آہ اس کا ذریعۂ تردید تھی۔ اس آہ کو سُن کر مجھے واقعی بڑی حیرت ہوئی اور اپنے دوست سے مجھے گہری ہمدردی ہو گئی جسے اپنی خوش نصیبی پر مسرور ہونا چاہئے تھا۔ مگر جو فکر و بدگمانی اور اندیشہ و تشویش کی الجھنوں میں پھنسا ہوا تھا۔

ہوٹل میں پہنچ کر ہم نے عارضی طور پر ایک دوسرے کو الوداع کہی۔ سینیر پورٹی سی نے ایک اور جگہ کا نام مجھ کو بتایا تھا جہاں میں آرام و آسائش کے ساتھ رہ سکتا تھا چنانچہ میں اس رات اس نئے ہوٹل میں اٹھ گیا۔ کیونکہ میں نے جج صاحب کے نیک مشورہ پر عمل کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ اور جو تجویزیں میں نے سوچ رکھی تھیں ان کی تکمیل کیلئے ضرورت بھی اس بات کی تھی کہ انتہائی احتیاط عمل میں لائی جائے۔

اس کے دوسرے دن سینچر کا روز تھا اور میں صبح کے ناشتہ سے فارغ ہو کر چہل قدمی کرنے بازار جانا چاہتا تھا کہ ناگاہ ہوٹل کا ایک نوکر یہ اطلاع لے کر آیا کہ ایک آدمی تلاش ملازمت میں آپ کو ڈھونڈتا پھر رہا ہے۔

چونکہ میں نے کسی سے کسی نوکر کے بارے میں بالکل ذکر نہ کیا تھا اس لئے اس اطلاع کو پا کر بڑا تعجب ہوا اور حیرت کا کلمہ بے اختیار میرے منہ سے نکلا چاہتا تھا کہ میں نے کچھ سوچ کر اسے ضبط کیا۔ اور خاموش رہا۔ اس پر ہوٹل کا نوکر سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہنے لگا "اس آدمی کا بیان ہے کہ آپ ہی کے ایک دوست نے اس کو زبردست سفارش کے ساتھ اس جگہ بھیجا ہے"۔

میں نے اس سے کہا "تم اسے میرے پاس بھیجدو"۔ چنانچہ چند منٹ کے عرصہ میں ایک متوسط العمر آدمی شکل وصورت سے نیک اور شریف مگر جس کے چہرہ کے انداز سے دل کا حال جاننا سخت مشکل تھا۔ داخل ہوا ہوٹل کا نوکر اس کو میرے پاس چھوڑ کر رخصت ہو گیا تو اس آدمی نے جو ملازمت تلاش کرنے آیا تھا سب سے پہلے احتیاط کے ساتھ دروازہ بند کیا۔ پھر فرانسیسی زبان میں مجھ سے کہنے لگا "سینیر لیپرٹی سی نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ میں فی الحال آپ کی خدمت میں حاضر رہا کروں"۔

"ان کی سفارش سے زیادہ اور کسی چیز کی حاجت نہیں"۔ میں نے اس پر کہا۔ "غالباً تم ..."

"جی میں خفیہ پولیس کا آدمی ہوں" شخص مذکور نے پُرمعنی انداز سے کہا۔

"میرا پہلے ہی یہ خیال تھا۔ مگر اس صورت میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس شہر کے اکثر آدمی تمہاری جان پہچان کے ہوں گے اور وہ ضرور تم کو شناخت کرلیں گے۔ پس کیا یہ بات عجیب نہ سمجھی جائے گی ..."

"مسٹر ولمٹ" خفیہ پولیس کے آدمی نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اطمینان فرمایئے کہ میں نے ان ساری تفصیلات میں انتہائی احتیاط کو مدنظر رکھا ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ میں اس شہر کا رہنے والا نہیں ہوں۔ اور مجھ کو یہاں آئے صرف چند روز گذرے ہیں۔ اس شہر میں سینیر پورٹی سی یا آپ کے علاوہ اور کسی کو معلوم نہیں کہ میں کون ہوں۔ میں دراصل قصبہ اوسٹیا کا باشندہ ہوں جو دریائے ٹائیبر کے دہانہ پر واقع ہے۔ میں ایک خاص کام کے سلسلہ میں اس جگہ آیا تھا جس کی پوری تفصیل میں سردست عرض نہیں کرسکتا۔ لیکن کل رات آپ کے جج صاحب کی کوٹھی سے چلے آنے کے بعد جب میری ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ تم فی الحال مسٹر ولمرٹ کے ساتھ رہا کرو۔ اس میں دوگونہ مصلحت ہوگی۔ ایک تو یہ کہ میرے ذریعہ سے ان کا آپ کے ساتھ تبادلۂ خیالات ہوتا رہے گا۔ دوسرے اس سازش کے سلسلہ میں جس کا حال آپ کو معلوم ہے اگر کوئی خطرناک واقعہ پیش آیا تو میں آپ کی مدد کے لئے موجود ہوں گا۔ کاسمو میرا نام ہے۔ مگر میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری صحیح شخصیت کو بھلا کر مجھ سے ویسا ہی سلوک کریں جو مالک اپنے نوکر سے کیا کرتا ہے۔ تاکہ ہوٹل والوں کے دلوں میں کسی طرح کا شبہہ نہ ہونے پائے۔ آخر میں صرف ایک بات اور ہے۔ جو میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اگر رات کو آپ کہیں جانے پر مجبور ہوں تو ضرور مجھ کو مطلع کردیا کریں تاکہ میں مناسب فاصلہ پہ آپ کے ساتھ ساتھ چلتا رہوں۔ اور ضرورت پیش آنے پہ آپ کی مدد کرسکوں"۔

"میں ان مشوروں پہ پوری طرح عمل کروں گا۔" میں نے جواب دیا۔ اور اطمینان

رکھئے کہ ان خدمات کا معاوضہ میں کھلے دل سے دوں گا"۔

کاسمو نے جھک کر سلام کیا۔ اس کے بعد کہنے لگا "میں جس کام کے سلسلہ میں اس شہر میں وارد ہوا ہوں۔ اس سے مجھے آپ کی خدمت گذاری کے لئے کافی مہلت ملے گی۔ مطلب یہ ہے کہ اس طرح ایک پنتھ دو کاج ہوتے رہیں گے۔ اور کیا تعجب کہ میں خود آپ سے اس کام کے سلسلہ میں جو مجھ کو درپیش ہے کچھ امداد بھی حاصل کرسکوں"۔

"اوہ۔ کیا واقعی"۔ میں نے حیرت زدہ ہوکر کہا۔ "آخر کس طرح؟"

"معاف کیجئے میں فی الحال تفصیلی حالات بیان نہیں کرسکتا"۔ کاسمو نے جواب دیا۔ "ابھی آپ کا عہدِ شباب ہے......"

"اور تم خیال کرتے ہو کہ میں دور اندیش نہیں ہوں"۔ میں نے کسی قدر تلخ لہجہ میں قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی مجھے اپنے رخسار غصہ سے سرخ ہوتے معلوم ہوئے۔

"مسٹر ولمٹ۔ اطمینان فرمایئے کہ آپ کو ناراض کرنا مجھے ہرگز منظور نہ تھا"۔ کاسمو نے ادب آمیز لہجہ میں جواب دیا۔ "جب آپ مجھ سے بہتر واقف ہوجائیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جو احتیاط میں نے اس معاملہ میں برتی ہے وہ کس قدر ضروری تھی۔ لیکن ہاں یاد آگیا میں جب حاضر ہوا تو آپ شہر کو جانے کے لئے تیار تھے۔ پس اجازت دیجئے کہ میں بھی آپ کے ساتھ ساتھ چلوں۔ جو چیز دیکھنے کے لائق ہوگی وہ میں آپ کو دکھاتا جاؤں گا۔ چونکہ مطلع ابر آلود ہے اس لئے بارش سے بچنے کو آپ کا اوورکوٹ اور چھتری بھی لیتا چلوں گا"۔

میں نے جلدی ہی معلوم کرلیا کہ وہ بڑا دور اندیش، پُرسکون اور واقف حال آدمی ہے۔ جو بات کہتا ہے اس کی تہ میں ضرور کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ پھر یہ بھی میں نے معلوم کیا کہ اگر وہ کسی کام پر آمادہ ہوجائے تو کسی کے ٹالے نہیں ٹلتا تھا۔ بلکہ اس کو ایسے طریقہ پر استقلال کے ساتھ جاری رکھتا کہ کامیابی یقینی ہوتی۔ میفیر لورٹی سی کا ایک آدمی

کہ اپنی سفارش کے ساتھ میرے پاس بھیجا اس بات کی دلیل تھا کہ وہ بڑا ذہین لائق اور ایماندار ہے۔ پھر میں یہ دیکھے بغیر نہ رہ سکا کہ اس میں حکم کرنے کی عادت پائی جاتی ہے۔ اور ایک بار میرے معاملہ کو ہاتھ میں لینے کے بعد وہ اس بات کا مصمم ارادہ رکھتا ہے کہ ہر بات اس کی منشا اور ہدایت کے مطابق ہوتی ہے۔ مجھے اس خیال سے رنج تو بہت ہوا کہ کاسمو کی رائے میں میری قوتِ فیصلہ بہت کمزور ہے تاہم میں نے حالات کی مصلحت سے اپنی بات پر اڑنا بہتر نہ جانا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اپنے بارے میں مزید حالات بیان کرنے سے پہلے وہ مجھ سے پوری طرح واقف ہونا ضروری سمجھتا ہے۔ اس کے انداز میں ادب کے ساتھ ملی ہوئی حکومت کی بو پائی جاتی تھی۔ چنانچہ اس کے میرے ساتھ چلنے کی آمادگی میں بھی کوئی راز پوشیدہ تھا۔ خیر جیسا میں نے بیان کیا ہے حالات پیش آمدہ میں یہی بہتر معلوم ہوا کہ میں اس کو اس کی مرضی کے مطابق چلنے دوں۔ اور اپنی ضد کی وجہ سے اس سازش کے انسداد کی کوشش میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالوں۔ جو لینو اور اس کے ساتھی میرے برخلاف کر رہے تھے۔

میں جب ہوٹل سے چلا تو کاسمو میری چھتری اور اوور کوٹ لے کر نوکر کی طرح پیچھے پیچھے ہولیا۔ وہ مجھے کئی سرکاری عمارتیں دکھاتا گیا۔ اور اس میں دو تین گھنٹے لگ گئے حتی کہ آخر کار جب ہم اس کام سے فارغ ہوئے تو معلوم ہوا کہ بندرگاہ کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ اور وہ سرائے بالکل قریب ہے جس میں کپتان نوٹرس کا قیام تھا۔ اس پر مجھ کو وہ وعدہ یاد آیا جو میں نے یوم گذشتہ کو اس کی مزاج پرسی کے لئے آنے کے بارے میں کیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی خیال آیا کہ شاید ایسا کرنا نامناسب ہو۔ اور کانسٹنٹائین کنارس مجھے اس جگہ مل جائے جس سے میں سینئر پورٹی سی کی ہدایت کے مطابق فی الحال پرے رہنا چاہتا تھا۔

اسی کشمکش میں کھڑا تھا کہ کاسمو نے میرے پاس آکر مودبانہ طریق پر ٹوپی کو

ہاتھ لگایا اور کہنے لگا "آپ کسی کام کے کرنے سے تامل فرما رہے ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ آپ کے دل میں کیا خیالات گذر رہے ہیں۔ آپ یہ سوچتے ہیں کہ کیا آپ کو کپتان نوٹرس سے ملنا چاہیئے یا نہیں۔"

"تمہارا کہنا صحیح ہے" میں نے جواب دیا۔ مگر اپنے جی میں یہ سوچ کر متعجب ہوئے بغیر نہ رہ سکا کہ اس شخص کو میرے دل کا حال کیونکر معلوم ہوا۔

"بات در اصل یہ ہے" کاسمو نے جیسا کہ اس کی عادت تھی لہجہ پرسکون میں تقریر جاری رکھ کر کہا "کپتان نوٹرس کے حادثہ کا ذکر یا تو آپ نے یا سینیر کنارس نے سینیر پورلی سی سے کیا تھا۔ اور انہوں نے منجملہ اور باتوں کے مجھ سے بھی اس کا حال کہہ دیا۔ خیر میں مشورۃً عرض کرتا ہوں کہ آپ بے شک اس سے ملیں۔ کوئی حرج کی بات نہیں۔"

"بہت اچھا میں اس سے مل لیتا ہوں" میں نے کہا "تم یہاں میری واپسی کا انتظار کرو۔ میں جلدی ہی لوٹ آؤں گا" اتنا کہہ کر میں سرائے کے دروازہ کی طرف جا رہا تھا کہ کاسمو نے میرے بازو پر ہاتھ رکھ کر روکا۔ اور میں نے چونک کر جلدی سے پوچھا "کیوں اب کیا کہتے ہو؟"

"میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں" اس نے جواب دیا "کہ آپ مریض سے یہ کہیں، کہ آپ اپنی طرف سے اس کو پھولوں کا گلدستہ یا کوئی پھل یا کوئی اور ایسی چیز جو اس سرائے میں دستیاب نہیں ہوتی مگر آپ کے ہوٹل میں مل سکتی ہے اپنی طرف سے پیش کریں گے۔"

"کیوں یہ کس لئے؟ مجھے ان چیزوں کے پیش کرنے کی کیا حاجت ہے؟" میں نے بڑھتی ہوئی حیرت کے ساتھ پوچھا۔

"محض دوستانہ کے طور پر" کاسمو نے جواب دیا۔ مگر ساتھ ہی اس نے پر معنی انداز سے میری طرف دیکھا۔ جس سے میں یہ نتیجہ نکالے بغیر نہ رہ سکا کہ درحقیقت اس کے لفظوں میں کوئی گہرا مطلب پوشیدہ ہے۔

"بہت اچھا جس طرح تم کہتے ہو کر دیا جائے گا" میں نے کہا۔ اور اس کے بعد میرا لے میں داخل ہو گیا۔

ایک نوکر مجھے کپتان بوئرس کے کمرہ میں چھوڑ آیا جس نے اس سپید سے سادے طریق پر جو ملاحوں سے مخصوص ہے مجھے خوش آمدید کہی مگر اس کا لہجہ چہرہ کی تندی اور آواز کی سختی سے مختلف اور متضاد تھا فی الحال وہ بستر پر پڑا کراہتا تھا۔ کئی دن کی بڑھی ہوئی داڑھی اور چہرہ کی زردی کی وجہ سے اس کی صورت زیادہ بھیانک اور وحشت انگیز معلوم ہوتی تھی۔ مگر میں نے ہر طرح کے خیالات دل سے نکال کر اپنے جی کو سمجھانے کی کوشش کی کہ ایک مریض کی حیثیت میں وہ میری ہمدردی کا مستحق اور محتاج ہے وہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اپنے آپ کو کوستا اور اس حماقت کو یاد کر کے قسمت کو گالیاں دیتا تھا کہ کیوں اس نے گھوڑے کی سواری کا عادی نہ ہوتے ہوئے ایسا کیا۔ لیکن اس کی فرانسیسی زبان اتنی ناقص تھی کہ میں بمشکل اس کے لفظوں کا صحیح مطلب سمجھ سکا۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ ڈاکٹر نے آج صبح آپ کو دیکھ کر کیا صلاح دی ہے؟ جس کے جواب میں اس نے کہا "ڈاکٹر یہی کہتا ہے کہ تم بتدریج اچھے ہو جاؤ گے" اور اتنا کہہ کر پھر ایک بار اس نے تقدیر کو کوسنا شروع کر دیا۔ اور جھلائے ہوئے لہجہ میں کہنے لگا "افسوس میری شومئ قسمت کہ مجھے عین اس موقعہ پر یہاں رہنے پر مجبور ہونا پڑا جب میں ہوا کا رُخ دیکھ کر فوراً یہاں سے رخصت ہو جانا چاہتا تھا۔"

"کیا آپ کے جہاز کو اس وقت تک بندرگاہ میں رُکے رہنا پڑے گا جب تک کہ آپ اس پر سوار ہونے کے قابل ہو سکیں۔ یا وہ آپ کے بغیر بھی جا سکتا ہے؟" میں نے تھوڑی دیر کے بعد اس سے پوچھا۔

"افسوس۔ اس کا دارومدار حالات پر ہے" بوئرس نے پھر ایک بار قسمت کو

کوستے ہوئے کہا۔

"اور کیا میں دریافت کر سکتا ہوں ان میں کونسا جہاز آپ کا ہے ؟" میں نے کھڑکی کی طرف جاتے ہوئے پوچھا۔ جس سے بندرگاہ کا نظارہ خوب دکھائی دیتا تھا۔

"آپ ان سارے جہازوں کو دیکھیے" اس نے جواب دیا۔ "اور معلوم کیجئے ان میں سب سے زیادہ خوشنما کونسا ہے۔ رنگت کی پروا نہ کیجئے بلکہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کیجئے کہ ان میں سب سے زیادہ سُبک رفتار کونسا معلوم ہوتا ہے ..."

"آہ اگر یہ بات ہے" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "تو پھر مجھے یہ کہنے میں ذرا تامّل نہیں کہ وہ کالے پینیدے کا جہاز ان سب سے زیادہ خوشنما ہے۔ چنانچہ میں کل ہی اس کی تعریف کر رہا تھا جب میں اپنے دوست ..."

میں کہتا کہتا رُک گیا۔ سینیر لورنٹی سی کا نام میرے منہ سے نکلا چاہتا تھا کہ دفعتاً وہ وعدہ یاد آگیا۔ جو میں نے اس بارے میں کیا تھا کہ جج صاحب سے اپنی واقفیت کا حال کسی پر ظاہر نہ کروں گا۔ بلکہ یہ بھی میں نے سوچا کہ اس طرح کی ہدایت مینیر کناٹرس کو بھی دے دی گئی ہو گی کہ وہ سینیر لورنٹی سی سے میری واقفیت کا حال کسی پر ظاہر نہ کرے۔

"بس تو وہی میرا جہاز ہے جس کی آپ اتنی تعریف کرتے ہیں" نوٹرس نے کہا۔ "کیا آپ نہیں دیکھ سکتے وہ کتنا دیدہ زیب ہے اور کس طرح آبی پرندہ کی مانند پانی پر تیرتا ہے۔ اس کے مستول اور بادبان کتنے خوشنما ہیں حتیٰ کہ مجھ ایسا اکھڑ گنوار بھی اس کو دیکھ کر شاعرانہ کیفیت بیان کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔"

"صاحب اگر واقعی آپ اس جہاز کے کپتان ہیں تو آپ اس عزت پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔" میں نے کپتان نوٹرس سے کہا۔ "غالباً آپ کا جہاز بحیرۂ اسود آیا جایا کرتا ہے۔"

"ہاں اور اس کے علاوہ کبھی کبھی اٹلی کی بندرگاہوں میں بھی۔ ورنہ وہ اس جگہ

کیونکر موجود ہوتا۔"

"کیا سینیر کنارس آج آپ سے ملنے کے لئے آئے تھے؟" میں نے پوچھا: "یعنی وہی آپ کے ہموطن جو کل میرے ساتھ تھے۔"

"کیا سینیر کنارس ان کا نام ہے؟" کپتان نے پوچھا: "اس صورت میں شاید وہ اس نام کے اس آدمی کے رشتہ دار ہیں ..."

"ہاں اس کے جو مشہور امیر البحر ہے۔" میں نے جواب دیا "اور وہ اس قرابت پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔"

"نہیں وہ مجھ سے ملنے کے لئے نہیں آئے۔" کپتان نے جواب دیا۔ "تاہم میرا خیال ہے کہ وہ عنقریب آجائیں گے۔ بیں آپ سے سچ کہتا ہوں کہ مجھ ایسے مرد آزاد کے لئے جو ہر وقت اپنے جہاز کے صحن پر ٹہلا کرتا تھا اِس کوٹھڑی میں بند ہو کر پڑے رہنا سخت ..... باعثِ تکلیف ہے۔ لیکن کیا کیا جائے قسمت سے پیش نہیں جاتی؟" اور اتنا کہہ کر اس نے پھر ایک بار واہی تباہی بکنا شروع کر دیا۔

"اگر آپ اجازت دیں" میں نے دفعتًا کاسمو کا مشورہ یاد کر کے کہا "تو میں آپ کے لئے خوشنما پھولوں کا گلدستہ، کچھ پھل یا کوئی اور ایسی ہی چیز جس سے آپ کا جی بہل سکے بھیجنا چاہتا ہوں۔ غالبًا آپ کو اس کے قبول کرنے سے انکار نہ ہوگا۔"

"میں آپ کی اس مروت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔" کپتان نے جواب دیا: "اور گو واقعہ میں اس طرح کی رہی چیزوں کی مجھے بہت زیادہ پروا نہیں تاہم آپ چونکہ عنایت آمیز طریقہ پر ان کو پیش کرتے ہیں اس لئے میں ان کو لینے سے انکار نہیں کر سکتا۔"

"اچھا تو میں پھر کسی وقت فرصت میں حاضرِ خدمت ہوں گا۔" میں نے کہا اور اس کے تھوڑی دیر بعد رخصت ہو کر چلا آیا۔

"کاسمو سے ملا تو اس نے پوچھا: "کہئے مریض کا کیا حال ہے؟"

"چونکہ حادثہ کل ہی پیش آیا تھا" میں نے جواب دیا۔ "اس لئے صحتیابی کچھ دن لے گی۔ پھر اس آدمی کا مزاج بہت چڑچڑا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ بات اس کی صحتیابی میں اور بھی رکاوٹ پیدا کرے گی۔ دیکھو وہ جو سامنے بندرگاہ میں سب سے زیادہ خوشنما جہاز باقیوں سے علیحدہ لنگر انداز ہے وہ اسی کا کپتان ہے۔"

کاسمو نے سرسری طور پر جہاز کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد کہنے لگا "فرمائیے جو بات ہمارے کہی تھی اس کا ذکر آپ نے اس سے کیا؟"

"ہاں۔ کیا تو تھا مگر مجھ کو ایسا کرنے کا افسوس ہے۔" میں نے اپنے ساتھی کو جواب دیا "کیونکہ گو اس نے میرا کہا مان لیا تاہم جس وحشیانہ طریق پر اس نے مجھ کو جواب دیا اس سے..."

"خیر آپ اس کی پرواہ نہ کیجئے۔" کاسمو نے قطع کلام کر کے کہا۔ "جہازرانوں کے طریقے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں لیکن بعض اوقات وہ دوسرے آدمی کی عنایت کی اس سے بہت زیادہ قدر کرتے ہیں جتنا ان کے لفظوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ آہ مگر آپ اس جہاز کے بہت مداح معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کی توجہ اسی کی طرف لگی ہوئی ہے۔"

"میں ایک جہازراں کی حیثیت میں اس کی خوبیوں سے واقف نہیں ہوں۔ تاہم جہاں تک اس کی بناوٹ کا تعلق ہے جہاز خوب ہے۔"

"کیا آپ اس پر سوار ہونا چاہتے ہیں؟" کاسمو نے پوچھا۔ "اگر ایسا ہو تو ہمارے پاس کافی وقت فرصت ہے کیونکہ میں رات ہونے سے پہلے ایک خاص مکان پر نہ جاؤں گا" اس سے اس کا اشارہ سینیر لورنیٹسی کے مکان کی طرف تھا۔ "وہ پھول اور میوے جو آپ کپتان نوٹرس کو پیش کریں گے وہیں سے لانے پڑیں گے۔"

"تم دریافت کرتے ہو کہ کیا میں اس سبک رفتار جہاز پر سوار ہونا چاہتا ہوں۔" میں نے کہا۔ "اور مجھے اس کے تسلیم کرنے میں عذر نہیں کہ میں واقعی اس کا شوق رکھتا ہوں

لیکن ممکن ہے اس کی اجازت نہ مل سکے۔"

"اطمینان فرمایئے کہ ایسا نہ ہوگا۔ کم از کم ہمیں اس بارے میں کوشش ضرور کرنی چاہیئے۔"

اس طرح کی باتیں کرتے ہم ساحلِ بحر پر پہنچ گئے تھے۔ میرے جواب کا انتظار کیئے بغیر کاسمو نے فوراً ایک کشتیبان کو بلایا جو گھاٹ پر پڑی ہوئی لکڑیوں کا سہارا لیئے وقت گذار رہا تھا۔ وہ کشتی لے کر حاضر ہوگیا۔ اور ہم دونوں اس پر سوار ہوکے کشتیبان نے زور زور سے چپو چلانے شروع کردیئے جس سے وہ ہلکی پھلکی ناؤ تیزیٔ رفتار سے منجدھار کی طرف ہولی جوں جوں ہم اس جہاز کی طرف بڑھتے جس کے پاس جانے کا اشارہ میرے ساتھی نے کشتی بان سے کیا تھا میں اس کی خوشنما ساخت، اس کی صفائی اور اس کے بادبانوں اور مستولوں کی نفاست سے زیادہ متاثر ہوتا گیا۔ بندرگاہ کے باقی جہازوں کے مقابلہ میں وہ بہت اعلیٰ اور عمدہ جہاز تھا۔ ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ میرے لئے کسی جہاز کو دیکھنے کا یہ پہلا موقعہ نہ تھا کیونکہ وہ واقعہ اس داستان کے پڑھنے والوں کو یاد ہوگا جب لینو ورنے دغا بازی سے مجھ کو تارک الوطنوں کے ایک جہاز پر سوار کرایا تھا۔ اور گو اس بدنصیب جہاز پر میرا قیام صرف چند گھنٹوں تک محدود رہا تھا تاہم وہ ساری باتیں جو جہازی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں "مجھے اچھی طرح یاد تھیں۔

ہماری کشتی جہاز کے پہلو میں پہنچ کر کھڑی ہوگئی۔ جہاز پر بنے ہوئے جنگلے کے پاس ایک ملاح نیلی جاکٹ اور سرخ رنگ کی ٹوپی پہنے کھڑا تھا۔ اس نے نیچے کی طرف جھانک کر ہمیں دیکھا اور اپنی بولی میں کوئی سوال پوچھا۔ کاسمو نے اس کو اطالوی زبان میں جواب دیا۔ جس پر اس نے بصورت انکار سر ہلایا۔ تاہم اشارہ سے کہنے لگا کہ ٹھہریئے پھر وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ لیکن چار پانچ ملاح جنہوں نے ویسے ہی کپڑے

پہنے ہوئے تھے جو دراز قد اور شکیل آدمی تھے اور جن کے چہرے سیاہ فام اور آنکھیں چمکیلی تھیں جہاز کے اوپر سے ہماری طرف گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھنے میں مشغول رہے۔ میں نے کاسمو سے کہا۔ میرے خیال میں اس جہاز پر ضرور توپیں سجی ہیں کیونکہ گو اس کے بغلی سوراخ بند ہیں تاہم میں اندازہ سے معلوم کر سکتا ہوں کہ ان کو عارضی طور پر مصلحتاً بند رکھا گیا ہے۔

"اوہ کیا واقعی!" کاسمو نے اس طرح لاپروائی سے کہا کہ میں گفتگو کا سلسلہ جاری نہ رکھ سکا۔

قریباً ایک منٹ کے عرصہ میں ایک چست و چالاک افسر جنگلہ کے پاس نمودار ہوا اور اس نے ہمیں اطالوی زبان میں مخاطب کیا۔ کاسمو نے میری طرف دیکھتے ہوئے اس کو کچھ جواب دیا جس کا مطلب میں نے یہ سمجھا کہ وہ اس کو بتاتا ہے کہ میرا ساتھی جہاز دیکھنا چاہتا ہے۔ افسر نے تھوڑی دیر تامل کیا۔ گویا وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے کیا جواب دینا چاہیئے۔ اس پر کاسمو نے اس کو سمجھایا کہ آپ کپتان لوٹرس کے دوست ہیں اور حال ہی میں ان سے مل کر آئے ہیں۔ افسر نے پھر بھی منظوری صادر نہ کی۔ بلکہ تھوڑی دیر کسی اور شخص سے جو بظاہر اس کا نائب تھا گفتگو میں مشغول رہا۔ آخر کار اس نے کاسمو سے ایک سوال پوچھا۔ جس کا مطلب میں نے یہ سمجھا کہ آپ بذات خود کون ہیں؟ کاسمو نے جواب دیا کہ میں آپ کا تنخواہ دار نوکر ہوں۔ تھوڑی دیر بھر خاموشی رہی۔ اس کے بعد آخر کار ہم دونوں کو جہاز پر چڑھ آنے کی اجازت دے دی گئی۔

اس جہاز کی خوبیاں تو میں دور سے ہی دیکھ چکا تھا تاہم اب پاس آنے پر معلوم ہوا کہ وہ بہت بڑا اور کشادہ ہے۔ یعنی اس سے بہت زیادہ جتنا وہ ساحل یا سینیر پورٹی سی کے مکان سے نظر آتا تھا۔ ایک ہی نظر دیکھنے سے معلوم ہو گیا کہ وہ اندازہ جو میں نے اس کے مسلح ہونے کے بارے میں کیا تھا صحیح ہے۔ میں نے دیکھا آٹھ چھوٹی توپیں

تو اس کے کوارٹر ڈک پر رکھی تھیں۔ چونکہ مجھ کو معلوم تھا کہ مسلح جہازوں پر سپید رنگ کی لکیر پھری ہوئی ہوتی ہے جو اس جہاز پر بالکل نہ تھی۔ اس لئے مجھے اس کے اسلحہ بند ہونے پر بڑا تعجب ہوا۔ پھر یہ بھی میں نے دیکھا کہ اس پر کسی طرح کا باربرداری کا مال موجود نہ تھا۔ حتیٰ کہ کسی طرح کا سامان، اناج کی کوئی بوری، کپڑوں کی کوئی گانٹھ یا شراب کا کوئی پیپہ بھی اس جہاز پر نظر نہ آتا تھا۔ نہ اس پر وہ چہل پہل تھی جو تجارتی جہازوں سے مخصوص سمجھی گئی ہے۔ ہر ایک چیز اس طرح صفائی اور قرینہ سے رکھی تھی جس طرح کسی جنگی جہاز پر ہوتی ہے۔ صحن جہاز شیشہ کی طرح دمکتا تھا۔ اور خوش پوش ملاح اس طرح چہل قدمی کر رہے تھے گویا انہیں کوئی دنیاوی مصروفیت درپیش نہیں ہے۔ جس وقت میں نے کاسمو کے ساتھ صحن جہاز پر قدم رکھا تو اس افسر نے جس کا ذکر پیشتر کیا جا چکا ہے اور جو بظاہر اس کا موجودہ منتظم تھا مجھے مؤدبانہ سلام کیا لیکن بجائے اس کے کہ وہ مجھے جہاز کے مختلف حصے دکھانے ساتھ لے جاتا اس طرح چپ چاپ کھڑا رہا گویا میری موجودگی سے بھی لاعلم ہے مگر کاسمو ایسا آدمی نہ تھا جو ایک بار کسی بات کا ارادہ کر کے اس سے بہ آسانی پیچھے ہٹتا۔ وہ اس بات کا مصمم ارادہ کر چکا تھا کہ میں اس جہاز کو دیکھوں۔ چنانچہ اس نے افسر جہاز سے چند الفاظ اور کہے جس پر آخر الذکر میری طرف مڑ کر کہنے لگا: "معلوم ہوا آپ فرانسیسی بول سکتے ہیں۔ آپ کے نوکر کو چاہیئے تھا کہ وہ پہلے سے یہ بات مجھے کہہ دیتا"۔

"بے شک میں فرانسیسی بول سکتا ہوں"۔ میں نے اسی زبان میں جواب دیا۔ "مگر اندیشہ ہے کہ میرا جہاز دیکھنے کا شوق آپ کے لئے باعثِ زحمت ہو رہا ہے۔ کیا ایسا تو نہیں ہے کہ اس سے کسی ضابطہ کی خلاف ورزی ہوئی ہو..."

"صاحب آپ کے نوکر کا بیان ہے کہ آپ انگلستان کے رہنے والے ہیں"۔ افسر مذکور نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا: "اور محض تفریح کے لئے اٹلی کی سیاحت کر رہے ہیں۔

کیا یہ صحیح ہے؟"

میں نے اس کا جواب بصورتِ اثبات دیا۔ اور وہ تیز متجسس نظروں سے میری طرف دیکھنے لگا۔

"غالباً آپ کپتان نوٹرس کو جانتے ہیں؟" اس نے دوبارہ سلسلہ استفسار جاری رکھ کر پوچھا۔

"آپ اپنے کپتان سے بطورِ خود دریافت کر سکتے ہیں کہ کیا اس وقت جب اسے حادثہ پیش آیا تو ولمٹ نام کے ایک انگریز نے اس کی مدد کی تھی یا نہیں۔ فی الحقیقت میں ابھی اس سے سرائے میں مل کر واپس آ رہا ہوں..."

"کیوں نہ آپ نے اس بارے میں تحریری اجازت لے لی کہ آپ اس جہاز کو دیکھنا چاہتے ہیں؟" جہازی افسر نے فکرمند لہجہ میں پوچھا۔

"محض اس لئے کہ پہلے مجھ کو جہاز دیکھنے کا خیال ہی نہ آیا تھا۔" میں نے جواب دیا۔ "بعد ازاں اس طرف سے گزرتے ہوئے میں نے سوچا کہ ایسے عمدہ جہاز کو ایک نظر ضرور دیکھنا چاہیئے۔ لیکن" میں نے بڑھتے ہوئے غصّہ کے ساتھ کہا۔ "اگر میری وجہ سے آپ کو بے آرامی ہوئی ہو..."

"بالکل نہیں۔ ہمیں آپ کی آمد سے عین خوشی ہوئی ہے۔" افسر مذکور نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا اور میں نے اس کے لہجہ سے معلوم کیا کہ وہ اپنے طرزِ سلوک پر بطور خود محجوب تھا۔ "بات دراصل یہ ہے کہ کپتان نوٹرس اس بات کا سختی سے خیال رکھا کرتے ہیں کہ کوئی اجنبی جہاز پر نہ آئے۔ اس میں شک نہیں کہ میں فی الحال اس جہاز کا افسر ہوں تاہم کپتان نوٹرس بہت سخت آدمی ہے۔"

"گویا آپ کو ڈر ہے کہ جب آپ کے کپتان کو معلوم ہوگا کہ آپ نے مجھے اور میرے نوکر کو جہاز دیکھنے کی اجازت دی تو وہ ناراض ہوگا۔ خیر اگر ایسا ہے تو میں اسی وقت واپس

جانے کے لئے تیار رہوں" یہ آخری الفاظ میں نے سرد لہجہ میں کہے۔

"نہیں یہ بات نہیں ہے" افسر مذکور نے جو تقریباً پینتیس سال کا شریف صورت آدمی تھا اور جس کے انداز خلیقانہ تھے۔ نرم ہو کر کہا: "میں نے جو کچھ اصل معاملہ تھا، وہ آپ سے عرض کر دیا۔ اور اب میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر میرے کسی لفظ سے آپ کی دلشکنی ہوئی ہو تو مجھے اس کے لئے معاف کیجئے۔ اور میرے ساتھ ساتھ تشریف لایئے۔ میں آپ کو جہاز کے سب حصے دکھلاؤں گا"

اس کا لہجہ اب بے حد نرم تھا۔ اور اس کے طریق عمل سے پایا جاتا تھا کہ وہ ان ناخوشگوار اثرات کو جو اس کی سابقہ گفتگو سے میرے دل پر پڑے تھے اس طریقہ پر زائل کرنا چاہتا ہے۔ ان حالات میں میں فوراً اس کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو گیا۔

"آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ جہاز توپوں سے مسلح ہے" اس نے لاپروائی سے اس مقام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں توپیں سجی تھیں "لیکن بدقسمتی سے بے اصول بدمعاشوں کی ایک جماعت ایسی ہے جو ہماری ہم قوم ہوتے ہوئے اپنے ہموطنوں پر نیز غیر ملکی لوگوں پر حملہ کرنے سے تامل نہیں کرتی"

"کیا آپ کی مراد بحری ڈاکوؤں کی کسی جماعت سے ہے؟" میں نے پوچھا۔

"جی ہاں" افسر مذکور نے جواب دیا "اور چونکہ ہم لوگ زیادہ تر لیوانٹ یا بحیرۂ اسود میں تجارت کرتے ہیں ..."

"لیکن میرا خیال تھا" میں نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا "کہ بحری ڈاکوؤں کا زمانہ گذر گیا اور اب بحیرۂ روم میں اس قدر انگریزی اور فرانسیسی جنگی جہاز پھرا کرتے ہیں کہ کسی ڈاکو کو سامنے آنے کی جرأت نہیں ہو سکتی"

"معاف کیجئے یہ امر واقعہ نہیں ہے" افسر نے کہا "اس کے علاوہ والیٔ ٹیونس کی ترک رعایا گاہ بگاہ کوئی مسلح جہاز ہمارے جہازوں پر حملہ کرنے کے لئے بھیجتی رہتی

ہے ...‘‘

’’مگر یہ جو کچھ آپ کہتے ہیں بے حد حیرت انگیز ہے۔ میرا خیال تھا کہ سلطان ترکی والیٔ ڈیوٹنس کو جو اس کے ماتحت ہے آپ کے ملک کے ساتھ صلح کی شرطوں پر عمل کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔‘‘

’’صاحب امر واقعہ یہ ہے کہ ترک بحیثیت قوم کبھی یونانیوں کو ان کے اس فعل کے لئے معاف نہیں کر سکتے کہ انہوں نے ترکوں کی حکومت سے آزادی حاصل کی‘‘ افسر مذکور نے کہا۔ ’’مگر آپ کیبن میں تشریف لائیے میں آپ کو تازہ دم کرنے کیلئے تھوڑی شراب پیش کروں گا۔‘‘

جن سیڑھیوں کی راہ سے ہم اترے وہ مجلا اور صاف لکڑی کی بنی تھیں اور ان کے دونوں طرف پیتل کے سہارے تھے۔ کیبن کے اندر رجا سجا خوشنما میزیں اور کرسیاں، بڑھیا قالین اور پردے ٹنگے تھے۔ اگر یہ واقعی کوئی تجارتی جہاز تھا تو میں اس کی آرائش کے مصارف کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ پاس ہی ایک اور کیبن کا دروازہ کھلا تھا۔ جس میں ایک نہایت نفیس کوچ بچھی تھی۔ افسر نے مجھے اس کوچ پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ اور کاسمو کو جو ایک وفادار نوکر کی حیثیت میں بن بلائے اس جگہ چلا آیا تھا بیٹھنے کے لئے ایک سٹول پیش کیا۔ اس کی موجودگی کا افسر مذکور نے برا تو مانا تاہم وہ چونکہ اپنی سابقہ سرد مہری کی تلافی کرنا چاہتا تھا اس لئے آثار اضطراب کو چہرہ سے ہٹا دیا۔ اسی وقت شراب کی ایک بوتل اور ایک چھوٹا سا باسکٹ جس میں کیک رکھے تھے میز پر لایا گیا اور افسر نے دو گلاس میرے اور اپنے لئے اور تیسرا کاسمو کے لئے پُر کیا۔

اس وقت میں نے کیبن کے اندرونی حصہ میں نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ اس سے پرے ایک کیبن اور بھی موجود ہے۔ چنانچہ جب میں نے پشت کی چوبی دیوار کی

طرف دیکھا تو اس میں ایک دروازہ نظر آیا۔
"ابھی تک میں نے آپ کو آدھا جہاز بھی نہیں دکھایا"۔ افسر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ دروازہ جس کی طرف میری نظر تھی کھول دیا۔
میں اس کے ساتھ ساتھ اندر گیا۔ ایک بہت فراخ کیبن تھی۔ مشرقی نفاست کے بیش قیمت سامان سے آراستہ ایک چھوٹی سی میز پہ چاندی کے مجلا برتن رکھے تھے۔ چاندی کا ایک لیمپ چھت سے آویزاں تھا۔ اور دیواروں میں تین چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں بھی موجود تھیں۔ میں نے اندازہ سے معلوم کیا کہ یہ کھڑکیاں کچھ اور کام بھی دے سکتی ہیں۔ کیونکہ تین پیتل کی بنی ہوئی چھوٹی توپیں جن کی لمبائی بہ مشکل دو فٹ سے زیادہ تھی اور جن کا دہانہ ان کھڑکیوں میں بخوبی سما سکتا تھا اس میں رکھی تھی ایک بہت بڑا استول ان دو کوٹھڑیوں کے بیچ سے اوپر کو اٹھا ہوا تھا۔ اور اس کے گرد بھی بہت سی بند دقیں رکھی تھیں۔
"یہ غالباً اس جہاز کے کپتان کی کیبن ہے" میں نے تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔
"جی ہاں یہ کپتان صاحب کی کیبن ہے" افسر مذکور نے جواب دیا۔ اور میں سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ کپتان لونٹرس جو اپنے جہاز پہ اس قدر آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتا تھا سرائے کی بدنما کوٹھڑی میں واقعی سخت تکلیف محسوس کرتا ہوگا غالباً اس کے چڑچڑے پن اور بدمزاجی کی یہی وجہ تھی۔
کاسمو ہمارے ساتھ ساتھ اس کیبن میں بھی آ گیا تھا۔ مگر میں نے اس کے انداز سے معلوم کیا کہ وہ کسی چیز سے دلچسپی نہیں لیتا۔ چپ چاپ لاپرواہی سے ایک جانب کھڑا تھا۔ گویا جو چیزیں اس جگہ موجود تھیں وہ اس کی نظروں میں کوئی اہمیت نہ رکھتی تھیں۔ افسر جہاز نے مجھے باقی ماندہ حصے بھی دیکھنے کے لئے کہا۔ چنانچہ پھر ایک بار

ہم صحن جہاز پر گئے۔ اور وہاں ان مقامات کا معائنہ کیا۔ جن میں ملاح لوگ رہتے تھے۔ پیشتر میں نے چھ سات ملاح بالائی صحن پر دیکھے تھے۔ اب کوئی بیس پچیس جوان اور یہاں دیکھنے میں آئے۔ اور مجھے اس خیال سے بے حد تعجب ہوا کہ ایک معمولی تجارتی جہاز میں اتنے آدمی کیا کام کرتے ہوں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ افسر جہاز نے میرے خیالات کو بھانپ لیا کیونکہ وہ جلدی سے کہنے لگا "آپ کو یہ بات ملحوظ خاطر رکھنی چاہئے کہ ہمیں ہر وقت ٹیونس اور یونان کے بحری ڈاکوؤں کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا پڑتا ہے۔"

رخصت ہونے سے پیشتر میں نے جہاز کے ملاحوں کو کچھ انعام دینے کی خواہش ظاہر کی جس کی افسر مذکور نے مسکراتے ہوئے اجازت دے دی۔ مگر ساتھ ہی اس نے کہا کہ اس کی کوئی خاص حاجت نہ تھی۔ خیر میں نے اس قدر نقدی جو انگلستان کے سکوں میں ایک پونڈ کے برابر ہوتی ایک ملاح کے ہاتھ میں دے دی۔ مگر کسی نے اس کے لئے میرا شکریہ ادا کرنے کی پروا نہ کی۔ ان لوگوں کا انداز انتہائی سرد مہری اور لاپروائی کا تھا خیر اس بدسلوکی کو نظرانداز کر کے میں افسر جہاز کے ہمراہ بالائی صحن پر پہنچا۔ اس اثنا میں مجھے کوئی ایک چیز بھی اس قسم کی دیکھنے کا اتفاق نہ ہوا تھا جس سے معلوم ہوتا کہ یہ تجارتی جہاز ہے۔ پس میں نے اوپر کی طرف جاتے ہوئے افسر مذکور سے کہا "غالباً آپ لوگ سارا مال اُتار چکے اور اب نیا مال لادیں گے۔"

"جی ہاں۔" اس نے کہا "یہ کام ایک یا دو دن کے عرصہ میں ہو جائے گا۔ پھر ہم یہاں سے رخصت کی تیاری کریں گے۔ ہم اس سے پہلے ہی رخصت ہو جاتے اگر کپتان نوٹرس کو یہ افسوسناک حادثہ پیش نہ آتا۔"

سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے مجھے ایک دو یونانی ملاحوں کے پاس سے گذرنے کا اتفاق ہوا تو دیکھا کہ ان کے چہروں پر غصہ اور جوش کے دبے ہوئے آثار تھے

دہ چھپی نظروں سے میری طرف دیکھتے تھے۔لیکن جیسے ہی میں ان سے چار آنکھیں کرتا وہ فوراً منہ پھیر لیتے۔اور آپس میں ہنسی ٹھٹھا کرنے لگتے تھے۔میں نے افسر مذکور کا اس کی عنایت آمیز توجہ کے لئے شکریہ ادا کیا۔اس نے پھر ایک بار اپنے ابتدائی تامل کے لئے معافی مانگی۔اس کے بعد میں اس سے ہاتھ ملا کر اسی کشتی پر جو جہاز کے ساتھ لگی ہوئی تیر رہی تھی سوار ہو گیا۔

دیکھئے اب اس جہاز کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟" کاسمو نے اس وقت مجھ سے پوچھا جب کشتی اس جہاز سے کسی قدر فاصلہ پر پہنچ گئی۔

"اس میں شک نہیں افسر جہاز کا طرز عمل شروع میں عجیب تھا!" میں نے جواب دیا" تاہم اس نے چونکہ فوراً معافی مانگ لی اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ بحیثیت مجموعی مجھے اس جہاز کے معائنہ سے خوشی حاصل ہوئی ہے!"

"تاہم آپ نے دیکھا ہوگا کہ کئی توپیں اس پر بھی تھیں!" کاسمو نے خشک لہجہ میں کہا۔

"یہ صحیح ہے!" میں نے تسلیم کیا" مگر اس کی وجہ افسر مذکور نے خود ہی بیان کر دی تھی!"

"ہاں اس کی کیفیت میں نے بھی سنی تھی!"

میں نے اپنے ساتھی کے چہرہ کو بغور دیکھا۔معلوم ہوتا تھا اس کے لفظوں میں کوئی خاص اہمیت پوشیدہ ہے۔تاہم اس کا چہرہ حسب معمول پرسکون تھا۔میں نے ایک رخصتی نظر جہاز کی طرف ڈالی جو پُراسرار طریقہ پہ پانی میں لنگر انداز تھا۔اور ایک مبہم سا خیال شک آمیز اور فکر انگیز میرے دل میں پیدا ہونے لگا جسے میں اس لئے واضح کرنا نہ چاہتا تھا کہ مبادا اس ذریعہ سے اس جہاز اور اس کے متعلقین سے کسی طرح کی ناانصافی ہو۔کاسمو بھی سارا راستہ خاموش رہا۔گھاٹ پر پہنچ کر ہم نے کشتی بان کا کرایہ ادا کیا اور ہوٹل کی طرف چلے۔

باب ۱۱۹

لارڈ ایکلسٹن سے ملاقات

شام کے وقت کاسمو سینیر پورٹی سے ملنے گیا اور وہاں سے بہت پھل پھول لیکر آیا۔ اس کے علاوہ کھانے کی کچھ چیزیں ہوٹل سے حاصل کی گئیں۔ پھر وہ یہ کہہ کر رخصت ہوگیا کہ میں قریباً ایک گھنٹہ کے لیئے باہر جارہا ہوں۔ اور گو اس نے صاف لفظوں میں ایسا نہیں کہا تاہم اس کا لہجہ ظاہر کرتا تھا کہ مجھے اس کی غیر حاضری میں تنہا ہوٹل سے باہر نہ جانا چاہیئے۔ اس کی عدم حاضری میں میں وہیں اپنے کمرہ میں بیٹھ کر ناول پڑھنے میں وقت گذارنے کی کوشش کرتا رہا لیکن سعیٔ عظیم کے باوجود طبیعت نہ جم سکی۔ خیالات کی رَو کبھی دن بھر کے واقعات کی طرف جاتی اور کبھی اس سازش کی طرف جس کو توڑنے کے لئے میں یہاں آیا تھا۔ میں ان ہی خیالات میں غرق تھا کہ ایک پہچانی ہوئی آواز دروازہ کے باہر برآمدہ میں سُنائی دی۔ جسے سُن کر میں بے اختیار چونکا۔ کیونکہ یہ ارل آف ایکلسٹن کی آواز تھی!

پہلے میرے جی میں آئی کہ جلدی سے باہر جاکر ہز لارڈشپ سے ملوں۔ مگر پھر کچھ سوچ کر رہ گیا۔ میں نے سوچا کہ جج پورٹی سی نے جب کاسمو کو میرے مشورہ اور امداد کیلئے خاص طور پر مقرر کیا ہے تو مجھے اس کے منشا کے برخلاف کوئی کام نہ کرنا چاہیئے۔ پس میں نے اپنے کمرہ کا دروازہ بقدر ایک انچ کھول لیا۔ تاکہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کروں کہ کیا ارل کا ارادہ اسی ہوٹل میں قیام کرنے کا ہے یا وہ محض سرسری طور پر اس جگہ آیا ہے

اتنے میں اس کی آواز یہ کہتے سنائی دی۔ "میرا کمرہ ہر لحاظ سے اچھا ہے"! پھر اس کی

بیگم کی آواز جواب میں کچھ کہتے سُنی گئی۔ آخر میں لارڈ ایکلسٹن نے اپنے نوکر سے مخاطب ہو کر کہا: "ٹامس جلدی کرو۔ اور سارا اسباب احتیاط کے ساتھ رکھواؤ۔"

"بہت اچھا حضور۔" نوکر نے جواب دیا۔ پھر مجھے پیروں کے ایک طرف ہٹنے کی آواز سُنائی دی۔

بعدازاں ارل نے اطالوی زبان میں کچھ کہا جس کا مطلب میں نے یہ سمجھا کہ وہ میز پر فوراً کھانا لائے جانے کا حکم صادر کر رہا ہے۔ بعدازاں بالمقابل کسی دروازہ کے بند ہونے کی آواز سُنائی دی۔ میں اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور سوچنے لگا۔ صاف ظاہر ہوتا تھا کہ ارل اور کونٹس آف ایکلسٹن اسی ہوٹل میں قیام کرنا چاہتے ہیں جس میں میں ٹھہرا ہوا تھا۔ لیکن بڑا سوال جو پیدا ہوا یہ تھا کہ کیا ہز لارڈ شپ کی آمد محض اتفاقی ہے یا وہ بھی میرے برخلاف کسی گہری سازش میں حصّہ لے رہا ہے۔ سخت حیران کہ کیا رائے قائم کروں۔ گھڑی نکال کر دیکھی تو صرف آٹھ بجے تھے۔ کاسمو کو کپتان نورٹس کی طرف گئے صرف آدھ گھنٹہ گذرا تھا۔ اس کی واپسی میں دیر تھی مگر میری بے تابی اتنی بڑھی ہوئی تھی، کہ میں ایک لحظہ صبر نہ کر سکا۔ اس کے باوجود جس طرح ممکن ہوا میں نے ضبط کی کوشش کی۔ اسی طرح آدھ گھنٹہ گذر گیا۔ لیکن کاسمو پھر بھی واپس نہ آیا۔ آخر جب ایک گھنٹہ گذر چکا تو میری بے تابی ناقابل برداشت ہونے لگی۔ سخت پریشانی کی حالت میں میں نے اس بات کا فیصلہ کر لیا کہ خواہ کچھ ہو مجھے فوراً ارل آف ایکلسٹن سے ملاقات کرنی چاہیئے۔ یہ سوچ کر میں نے گھنٹی بجائی اور جب ہوٹل کا نوکر حاضر ہوا تو میں نے اپنا کارڈ دے کر کہا کہ اسے لارڈ ایکلسٹن کے پاس لے جاؤ۔ اس کے بعد دو تین منٹ گذر گئے۔ اس عرصہ میں کئی طرح کے خیالات میرے جی کو پریشان کرتے رہے۔ آخر کار دروازہ کھُلا اور وہی جس کا انتظار تھا یعنی لارڈ ایکلسٹن میرے کمرہ میں داخل ہوا۔

اس کو دیکھ کر میں سروقد کھڑا ہو گیا۔ اضطراب اور پریشانی کے آثار اس کے چہرہ

"مائی لارڈ" میں نے یکایک پوچھا "کیا وہ آدمی درحقیقت میرا ماموں ہے؟"

"کیا وہ بار بار ایسا نہیں کہتا؟" ارل نے اُلٹا مجھ سے سوال کیا۔

"جی۔ وہ بے شک ایسا کہتا ہے" میں نے تسلیم کیا "لیکن کوئی خفیہ آواز مجھ سے کہہ رہی ہے کہ وہ درحقیقت میرا رشتہ دار نہیں ہے۔ پھر وہی خفیہ آواز یہ بھی مجھ سے کہتی ہے کہ آپ اگر چاہیں تو اس پردۂ راز کو جو میرے حالات پر چھایا ہوا ہے بہ آسانی چاک کر سکتے ہیں"

ارل نے دوسری طرف کو منہ پھیر لیا۔ اور تھوڑی دیر بالکل چپ رہا۔ پھر یکایک میرے منہ کو تکتے ہوئے اس نے کہا "کیا تم بتا سکتے ہو کس بنا پر ابھی ابھی تم نے یہ الزام مجھ پر عائد کیا تھا ...؟"

"مائی لارڈ" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "آپ نے اب تک مجھے یہ نہیں بتایا کہ لیگ ہارن والی ملاقات میں آپ کے اور مسٹر لینوور کے درمیان کیا باتیں ہوئی تھیں؟"

ان لفظوں کو سن کر ارل آف ایکلسٹن نے نخوت سے گردن اُٹھائی پھر کہا۔ "مجھے معلوم نہ تھا کہ میں اپنے فعلوں کے لئے تمہارے روبرو جواب دِہ سمجھا جاتا ہوں"

"مائی لارڈ۔ یہ لفظی تکرار لاحاصل ہے" میں نے سرد لہجہ میں کہا "اگر آپ اس معاملہ میں خاموش رہنا چاہتے ہیں تو بے شک ایسا کیجئے۔ مگر آپ ان شبہات کو جو واقعات گذشتہ کی بنا پر میرے دل میں پیدا ہو گئے ہیں رفع نہیں کر سکتے۔ اس کے ساتھ ہی یاد رکھئے کوئی زبردست طاقت ایسی بھی ہے جس نے اب تک میری حفاظت کی ہے اور جو آئندہ بھی ایسا کرتی رہے گی۔ علاوہ بریں جیسا میں نے فلارنس میں آپ سے کہا تھا میں پختہ ارادہ کر چکا ہوں کہ اگر مسٹر لینوور نے پھر میرے برخلاف

کوئی کارروائی عمل میں لانی چاہیے..."

"مگر یہ شخص لینو ور کہاں ہے؟" ارل نے دفعتاً پوچھا "میں سچ کہتا ہوں، مجھے اس کا موجودہ حال بالکل معلوم نہیں۔ تاہم اگر میرا کوئی لفظ... میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ اگر میرے ذریعہ سے کوئی صورت اس آدمی کو بے ضرر بنانے کی پیدا ہو سکے تو مجھے تمہاری امداد سے دریغ نہ ہوگا۔ یہ بتاؤ وہ اس وقت کہاں مل سکتا ہے اور اطمینان رکھو کہ وہ تمہارے سر کا بال بیکا نہ کر سکے گا۔"

میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ اگر آپ کو واقعی اس شخص پر اتنے وسیع اختیارات حاصل ہیں تو ضرور وہ آپ ہی کی تحریک پر بیشتر سب کچھ کرتا رہا ہوگا۔ لیکن جب میں نے سارے حالات پر غور کیا تو بہتر معلوم ہوا کہ اس جھگڑے کو لمبا نہ کیا جائے پس میں نے صرف اتنا کہا کہ "مجھے بالکل معلوم نہیں مسٹر لینو ور اب کس جگہ رہتا ہے۔"

"سنو میں تم کو ٹھیک ٹھیک بتاتا ہوں۔ کہ کس لئے یہ شخص لیگ ہارن میں مجھ سے ملا تھا۔" ارل نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد کہا "میں دوبارہ تم کو یقین دلاتا ہوں کہ سب سے پہلے وہ محض اتفاقاً مجھ سے بازار میں ملا تھا۔ پھر وہ ہوٹل میں میرے پاس آیا اور کچھ روپیہ مجھ سے بطور قرض مانگنے لگا۔ چونکہ نقد روپیہ میرے پاس موجود نہ تھا اس لئے میں اس کی مدد نہ کر سکا۔ علاوہ بریں اس وقت گہری شام ہو چکی تھی اور بینک سے روپیہ بھی حاصل نہ ہو سکتا تھا۔ پس میں نے اس کو دوسرے دن تک انتظار کرنے کے لئے کہا۔ مگر وہ ایسا نہ کر سکتا تھا کہنے لگا میں ایک ضروری کام کی وجہ سے دوسری جگہ جانے پر مجبور ہوں۔ مگر اس نے یہ نہ بتایا کہ وہ کیا کام ہے جس کے لئے وہ اتنی جلدی رخصت ہونا چاہتا ہے۔ پس اس نے کسی مقام کا نام مجھے بتایا اور کہا کہ اس جگہ روپیہ میرے پاس بھیج دینا... آہ یاد آ گیا۔ میگلیانو اس جگہ کا نام تھا۔"

"کیا میگلیانو!" میں نے حیرت زدہ ہو کر کہا "فرمائیے مائی لارڈ آپ اس سے

آگے اور کیا کہنا چاہتے ہیں؟

"محض یہ کہ میں نے اس کی درخواست منظور کر کے وہ روپیہ جو اس نے مانگا تھا میگلیانو بھیج دیا۔ بس اسی قدر حالات مجھ کو معلوم ہیں۔ مگر جوزف" ارل نے گہری سنجیدگی کے لہجہ میں تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا: "یہ سارے حالات میں نے صرف اس خیال سے بیان کئے ہیں کہ ہر طرح کی بدگمانی میری نسبت تمہارے دل سے رفع ہو جائے اور تم یقین کرنے لگو کہ میرا مسٹر لینوور سے اور کوئی تعلق نہیں ہے"

اثنائے تقریر میں میں نے ارل کے چہرہ کا بغور مشاہدہ کیا تھا مگر اس کے آثار میں کوئی بات ایسی نظر نہ آئی جو اس کی صداقت پر شبہہ کرنے والی ہوتی پس میں تھوڑی دیر چپ چاپ سارے حالات پر غور کرتا رہا۔ مجھے معلوم تھا کہ لینوور اور ڈورچسٹر کی ملاقات میگلیانو ہی میں ہوئی تھی۔ ارل آف ایکلسٹن کا نام بھی اس موقعہ پر زیر بحث آیا تھا۔ مگر عین ممکن تھا کہ یہ ذکر محض اس روپیہ کی روانگی کے سلسلہ میں ہوا ہو۔ جو نا ہنجار کبڑے نے ارل آف ایکلسٹن سے قرض لیا تھا۔ بظاہر کوئی وجہ نظر نہ آتی تھی کہ ارل آف ایکلسٹن سر میتھیو ہیسلیٹن کے برخلاف مسٹر لینوور کی سوچی ہوئی سازش میں حصّہ لے اور اگر ارل کا بیان صحیح تھا کہ وہ آئندہ مجھ پر سختی روا رکھنا نہ چاہتا تھا تو کچھ شک نہیں کہ اس کا وہ بیان جو اس نے لینوور سے اتفاقی ملاقات اور اسے روپیہ قرض دینے کے بارے میں مجھ کو دیا صحیح ہوگا۔ گو اس میں بھی یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ لینوور کا ارل آف ایکلسٹن پر کیا حق تھا کہ آخر الذکر نے روپیہ قرض دینے کے بارے میں اس کی درخواست منظور کی۔

"کیوں جوزف۔ کیا اب تمہارا اطمینان ہوگیا؟" ارل نے آخر کار پوچھا۔ "کیا میں یقین کر سکتا ہوں کہ ہر طرح کے تعصبات کے باوجود جو میرے برخلاف تمہارے دل میں جاگزیں ہیں تم مجھ کو ان سختیوں سے جو تم پر کی گئی ہیں بے تعلق سمجھتے ہو؟ اپنی طرف سے میں تم کو

دوبارہ یقین دلاتا ہوں کہ نہ صرف اب بلکہ آئندہ بھی ...."

وہ کہتا کہتا رُک گیا تو میں نے کہا: "مائی لارڈ میں اپنے آپ کو اس بات کا یقین دلانے کی بہت کوشش کرتا ہوں کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں صحیح ہوگا ...."

"آہ اس سے پایا جاتا ہے کہ تم میری نسبت اپنے دل میں نیک رائے قائم کرنے کی کوشش کرتے ہو۔" امیر نے کورنے عجیب طرح کی بھرائی ہوئی آواز میں کہا جس سے پایا جاتا تھا کہ الفاظ بے اختیاری میں اس کے منہ سے نکل رہے ہیں "لیکن یہ بتاؤ" اس نے جلدی سے پوچھا۔ "کیا باعث ہے کہ میں تمہیں پہلے کی نسبت اس قدر بہتر حالات میں دیکھتا ہوں؟ یعنی اس طرح کے حالات میں جن میں تمہیں دیکھنے کی مجھے ہمیشہ سے آرزو تھی۔"

"مائی لارڈ۔ میں اس دنیا میں کئی مہربان دوست رکھتا ہوں" میں نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی کئی طرح کے عجیب اور ناقابل وضاحت خیالات میرے جی میں پیدا ہونے شروع ہوئے جو درحقیقت میرے لئے نئے نہ تھے۔ کیونکہ فلارنس میں انگلسٹن والوں کی ملاقات کے بعد اسی طرح کے خیالات کئی بار میرے سینہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ ان کی وجہ سے ایک نئی طرح کی بے تابی مجھے لاحق ہونے لگی اور میں نے مضطربانہ کہا "اوہ مائی لارڈ۔ کیا وہ گہرے اسرار جو مجھے گھیرے ہوئے ہیں کبھی حل نہ ہوں گے؟ کوئی آواز مجھ سے کہتی ہے کہ آپ کے منہ سے نکلا ہوا ایک لفظ ان اسرار کو حل کر سکتا ہے پس سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں آپ وہ لفظ منہ سے نہیں نکالتے۔"

جس وقت میں نے یہ پُرجوش تقریر شروع کی تو ارل آف انگلسٹن کے چہرہ کی رنگت پیلی پڑ گئی تھی۔ ساتھ ہی ایک تیز تھرتھری اس کے بدن میں پیدا ہوئی۔ اب وہ انتہائی پریشانی اور سراسیمگی کے انداز سے میرے منہ کو تکنے لگا۔ لیکن جس طرح طوفان عظیم کے بعد یک بیک مطلع صاف ہو جاتا ہے یا تیز آندھی دفعتاً چلتے چلتے

تھم جاتی ہے۔ اسی طرح ارل آف ایکلسٹن نے فوراً ضبط سے کام لیا۔ اس کے چہرہ پہ سرد مہری کے آثار پیدا ہوئے۔ اور اس نے خشک لہجہ میں کہا " جوزف یہ پہلا موقعہ نہیں ہے کہ تم نے اس طرح کا سوال اُٹھایا ہے مگر میں تم کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ تم کو غلط فہمی ہوئی ہے۔"

مایوسی کا احساس پھر مجھ پر طاری ہو گیا۔ دل کو افسردگی ہونے لگی۔ اور آنِ ناامد میں مَیں یاسِ عظیم کے سمندر میں غوطے کھانے لگا۔ اس موقعہ پہ ارل نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بدلی ہوئی آواز میں جس کا لہجہ پھر ایک بار تھرّانے لگا تھا کہا۔" جوزف اس کے باوجود میں تمہاری بہتری چاہتا ہوں۔ یقین کرو میں تمہارا بہی خواہ ہوں ..."

" مائی لارڈ اِس عنایت کے لیئے میرا دلی شکریہ قبول کیجئے" میں نے کہا۔ اور اس کے بعد ایک نئے خیال کے زیر اثر میں نے یہ بھی کہا " ہاں یہ تو فرمایئے مسٹر اور مسز ہاورڈ اب کہاں اور کس حال میں ہیں؟ میں اس عنایت کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا جو آخرالذکر نے اس زمانہ میں مجھ سے کی تھی جب وہ مس ایڈتھ ڈیلمر کہلاتی اور اپنے باپ کے مکان پہ رہا کرتی تھی۔"

" مسٹر اور مسز ہاورڈ" ارل نے سنجیدہ آواز سے جواب دیا " اب ہر طرح مالدار اور خوشحال ہیں۔"

" مالدار اور خوشحال!" میں نے خوش ہو کر کہا۔ اور وہ دل گرفتگی جو پیشتر مجھ کو ہونے لگی تھی اب یکایک سچی راحت میں بدل گئی۔

" ہاں" ارل نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عجیب طرح کی نظروں سے میری طرف دیکھا " مسٹر اور مسز ہاورڈ اب ڈیلمر ہیمز میں رہتے ہیں اور وہ عمارت ان ہی کے قبضہ میں ہے۔ جس وقت ایکلسٹن کا خطاب مجھ کو ملا اور اس کی جائداد میرے

قبضہ میں آئی۔ تو اس کے تھوڑے دنوں بعد میں نے ڈیلمر مینر کی عمارت ان کے حوالہ کردی تھی؛"

میرے منہ سے یہ فقرہ نکلنے کو تھا کہ خدا کا شکر ہے مسٹر ڈیلمر آنجہانی کا ارادہ پورا ہوا اور جو بات انہوں نے لائبریری میں کہی تھی وہ آخر کار ہو کر رہی۔ مگر میں عین وقت پر ضبط کر گیا۔ اور میں نے محض اس بارے میں خوشی کا اظہار کیا کہ پادری ہاورڈ اور نیکدل ایڈتھا ب ہر طرح خوشحال اور فارغ البال ہیں۔

"امر واقعہ یہ ہے" ارل نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا "جب جیر بھائی کے انتقال پر مجھ کو خطاب اور دولت حاصل ہوئی تو میں نے اس بات کی کوشش کی کہ وہ دونوں یعنی مسٹر اور مسز ہاورڈ بھی اس خوشحالی میں حصہ لیں۔ نہ صرف میں نے ڈیلمر کی جائداد اُن کے سپرد کردی بلکہ بہت سا نقد روپیہ بھی ان کو دیا مجھے معلوم ہے کہ تم احساس شکرگذاری کی وجہ سے مسٹر اور مسز ہاورڈ کے معاملہ میں گہری دلچسپی لیتے ہو۔ اس لئے میں نے خوشی سے یہ سب حالات تم سے بیان کئے ہیں؛"

اس وقت میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ ارل آف ایکلسٹن کا لہجہ اور رنگ عجیب انداز رکھتے تھے۔ تاہم انتہائی کوشش کے باوجود میں اس کی وجہ معلوم نہ کر سکا ممکن تھا اس کا باعث وہ محبت ہو جو ارل کو مسٹر اور مسز ہاورڈ سے تھی۔ گو بعض باتوں کی بنا پر جو بیشتر میرے سننے میں آچکی تھیں اور جن کا حال ناظرین کو معلوم ہے یہ خیال میرے دل میں جاگزیں ہو چکا تھا کہ نوجوان پادری اور اس کی بیوی اپنے عالیقدر رشتہ داروں سے بہت زیادہ مروّت کی توقع نہیں رکھتے۔ لیکن پھر میں نے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دی کہ ممکن ہے ارل اور کونٹس نے مسٹر اور مسز ہاورڈ کے متعلق اپنے خیالات تبدیل کر لئے ہوں۔ جس صورت میں ان کی رائے کی یہ اصلاح ہر لحاظ سے مبارک اور قابل قدر تھی۔

"جوزف۔ میں تمہاری بہتری اور ترقی کے لیے دعا کرتا ہوں۔" ارل آف ایکلسٹن نے آخر کار کہا۔ "اور دوبارہ تم کو سچے دل سے یقین دلاتا ہوں کہ میری وجہ سے کبھی تم کو گزند نہ پہنچے گا۔ کیا تم نے کونٹس کی جان نہ بچائی تھی؟ کیا میں یا وہ اس واقعہ کو بھول سکتے ہیں؟"

اس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ہلایا اور تیز چلتا کمرہ سے رخصت ہو گیا

اس کے جانے کے بعد میں ان حالات پر غور کرنے لگا جو پیش آئے تھے۔ لیکن مجھے بہت دیر تک ایسا کرنے کی مہلت نہ مل سکی۔ کیونکہ دروازہ کھلا اور کاسمو اندر داخل ہوا۔

"ارل اور کونٹس آف ایکلسٹن اسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔" میں نے اس کو دیکھتے ہی کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔" کاسمو نے حسب معمول سرسری لہجہ میں کہا۔ "اور میں خود یہی اطلاع آپ کو دینا چاہتا تھا۔ وہ اس وقت یہاں آئے تھے جب میں تحائف لے کر کپتان نوٹرس کے پاس گیا ہوا تھا۔"

"یہ صحیح ہے مگر میں تمہاری عدم حاضری میں ارل سے ملاقات بھی کر چکا ہوں۔" میں نے تقریر جاری رکھ کر کہا۔ "اور مجھے اس بات کا پورا یقین ہو گیا ہے کہ لارڈ ایکلسٹن کا موجودہ معاملہ میں لیونورسے کوئی تعلق نہیں۔"

"کیا آپ خود اُن سے ملے تھے؟" کاسمو نے تحکمانہ لہجہ میں پوچھا۔

"ہاں۔ اس لئے کہ میں بلا تاخیر معلوم کرنا چاہتا تھا..."

"خیر صاحب اس بات کا بہتر فیصلہ آپ خود کر سکتے ہیں کہ لارڈ ایکلسٹن کی باتیں کس حد تک قابلِ یقین ہیں۔" کاسمو نے سرد لہجہ میں کہا "کیونکہ خود مجھ کو ان کے بارے میں کسی طرح کے حالات معلوم نہیں۔ اگر آپ کا اطمینان ہو گیا ہے تو بہتر۔ کیونکہ معاملہ

مجھ سے نہیں بلکہ خود آپ سے تعلق رکھتا ہے۔ تاہم مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ اگر آپ کی اس کارروائی کی وجہ سے کوئی خرابی پیدا ہوئی...."

"بس کاسمو بس،" میں نے کسی قدر بے صبری کے ساتھ کہا: "عام حالات میں میں تمہارے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کرتا مگر ممکن ہے بعض اوقات حالات ایسے پیش آئیں کہ مجھے براہ راست کوئی کارروائی کرنی پڑے۔ جیسا کہ موجودہ صورت میں ہوا ہے اگر ایسا ہو تو میں آخر دودھ پیتا بچہ نہیں ہوں۔ لیکن ہاں یہ تو کہو کیا تم کپتان نوٹرس سے ملے تھے؟"

"جی ہاں ملا تھا،" کاسمو نے جواب دیا: "اور اس نے اپنے مخصوص گنوارانہ طریقہ پہ آپ کے بھیجے ہوئے تحائف کے لئے شکریہ ادا کیا۔"

"کیا اس کو ہمارے جہاز پہ جانے کا حال معلوم تھا؟" میں نے پوچھا۔

"جی بے شک معلوم تھا،" جاسوس نے جواب دیا: "تاہم اس نے اس کے سوا کوئی اور ذکر نہیں چھیڑا کہ آپ نے اس جہاز کو کہاں تک پسند کیا۔ میرا جواب یہی تھا کہ آپ اس جہاز کے معائنہ سے بے حد مسرور ہوئے تھے۔"

"کیا یہ بھی تم نے کہا تھا کہ ہمارے وہاں جانے سے اہل جہاز کے کاموں میں کوئی خلل واقع نہ ہوا ہوگا؟"

"جی نہیں۔ میں نے ان لطیف بحثوں میں پڑنا پسند نہیں کیا،" کاسمو نے جواب دیا: "اس کے علاوہ کپتان نوٹرس نے اس معاملہ کو کوئی خاص اہمیت بھی نہیں دی۔"

اس کے تھوڑی دیر بعد کاسمو میرے کمرے سے رخصت ہو گیا اور میں گہری سوچ میں پڑ گیا۔ جتنا زیادہ میں نے ان باتوں پہ جو میرے اور ارل آف اکلسٹن کے درمیان ہوئی تھیں غور کیا اتنا ہی مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ لینور کی موجودہ سازش سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ میں اس واقعہ کو بھولا نہ تھا کہ جب میں نے انفیلڈ کے رجسٹر

شادی کا کٹا ہوا ورق ارل کے حوالہ کیا تو کس طرح اس نے ڈورچسٹر کو برا بھلا کہا تھا پس غیر ممکن تھا کہ وہ اس موقعہ پر ڈورچسٹر ہی کو آلۂ کار بناتا یا اس کے معاملات میں حصہ لینا قبول کرے گا۔ اس لیے میں اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور ہوا کہ میگیلیانو کے پاس کھنڈروں میں جو گفتگو لینوورا اور ڈورچسٹر کی ایک دوسرے سے ہوئی تھی اس میں ارل کا نام محض اس روپیہ کے سلسلہ میں ہی آیا ہوگا جو لینوورا نے اس سے قرض لیا تھا۔ اس سے آگے کچھ اور مبہم اور غیر واضح خیالات بھی میرے دل میں پیدا ہوئے اور وہ بڑی دیر تک میرے جی کو بے تاب کرتے رہے۔ حتیٰ کہ اسی طرح سونے کا وقت آ گیا۔

گیارہ کا عمل تھا کہ میں اپنی خوابگاہ میں سونے کے لیے گیا۔ اور انہی فکروں میں لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی۔ میرے خیالات ان اسرار پر لگے ہوئے تھے جو میری ولادت کے حالات پر محیط تھے۔ اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ کیا ان گہرے اسرار کا بادل کبھی منتشر ہوگا یا نہیں؟ کیا وہ وقت کبھی آئے گا کہ میں پھر اپنے ماں باپ سے مل سکوں گا؟ میرا خیال ہے کہ ان خیالات نے جو بحالتِ بیداری میرے دل میں پیدا ہوتے رہے تھے خواب کو بھی اسی رنگ میں رنگنا شروع کر دیا۔ کیونکہ جب میری آنکھ لگی تو ایسا معلوم ہوا کہ کوئی عورت میرے اوپر جھکی ہوئی کھڑی ہے اور بڑبڑاتے ہوئے پیار کے الفاظ کہہ رہی ہے۔ کئی بار اس کے ہونٹ بڑی آہستگی سے میرے رخساروں کے ساتھ مس ہوئے گویا وہ مجھے بیدار کرنا نہ چاہتی تھی۔ اس کے بعد مجھے اس کی آنکھوں سے گرا ہوا آنسو کا ایک قطرہ اپنے رخسار پر بہتا ہوا محسوس ہوا۔ میرا خیال ہے کہ یہ عمل چند منٹ جاری رہا۔ اس عرصہ میں وہ عورت بدستور مجھ پر جھک کر کھڑی رہی۔ مگر میں اس کی صورت نہ دیکھ سکا۔ البتہ یہ مبہم سا خیال میرے دل میں جاگزیں ہو گیا کہ وہ کوئی بڑی خوبصورت عورت ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ احساس مجھ کو محض حالتِ خواب کی وجہ سے ہوا ہوگا۔ ورنہ میں چونکہ اس کے چہرہ کا کوئی حصہ نہ دیکھ سکتا تھا اس لیئے اس کی خوبصورتی کے بارے میں کوئی رائے قائم کرنا میرے لئے

دشوار تھا۔ یکایک پھر اس کا چہرہ نیچے کی طرف جھکا۔ اس نے میرے رخسار کو گرم بوسہ دیا۔ اور آنسو کا صرف ایک قطرہ نہیں بلکہ کئی قطرے میرے منہ پر گرے۔ میں چونک کر اٹھا۔ اور با انداز وحشت سے دونوں بازو اس طرح پھیلائے۔ گویا اس پُراسرار صورت کو اپنی گرفت میں لینا چاہتا تھا۔ جو اس طرح شفقت سے سوتے میں مجھ سے پیار کر رہی تھی۔ لیکن بجائے اس کے کہ کوئی صورت میری گرفت میں آتی میرے ہاتھ خالی ہوا میں ایک دوسرے کے ساتھ مل گئے۔ کمرہ میں گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا تاہم مجھے ایسا معلوم ہوا کوئی سپید صورت چپ چاپ دروازہ کی طرف گئی۔ اور مجھے اس کے کپڑوں کے سرسرانے کی آواز بھی سنائی دی۔

حیران ششدر اور بے حرکت میں اپنے بستر پہ بیٹھ کر سوچنے لگا۔ تقریباً ایک منٹ اس حالت میں گذرا۔ اس کے بعد میں اٹھ کر دروازہ کی طرف گیا۔ برآمدہ میں ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا تھا۔ خاموشی ہر طرف محیط تھی۔ میں نے شمع روشن کر کے وقت دیکھا تو معلوم ہوا رات کا ایک بجا ہے۔ سخت پریشانی کی حالت میں میں اپنے کمرہ کو واپس چلا گیا۔ اور بستر پہ لیٹے ہوئے اپنے آپ سے کہنے لگا۔ کیا جو کچھ میں نے دیکھا محض خواب تھا کیا وہ خواب ہو سکتا ہے؟ مختلف اور متضاد خیالات میرے دل میں پیدا ہو رہے تھے ایک طرف سوچتا تھا کہ جو کچھ دیکھنے میں آیا محض خواب تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی کوئی خفیہ آواز بار بار کہتی تھی کہ یہ خواب نہیں حقیقت ہے۔

اس کے باوجود میں اپنے جی میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ یہ محض میرا خیالِ خام ہے۔ در اصل جو کچھ عالم بیداری میں میرے دل میں گذرا تھا وہی سوتے میں نظر آیا۔ اس کے مقابلہ میں یہ بھی امر واقعہ تھا کہ میں نے کپڑوں کے سرسرانے کی آواز سنی تھی۔ دروازہ کھلتا اور بند ہوتا معلوم ہوا اور بوسہ کی نمی اب تک میرے رخسار پر محسوس ہوتی تھی۔ پھر خیال آیا شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ میں سوتے میں رونے لگ گیا اور وہ میرے ہی آنسو تھے

جو میرے رخساروں پر بہہ نکلے۔ اگر ایسا ہو تو جو کچھ دیکھنے میں آیا وہ محض خواب تھا۔

یہ اور ایسے ہی لاتعداد خیالات میرے دل میں پیدا ہوتے رہے۔ مگر میں نہیں چاہتا کہ ناظرین کو ان کی تفصیل سے پریشان کروں۔ اسی حالت میں لیٹے لیٹے دوبارہ آنکھ لگ گئی اور میں صبح تک بے خبر پڑا سوتا رہا۔ جاگنے کے بعد میں نے دوبارہ رات کے واقعات پر غور کیا۔ مگر اب ان کی یاد اس قدر مدھم ہو گئی تھی کہ اگر فرش زمین پر جلی ہوئی دیا سلائی موجود نہ ہوتی تو مجھے شاید اس بارے میں بھی شک ہونے لگتا کہ میں اپنے بستر سے اٹھا تھا یا نہیں۔

باب ۱۲۰

پُراسرار جہاز

صبح کو سو کر اٹھا۔ تو آٹھ بج چکے تھے۔ میں نے منہ ہاتھ دھو کر لباس تبدیل کیا اور ناشتہ کرنے سے پہلے ہوا خوری کو چلا۔

اتوار کا دن تھا اور صبح کے وقت گرجوں کے گھنٹے ہم آہنگی سے بج رہے تھے۔ میں گھاٹ کی طرف ہو لیا۔ مگر آج حسب معمول کاسمو میرے ساتھ نہ تھا۔ کیونکہ میں نے اس سے ہوٹل سے باہر جانے کا ذکر نہ چھیڑا تھا۔ ساحل پر کھڑے ہو کر میں نے پھر ایک بار اسی یونانی جہاز کی طرف دیکھنا شروع کیا جو کسی قدر فاصلہ پر لنگر انداز تھا۔ یکایک ایک کشتی جہاز کے پہلو میں اتاری گئی۔ اور چھ ملاح اس پر سوار ہوئے۔ پھر وہ کشتی اس مقام کی طرف آئی جہاں وہ سرائے واقع تھی جس میں کپتان نورس مقیم تھا۔ میں ان یونانی ملاحوں کے خوشنما کسرتی بدن دیکھ کر تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ جو بڑی باقاعدگی اور درستی

سے کشتی کھیتے ساحل کی طرف چلے آتے تھے۔ جب کشتی گھاٹ کے پاس آپہنچی تو میں نے دیکھا کہ وہی ماتحت افسر جسے میں نے جہاز پر دیکھا تھا کشتی پر سوار ہے۔ اور اگر اس کے سر پہ یونانی ٹوپی نہ ہوتی تو میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ اپنے لباس کی شدگی کی وجہ سے کسی جنگی جہاز کا افسر معلوم ہوتا۔ کشتی کے گھاٹ پر ٹھہرتے ہی چار ملاح اس افسر کے ساتھ سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ انہوں نے فوراً مجھے دیکھ لیا اور میں نے افسر کو پاس آتے دیکھ کر ازراہِ اخلاق سلام کیا۔ مگر مجھے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جس سرد مہری اور نخوت سے اس نے میرے سلام کا جواب دیا اس سے میرے دل کو بھاری صدمہ پہنچا۔ ملاحوں نے بھی اس طرح کی نظروں سے میری طرف دیکھا جس سے بدگمانی اور بے اعتمادی ظاہر ہوتی تھی۔ میں ان کا یہ سلوک دیکھ کر اس واقعہ کو یاد کئے بغیر نہ رہ سکا جو میرے جہاز سے رخصت ہونے کے موقعہ پر پیش آیا تھا اور جب میں جہاز کے ملاحوں نے گھورتی ہوئی قہر آلود نظروں سے میری طرف دیکھا تھا۔

یونانی ملاحوں کے اس عجیب طرزِ عمل سے عموماً اور ان کے افسر کی سرد مہری سے خصوصاً مجھ کو بے حد رنج ہوا۔ اور کئی طرح کے خیالات عجیب لیکن مبہم اور غیر واضح میرے دل میں پیدا ہونے شروع ہوئے۔ حیران ہو کر سوچتا تھا کیا اس جہاز کے متعلق ایسا کوئی راز ہے جس کو یہ لوگ چھپانا چاہتے ہیں؟ اور کیا درحقیقت ان لوگوں کا خیال ہے کہ میں ایک جاسوس کی حیثیت میں جہاز دیکھنے گیا تھا؟ پھر ایک بار میری نگاہ ملاحوں اور ان کے افسر کے چہرہ سے ہٹ کر جہاز کی طرف گئی۔ جب میں نے اس کے خوشنما نشیب پیندہ اونچے مستول اور بادبان نیز اس کی ظاہری آرائش و زیبائش کو دیکھا اور مجھ کو یاد آیا کہ اس میں بے شمار توپیں بھی ہیں۔ تو میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ ضرور اس جہاز کے متعلق کوئی بات ایسی ہے جس کو یہ لوگ چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں نے دوبارہ اس نوجوان افسر اور اس کے ہمراہی ملاحوں کی طرف دیکھا جو کشتی سے اترے تھے۔ معلوم ہوا وہ اس سرائے میں داخل

ہونے لگے ہیں جس میں کپتان نورٹس ٹھہرا ہوا تھا۔ میں نے گھاٹ سے رخصت ہونے کا ارادہ کر لیا اور ہوٹل کی طرف مڑنا چاہتا تھا کہ میری نگاہ جہاز کی طرف گئی اور ایک نئی طرح کا دھبہ مجھے اس کے پہلو میں نظر آنے لگا۔ غور کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس کے بعض سوراخوں میں سے ایک جو پہلے بند تھا اب کھلا ہے۔ مجھے پورا یقین تھا کہ تھوڑی دیر پہلے یہ سوراخ بھی باقی سوراخوں کی طرح بند تھا۔ پس میں یہ دیکھنے کے لئے ٹھہر گیا کہ کیا اس سوراخ کی طرح باقیوں کو بھی کھولا جائے گا؟ لیکن نہیں۔ باقی سوراخ بدستور بند تھے صرف وہ ایک ہی کھلا ہوا تھا۔

پھر ایک بار میں رخصت کا ارادہ کیا چاہتا تھا کہ ناگاہ کیا دیکھتا ہوں ایک کشتی داہنی طرف کے گھاٹ سے چلی آ رہی ہے۔ اور طلوع ہوتے ہوئے آفتاب کی کرنیں تیس سنگینوں کے چمکیلے سروں کو نمایاں کر رہی ہیں۔ وہ ایک کافی بڑی کشتی تھی اور کم و بیش تیس سپاہی اس پر سوار تھے۔ یہی باعث تھا کہ گو دس ملاح اس کو چلاتے تھے تاہم کشتی کی رفتار سست تھی۔ شروع میں یہ معلوم کرنا مشکل تھا کہ وہ کشتی کدھر جانا چاہتی ہے اور اس پر کیا کیا چیزیں رکھی ہیں۔ ممکن تھا وہ محض انگر انداز جہازوں کا طواف کرنا چاہتی ہو یا ایک گھاٹ سے دوسرے کی جانب یا قلعہ کی طرف جاتی ہو۔ یا ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ وہ اس جہاز کا رُخ کر رہی ہو جس کا ذکر پیشتر آ چکا ہے۔ خیر جس وقت وہ کشتی پانی کو چیرتی ہوئی آہستہ آہستہ چل رہی تھی تو میں نے نظر ہٹا کر اس کشتی کی طرف دیکھا جو گھاٹ کی سیڑھیوں کے پاس لنگر انداز تھی۔ دو ملاح اس میں کھڑے اس کشتی کا رُخ دیکھ رہے تھے۔ اتنے میں وہی چار آدمی جو سرائے کی طرف گئے تھے لکڑیوں کی بنی ہوئی ڈولی اٹھائے سرائے کے دروازہ سے نکلے۔ نوجوان افسر اُن کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ میرے لئے یہ جاننا بہت مشکل نہ تھا کہ ڈولی پر کپتان نورٹس سوار ہوگا۔ اور یہ لوگ اس کو جہاز پر لے جانا چاہتے ہوں گے۔ میں اس خیال سے ٹھہر گیا کہ جانے سے پیشتر کپتان نورٹس کی

بیمار پرسی کرتا جاؤں۔ کیونکہ گو میرے دل میں کئی طرح کے شبہات پیدا ہوئے تھے تاہم اس کی موجودہ زخم خوردہ حالت میں مجھے اس سے پوری ہمدردی تھی۔ پھر یہ بھی عین ممکن تھا کہ میرے شبہات بے بنیاد ہوں۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی چاہتا تھا کہ اپنے طرزِ عمل سے ان بدگمانیوں کو جو اُن لوگوں کے دلوں میں میرے برخلاف پیدا ہو گئی تھیں رفع کردوں۔"

ڈولی قریب تر آگئی۔ گھاٹ کے سرے پر پہنچ کر ملاحوں نے اسے کندھوں سے اُتار کر رکھ دیا کہ دم لے لیں۔ کپتان نوٹرس اس میں لیٹا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ کچھ تو یونہی پسندیدہ نہ تھا۔ کچھ اب بیماری، تکلیف اور دو دن کی بڑھی ہوئی داڑھی سے اور بھی زیادہ بدنما معلوم ہوتا تھا۔ میں جب ڈولی کی طرف بڑھا تو نہ صرف یونانی ملاحوں نے قہر آلود نظروں سے میری طرف دیکھا۔ بلکہ ان کے نوجوان افسر نے بھی نفرت اور حقارت سے بھری ہوئی نگاہ مجھ پر ڈالی۔ مگر میں نے اپنے سکون میں خلل نہ آنے دیا۔ اور اس سرد مہری کی پروا نہ کرتے ہوئے جس کا اظہار ان لوگوں کی طرف سے ہوا تھا کپتان نوٹرس سے مخاطب ہو کر کہا "کیا اس طرح کی زخم خوردہ حالت میں آپ کے لئے اتنی جلدی جگہ تبدیل کرنا پیش از وقت نہیں ہے؟"

"اوہ۔ کیا آپ کی رائے میں میں پیش از وقت آگیا ہوں؟" کپتان نے اپنے بھیانک چہرہ پہ خوفناک تبسم پیدا کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کے بعد اپنے آدمیوں سے اپنے ملک کی زبان میں کوئی بات کہی۔

یہ سرد مہری دیکھ کر میں نہ رہ سکا۔ نخوت سے گردن اُٹھا کر میں نے کہا "معلوم ہوتا ہے آپ لوگ میری طرف سے بدگمان ہیں۔ لیکن یاد رکھئے یہ سراسر ناانصافی ہے۔ یہ بات میں اس لئے آپ سے کہتا ہوں" میں نے اپنے لفظوں پہ زور دے کر کہا "کہ شاید آپ کا خیال ہو میں کسی بری نیت سے حیلہ سازی کر کے آپ کے جہاز پر گیا تھا۔ مجھے اس بات کا بےحد افسوس ہے کہ میں نے رفع استعجاب کے لئے اس جگہ جانا منظور کیا۔ اور اس سے بھی زیادہ افسوس

اس بات کا ہے کہ آپ کے ماتحت افسر کو میری وجہ سے تکلیف پہنچی۔"

کپتان لوئٹرس نے پھر ایک بار پھیکا تبسم پیدا کیا۔ لیکن زبان سے کچھ نہ کہا البتہ اس کے ماتحت افسر اور باقی ملاحوں کے چہروں سے یہ کیفیت ظاہر ہونے لگی گویا وہ مجھے سمندر میں پھینک دینا یا جہاز کے مستول سے باندھ کر اُلٹا لٹکا دینا چاہتے تھے۔ ان سے زیادہ بحث کرنا فضول سمجھ کر میں ایک طرف کو چل دیا۔ نہ میں نے دوبارہ اس ڈولی کی طرف دیکھا جس میں کپتان لوئٹرس سوار تھا۔ نہ ان آدمیوں کی طرف جو ڈولی کو کشتی کی طرف لے جا رہے تھے۔ دو تین منٹ کے عرصہ میں وہ سب پتھروں کے ایک ڈھیر کی اوجھل میں میری نظروں سے پوشیدہ ہو گئے۔ مگر عین اس وقت جب میں اس پتھروں کے ڈھیر کے پاس سے گذر رہا تھا کسی نے میرا نام لے کر آواز دی۔ مڑ کر دیکھا تو کاسمو تھا۔ معلوم ہوا وہ اس جگہ چھپ کر کھڑا ہے۔ مجھے دیکھتے ہی اس نے کہا۔ "آپ نے بڑی ناعاقبت اندیشی کی کہ میری ہدایات کی پروا نہ کر کے تنہا چلے آئے۔"

"تو کیا واقعی میرے لئے کسی طرح کا خطرہ تھا؟" میں نے اس سے پوچھا۔

"بات دراصل یہ ہے" کاسمو نے اپنے پُرسکون لہجہ میں جواب دیا۔ "آپ فی الحال ایک سے زیادہ خطروں میں گھرے ہوئے ہیں۔ مختلف آدمی مختلف اغراض کے لئے آپ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں..."

"گویا جس خطرہ کا تم ذکر کرتے ہو وہ مسٹر لینور اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے نہیں تھا؟" میں نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ یہ خطرہ ان کی طرف سے نہ تھا۔"

"تو پھر وہ ان یونانی ملاحوں کی طرف سے ہوگا۔" میں نے استفہامیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ ان ہی کی طرف سے تھا" کاسمو نے جواب دیا۔

"مگر تمہیں کیونکر معلوم ہوا؟"

"سنیئے میں عرض کرتا ہوں" وہ قطع کلام کر کے کہنے لگا۔ "کل جس وقت آپ جہاز دیکھنے گئے تو کوئی خطرہ آپ کو درپیش نہ تھا ورنہ میں تبھی آپ کو جانے سے روکتا۔ لیکن آج حالت جداگانہ ہے... "

"کیوں یہ کیونکر؟" میں نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا اور اس کے ساتھ ہی مجھے اس کی مبہم تقریر سے پریشانی بھی ہونے لگی۔

"اس لئے" کاسمو نے جواب دیا۔ "کہ کل وہ لوگ آپ کو محض ایک ملاقاتی سمجھتے تھے حالانکہ آج... میں اپنی صاف بیانی کے لئے معافی مانگ کر کہتا ہوں آج وہ لوگ آپ کو جاسوس تصور کرتے ہیں۔"

"جاسوس؟" میں نے ان لفظوں کو سن کر اظہار استکراہ کرتے ہوئے کہا۔ اگرچہ سچ پوچھئے تو یہی خیال میرے اپنے دل میں پیدا ہو چکا تھا کیونکہ یونانی ملاحوں کے طرز عمل سے ایسا ہی ظاہر ہوتا تھا۔ "بے شک جو تم کہتے ہو صحیح ہوگا۔ لیکن تمہیں اس کا حال کیونکر معلوم ہوا؟"

"پہلے یہ فرمایئے کہ اب اس جہاز کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟" کاسمو نے بظاہر میرے سوال کو ٹالتے ہوئے کہا۔ اور وہ مجھے چند قدم آگے اس مقام کے پاس لے گیا جہاں سے وہ جہاز پھر ایک بار اچھی طرح نظر آنے لگا تھا۔

"میں خیال کرتا ہوں" میں نے کسی قدر رکتے ہوئے کہا "یعنی ان حالات کی بنا پر جو کل میرے دیکھنے میں آئے۔ نیز ان لوگوں کے مشتبہ طرز عمل کی وجہ سے میں یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ یہ ڈاکوؤں کا جہاز ہے!"

"اور یہی امر واقعہ ہے" کاسمو نے دبی آواز سے کہا۔

دہشت کی ہلکی تھرتھری یہ سوچ کر میرے بدن میں پھر گئی کہ میں لاعلمی کی وجہ

سے کتنے بڑے خطرہ میں پڑا۔ کیونکہ میں جب اس جہاز پر سوار تھا تو وہ لوگ جو سلوک مجھ سے چاہتے کر سکتے تھے۔ پھر ایک نئے خیال کے زیر اثر میں نے کاسمو سے پوچھا: "یہ بات کیا شروع سے تم کو معلوم تھی؟"

"مجھے شک تو کئی ہفتوں سے تھا" اس نے جواب دیا۔ "مگر کل پورا یقین ہو گیا۔"

"آہ۔ اب میں سارا حال سمجھ گیا۔" میں نے کسی قدر غصہ اور ملامت کے لہجہ میں کہا: "جمعہ کی رات کو جب تم میرے پاس آئے تھے تو تم نے کہا تھا کہ آپ کی خدمت کرتا ہوا میں اپنی مطلب برآری بھی کر سکوں گا۔ اب معلوم ہو گیا کہ وہ مطلب کیا تھا۔ تم اس لئے مجھ کو جہاز کی سیر کرانے لے گئے تھے کہ خود بھی میرے ہمراہ جا سکو۔ پھر اس لئے تم نے مجھے کپتان کو پھل پھول بھیجنے پر اکسایا کہ تم ان چیزوں کو خود اس کے پاس لے جاؤ۔"

"صاحب یہ جو کچھ آپ کہتے ہیں صحیح ہے۔" کاسمو نے پرسکون لہجہ میں کہا: "مگر میں امید کرتا ہوں کہ وہ تھوڑی سی امداد جو میں نے اس ذریعہ سے آپ سے لی ہے وہ آپ کو ناگوار نہ گذری ہوگی۔"

"خیر جو ہونا تھا ہو گیا۔" میں نے کسی قدر پریشان ہو کر کہا: "مگر سچ پوچھو تو میں ڈاکوؤں کے برخلاف بھی کسی طرح کی فریب آمیز کارروائی کرنا پسند نہیں کرتا تاہم یہ بتاؤ ان کو ہمارے برخلاف شبہہ کیونکر ہوا؟"

"اوّل تو کل ہی آپ نے دیکھ لیا ہو گا کہ وہ ہمارے جہاز پر جانے کے واقعہ کو بالکل ناپسند کرتے تھے۔" کاسمو نے جواب دیا۔ "پھر جب میں کچھ تحائف لے کر نوٹرس کے پاس گیا..."

"میرا خیال ہے اس موقعہ پر تم نے اس سے کچھ سوالات بھی پوچھے ہوں گے۔ جس

سے ان لوگوں کے دلوں میں جو ہر ایک آدمی کو شکی نظروں سے دیکھنے کے عادی ہیں
ضرور شبہہ پیدا ہو گیا۔"

"یہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں صحیح ہے" کاسمو نے جواب دیا۔ "تاہم جو کچھ میں نے
کیا ہے آپ اس کے لئے ناراض نہ ہوں۔ میں نے آپ سے ملتے ہی معلوم کر لیا تھا کہ آپ
میری سوچی ہوئی تدبیر میں خوشی سے مددگار بننا منظور نہ کریں گے۔ حالانکہ میرے لئے
آپ سے امداد لینا ضروری تھا۔ اس ملک کے باشندہ کی حیثیت میں میرے لئے تنہا اس
جہاز پر جانا غیر ممکن تھا۔ اس لئے میں آپ کے نوکر کی حیثیت میں ساتھ ساتھ گیا۔ کیونکہ آپکو
انگریز سیاح سمجھ کر وہ کوئی رکاوٹ پیدا نہ کر سکتے تھے۔ پھر اتفاق ایسا پیش آیا کہ آپ
نوٹرس سے واقف نکلے۔ میں نے اس سے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ مگر ان لوگوں کے
دلوں میں امید سے بہت پہلے شبہہ پیدا ہو گیا ہے اور اسی لئے نوٹرس اتنی جلدی جہاز
پر واپس آیا ہے۔"

"پھر اب تم کیا کرنا چاہتے ہو؟" میں نے پوچھا۔ "کیا تم نے حکام کو مطلع کر دیا یا ایسا
کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

"صاحب، فی الحال ایسا کرنا بے سود ہوگا" کاسمو نے جواب دیا۔ "کیا آپ نہیں
دیکھ سکتے کہ قلعہ کی توپیں اس طرح کا رُخ رکھتی ہیں کہ اگر اس جہاز پر گولہ باری کی کوشش
کی جائے تو راستہ میں کئی جہاز اور بھی حائل ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو
ہر طرح محفوظ سمجھتے ہیں۔ دوسری قابل ذکر بات یہ ہے کہ اگر اس جہاز پر فائر بھی کیا جائے
تو وہ گھاٹ کے چٹانی حصہ کے پیچھے اس خوبی سے چھپا ہوا ہے کہ گولے اس پر اثر نہیں
کر سکتے۔ اور اس سے پیشتر کہ اس کو نشانہ بنانے کی کوئی ترکیب عمل میں لائی جائے۔
وہ بڑی آسانی سے بادبان پھیلا کے بندرگاہ سے روانہ ہو سکتا ہے۔ وہ صرف ایک ہی
لنگر کا جہاز ہے اور بالفرض ان لوگوں کے لئے لنگر اٹھانے کی مہلت نہ ہو تو وہ اُسے

کاٹ کر روانہ ہو سکتے ہیں؟

"مگر وہ کشتی جس پر سپاہی سوار ہیں کیا معنی رکھتی ہے؟ میں نے پوچھا۔" جس وقت سے تم نے بتایا ہے کہ یہ ڈاکوؤں کا جہاز ہے تب سے میں سوچ رہا ہوں کہ یہ فوجی سپاہی جو کشتی پر سوار تھے غالباً اس پر حملہ کرنا چاہتے ہوں گے۔"

"مگر وہ کشتی ان کا کیا بگاڑ سکتی ہے؟" ساسمو نے کہا۔" جس وقت سپاہی کشتی لے کر جہاز کے پاس پہنچیں گے جہاز والے کوئی چیز اُن پر پھینک کر کشتی کو آنِ واحد میں غرق کر سکتے ہیں؟

"میں دیکھ رہا ہوں کہ پچھلے پاؤ گھنٹہ سے جہاز کے گول سوراخوں میں سے ایک سوراخ کھلا ہوا ہے۔" میں نے کہا۔

"جو اس بات کی نشانی ہے" ساسمو نے جواب دیا۔" کہ اگر سرکاری کشتی نے اس کشتی کو روکنے کی کوشش کی جس میں کپتان لونڈس سوار ہے تو اس کو چشم زدن میں غرق کر دیا جائے گا۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ کشتی کے سپاہی حملہ کرنے کا ارادہ ہی نہیں رکھتے۔ وہ چند قیدیوں کو جیل خانہ سے قلعہ میں لے جا رہے ہیں۔ دیکھئے سرکاری کشتی اب جہازوں کا طواف کرنے لگی ہے اور وہ کشتی جس میں کپتان لونڈس سوار ہے اپنے جہاز کی طرف چلی جا رہی ہے۔ بس آیئے ہم اپنے ہوٹل کو واپس چلیں ورنہ وہ لوگ ہمیں دوربین سے دیکھ کر اور زیادہ شک کریں گے۔ اور جو شبہات پیشتر ان کے دلوں میں جاگزیں ہیں زیادہ مضبوط ہو جائیں گے۔ وہ سخت نڈر لوگ ہیں اور دشمن پر گولی چلانے سے کبھی دریغ نہیں کرتے۔"

جس وقت ہم دونوں ہوٹل کی طرف واپس جا رہے تھے تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا۔" میری سمجھ میں نہیں آتا کہ شبہ نہ ہونے کی حالت میں آپ کیا کرنا چاہتے تھے۔ کیا آپ اسی جہاز کی نگرانی کے لئے اوسٹیا سے آئے تھے؟"

"ہاں اسی لئے" کاسمو نے جواب دیا۔ "یہ جہاز کئی ہفتوں سے ساحل اٹلی کے آس پاس گشت کرتا پھر رہا ہے۔ کچھ عرصہ پیشتر آسٹریا کے ایک جنگی جہاز نے اسے روکا بھی تھا۔۔۔"

"پھر کیا ان میں مقابلہ ہوا؟" میں نے پوچھا۔

"جی نہیں" کاسمو نے جواب دیا۔ "آسٹریا والوں نے اس جہاز کو روکنے کے لئے سب سے پہلے فائر کیا۔ پھر اپنا ایک افسر کشتی پر سوار کر کے جہاز کی طرف بھیجا تاکہ یہ لوگ اسے اپنے کاغذات دکھائیں۔ مگر وہ کاغذات ہر لحاظ سے درست نکلے اس لئے افسر اپنے دل میں شبہ رکھتے ہوئے بھی ان کے برخلاف کچھ نہ کر سکا۔"

"چونکہ میں اس طرح کے معاملات سے لاعلم ہوں" میں نے کاسمو سے کہا۔ "اس لئے تمہارے جزوی بیانات سے میرا اطمینان نہیں ہوا۔ میں چاہتا ہوں تم پورے حالات مجھ سے بیان کر دو۔"

"میں سب حال عرض کرنے کے لئے تیار ہوں" کاسمو نے جواب دیا۔ "کل اس جہاز کے افسر نے آپ سے گفتگو کرتے ہوئے بالکل سچ کہا تھا کہ بحیرۂ روم میں خصوصاً لیوانٹ کے آس پاس اکثر ڈاکو جہاز پھرا کرتے ہیں۔ گذشتہ دو سال سے ایک خاص طور پر بھیانک جہاز سمندر کے اس حصہ کا گشت کرتا رہا ہے۔ اور عموماً ایسا ہوا ہے کہ رات کے وقت اس نے تجارتی جہازوں پر حملہ کیا جو مال ان کے پاس تھا لوٹا کھسوٹا اور اس کے بعد جہاز کو آگے رخصت ہو جانے دیا۔ فرض کیجئے۔ یونان، ترکی، فرانس، انگلستان چین یا کسی اور ملک کا کوئی تجارتی جہاز سفر کرتا ہوا دن کے وقت یا غروب آفتاب کے قریب کسی خوش رنگ جہاز کو اپنی طرف آتے دیکھتا ہے اگر وہ تجارتی جہاز ترکوں کا ہے تو دوسرا جہاز یونانی جھنڈا پیش کرتا ہے۔ اگر وہ یونان کا ہے تو وہ ترکی نشان دکھا دیتا ہے اس طرح وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں۔۔۔"

"مگر نشانات کی یہ تبدیلی ہر موقع پر کیوں ضروری سمجھی جاتی ہے؟" میں نے پوچھا۔

"اس لئے" کاسمو نے جواب دیا "کہ ترک ملاحوں کو اچھی طرح معلوم ہے اس طرح کا خوشرنگ جہاز ان کے تجارتی بیڑوں میں شامل نہیں۔ البتہ یونانی جہازوں کے متعلق انہیں کسی طرح کے حالات معلوم نہیں ہیں۔ پس اس جہاز کے یونانی نشان دکھانے پر وہ اس کو یونانی سمجھ کے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اس جہاز کا یہ دستور ہے کہ جو جہاز اس کو سامنے سے آتا نظر آئے اس کے نشان کے برعکس نشان دکھاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی جہاز فرانسیسی ہو تو اس کا نشان انگریزی ہوتا ہے۔ وعلیٰ ہذالقیاس اس احتیاط کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ دو سال تک بے کھٹکے سمندروں میں پھرتا رہا۔ اور کسی کو اس کے برخلاف شبہ پیدا نہ ہو سکا۔ یہ صحیح ہے کہ کسی کو معلوم نہ تھا یہ جہاز کس قسم کی تجارت کرتا ہے یا کن بندرگاہوں میں جاتا ہے۔ عام طور پر وہ سب جہاز جو راستہ میں اس کو ملتے تھے یہ سمجھ لیا کرتے تھے کہ وہ کسی دوسری بندرگاہ کی طرف چلا گیا ہوگا۔"

"تو کیا تمہارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس جہاز کے جھنڈے کا رنگ گاہ بگاہ بدل دیا جاتا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"جی ہاں اس نے گرگٹ کی طرح کئی رنگ بدلے ہیں" کاسمو نے جواب دیا "لیکن ٹھہریئے۔ میں اپنے بیان کی تشریح عرض کرتا ہوں۔ فرض کیجئے۔ کوئی جہاز قسطنطنیہ سے کانڈیا کو جا رہا ہے۔ ایشیا کوچک کے قریب سہ پہر کو ایک اور جہاز اس کو آتا دکھائی دیتا ہے۔ جس کی رنگت سرخ و سپید ہے اور اس نے سپید رنگ کے بادبان پھیلائے ہوئے ہیں۔ دونوں کی آپس میں گفتگو ہوتی ہے تو ترکی جہاز کہتا ہے کہ ہم کانڈیا جا رہے ہیں۔ دوسرا جہاز کہتا ہے کہ ہمارا تعلق یونان سے ہے اور ہم سکندریہ جانا چاہتے ہیں اس کے بعد دونوں جدا ہو جاتے ہیں۔ دوسرا جہاز بڑا تیز رفتار ہے اور وہ جلدی نظروں

سے چھپ جاتا ہے۔ آدھی رات کے وقت اس ترکی جہاز کا مقابلہ ایک اور جہاز سے ہوتا ہے، جس کے پیندے کی رنگت سیاہ ہے اور جس کے بادبان خاکی رنگ کے ہیں۔ وہ آتے ہی لوٹ مار شروع کر دیتا ہے۔ جتنے آدمی اس پہ سوار ہیں ان میں سے ہر ایک نے سیاہ نقاب چہرہ پہ ڈال رکھی ہے۔ اس لئے ان کے چہرے بھی پہچانے نہیں جا سکتے لوٹ مار کر کے وہ جہاز رخصت ہو جاتا ہے اور ترکی جہاز کا کپتان خواب میں بھی خیال نہیں کر سکتا کہ اس کو لوٹنے والا دراصل وہی خوش رنگ جہاز تھا جو بوقت سہ پہر اس کو ملا تھا۔"

"یہ تو ایک نہایت عجیب قصہ ہے جو تم بیان کر رہے ہو۔" میں نے کہا: "لیکن سوال یہ ہے کہ وہ جہاز چند گھنٹوں کے عرصہ میں اپنی رنگت کیونکر بدل لیتا ہے؟"

کاسمو نے حیرت آمیز نظروں سے میری طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔ "آپ نے اس جہاز پر کم از کم بیس پچیس آدمی کیا نہ دیکھے تھے؟ کیا اتنے آدمی چند گھنٹوں کے عرصہ میں جہاز پر نیا رنگ نہیں پھیر سکتے؟ یا ان کے لئے بادبان تبدیل کرنا غیر ممکن ہے؟"

"مگر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ جہاز جن کو لوٹا گیا تھا ایک دوسرے سے حالات کا مقابلہ کرنے کے بعد یہ معلوم کر لیتے ..."

"آپ کا فرمانا صحیح ہے۔" کاسمو نے قطع کلام کر کے کہا: "اور واقعہ میں اسی طرح ہوا ہے۔ رفتہ رفتہ سب جہازوں کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ جب کبھی سپید بادبانوں والا جہاز راستہ میں ملتا ہے تو رات کے وقت ضرور ڈاکوؤں کا جہاز کہیں سے آ کے نمودار ہو جاتا ہے۔ اس طرح جب ایک بار شبہ پیدا ہو گیا تو انہی دنوں آسٹریا کا ایک تجارتی جہاز جو ٹریسٹ سے سمرنا کو جا رہا تھا لوٹا گیا۔ اس پہ قریباً دو ماہ گذرے شہنشاہ آسٹریا نے جنگی جہاز ٹائیرول اس مطلب کے لئے روانہ کیا کہ اس ڈاکو جہاز کا کھوج لگائے۔ ٹائیرول کو سمندر کا گشت کرتے بہت دن گذرے تھے کہ وہی جہاز اس سے بھی آملا۔ اس کے پیندے کی

رنگت سیاہ تھی مگر باقی ہر ایک بات میں وہ اس ڈاکو جہاز سے ملتا تھا جس کی جنگی جہاز ٹائی رول کو تلاش تھی"۔

"لیکن یا۔ہاں... ان کی کیا رنگت تھی؟" میں نے پوچھا۔

"سپید... بالکل سپید!" کاسمو نے جواب دیا۔یعنی ڈاکو جہاز کی بناوٹ سے اگر اختلاف تھا تو رنگت اور بادبانوں کی بناوٹ میں تھا۔کیونکہ جیسا آپ کو یاد ہوگا وہ جہاز جو دن کو نظر آتا تھا اس کی رنگت کچھ اور ہوتی تھی اور اس جہاز کے بادبان خاکی رنگ کے ہوا کرتے تھے"۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ جہاز جو ٹائی رول کو نظر آیا نہ تو پورے طور پر ڈاکو جہاز سے ملتا تھا نہ اس جہاز سے جو دن کے وقت نظر آیا کرتا تھا"۔

"ہاں آپ کا خیال صحیح ہے" کاسمو نے جواب دیا۔"خیر اس جہاز کو دیکھ کر ٹائی رول نے اس کو روکنے کے خیال سے توپ کا فائر کیا۔وہ جہاز کھڑا ہو گیا اور یونانی جھنڈا ہلانے لگا بعد ازاں جب جہاز ٹائی رول کا افسر اس جہاز پر سوار ہوا تو اس کی ملاقات کپتان نوٹرس سے ہوئی۔مختلف سوالات کے جواب میں کپتان نوٹرس نے کہا کہ ہمارے جہاز کا نام ایتھین ہے اور ایتھنز کی ایک معزز یونانی فرم اس کی مالک ہے۔آخر میں اس نے بیان کیا کہ اب ہمارا جہاز کچھ اور مال لینے اٹلی کی ایک بندرگاہ کو جا رہا ہے۔ان بیانات کی تصدیق میں نوٹرس نے مختلف کاغذات بھی پیش کئے۔جب اس سے توپوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اس نے جواب دیا کہ سمندر کے اس حصہ میں چونکہ ایک خوفناک ڈاکو جہاز عموماً گشت کیا کرتا ہے اس لئے احتیاطاً یہ توپیں رکھی گئی ہیں۔یہ گفتگو اس جہاز کے صحن پر ہوئی تھی جس پر کپتان نوٹرس سوار تھا۔مگر اس نے آسٹرڈی افسر کو اپنی کیبن میں آنے کی دعوت بالکل نہ دی۔اس سے افسر مذکور کے دل میں شبہات تو پیدا ہو گئے لیکن جیسا کہ آپ سمجھ سکتے ہیں وہ کپتان نوٹرس کی کیبن میں زبردستی نہ جا سکتا تھا۔اس کا نتیجہ یہ

ہوا کہ کاغذات کی درستی سے مطمئن ہو کر اور نوٹرس کے بیانات سننے کے بعد اس جہاز کو رخصت ہونے کی اجازت دے دی گئی۔ کیونکہ قاعدہ ہے کسی ملک کے جنگی جہاز بغیر کسی معقول وجہ کے دوسرے ملک کے جہازوں کے معاملہ میں دخل اندازی نہیں کر سکتے۔"

"اور اب کیا تم کو یقین ہے کہ یہی وہ جہاز تھا جو ایھتین کے نام سے جہاز ٹائیرول سے ملا اور یہی ڈاکے ڈالا کرتا ہے؟"

"سنتے جائیے میں سب حال عرض کرتا ہوں۔" کاسمو نے کہا: "آسٹروی جہاز ٹائیرول جہاز ایھتین سے رخصت ہو کر اٹلی کے مغربی ساحل کا گشت کرنے لگا۔ تاکہ جہاں تک ممکن ہو دوسرے جہاز کی نقل و حرکت کا اندازہ کر سکے۔ چنانچہ جہاز ٹائی رول سوٹیاوکشیا میں آیا ..."

"بے شک مجھے یاد ہے سینیر پورٹی سی نے کہا تھا کہ آسٹریا کا ایک جنگی جہاز کچھ عرصہ پیشتر یہاں آیا تھا۔ غالباً یہ وہی جہاز ہوگا۔"

"جی بے شک یہ وہی تھا۔" کاسمو نے جواب دیا: "مگر جج صاحب کو اس وقت اس کی آمد کا مدعا معلوم نہ تھا۔"

"اور کیا اس عرصہ میں جہاز ایھتین سوٹیاوکشیا میں وارد ہوا یا نہیں؟"

"نہ بالکل نہیں۔" کاسمو نے جواب دیا۔ "ان ہی ایام میں ایک بھاری طوفان آیا اور جیسا کہ بعد ازاں سنا گیا جہاز ایھتین پہلے سسلی کی ایک بندرگاہ میں پہنچا۔ پھر قریباً دو ہفتے خلیج نیپلز میں لنگر انداز رہ کر اوسٹیا کی طرف چلا گیا۔ جہاں دریائے ٹائیبر کا دہانہ ہے۔"

"اور کیا تمہاری سکونت اوسٹیا کی ہے؟" میں نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ اسی جگہ میں نے پہلی مرتبہ جہاز ایھتین کو دیکھا تھا۔" کاسمو نے جواب دیا۔

"اور اب چونکہ کچھ عرصہ آپ کے پاس رہنے کے بعد میں آپ کے مزاج سے پوری طرح واقف

ہوگیا ہوں اس لئے اس معاملہ کی نسبت باقی حالات بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ انہی ایام میں اٹلی اور لیوانٹ کے متعدد تاجروں نے چندہ جمع کر کے انعام مشتہر کیا کہ کسی طرح اس ڈاکو جہاز کو پکڑا جائے جس نے عرصہ دو سال سے بحیرۂ روم میں اودھم مچا رکھا تھا۔ میں نے اوسٹیا کے وزیر پولیس کی تحریک اور اجازت سے اس کام کو اپنے ذمہ لیا۔ مجھے معلوم ہوا کہ جہاز ایتھین سوٹیاوکشیا کی طرف آرہا ہے۔ پس میں بھی یہیں آگیا۔ میں نے سارا ہفتہ اس جگہ گذارا اور جہاز کی نقل و حرکت دیکھنے میں مشغول رہا۔ مگر کوئی خاص کارروائی عمل میں نہ لا سکا۔ آخر کار میں نے چیف جج پورٹی سی سے ملاقات کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ جس رات آپ اپنے یونانی دوست کے ساتھ اُن کی کوٹھی سے رخصت ہوئے میں ان سے ملا اس وقت سینیر پورٹی سی کو معلوم ہوا کہ جہاز ایتھین کے متعلق کیا شبہات پیدا ہو چکے ہیں۔ اور کس طرح بحالت موجودہ پوری تحقیقات کئے بغیر کوئی کارروائی اس کے برخلاف نہیں ہو سکتی۔ سینیر پورٹی سی نے مجھ کو احتیاط عمل میں لانے کے لئے کہا۔ اور آپ کے معاملہ کا بھی ذکر کیا۔ میں نے اس خیال سے کہ میرا اپنا کام بھی اس ذریعہ سے ہو جائے گا۔ آپ کی خدمت گذاری شروع کی ...."

"لیکن یہ بتاؤ کہ جہاز پر جانے کے بعد تمہیں اس بات کا کیونکر یقین ہوا کہ یہی ڈاکو جہاز ہے؟"

"کیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ اس طرح کے خوشنما اور آراستہ کمرے کسی معمولی تجارتی جہاز میں پائے جاتے ہیں؟" کاسمو نے پوچھا۔ "پھر کس لئے ان لوگوں نے ہمارے جہاز پر جانے کے معاملہ میں اتنا تامل کیا؟ یقین کیجئے کہ ایسا اعلیٰ سامان اس طرح کے مطلا پردے ایسے عمدہ ظروف یا چاندی کے بنے ہوئے لیمپ کسی معمولی تجارتی جہاز پر نہیں پائے جاتے۔ نہ اتنے ملاح کسی تجارتی جہاز میں دیکھے جاتے ہیں۔"

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ ظاہرا لاپرواہ رہتے ہوئے بھی تم اس جہاز کی ہر ایک چیز کو

بغور دیکھتے رہے ہو؟" میں نے کہا۔

"ہاں میں اس کی ہر ایک تفصیل بڑے غور کے ساتھ دیکھتا رہا ہوں" سکاموں نے جواب دیا "چنانچہ یہ بھی میں نے دیکھا تھا کہ جب آپ نے ان لوگوں کو انعام کے طور پر کچھ دیا تو انہوں نے نفرت سے منہ پھیر لیا۔ جس صورت میں وہ لوگ لوٹ مار کے ذریعہ سے بے شمار دولت پیدا کر لیتے ہیں تو انہیں ایسی چھوٹی چھوٹی رقموں کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد جب آپ ان کے پاس سے گذرے تو ان کے چہروں پر غصہ اور جوش کے آثار پیدا ہوئے تھے وہ بھی میں نے دیکھ لئے تھے۔ ان ساری باتوں نے ان شبہات کی جو میرے دل میں پیدا ہو چکے تھے پوری تصدیق کر دی۔"

"اور جب تم اس کے بعد رات کو پھل پھول دینے کے بہانہ سے کپتان نوٹرس سے ملنے گئے تھے . . ."

"آہ اس وقت میرے جانے کا مقصد یہ تھا" کاموں نے جواب دیا "کہ باتوں باتوں میں اس شخص کی نیت معلوم کروں یعنی یہ کہ اس نے آئندہ کے لئے کیا تدبیر سوچی ہے اور وہ یہاں سے جہاز لے کر کہاں جانا چاہتا ہے۔ ایک اجنبی کی حیثیت میں گو مجھے بہت زیادہ معلومات حاصل کرنے کی امید نہ تھی تاہم میں نے سوچا تھا کہ کچھ نہ کچھ حالات ضرور اس ذریعہ سے معلوم ہو جائیں گے لیکن وہ اس سے پہلے ہی ہمارے جہاز پر جانے کی خبر سن چکا تھا۔ اور اس کے شبہات اور زیادہ بڑھ گئے تھے۔ غرض اس طریقہ پر مجھ کو پورا یقین ہو گیا کہ اس کا جہاز ایقین درحقیقت کوئی تجارتی جہاز نہیں ہے جیسا کہ وہ لوگ ظاہر کرتے ہیں۔"

"اور اب" میں نے کہا "صرف ایک سوال اور ہے جو میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ یعنی یہ کہ اس بارے میں اطمینان حاصل کرنے کے بعد کہ یہی وہ ڈاکو جہاز ہے جس نے سمندر میں تہلکہ برپا کر رکھا تھا تم اس کی گرفتاری کے متعلق کیا کرنا چاہتے ہو؟"

"میں جب کل رات پھل پھول لینے سینیر پورٹی سی کے مکان پر گیا تھا؛" کاسمو نے جواب دیا "تو سب حال ان سے بیان کر دیا تھا. چنانچہ انہوں نے اسی وقت کئی آدمی بندرگاہوں کو روانہ کر دیئے. تاکہ وہ معلوم کریں کہ آسٹریا کا جنگی جہاز ٹائی رول کس جگہ لنگر انداز ہے. اور اس کے کپتان کو یہ نئی اطلاع بہم پہنچا کر مناسب کارروائی عمل میں لانے پر آمادہ کر سکیں. کیونکہ اب ان معلومات کے حاصل ہو جانے پر کوئی وجہ ایسی نہیں ہے کہ اس جہاز کے متعلق قانونی کارروائی عمل میں لائے جانے میں تامل کیا جائے. میں نے سب حال پوری صفائی سے بیان کر دیا ہے. چونکہ میں نے آپ سے اس کام میں مدد حاصل کی ہے اس لئے میں نہ چاہتا تھا کوئی بات آپ سے چھپا کر رکھوں. مگر میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس راز کو اس وقت تک پوشیدہ رکھیں حتیٰ کہ ایسا کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے. اپنی طرف سے میں بھی اس بات کا وعدہ کرتا ہوں کہ اس وقت تک آپ کا ساتھ دوں گا یہاں تک کہ ہم آپ کے دشمنوں کی سازش کو پوری طرح سے فنا نہ کر دیں."

"اطمینان رکھو کہ تمہارا راز ہر طرح محفوظ رہے گا" میں نے جواب دیا "اور اب ان حالات کو جاننے کے بعد جو تم نے بیان کئے ہیں مجھے اس بات کا افسوس بھی نہیں ہے کہ میں بے خبری میں ان قابل نفرت لوگوں کے برخلاف تمہاری کوششوں کا مددگار بنا. لیکن میں پوچھتا ہوں کیا تمہاری رائے میں کپتان نوٹرس اس مطلب کے لئے اپنے جہاز پہ سوار نہیں ہوا کہ اب زیادہ پس و پیش کے بغیر جہاز کا لنگر اٹھا کے سمندر کی طرف چل دے؟ ظاہر ہے کہ اس حالت میں اس کو جہاز ٹائی رول کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا. کیونکہ اگر وہ اس کو راستہ میں دوبارہ ملے بھی تو وہ یقیناً اس راستہ کو چھوڑ کر کسی اور طرف کو چل دے گا."

"اس کا جواب میں عرض کرتا ہوں" کاسمو نے کہا "جہاز ٹائی رول بہت سبک رفتار

ہے اور سمندر کا قطعہ تنگ اور محدود۔ اس لئے دونوں جہاز ایک دوسرے سے بہت عرصہ تک دور دور نہیں رہ سکتے۔ بس یقین کیجئے کہ جہاز انیقین کا آخری وقت آگیا ہے۔ اوراب میں وہ انعام ضرور حاصل کروں گا جس سے میری باقی زندگی اطمینان وفراغت سے گذر جائے گی۔ لیکن دیکھئے !" اس نے جلدی سے چلتے چلتے ٹھہر کر سمندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:" وہ جہاز اب تک لنگر انداز ہے۔ کوئی آدمی اس پر چلتا ہوا بھی نظر نہیں آتا۔ ملاحظہ کیجئے اس حالت میں وہ کتنا پرشکوہ نظر آتا ہے۔ حالانکہ ہوا موافق ہے۔ تو بھی جہاز والوں کی طرف سے رخصت کی کوئی تیاری نہیں کی گئی۔ نوٹرس اگر چاہتا تو ان شبہات کی وجہ سے جو اس کے دل میں پیدا ہو چکے تھے فوراً یہاں سے چل دیتا مگر نہیں، جہاز اب تک وہیں لنگر انداز ہے جہاں آدھ گھنٹہ بیشتر ہم نے اسے دیکھا تھا وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہٹا۔ اس سے میں اندازہ کرتا ہوں کہ نوٹرس محض احتیاط کے خیال سے اس پر سوار ہو گیا ہے۔ مگر اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اب وہ بمشکل بچ کر جائے گا۔ اس کے یہاں ٹھہرے رہنے سے اس کی گرفتاری کا عمل بے حد سہل ہو گیا ہے۔"

میں اس کے جواب میں کچھ اور کہنا چاہتا تھا کہ دفعتاً چونکا۔ کاسمو کا بازو مضبوط پکڑ لیا اور اسے ایک طرف کھینچتے ہوئے دبی آواز میں کہا:" دیکھنا! وہ مسٹر لینوور ہے!"

خوفناک کبڑا اس وقت پاس کے ایک بازار سے نکل رہا تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ مجھے دیکھ سکتا میں نے کاسمو کو جلدی سے ایک طرف کھینچ لیا۔ اور ہم ایک عالی شان مکان کی ڈیوڑھی میں چھپ کر کھڑے ہو گئے۔

باب ۱۲

عجیب خط

اس کے تھوڑی دیر بعد جب میں کاسمو کو ساتھ لے کر ہوٹل میں پہنچا تو معلوم ہوا کہ لارڈ اور لیڈی ایکلسٹن ناشتہ کے فوراً بعد رخصت ہو گئے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں جب گھاٹ کی سیر کر رہا تھا تو وہ کسی طرف کو چل دیئے۔ ان کی یہ فوری روانگی یقیناً ہوٹل والوں کے لئے باعثِ حیرت ہوئی ہو گی۔ تاہم اس کی صحیح وجہ مجھ سے پوشیدہ نہ تھی۔ درحقیقت وہ اس ہوٹل میں جس میں میں ٹھہرا ہوا تھا رہنا پسند نہ کر سکتا تھا اور اس طرح میرا اس بارے میں بھی اطمینان ہو گیا کہ اس نے جو وعدہ میرے برخلاف کوئی کارروائی نہ کرنے کے متعلق کیا تھا صحیح ہو گا۔ علاوہ بریں یہ بھی ظاہر تھا کہ وہ لینوور کی موجودہ سازش سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ ورنہ سوٹیا وکشیا میں ضرور قیام کرتا اور اس ذریعہ سے میرے دل میں سلامتی کا احساس پیدا کرنے کی کوشش کرتا۔

جس وقت میں ناشتہ کرنے بیٹھا تو ہوٹل کے ملازم نے ایک رقعہ لا کر دیا جو بیگم ایکلسٹن کی خادمہ نے اس کو دیا تھا۔ اور جس کے بارے میں اس نے اس کو ہدایت کی تھی کہ میرے حوالہ کر دیا جائے۔ میں نے خط دیکھتے ہی حرف پہچان لئے۔ پھر جب کھول کر اُسے دیکھا تو یہ مضمون اس میں درج تھا۔

"جوزف تمہیں ارل کی طرف سے کوئی اندیشہ دل میں نہ لانا چاہیئے۔ تم اس کے برخلاف ہر طرح کا شک و شبہ دل سے نکال دو۔ میں خدا کو حاضر جان کر کہتی ہوں کہ اب اس کی طرف سے تم کو کوئی گزند نہ پہنچے گا۔ اگر تم فلارنس کے واقعات کو یاد کرو۔

اور سوچو کہ میں نے اس موقعہ پر تمہاری خدمت گذاری کی کتنی خواہش کی تھی۔ پھر اس کا بھی خیال کرو کہ میں اپنی زندگی کے لئے تمہاری ہی ممنون احسان ہوں۔ تو تم بہ آسانی سمجھ سکتے ہو کہ جہاں میری آواز سُنی جا سکتی ہو۔ اور جہاں میرا اثر کام کرتا ہو۔ وہاں تمہارے لئے کسی خطرہ کا سامنا ممکن نہیں۔ میں نے ارل سے اس بارے میں ذکر کیا تھا۔ وہ نہیں جانتے کہ کیوں مسٹر لینوور تمہارے درپے آزار ہے۔ گو یہ امر بجائے خود مشکوک ہے کہ وہ واقعی تم کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے یا نہیں؟ میں یقین کرتی ہوں کہ تم کو اس بارے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ لیکن بالفرض ایسا نہ ہو اور تمہارے شبہات کوئی حقیقی بنیاد رکھتے ہوں، تو پھر کیوں نہیں تم سوٹیاوکشیا کو چھوڑ کر کسی دور دراز مقام پر چلے جاتے؟ تم اب ہر طرح خوشحال ہو اور جہاں چاہو جا سکتے ہو۔ مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ اب تمہاری حالت میں بہتری پیدا ہو چکی ہے۔

جوزف تمہیں اس بات پر متعجب نہ ہونا چاہیئے کہ میں تمہاری بہتری سے اتنی دلچسپی لے رہی ہوں۔ جو بات میں نے ایک بار پہلے کہی تھی وہی اب دوسری بار کہتی ہوں۔ یعنی میں اس احسان کو جو تم نے میری جان پر یا مجھ پر کیا تھا مدت العمر فراموش نہیں کر سکتی یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ میں نے یہ رقعہ ارل کی لاعلمی میں لکھا ہے۔ بس اسے پڑھ کر فوراً جلا دینا۔ اور ہمیشہ یاد رکھنا کہ گو میں اس طرح در پردہ خط لکھنے پر مجبور ہوں اور اپنے جذبات کو پوری طرح ظاہر نہیں کر سکتی تاہم تمہاری بہتری ہر وقت مجھ کو عزیز ہے۔

کلارا ایکلسٹن

اس رقعہ کو پڑھ کر رہے سہے شکوک میرے دل سے نکل گئے۔ اور مجھے پورا یقین ہو گیا کہ ارل آف ایکلسٹن نہ میرا دشمن ہے اور نہ اس کا لینوور کی موجودہ سازش سے کوئی تعلق ہے۔ خیر میں نے کونٹس کی خواہش پر عمل کر کے رقعہ تلف کر دیا۔ کیونکہ گو میں اسے اپنے پاس رکھنے کا خواہشمند تھا تاہم کونٹس کی آرزو کے مطابق اس کو ضائع کرنا میرا اخلاقی

فرض تھا۔ خط کا مضمون پڑھنے سے کئی کئی طرح کے خیالات میرے دل میں پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ مگر میں ان کے ذکر سے ناظرین کو پریشان کرنا نہیں چاہتا۔ تاکہ یہ نہ سمجھا جائے میں اپنی داستان کو بے ضرورت لمبا کر رہا ہوں۔

لینو ور کو بازار میں پھرتے دیکھنے کے بعد میں نے کاسمو سے وعدہ کیا تھا، کہ اس کا مشورہ حاصل کئے بغیر تنہا ہوٹل سے باہر نہ جاؤں گا۔ کم از کم اس وقت تک کہ وہ مسٹر لینو ور کی جائے سکونت اور اس کے پروانۂ راہداری کے متعلق ضروری حالات دریافت کر لے۔ پس ناشتہ کے بعد میں اپنے کمرہ میں ہی رہا۔ جس کی کھڑکی سے بندرگاہ کا نظارہ صاف دکھائی دیتا تھا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ جہاز اتھیلین بدستور اپنے مقام پر کھڑا ہے۔ قریباً دو گھنٹے کے بعد کاسمو واپس آیا اور میں بے تابی سے اس کی طرف سے آغاز گفتگو کا انتظار کرنے لگا۔

"میں نے جو حالات معلوم کئے ہیں" کاسمو نے بیان کیا "ان کا ماحصل یہ ہے کہ مسٹر لینو ور کل رات سوٹیا دکشیا میں آیا تھا۔ اور وہ اسی بازار کے ایک قہوہ خانہ میں ٹھہرا ہے جس سے گذرتے ہوئے ہم نے اسے دیکھا تھا۔ میں نے یہ بھی معلوم کیا ہے کہ اس کے پاس اپنے اصلی نام لینو ور کا پروانۂ راہداری موجود ہے اور اس پروانۂ راہداری میں کوئی خاص نقص نہیں۔ اس لئے پولیس بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتی۔ اگر اس کے پروانۂ راہداری میں کوئی خاص نقص ہوتا تو میں اس کو فوراً گرفتار کرا دیتا۔ اور اس طرح اس کی سوچی ہوئی سازشیں بیچ میں رہ جاتیں۔"

"اچھا تو کہو اب کیا کرنے کا ارادہ ہے؟" میں نے دریافت کیا۔

"میرا ارادہ فی الحال یہ ہے" کاسمو نے جواب دیا۔ "کہ آپ کو ایک دو دن کے لئے تنہا رہنے دوں۔ میگلیانو کے کھنڈروں میں جو گفتگو ہوئی تھی اس کے مطابق لینو ور کی مسٹر ڈور چسٹر سے ملاقات ہو گی۔ میں چاہتا ہوں کہ ڈکر کی وردی اُتار کر سادہ لباس

پہن لوں اور جس قہوہ خانہ میں لینو ور رہتا ہے اس میں عارضی طور پر قیام کروں۔ آپ کو میری واپسی تک ہوٹل ہی میں رہنا چاہیئے۔"

میں نے اس مشورہ کی تعمیل کا وعدہ کیا جس کے بعد کاسمو رخصت ہو گیا۔ وقت بڑی آہستگی سے گذرتا گیا۔ اور میرا دل چونکہ بے تاب تھا اس لئے میں بیٹھ کر اطمینان سے کوئی کتاب بھی نہ پڑھ سکا۔ بلکہ اس دوران میں اپنی زندگی کے گذرے ہوئے واقعات پر غور کرنے میں مشغول رہا۔

اس رات نو بجے کے قریب ہوٹل کے ایک نوکر نے اطلاع دی کہ ایک صاحب آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ میں نے کارڈ لے کر دیکھا اس پر کانسٹنٹائین کنارس کا نام درج تھا میں نے فوراً اپنے دوست کو اندر بلوالیا۔ اس کے ساتھ ہی خیال آیا کہ شاید وہ پورٹی سی کی طرف سے کوئی پیغام لے کر آیا ہوگا۔ کیونکہ اس صورت میں وہ سینیر پورٹی سی کی ہدایت کے مطابق مجھ سے ملنے آسکتا تھا۔

خیر وہ جس وقت اندر آیا تو میں نے دیکھا کہ اس نے خوشنما نیلے رنگ کا لمبا کوٹ جس کے اطراف میں بیش قیمت سمور لگی تھی پہنا ہوا ہے اور سر پر سُرخ یونانی ٹوپی ہے۔ چونکہ باد تند چل رہی تھی۔ اور سردی کا زور تھا اس لئے اس کا اوورکوٹ میں ملبوس ہونا ایک نہایت معمولی بات تھی۔

مجھ سے گرم جوشانہ معانقہ کرنے کے بعد کنارس نے اوورکوٹ اور ٹوپی اتار دی۔ اور آتشدان کے پاس کرسی لے کر بیٹھ گیا۔ سردی کی وجہ سے اس کے رخسار تمتائے ہوئے تھے اور وہ معمول سے زیادہ خوبصورت نظر آتا تھا۔

"میرے عزیز مسٹر ولمٹ،" اس نے اندر آتے ہی کہا "میں امید کرتا ہوں کہ میری آمد ناوقت نہ سمجھی جائے گی۔ بہرحال میں صاف صاف کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میں سینیر پورٹی سی کی اجازت اور منظوری حاصل کر کے یہاں آیا ہوں۔"

"آپ کا آنا ہر حال میں مبارک ہے" میں نے کہا۔ "جج صاحب نے کوئی رقعہ آپ کے ہاتھ بھیجا ہو تو مجھے دے دیجئے۔"

"انہوں نے آپ کے لئے دعائے خیر بھیجی ہے" کنارس نے کہا۔ "اور میری لیونورا نے بھی آپ کو سلام کہا ہے۔"

"سینیر کنارس" میں نے جواب دیا۔ "میں پیشتر عرض کر چکا ہوں کہ آپکی تشریف آوری ہر وقت میرے لئے خوشی کا باعث ہے۔ میں یہاں تنہا بیٹھے بیٹھے اکتا گیا تھا۔ اور کسی سے باتیں کرنے کو جی چاہتا تھا۔ حالات پیش آمدہ میں سینیر پوڈٹی سی ہی اس بات کا بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آپ کو کب اور کن اوقات میں یہاں آنا چاہیئے۔ ان کی منظوری سے جب جی چاہے آپ تشریف لا سکتے ہیں۔"

"خیر تو میں آپ کو بتاتا ہوں" نوجوان یونانی نے کہنا شروع کیا۔ "کہ میری پُر زور درخواست پر سینیر پوڈٹی سی نے یہاں آنے کی اجازت دی ہے۔ میں نے ان سے آپس کے دوستانہ کا حال کہا تھا اور یہ بھی عرض کیا تھا کہ میں مسٹر ولمٹ سے ملنے کا خواہشمند ہوں اس کے علاوہ نامعلوم طریقہ پر یہ احساس بھی مجھ کو ہونے لگا تھا کہ آپ اس جگہ اکیلے ہیں اور آپ کا مزاج بھی مکدر رہتا ہے۔ میرے بہت کہنے سننے پر جج صاحب نے آخر کار منظوری دے دی۔ مگر اس میں شرط یہ قائم کی کہ میں یہاں آنے میں انتہائی احتیاط سے کام لوں۔ پس میں لیونورا سے ایک گھنٹہ پیشتر رخصت ہو کر آ گیا۔ تاکہ یہ وقت آپ کے پاس گذار دوں۔"

کانسٹنٹائین کا لہجہ خلیقانہ اور انداز گرمجوشی کا تھا۔ اور مجھ کو یہ سوچ کر بے حد خوشی ہوئی کہ خدا نے ایک ایسے مرد شریف سے میرا تعلق پیدا کر دیا۔ جو لاتعداد خوبیوں کا مالک تھا۔ قدرتی طور پر میں نے اس پر انتہائی اعتماد کرنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ قریب تھا میں لیونورا اور اس کی سازشوں کا سارا قصہ اس سے بیان کر دیتا۔ مگر یہ سوچ کر رک گیا کہ

ممکن ہے سینیر پورٹی سی نے بطور خود کوئی بات اس سے کہہ دی ہو۔ کیونکہ جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے جج صاحب کے ہاں سینیر کنارس کا بے تکلف آنا جانا تھا۔ اور ان میں بہت جلد قریبی رشتہ داری کے تعلقات پیدا ہونے والے تھے۔ بس میں نے اتنا ہی کہا۔ "کیا جج صاحب نے کوئی بات اس بارے میں آپ سے کہی تھی کہ میرے اس شہر میں آنے کا اصلی باعث کیا ہے؟

"بالکل نہیں" کنارس نے صدق دلی سے جواب دیا۔ "جج صاحب کی عادت ہے جہاں تک ممکن ہو اوروں کے معاملات کو زیر بحث نہیں لاتے۔ لیکن مبادا آپ کو غلط فہمی ہو" اس نے جلدی سے کہا۔ "میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میری آمد محض رفع استعجاب کے لئے نہیں ہے...."

"آپ کے یہ فرمانے کی حاجت ہی نہ تھی" میں نے جلدی سے اس کا اطمینان کراتے ہوئے کہا جس کے بعد میں اس سے پورے حالات بیان کرنا چاہتا تھا۔ لیکن پھر کچھ سوچ کر رک گیا۔ ایک بات تو یہ تھی کہ سینیر پورٹی سی نے مجھ کو احتیاط اور خاموشی کا مشورہ دیا تھا۔ پھر سا سو کا بھی خیال تھا جو سچ پوچھئے تو اس معاملہ میں میرا دست راست تھا۔ بس میں نے سوچا کہ کوئی بات اس کے مشورہ کے بغیر نہ کہنی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی یاد آ گیا کہ میں نے ارل آف ایگلسٹن سے جو ملاقات اپنی مرضی سے کی تھی وہ اس کے خلاف تھا حالانکہ میں نے وہ ملاقات صرف اس مصلحت سے کی تھی کہ اس سے بعض باتیں جو پردۂ راز میں پوشیدہ تھیں صاف ہو جائیں گی۔ جب یہ خیالات میرے دل میں پیدا ہوئے تو یہی بہتر نظر آیا کہ خاموش رہنا چاہیئے۔ خواہ کانسٹنٹائن یہ سوچ کر بُرا ہی کیوں نہ مانے کہ میں نے اس پر اظہار اعتماد نہیں کیا۔

لیکن معلوم ہوا کنارس کو ان باتوں کا بالکل خیال نہ تھا کیونکہ اس نے فوراً ہی ایک مرد فہیم و دور اندیش کی مانند متفرق معاملات پر گفتگو شروع کر دی۔ میں نے گھنٹی بجا کر نوکر

کو بُلایا۔ اور شراب لانے کا حکم دیا۔ اتنے میں کنارس نے اپنا سگار کیس نکال لیا۔ اور کہنے لگا: "چونکہ کوئی خاتون اس جگہ نہیں ہے اس لئے میری رائے میں تمباکو نوشی پر کسی کو اعتراض نہ ہوگا"۔

"آپ شوق سے شغل کیجیے"۔ میں نے ایک سگار اپنے لئے نکالتے ہوئے کہا حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ میں بہت کم تمباکو پیتا ہوں۔

"اچھا تو یہ فرمایئے۔ کل اور آج آپ کن کاموں میں مشغول رہے ہیں؟" کنارس نے گفتگو کے عارضی وقفہ کے بعد پوچھا۔

"آج میں صبح سے باہر نہیں گیا" میں نے جواب دیا۔ "البتہ کل ..."

"آہ۔ کل میں نے آپ کا ذکر سُنا تھا"۔ کانسٹنٹائین نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "کیونکہ میں حسب وعدہ بدنصیب نذرس سے ملنے گیا تھا جس کی ناتجربہ کاری اس کی چوٹ اور گھوڑے کی ہلاکت کا موجب بنی"۔

"میں خود کل اس سے ملنے گیا تھا" میں نے جواب دیا۔ مگر اپنے جی میں یہ سوچ کر رنج و غصہ محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ اس کمبخت نے مجھ کو بلاوجہ جاسوس سمجھا۔

"اور آپ نے اس کو بعض ایسی چیزیں بھی بھجوائی تھیں۔ جو سرائے میں دستیاب نہ ہوسکتی تھیں"۔ کانسٹنٹائین نے کہا۔ "اس کا ذکر اس نے مجھ سے کیا تھا۔ کیونکہ میں آپکے وہاں جانے کے قریباً ایک گھنٹہ بعد گیا تھا"۔

"اور کیا اس کے بعد بھی آپ کو اس سے ملنے کا اتفاق ہوا؟" میں نے اپنے نوجوان یونانی دوست کے چہرہ کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کے بعد مجھے اس سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا"، کانسٹنٹائین نے جو اطمینان سے سگار پینے میں مشغول تھا جواب دیا اور اس سے میں یہ اندازہ کئے بغیر نہ رہ سکا کہ وہ اس مضمون کو سرسری سمجھتا ہے۔ "البتہ آج صبح مجھے پھر اس کی سرائے میں جانے کا اتفاق ہوا

اور اس وقت مجھ کو بتایا گیا کہ وہ اپنے جہاز پر چلا گیا ہے۔ چونکہ مجھ کو لیونورا سے ملنے جانا تھا اس لیئے میں نے اس کا پیچھا کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ اس میں شک نہیں وہ میرا ہم وطن ہے اور میں اس کی بہتری کو ہر حال میں مقدم سمجھتا ہوں۔ تاہم میں نے سوچا کہ وہ اگر اس قابل ہو گیا ہے کہ اپنے جہاز پر جا سکے تو میرا اس کی بیمار پرسی کے لئے جانا بے کار ہے؟

اس وقت میرے جی میں آئی کہ اپنے صحن جہاز پر جانے کا واقعہ کنارس سے بیان کر دوں۔ لیکن پھر اس خیال سے رہ گیا کہ یہ کاسموکا راز ہے۔ مجھے اس کو فاش نہ کرنا چاہیئے۔ میں نے جہاں تک ممکن تھا گفتگو میں انتہائی احتیاط سے کام لیا۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گفتگو رُک رُک کر ہونے لگی۔ اور یہ معلوم ہونے لگا کہ میں اپنے دوست سے سرد مہری کا برتاؤ کر رہا ہوں۔

"خیر میرا ارادہ کل نوٹرس سے ملنے کا ہے" کنارس نے سلسلۂ تقریر جاری رکھ کر کہا۔ "ایک تو اس لیئے کہ مجھے اس کا حال پوچھنے جانا ہے۔ دوسرے اس لیئے بھی کہ میں اس جہاز کو ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں۔ غالباً آپ میرے اس شوق پر نہ ہنسیں گے!"

"نہیں نہیں" میں نے جلدی سے کہا۔ "البتہ ..."

"غالباً میں نے آپ سے کہا تھا" کنارس نے جو ایک اور سگار جلانے میں مشغول تھا۔ گفتگو کے وقفہ کو محسوس نہ کر کے کہا "کہ میرا مشہور یونانی کمانڈر سے قریبی رشتہ ہے اور چونکہ مجھے کئی بار اس کے جہاز پر سوار ہونے کا موقعہ ملا ہے اس لیئے میں بحری معاملات سے خاص دلچسپی رکھتا ہوں۔ کل جس وقت میں اس جہاز کی طرف دیکھ رہا تھا تو اس کی خوشنمائی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا..."

"صاحب۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ کپتان نوٹرس کا جہاز انتہا درجے

دید، زیب ہے۔"

"کیا آپ میرے ساتھ اُسے دیکھنے چلیں گے؟" کنارس نے آرام کرسی کی پشت پر جھکتے ہوئے پوچھا۔ "لیکن آہ یاد آ گیا۔ حالات ہم کو مجبور کرتے ہیں کہ ایک دوسرے کے پاس نہ دیکھے جائیں۔ خیر میں کل صبح جج صاحب کی کوٹھی پر جانے سے پیشتر ایک پھیرا اس کے جہاز کا کروں گا۔"

"اتفاق سے میں خود اس سے پیشتر اس جہاز پر ہو آیا ہوں۔" میں نے یہ جانتے ہوئے کہا کہ اب اس راز کو چھپانا بے کار ہے۔ کیونکہ کالنسٹنڈ لائین کو جہاز پر جاکر اس کا حال ضرور معلوم ہو جائے گا۔ اور اس وقت وہ میری خاموشی کو شکی نظروں سے دیکھے گا۔

"آہ کیا واقعی! کب آپ کا جانا ہوا تھا؟" کنارس نے پوچھا۔ "کم از کم نوٹرس نے مجھ سے اس بات کا ذکر نہ کیا تھا کہ اس نے آپ کو اپنے جہاز پر جانے کی اجازت دی۔ بلکہ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس نے جیسا تقاضائے اخلاق تھا مجھ سے بھی جہاز کی سیر کے لئے نہیں کہا۔ مگر میں پوچھتا ہوں کیا واقعی وہ جہاز قابل دید ہے یا اس میں نیچے سے اوپر تک سامان ہی لدا ہوا ہے؟ کیا اس میں آراستگی اور صفائی ہے یا گندگی اور نجاست جیسی باربرداری کے جہازوں میں اکثر ہوا کرتی ہے؟"

ہر چند میں گفتگو کے اس مضمون کو جاری رکھنا نہ چاہتا تھا تاہم اس کو یکایک ترک کرنا چونکہ غیر مناسب ہوتا اس لئے میں نے سرسری طور پر باتوں کا رُخ بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا: "میرا خیال ہے آپ اس جہاز کی عام شکل و صورت دیکھ کر بہت متعجب ہوں گے۔ اس میں صفائی اور نفاست بدرجہ اتم ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ وہ معمولی تجارتی جہازوں سے بالاتر جہاز ہے... لیکن سچ

پوچھئے تو میں اس بارے میں کوئی بات یقین کے ساتھ کہہ بھی نہیں سکتا کیونکہ مجھے اپنی عمر میں صرف دو یا تین بار جہاز پر سوار ہونے کا اتفاق ہوا ہے۔ اور ان میں سے ایک موقعہ وہ تھا جب میں انگلستان سے رخصت ہو کر پہلی بار فرانس آیا تھا۔"

"میں خود بھی فن جہازرانی کا ماہر نہیں ہوں۔" کنارس نے ایک آہِ سرد بھر کر کہا: "افسوس مجھ میں بحری زندگی کا وہ شوق نہیں ہے جو قدرت نے میرے چچا کو عطا کیا ہے۔"

"میں بخوبی سمجھ سکتا ہوں کہ آپ اس فن کے ماہر نہیں ہیں۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا: "کیونکہ جب میں نے اس جہاز کا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا تھا کہ اس میں باربرداری کا مال اوپر تک بھرا ہوا ہو گا حالانکہ اگر ایسا ہوتا تو جہاز کا زیریں حصہ ضرور پانی میں ڈوب جاتا۔"

"یہ صحیح ہے۔" کنارس نے لاپروائی سے سگریٹ کی راکھ جھاڑتے ہوئے کہا۔ اور پھر ہنس کر کہنے لگا: "میں دیکھ سکتا ہوں کہ آپ بحری معاملات میں مجھ سے بہت زیادہ واقفیت رکھتے ہیں، بڑی حیرت مجھے اس بات کی ہے کہ کپتان لونڈس نے سرائے کا آرام دہ کمرہ چھوڑ کر اس حالت میں صحن جہاز پر جانا قبول کیا..."

"مگر آپ اس جہاز پر جا کر دیکھیں گے کہ اس کی کوٹھڑیاں اتنی تنگ اور ناقص نہیں ہیں جتنا آپ خیال کرتے ہیں۔" میں نے کہا "تاہم ایک بات ہے جس کا میں اس سلسلہ میں خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ دراصل میں نہیں چاہتا کوئی بیجا خیال میری نسبت آپ کے دل میں پیدا ہوا۔"

"بیجا! آپ کی نسبت؟" کنارس نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا "یہ آپ

کیا فرماتے ہیں۔ بھلا یہ بکر ممکن ہو سکتا ہے کہ ایسا ہو۔ لیکن اس گفتگو کو چھوڑیئے اور گفتگو کا رُخ بدل دیجئے۔"

"مگر میں آپ کی نیک رائے کو بہت قیمتی تصور کرتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ وہ زائل ہو" میں نے کہا۔

"لیکن میرے عزیز مسٹر ولمٹ" کنارس نے اظہار اضطراب کرتے ہوئے کہا "کیوں آپ اس ذکر کو چھیڑتے ہیں جس سے ناحق رنج پیدا ہو سکتا ہے..."

"آپ چند منٹ صبر کریں" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "سارا حال سننے کے بعد آپ یقیناً محسوس کریں گے کہ میرے لئے اس ذکر کو چھیڑنا اشد ضروری تھا۔"

"خیر آپ کی مرضی" کنارس نے اس طرح مسکراتے ہوئے کہا، گویا وہ بحالتِ مجبوری میرا کہا ماننے پر تیار ہو۔

"میں جو کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں وہ نہایت مختصر لفظوں میں بیان کیا جا سکتا ہے" میں نے کہا "کل کپتان نوسرلس سے ملنے کے بعد میں گھاٹ کے آس پاس پھرتا جہاز کو دیکھ رہا تھا۔ کہ اس نوکر نے جو میرے ہاں رہتا ہے ایک کشتی بان کو بلایا اور اس سے جہاز تک لے چلنے کے لئے کہا۔ خیر اس کشتی پر سوار ہو کر ہم دونوں صحنِ جہاز پر گئے۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ ایسا کرنے سے ہمارا مدعا محض رفع استعجاب تھا مگر آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ آج سویرے میں جب ناشتہ سے پیشتر ہوا خوری کے لئے گیا اور کپتان نوسرلس کو ڈولی پر لٹا کر جہاز کی طرف سے لے جایا جاتا دیکھا تو میں نے اس کے پاس جا کر سلام کیا۔ اس وقت افسروں میں ایک نے مجھے دیکھ کر نفرت ظاہر کی اور باقی آدمی گھورتی ہوئی نظروں سے مجھے تکنے لگے۔ حالانکہ اگر کوئی شبہہ میری طرف سے ان لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوا ہے..."

"مگر وہ کس طرح کا شبہ ہے جو اُن کے دلوں میں پیدا ہو سکتا تھا؟" کنارس نے حیرت آمیز نظروں سے میری طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں تحقیق نہیں جانتا کہ معاملہ دراصل کیا ہے۔" میں نے جواب دیا: "میرے کہنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ اگر اگلی ملاقات پر کپتان نوٹرس میرے برخلاف آپ سے کچھ کہے تو آپ اس کے بیان کو جھوٹ جانیں۔"

"اوہ۔ کیا اتنی سی بات کے لئے آپ کو یہ ذکر تازہ کرنا پڑا۔" کانسٹنٹائین نے ہنستے ہوئے کہا: "اوّل تو یہ ذکر مجھ سے چھیڑا ہی نہ جائے گا لیکن ایسا ہوا تو اطمینان فرمایئے کہ میں اس گفتگو کو نفرت اور حقارت سے نظر انداز کر دوں گا لیکن ہاں آپ نے کسی نوکر کا ذکر کیا تھا۔ کیا اس کی طرف سے تو کوئی بے جا حرکت سرزد نہیں ہوئی۔ یعنی جیسا نوکروں کا دستور ہے اس نے تو اِدھر اُدھر تاک جھانک نہ کی تھی؟"

"نہیں۔ اس کے برعکس میرے نوکر نے اس جہاز کے معاملات سے کسی طرح کی دلچسپی ہی نہیں لی۔"

"خیر امید کرنی چاہیئے کہ آپ کا وہ نوکر شریف اور عزت دار ہوگا۔" کنارس نے کہا: "کیونکہ میں تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ نوکر لوگ اٹلی کے رہنے والے بڑے مکّار اور دھوکے باز ہوتے ہیں۔"

"تاہم میں جس آدمی کا ذکر آپ سے کرتا ہوں۔" میں نے کہا: "اس کی سفارش ایک بہت بڑے معزز آدمی نے کی تھی۔"

"اس صورت میں مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ جہاز والوں کو بھاری غلط فہمی ہوئی ہوگی۔" کنارس نے کہا۔ پھر کچھ سوچ کر بولا: "میرا خیال ہے یہ آدمی کپتان نوٹرس چوری چھپے مال لے جانے کا کام کرتا ہوگا۔ اس میں شک نہیں اہل یونان میرے

ہموطن ہیں۔ تاہم میں کسی یونانی کپتان کے متعلق جو کسی تجارتی جہاز کا منتظم ہو دعوے کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ ضرور ایماندار ہوگا۔ اگر واقعی میرا خیال صحیح ہو اور نونٹرس محکمہ چونگی والوں سے چھپ کر مال لاتا اور لے جاتا رہا ہو تو پھر ان شکی حالات کا پیدا ہونا قدرتی ہے جن کا آپ ذکر کرتے ہیں۔"

"لیکن اگر ایسا ہو بھی تو کس طرح ممکن ہے" میں نے زور دے کر کہا "کہ میں اس کے جہاز پر جاکر صحیح حالات معلوم کرتا اور اس کے برخلاف مخبری کرتا"

"اوہ۔ یہ کسی طرح ممکن نہیں ہے" کنارس نے کہا "تاہم اطمینان فرمائیے کہ آپ کے برخلاف کسی کے کہنے سے کوئی بُری رائے میرے دل میں جاگزیں نہیں ہوسکتی۔ خیر میں کل نونٹرس سے اس کا ذکر کردوں گا۔ گو یہ امر بجائے خود مشکوک ہے کہ اس بدسلوکی کے بعد جو اس نے آپ سے کی ہے میں اس کے جہاز پر جانے کی کوشش کروں۔ تاہم اگر مجھ کو جانے کا اتفاق ہو تو میں ضرور اس سے اس معاملہ کا ذکر چھیڑوں گا۔ اور اب چونکہ وقت زیادہ گذر گیا ہے" اس نے گھڑی دیکھ کر کہا "اس لئے میں فی الحال آپ کو الوداع کہتا ہوں"

اس کے بعد کانسٹنٹائین کنارس نے دوبارہ کوٹ پہن لیا۔ ٹوپی سر پہ رکھی اور ایک سگار سلگا کر چلنے کو تیار ہوگیا۔ رخصت ہوتے وقت اس نے گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔ اور میں اس وقت اپنے جی میں یہ سوچ کر خوش ہوئے بغیر نہ رہ سکا کہ جہاز کا ذکر کرتے ہوئے میں نے بڑی احتیاط سے کام لیا اور کوئی بے جا بات منہ سے نہ نکلنے دی۔ نہ کاسمو کا راز ظاہر ہونے پایا اور نہ اس پُراسرار جہاز کے اندرونی حالات زیر بحث آئے۔

اپنے آپ سے میں نے کہا "کنارس کو اس جہاز کا حال بالکل معلوم نہیں اور صاف دکھائی دیتا ہے کہ سینیر پورڈسی نے بھی اگر کچھ حالات اس بارے میں

سا سمو کی زبانی سُنتے ہیں تو ان کا ذکر کنارس سے بالکل نہیں کیا۔ اس میں شک نہیں کہ سینیر پورٹی سی بڑے ہوشیار آدمی ہیں کیونکہ وہ راز کی بات اس آدمی پر بھی ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے جس سے ان کی اپنی بھتیجی کی شادی ہونے والی ہے "

باب ۱۲۳

خفیہ ملاقات

دوسرے دن وہ قابل یاد دوشنبہ کا روز تھا جس دن مسٹر لینوور اور مسٹر ڈورچیسٹر کی نامعلوم گہری سازش کے سلسلہ میں سوٹیا دکشیا میں ملاقات ہونی تھی۔ سا سمو کی ہدایت پر عمل کر کے میں اس روز نہ ہوٹل سے باہر گیا۔ نہ اپنے کمرہ سے نکلا۔ چونکہ میرے دل کو گہری تشویش تھی اس لئے میری آنکھ بہت سویرے کھل گئی۔ مگر جب ناشتہ لایا گیا تو میں اس کا بہت کم حصہ کھا سکا اور اس کے بعد اس کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ جس سے بندرگاہ کا نظارہ دکھائی دیتا تھا۔ کپتان نوٹریں کا جہاز ایتھن اب تک وہیں اپنی جگہ پر لنگر انداز تھا۔ نہ اس نے ذراسی حرکت کی۔ نہ آثار سے پایا جاتا تھا کہ وہ رخصت ہونے کے لئے تیار ہے۔

خیر وقت گذرتا گیا حتیٰ کہ سہ پہر کے تین بجنے لگے تھے۔ جب سا سمو تیز چلتا کمرہ میں داخل ہوا اور آتے ہی خلاف معمول لہجۂ اضطراب میں اس نے کہا۔ "آئیے جلدی کیجئے۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ ایسا نہ ہو موقعہ ہاتھ سے نکل جائے"

میں کپڑے پہن کر تیار تھا۔ جھٹ ٹوپی اوڑھ لی اور کاسمو کے ساتھ چل دیا چونکہ تبادلۂ خیالات کا موقعہ نہ تھا اس لئے ہم چپ چاپ ہی اس پھاٹک کی طرف ہو لئے۔ جو ہوٹل کے پچھلی طرف واقع تھا۔ کئی تنگ گلیوں اور کوچوں سے گذر کر ہم آگے ہی آگے چلتے گئے۔ میں نے اندازہ سے معلوم کیا کہ اس کا ارادہ جہاں تک ممکن ہو شہر کے بڑے بڑے بازاروں سے دُور رہنے کا ہے۔ آخرکار ہم ایک غریب درزی کی دکان کے پاس پہنچے اور اس میں داخل ہو گئے۔ درزی بے چارہ ایک پھٹی پرانی پتلون کی مرمّت میں مشغول تھا۔ ہمیں آتا دیکھ کر اس نے کپڑا ہاتھ سے رکھ دیا۔ اور کاسمو کو پُر معنیٰ اشارہ کر کے ہمارے آگے اندرونی کمرہ کی طرف ہو لیا۔ وہاں سے ایک دروازہ پچھلے صحن کی طرف کھلتا تھا درزی تو اس دروازہ ہی میں کھڑا ہو گیا اور ہم دونوں اس کے پاس سے گذر کر صحن میں داخل ہوئے۔ اس موقعہ پر کاسمو نے ایک سونے کا سکّہ چپکے سے اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ جس کے بارے میں میں نے معلوم کیا کہ وہ ان خدمات کی فیس ہے، جو اس درزی سے لی جا رہی تھیں۔ گو فی الحال میرے لئے یہ جاننا بہت مشکل تھا کہ ہمیں اس درزی سے کیا کام لینا ہے۔

مگر اس کا حال جلدی ہی معلوم ہو گیا۔ دیوار کے پاس ایک لکڑی کا پیپہ اوندھا پڑا تھا۔ کاسمو اس پر سے پھدک کر دیوار پر چڑھا۔ دوسری جانب پاس والے مکان کا پچھواڑا تھا۔ میں نے بھی اس کی تقلید کی۔ دوسرے مکان کا پچھلا دروازہ کھلا تھا۔ اتنے میں ایک عورت نمودار ہوئی۔ اور میں نے اس کے پُر معنے انداز سے جانا کہ مفلس درزی کی طرح یہ بھی کاسمو کی تنخواہ دار ہے۔ اس نے میرے ساتھی سے مخاطب ہو کر دبے لفظوں میں کہا۔" اطمینان رکھئے۔ ابھی کافی وقت ہے "

اس عورت کے ہمراہ چلتے ہم ایک زینہ پر چڑھنے لگے۔ وہ ہمیں پہلی منزل کے ایک چھوٹے سے کمرہ میں پہنچا کر رخصت ہو گئی۔

"اب دیکھئے۔" کاسمو نے کہا "اس کمرہ اور پاس والے کمرہ کے درمیان لکڑی کی بہت پتلی دیوار ہے۔ آپ اس سے کان لگا کر سننے کی کوشش کیجئے۔ میں دوسری طرف جا کر کچھ کہتا ہوں۔" چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی گفتگو کا ہر ایک لفظ صاف سنائی دیتا تھا۔ وہ جب واپس آیا تو میں نے یہ بات اس سے کہہ دی۔

"اچھا تو اب اس کے سوا اور کوئی کام نہیں کہ ہم یہاں بیٹھ کر باتوں میں وقت گزاریں۔" اس نے کہا۔ "جب دوسری جانب کسی کے پیروں کی آواز سنائی دے گی تو چپ ہو جائیں گے۔ لیکن ٹھہریئے احتیاط ہر حالت میں شرط ہے۔" یہ کہہ کر وہ اٹھا اور کمرہ کا دروازہ مقفل کر دیا۔

"مگر یہ تو فرمایئے ان سب احتیاطوں کا کیا مطلب ہے؟" میں نے فکرمند لہجہ میں پوچھا۔ "کیا میرا یہ اندازہ صحیح ہے کہ ہم اس وقت قہوہ خانہ میں ہیں؟"

"ہاں اس قہوہ خانہ میں جس میں لینوور ٹھہرا ہے اور جس میں ڈورچسٹر نے بھی عارضی قیام کیا ہے۔"

"آہ۔ تو کیا ڈورچسٹر آ گیا؟" میں نے بے تابانہ پوچھا۔

"سنیئے میں سب حال آپ سے کہتا ہوں۔" کاسمو نے جواب دیا "مسٹر لینوور پاس والے کمرہ میں رہتا ہے وہ کل دن بھر باہر رہا اور چونکہ میں شروع میں اس کا پیچھا نہ کر سکا اس لئے اس کی مزید تلاش بے کار سمجھی اور میں اپنی تجویزیں سوچنے میں مشغول رہا۔ جیسا کہ آپ نے دیکھ لیا ہے میں تھوڑی سی کوشش کے ساتھ اس قہوہ خانہ کی عورت اور پاس والے درزی کو اپنا مددگار بنا لینے میں

کامیاب ہوگیا۔ کیونکہ وقت آنے پر آپ کے لئے اندر آنے اور باہر جانے کا محفوظ راستہ تیار کرنا ضروری تھا۔ بات دراصل یہ ہے کہ میں انگریزی سے ناواقف ہوں۔ اور قدرتی طور پر لیونور اور ڈورچسٹر کی گفتگو اسی زبان میں ہوگی۔ پس ضروری تھا کہ آپ ان کی گفتگو سنیں۔ لیونور سرشام آیا اور آتے ہی سو گیا آج صبح اس نے مالک مکان عورت کو بتایا کہ ایک اور انگریز چند گھنٹوں تک آئے گا۔ اور اگر میں اس وقت یہاں موجود نہ ہوا تو اس وقت اس سے کہہ دیا جائے کہ میں تین اور چار بجے کے درمیان واپس آؤں گا۔ اس کے بعد وہ رخصت ہو گیا۔ میں نے عورت کو سمجھا دیا تھا کہ اس کو کیا کرنا چاہیے۔ تین سے تھوڑی دیر پہلے ایک آدمی وارد ہوا۔ جس نے اپنا نام ڈورچسٹر بتایا۔ اس نے آتے ہی مسٹر لیونور کے بارے میں پوچھا۔ اور اسے وہ پیغام جو لیونور نے چھوڑا تھا پہنچا دیا گیا۔ اس پر مسٹر ڈورچسٹر نے کہا کہ مجھے چونکہ مسٹر لیونور سے ملنا ہے اس لئے یہیں اپنا ٹرنک چھوڑ جاتا ہوں۔ میں یقینی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ممکن ہے ایک دو روز یہیں ٹھہرنا پڑے۔ یا مسٹر لیونور سے مل کر فوراً رخصت ہو جاؤں۔ عورت اسے ایک خوابگاہ میں لے گئی۔ اور عذر خواہی کرنے لگی کہ اس کے سوا کوئی دوسرا کمرہ خالی نہیں ہے۔ دراصل یہ بات اس نے میری اپنی تحریک پر اس لئے کہی تھی کہ ان دونوں کی ملاقات لیونور کے کمرہ میں ہو۔ تاکہ ہم ان کی گفتگو یہاں بیٹھ کر سن سکیں۔ ڈورچسٹر نے کہا۔ میں ایک آدھ گھنٹہ بازار کی سیر کرنے جاتا ہوں۔ کیونکہ یہ جگہ میرے لئے بالکل نئی ہے۔ چنانچہ اس کے باہر جاتے ہی میں فوراً آپ کو بلانے چلا گیا۔"

"اس سے پایا جاتا ہے کہ مسٹر ڈورچسٹر اور لیونور دونوں اپنے اصلی ناموں سے سفر کر رہے ہیں۔" میں نے کہا۔

"کچھ شک نہیں وہ بڑے محتاط آدمی ہیں"، کاسمو نے جواب دیا۔ "میرا خیال ہے کہ اگر موقعہ مل سکا تو یہ تحقیق کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ ڈورچیسٹر کا بردانہ راہداری ہر لحاظ سے ٹھیک ہے یا نہیں... گو سچ پوچھئے تو اس سے کوئی خاص فائدہ حاصل ہونے کی امید بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اس قماش کے آدمی اپنے آپ کو قانون کے چنگل سے بچانے کی تدبیر ہمیشہ اختیار کیئے رکھتے ہیں۔"

"پھر اس میں بھی کوئی شک نہیں"، میں نے اپنی طرف سے کہا "کہ ڈورچیسٹر بمعہ عظم یلدیپ کے حالات سے پوری طرح واقف ہے۔ چنانچہ جو فریب اس نے پیرس میں مجھے دیا تھا اس کا حال میں پیشتر بیان کر چکا ہوں۔ اس کے بعد جن حالات میں وہ مجھے کوہستان ایپی نائنز میں ملا اس کا حال بھی آپ سے پوشیدہ نہیں۔ وہ اس جگہ راہب بنا بیٹھا تھا۔ گو درحقیقت بڑا خطرناک راہب تھا۔ کیونکہ مارکو اور بٹی کی جماعت سے ملا ہوا تھا۔"

"کاش یہ ناہنجار ریاستہائے ٹسکنی کی حدود میں ہوتا!" کاسمو نے کہا "اس صورت میں ہم اس کو بہ آسانی حوالۂ انصاف کر سکتے لیکن مضائقہ نہیں۔ اگر رومی قانون نے ان کو خاص پناہ نہ دی تو میں امید کرتا ہوں کہ لینو ورا اور ڈورچیسٹر اب بھی ہماری گرفت میں آجائیں گے لیکن ہاں یہ تو بتایئے۔ کل وہ صاحب آپ سے ملنے آئے تھے جن کی شادی سینیر بورنی ٹسی کی بھتیجی سے ہونے والی ہے..."

"ہاں۔ میں اُن کی آمد کا ذکر تم سے کیا ہی چاہتا تھا۔" میں نے جواب دیا۔ "میں امید کرتا ہوں کہ تم اس کے لیئے مجھ کو قصوروار نہ سمجھو گے۔"

"اطمینان فرمایئے مجھ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ سینیر کناس جج صاحب کی رضامندی سے یہاں آئے تھے"، کاسمو نے جواب دیا۔ "میں کل رات یہ تحقیق کرنے

کے بعد کہ لینو ور اپنی جائے قیام میں سو رہا ہے جج صاحب کے مکان پر گیا تھا۔ اور انہوں نے مجھ کو بتایا تھا کہ سینیر کنارس ان کی رضامندی سے یہاں آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ ان کی آمد میں کوئی خاص ہرج بھی نہ تھا کیونکہ آپ کو ایک دوسرے سے جدا رکھنے کا مدعا ئے خاص یہ تھا کہ لینو ور یا ڈورچسٹر آپ کو ایک ساتھ نہ دیکھ لیں۔ یا کم از کم ان کے دلوں میں یہ شبہہ پیدا نہ ہو کہ آپ جج صاحب یا اُن کے دوستوں سے واقف ہیں۔ کیونکہ سردست یہ معلوم نہیں کہ لینو ور کی سازش کتنی گہری ہے اور وہ اس شہر میں کن آدمیوں سے واقف ہے اور کون لوگ اس کے جاسوس ہیں۔ اس طرح کے موقعہ پر جیسا ہم کو درپیش ہے انسان کو لاتعداد احتیاطیں عمل میں لانی پڑتی ہیں۔ گو ممکن ہے ان میں سے بعض آخر کار بالکل بے سود ثابت ہوں۔"

"بے شک جو تم کہتے ہو بالکل صحیح ہے۔"

"سینیر کنارس کے بارے میں مجھے یقین ہے۔" کاسمو نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا۔ "کہ اگر آپ کو کسی طرح کی امداد درکار ہوگی تو انہیں ہرگز دریغ نہ ہوگا۔ کیونکہ سینیر پورٹیسی کی زبانی مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ وہ نہایت شریف اور نیکدل نوجوان ہے اور اس سے آپ کا گہرا دوستانہ بھی ہے۔ یہی باعث تھا کہ سینیر پورٹیسی نے اسے آپ کا جی بہلانے کے لئے بھیجدیا۔"

"اس کے باوجود میں تم کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے بڑی دوراندیشی سے کام لیا۔" میں نے کہا۔ "اور اپنے نجی حالات کا سینیر کنارس سے بالکل ذکر نہیں کیا۔"

"جو کچھ آپ نے کیا بالکل واجب اور درست تھا۔" کاسمو نے تسلیم کیا۔ "مرد دانا وہی ہے جو تھوڑی واقفیت کے بعد کسی سے ذاتی معاملات کا ذکر نہ کرے۔

اس سے لاتعداد خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور گو اس میں شک نہیں کہ سینیر کنارس بڑا نیک طینت اور شریف آدمی ہے۔ تاہم احتیاط سے کام لینا ہر حال میں فرض ہے۔ یہی میرا اپنا طریق عمل ہے اور یہی سینیر بورنٹسی نے بتایا تھا کہ ان کا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ میری اس نصیحت سے بُرا نہ مانیں گے۔"

"اس کے برعکس میں ان سب باتوں کے لئے تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں" میں نے کہا۔ بلکہ مجھے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ واقعات گذشتہ تمہاری دی ہوئی نصیحت کی ہر لحاظ سے تصدیق کرتے ہیں۔ کیونکہ میں اگر اپنی زندگی میں پورا محتاط رہتا۔ اور لوگوں سے فضول گفتگو نہ کرتا تو کئی مصیبتوں سے بچ جاتا۔ اسی ناہنجار ڈورچیسٹر کے معاملہ کو لے لو...."

"چُپ! خاموش!" کاسمو نے جلدی سے کہا۔ "کسی کے پیروں کی آواز سُنائی دیتی ہے۔"

میں کان لگا کر سننے لگا۔ اس کے بعد دبی آواز سے کہا: "میں اس آواز کو پہچانتا ہوں۔ یہ ڈورچیسٹر کے پیروں کی چاپ ہے۔"

ڈورچیسٹر نے کمرہ میں آتے ہی اطالوی زبان میں جسے وہ بڑی روانی سے بول سکتا تھا قہوہ خانہ کی مالکن سے کوئی سوال پوچھا۔ عورت نے کچھ جواب دیا۔ اور کاسمو نے اس گفتگو کا ماحصل مجھ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ "وہ صرف یہ دریافت کر رہا ہے کہ مسٹر لینوور واپس آیا ہے یا نہیں۔ اس نے اس کو بتایا ہے کہ وہ اسوقت تک نہیں آیا لیکن سنو۔ یہ شاید اسی کے پیروں کی آواز ہے۔"

پھر ہمیں قدموں کی چاپ سُنائی دی۔ میں نے اندازہ سے معلوم کیا، کہ یہ اسی ناہنجار کبڑے کی بھدی چال ہے۔ اس آواز کو سننے کے بعد میں ہمہ تن گوش بن کر چوبی دیوار کے پاس بیٹھ گیا۔ لینوور نے کمرہ میں آکر احتیاط سے دروازہ

پھر اس کے بعد اپنی حسب معمولی سخت آواز سے کہنے لگا "شکر ہے آپ وقت پر آگئے۔"

"جس کام میں نفع کا امکان ہو" ڈورچیسٹر نے جواب دیا "میں اس میں کبھی کوتاہی نہیں کرتا۔ لیکن ہاں یہ تو فرمائیے کیا وہ روپیہ آپ کو مل گیا جس کا آپ کو میگکیا نو میں انتظار تھا۔ اور جس کا ذکر آپ نے مجھ سے کیا تھا؟"

"ہاں" لینو ورنے جواب دیا "لارڈ ایکلسٹن نے اپنے کئے ہوئے وعدہ کے مطابق روپیہ مجھ کو بھیجدیا تھا۔ اور سچ پوچھئے تو اس کے بغیر میرے لئے اس کام کو جاری رکھنا بھی غیر ممکن ہوتا۔ وہ اگلی تجویز جو میں نے سوچی تھی، آپ کو یاد ہوگا۔ اس نوجوان بدمعاش جوزف ولمٹ نے اپنی دخل اندازی سے بگاڑ دی تھی۔"

"آہ۔ اس پاجی کا کہاں تک ذکر کیا جائے" ڈورچیسٹر نے کہا "یہ اسی کی ناپاک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ ہماری وہ عالی شان جماعت جو ہندوستان اپی ناٹنز میں ہر طرح محفوظ تھی شکست و ریخت ہوئی۔"

"خیر اس بحث کو چھوڑیئے" لینو ورنے بےصبری سے کہا "ہم اس جگہ واقعات گذشتہ پہ بحث کرنے کے لئے جمع نہیں ہوئے بلکہ ہماری غرض واقعات آئندہ میں احتیاط سے کام لینے کے سوال پر غور کرنے کی ہے۔ بتایئے آپ کیا خبر لائے ہیں؟"

"میگکیا نو میں آپ سے جدا ہوکر" ڈورچیسٹر نے جواب دیا "میں آپ کی ہدایت کے مطابق لیگ ہارن گیا تھا..."

"خوب۔ اچھی طرح بھیس بدل کے۔ کیوں؟" لینو ور نے جلدی سے پوچھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی کرخت آواز قہقہہ لگاتے سنائی دی۔

"اوہ۔ اس کے متعلق اطمینان فرمائیے۔" ڈورچسٹر نے کہا۔"میری طرح بھیس بدلنا اور کس کو آتا ہے؟ میں اپنی جداگانہ حیثیتوں کے مطابق تین چار مختلف پروانہ راہداری بھی اپنے پاس رکھتا ہوں۔ جو مختلف ناموں سے تیار کئے ہوئے ہوتے ہیں۔۔۔"

"خیر آپ اصل معاملہ کی طرف آیئے۔" لینوور نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔" اور یہ بتائیے کہ وہاں جاکر آپ نے کیا کیا؟"

"وہ ہر ایک کام جو آپ نے میرے ذمہ ڈالا تھا۔" ڈورچسٹر نے جواب دیا۔ "سب سے پہلے میں لیگ ہارن گیا۔ سارے آدمی اس جگہ موجود تھے۔ میں نے اس ہوٹل میں قیام کیا اور اُن سے واقفیت پیدا کر کے مرد ضعیف سے دوستی کی طرح ڈالی۔۔۔"

"اور کیا وہ لوگ اب تک وہیں ہیں؟" لینوور نے پُرشوق لہجہ میں پوچھا

"ہاں وہ اب تک وہیں ہیں۔" ڈورچسٹر نے جواب دیا۔

"کب تک اُن کا ارادہ وہاں رہنے کا ہے؟" لینوور نے دریافت کیا۔

"صرف چند دن اور۔ اس کے بعد وہ انگلستان چلے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ تو سچ پوچھیے سر میتھیو ہیملٹن کی بیماری کی وجہ سے اُن کو رک جانا پڑا ورنہ وہ کبھی کے انگلستان پہنچ گئے ہوتے۔ سر میتھیو کی بیماری خطرناک تھی ڈاکٹروں نے ان کو تبدیلِ آب و ہوا کے لئے لیگ ہارن جانے کی صلاح دی۔۔۔"

"یہ سب حالات مجھے معلوم ہیں۔" لینوور نے جیسا اس کی عادت تھی بے صبری کے ساتھ کہا۔"اور اب میرے چند سوالوں کا جواب دیجئے۔ آپ نے کہا ہے بڑھے بیرونٹ سے آپ کی دوستی ہو گئی۔۔۔"

"بہت گہری۔" ڈورچسٹر نے جواب دیا۔

"کیا مسز لینوور اور اینبل سے بھی ؟"

"بات یہ ہے وہ اجنبیوں سے کم میل جول رکھتی ہیں. گو اس کے باوجود مجھ سے اُن کا برتاؤ خلیقانہ تھا"

"کبھی آپ کو گھوڑے یا گاڑی کی سواری میں اُن کے ساتھ جانے کا اتفاق ہوا ؟ لینوور نے پوچھا" یاد ہوگا میں نے ان باتوں کے متعلق آپ کو خاص ہدایت کی تھی"

"اور میں نے آپ کی ہدایتوں کی ہر طرح تعمیل بھی کی" ڈورچیسٹر نے جواب دیا "کئی بار میں بیرونٹ اور خاتونوں کے ساتھ ہوا خوری کے لیئے ان کی گاڑی پر سوار ہو کر گیا. ایک روز جبکہ مطلع صاف تھا میں نے دریا کی سیر تجویز کی اور سر میتھیو کو سمجھایا کہ بحری سیر آپ کی صحت کے لیئے مفید ہو گی. ہم سب مل کر سیر کرنے گئے. بعد ازاں بیرونٹ نے مجھے رات کے کھانے پر دعوت دی..."

"یہ بہت اچھا ہوا" لینوور نے خوشی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا "کچھ شک نہیں کہ آپ نے سب کام بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ کیا. مگر جو بات میں پوچھنا چاہتا ہوں اس کا صاف صاف جواب دیجئے. اور کوئی تفصیل چھپانے کی کوشش نہ کیجئے. سوال یہ ہے کہ اب دوبارہ لنگ ہارن جا کر آپ کیا ایسا انتظام کر سکتے ہیں کہ پھر ان لوگوں کو آمادہ سیر کر سکیں ؟"

"کیوں نہیں" ڈورچیسٹر نے جواب دیا "مجھے اس کا پورا یقین ہے"

"اور اس ناہنجار ولمٹ کے متعلق" لینوور نے پُر خیال انداز سے پوچھا. "کیا کوئی نئی خبر آپ کے سننے میں آئی ہے ؟"

"کوئی نہیں" ڈورچیسٹر نے جواب دیا "مجھے آپ کی وہ ہدایت یاد تھی کہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے کہ کیا سر میتھیو ہیلیٹن، مسز لینوور یا اینبل جننگ

سے اس کی خط و کتابت جاری ہے . . . "

" اوہ تو کیا وہ اس لڑکی کو اب انیبل ہنٹنگ کہتے ہیں" لینوور نے خوفناک قہقہہ لگاتے ہوئے کہا " لیکن بلا سے مجھے اس کی پروا نہیں. تاہم میرے اس سوال کا جواب دیجئے کہ کیا انیبل کے نام اس پاجی ولمٹ کا کوئی خط آیا کرتا تھا؟"

" بالکل نہیں؛ ڈورچیسٹر نے جواب دیا " میں ہمیشہ چٹھی رساں کی نگرانی کرتا رہا۔ چنانچہ جب کبھی وہ خط لے کر آتا تو میں اپنی ڈاک لینے کے بہانہ سے موقعہ پر پہنچ جاتا. مگر کبھی کسی موقعہ پر میں نے نہ دیکھا کہ جوزف ولمٹ کا خط بیرونٹ یا خاتونوں کے نام آیا ہو۔"

" بہت خوب " لینوور نے پھر کہا " سب سے زیادہ مجھے اس موذی کی فکر ہے"

" یہی بات آپ نے مجھے میکلیانز میں کہی تھی" ڈورچیسٹر نے بیان کیا " اور جس طریقہ پر آپ کے بیرونٹ اور اس کے رشتہ داروں کو مار کو اوبری ٹے کے ہاتھوں گرفتار کرانے کے بعد وہ کمبخت باز ی لے گیا اس کو دیکھتے ہوئے آپ کا اندیشہ بالکل صحیح ہے مگر دوست لینوور ایک بات میں آپ سے پوچھتا ہوں؛ ڈورچیسٹر نے ہنستے ہوئے کہا " اس شخص ارل آف ایکلسٹن پر کیونکر آپ کو اتنے اختیارات حاصل ہوئے کہ آپ اس سے ایک ہزار پونڈ کا چیک وصول کر سکے ؟"

" سنو ڈورچیسٹر" کبرٹے نے اب سخت لہجہ میں کہا " میں نے آپ کو اس لیئے طلب نہ کیا تھا کہ آپ مجھ سے سوالات پوچھیں. بلکہ میرا مقصد خود آپ سے بعض باتیں دریافت کرنے کا تھا . . . "

" خیر آپ بُرا نہ مانیئے" مسٹر ڈورچیسٹر نے اب نرم ہو کر کہا " میں نے یہ سوال بُری نیت سے نہیں بلکہ محض رفع استعجاب کے لیئے پوچھا تھا "

" خیر اس ذکر کو جانے دیجئے" لینوور نے اب نرم ہو کر جواب دیا " بہر حال انیبل

میں نے میکیا نڈ میں آپ سے بیان کیا تھا مجھ کو ان ایام میں ایک معقول رقم آنے والی تھی۔ آپ سے اس کا ذکر کرنے سے میرا مطلب دراصل آپ کو اس بات کا یقین دلانا تھا کہ میرے پاس کافی روپیہ موجود ہے۔ اور اگر میں آپ سے خدمات لینا چاہتا ہوں تو ان کا معقول معاوضہ دینے کی توفیق بھی مجھ میں ہے۔ بس میرے خیال میں اسی قدر حالات آپ بیان کرنا چاہتے تھے . . . "

"کیا بس اتنا ہی ؟" ڈوڈرچسٹر نے انداز حیرت سے کہا۔ "کیا آپ اس سلسلہ میں کچھ اور ہدایات مجھ کو دینا نہیں چاہتے ؟"

"میری ہدایات بالکل مختصر ہیں۔ آپ جتنا جلد ہو سکے لیگ ہارن چلے جائیں۔"

"لیکن اگر اتنی ہی بات تھی تو آپ بڑی آسانی سے سب حال مجھ سے بذریعہ خط دریافت کر سکتے تھے۔" ڈوڈرچسٹر نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اس کے بعد آپ اسی ذریعہ سے اپنی ہدایت مجھے بھیج دیتے۔"

"مسٹر ڈوڈرچسٹر، آپ بھی کیا بچوں کی سی باتیں کرتے ہیں۔" لیونور نے حیرت آمیز لہجہ میں کہا۔ "کیا ایک ایسے قیمتی راز کو محکمہ ڈاک کے سپرد کرنا بعید از احتیاط نہ ہوتا ؟ بہترین صورت یہی تھی کہ سب باتیں روبرو کی جاتیں کیونکہ تحریری خط و کتابت کو کئی طرح کے حادثات پیش آسکتے ہیں۔"

"خیر جو احتیاط آپ نے برتی مناسب اور معقول تھی۔" ڈوڈرچسٹر نے آخر کار کہا۔

"دیکھئے میں نے اپنی عمر رائیگاں ضائع نہیں کی۔" لیونور نے فلسفیانہ انداز سے کہا "میں نے بہت دنیا دیکھی ہے اور میری زندگی کا ہر ایک واقعہ اس بات کا مزید ثبوت مہیا کر رہا ہے کہ انسان کو ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا چاہیئے۔ میرے لئے بڈھے سر میتھیو کو مجبور کر کے رعایت حاصل کرنے کا یہ آخری موقعہ ہے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ اسے اپنی کسی بے احتیاطی سے ضائع کر دوں۔ وہ جب ایک بار انگلستان پہنچ گیا تو پھر

میری امیدوں کا خاتمہ ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ کرنا ہے اس سے پہلے ہی کر لیا جائے۔ اس جگہ بر اعظم کے ملکوں میں وہ باتیں کی جا سکتی ہیں جن کو اگر ہمارے ملک کے ناولوں میں بھی بیان کیا جائے تو لوگ ان کو ناقابل یقین سمجھیں لیکن چھوڑیئے اس غیر ضروری بحث میں وقت ضائع کرنا فضول ہے۔ اب ساڑھے چار بجے ہیں۔ اور مجھے پانچ بجے ایک اور شخص سے ملنا ہے"

"کیا اس جگہ؟" ڈورچیسٹر نے پوچھا۔

"ہاں یہیں" لینوور نے جواب دیا "یعنی اس کمرہ میں۔ اس لئے میں جو کچھ آپ سے کہتا ہوں کان لگا کر سنئے۔ آپ رات کا کھانا کھا کر ٹیگ ہارن کو واپس چلے جائیے اور اس ہوٹل میں رہ کر جس میں پیشتر آپ کا قیام تھا۔ سر میتھیو اور بیگمات سے ملئے۔ اور ان سے پہلے سے زیادہ اخلاق سے پیش آیئے۔ میں عنقریب ایک مفصل خط آپ کو لکھوں گا۔ آپکو چاہیئے کہ جو ہدایات اس میں درج ہوں۔ ان پر عمل کریں۔ اس سلسلہ میں میں یہ بھی آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ آپ سے ذاتی ملاقات کرنے میں ایک مصلحت اور بھی تھی۔ میں نے خط وکتابت کا ایک خفیہ ذریعہ سوچا ہے جسے میں اس وقت تک مکمل نہ کر سکا تھا جب ہم میگلیا نو میں ایک دوسرے سے ملے تھے۔ کیونکہ جیسا آپ کو یاد ہوگا میں تب ایک اشد ضروری کام کے سلسلہ میں نیپلز جانا چاہتا تھا ان خفیہ حرفوں کا استعمال اس لحاظ سے مفید ہوگا کہ اگر ہماری کوئی چھٹی اِدھر اُدھر بھی ہو جائے تو ڈر کی بات نہیں۔ آہ اگر میں مارکو ادبمی سے انہی خفیہ حرفوں میں خط و کتابت کرتا تو پورا یقین ہے کہ وہ بدمعاش جوزف دلمٹ پستوجہ میں میری پاکٹ بک دیکھ کر صحیح حالات معلوم نہ کر سکتا۔"

اس کے بعد تھوڑی دیر لینوور اور ڈورچیسٹر کے درمیان دبی آواز میں باتیں ہوئیں مگر میں ان کی گفتگو پوری طرح نہ سن سکا۔ صرف کبھی کبھی کوئی لفظ میرے کانوں

میں آجاتا تھا۔ میں نے اندازہ یہی معلوم کیا کہ ناہنجار کبڑا اپنے سوچے ہوئے خفیہ حرفوں کی ترکیب اپنے شریک جرم دوست کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ مگر ان کی دبی آواز کی وجہ سے میں اس گفتگو کا ماحصل نہ سمجھ سکا۔ میں نے ان کی گفتگو سننے کی بہت کوشش کی۔ جہاں تک ممکن تھا ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھا۔ مگر کوئی ایسی بات جو مفید مطلب ہوتی سمجھ میں نہ آئی۔

آخر کئی منٹوں کے بعد لینوور نے پھر ایک بار اونچی آواز سے کہا "اب آپ سارا مطلب سمجھ گئے؟"

"اوہ۔ یہ تو بالکل سہل ہے۔" ڈوورجسٹر نے جواب دیا۔ "ایک خورد سال بچہ بھی اس ترکیب کو پوری طرح سمجھ سکتا ہے۔ مگر صاحب میں آپ کی دور اندیشی کا قائل ہوں آپ نے وہ ترکیب نکالی ہے جو اتنی سہل ہوتے ہوئے بھی اس قدر پُراسرار ہے کہ جو شخص اصل حقیقت سے واقف نہ ہو وہ کسی طرح اس کو سمجھ نہیں سکتا۔"

"خوشی کی بات ہے کہ آپ نے اس ترکیب کو پسند کیا" لینوور نے کہا "بس اب ہماری ملاقات کا خاتمہ ہوا۔ آپ جلد از جلد لیگ ہارن تشریف لے جلیئے اور میرے خط کا انتظار کیجیے۔ میں انہی خفیہ حروف میں جلد از جلد مزید ہدایات آپ کے نام بھیجوں گا۔ جن پر عمل کرنا آپ کا فرض ہوگا۔ اخراجات کے لئے میں یہ اور روپیہ آپ کو دیتا ہوں۔ یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ جب کام مکمل ہوگیا۔ تو میں پوری فیاضی سے آپ کو انعام دوں گا۔"

اب طلائی سکوں کی جھنکار میرے اور کاسمو کے کانوں میں آنے لگی۔ پھر ڈوورجسٹر نے ان سکوں کو سنبھال کر لینوور سے کہا "میرے عزیز دوست اطمینان رکھیے کہ مجھ سے ادائے فرض میں کبھی کوتاہی نہ ہوگی۔ اگر میری کوششیں اس کام کو منزلِ مقصود تک پہنچا سکتی ہیں تو سمجھ لیجیے کہ آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔"

اس کے بعد وہ ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ ڈور چیسٹر اپنی جگہ سے اٹھا۔ اور اس کے سیڑھیوں سے اُترنے کی آواز ہمارے کانوں میں آنے لگی۔ البتہ لیبنوور وہیں بیٹھا رہا۔ میں نے کاسمو کو اشارے سے سمجھایا کہ جو حالات سننے میں آئے ہیں وہ بے حد قیمتی ہیں۔ اس کے فوراً بعد پھر کسی کے زینہ پر چڑھنے کی آواز ہمارے کانوں میں آئی۔ بیشتر ڈور چیسٹر کے اترنے کی آواز سنائی دی تھی۔ مگر اب ایسا معلوم ہوا کہ کوئی سیڑھیوں پر چڑھ رہا ہے۔ اس کے بعد مالک مکان عورت نے لیبنوور کے کمرہ کا دروازہ کھولا۔ اور کسی مرد کو داخل کیا۔ عورت کے چلے جانے کے بعد مجھے لیبنوور کی آواز فرانسیسی زبان میں یہ کہتے سنائی دی: "آپ کا آنا مبارک ہو میں انتظار ہی کر رہا تھا۔ کپتان نوٹرس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ پورے پانچ بجے یہاں آجائیں گے۔"

"مسٹر لیبنوور۔ یقین فرمایئے کہ اگر کوئی کام کرنا ہو تو ہم لوگ پابندی وقت کا پورا خیال رکھتے ہیں۔" نووارد نے جواب دیا۔

اس آواز کو سنتے ہی میرے کان کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ یہ پہچانی ہوئی آواز کپتان نوٹرس کے اس نائب کی تھی جس نے مجھے اور کاسمو کو جہاز ایتھین کے مختلف حصے دکھائے تھے!

چھٹی جلد کا پہلا حصہ ختم ہوا

گردشِ آفاق

چھٹی جلد

دوسرا حصّہ

باب ۱۳

اسرار

لیونور اور ڈور جیسپر کی گفتگو سُن کر جو عجیب و متضاد خیالات میرے جی میں پیدا ہوئے ہیں فی الحال ان کو قلم انداز کرتا ہوں۔ تاہم ایک بات ایسی ہے جنہیں میں ضبط کی سعیٔ عظیم کے باوجود نظر انداز نہیں کر سکتا۔ یعنی وہ حیرت ... وہ دہشت انگیز حیرت جو اس سلسلہ میں کپتان لوٹس کا نام سن کر مجھے ہوئی۔

ان دو ناہنجاروں کی گفتگو کے گہرے انہماک میں ڈاکو جہاز اور اس کے متعلقین کا خیال عارضی طور پر بالکل ہی میرے دل سے نکل چکا تھا اور یہ حالت میری تھی گویا ان چیزوں کی موجودگی کا علم ہی بجھ کو نہیں ہے۔ پس جب دفعتاً میرے خیالات کی رَو پھر ایک بار اس جہاز کی طرف گئی تو جیسا لکھا جا چکا ہے میں حیرت زدہ ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ میرے دل کو یہ سوچ کر ایک عجیب طرح کا اضطراب لاحق ہوا کہ ان پیشہ ور ڈاکوؤں کا لیونور کی شیطانی تجاویز سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اور اس کے بعد آن واحد میں ساری حقیقت روشن ہو گئی۔ سوچا یہ پاجی شخص اگر مطلب برآری کے لئے سر میتھیو ہیلیبٹن، اس کی دختر اور

نواسی کو مارکواوبرنی ؔ ٹ کی خون آشام جماعت کے حوالہ کرنے کے لئے آمادہ ہو سکتا تھا تو اس نئی سازش کے سلسلہ میں اس کا ان بحری ڈاکوؤں سے مدد حاصل کرنے پر آمادہ ہونا کس طرح تعجب انگیز ہے؟ یہ سوچ کر اس پُراسرار لیکن خوشنما جہاز کے پیدا کردہ سارے احساسات از سرِ نو دل میں تازہ ہو گئے۔ مجھے خیال ہوا کہ گو شروع میں وہ دلچسپی جو مجھے اس جہاز کے ساتھ ہوئی بعید از فہم معلوم ہوتی تھی۔ تاہم درحقیقت وہ ایک اس طرح کی غیبی تنبیہ تھی جو قدرت کی طرف سے انسان کو واقعات آئندہ کے بارے میں ہوا کرتی ہے۔ آخر کار جب حیرت اور سراسیمگی کا پہلا احساس جو دل پر غالب ہوا تھا رفع ہونے لگا تو دہشت کی تھرتھری بدن کے ہر حصہ میں پھر گئی اور میں یہ سوچ کر اپنے ہر رگ و ریشہ میں خوفِ عظیم محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا کہ یہ مرد ناہنجار میری جان سے پیاری انیبل کو انتہائی بے دردی سے ان بحری ڈاکوؤں کے حوالہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔

اس اثنا میں کاسمو بھی اس گفتگو کو جو پاس والے کمرہ میں لینوور اور ڈاکو جہاز کے نائب کے درمیان ہو رہی تھی بخوبی سمجھنے لگا تھا۔ کیونکہ لینوور نہ یونانی اور نہ اطالوی زبانوں سے واقف تھا۔ پس ان کی گفتگو فرانسیسی زبان میں ہو رہی تھی۔ چنانچہ جس وقت کپتان لونرٹس کا نام سننے میں آیا تو کاسمو بھی زور کے ساتھ چونکا۔ معلوم ہوتا تھا کہ لینوور کے معاملات سے ڈاکوؤں کے تعلقات دیکھ کر اس کو بھی بے حد حیرت ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ سب سے زیادہ تعجب اس بات پر اسے ہوا کہ ہر دو مختلف باتیں دور افتادہ مقامات سے ان کو سوتیہا دکشیا میں لانے کا ذریعہ ثابت ہوئیں۔ اور جو اس وقت ایک دوسرے سے بے تعلق معلوم ہوتی تھیں اب دفعتاً آمیز ہو گئیں لیکن خیر اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کرتے ہوئے میں اس گفتگو کو نظر انداز کر رہا ہوں جو اس دوران میں لینوور اور

نوٹرس کے نائب کے درمیان ہوئی تھی خود نوٹرس کے متعلق اس گفتگو کے ابتدائی حصہ نے جسے میں اور کاسمو سن رہے تھے، کرسی کپتان کی حیثیت کو نئی روشنی میں پیش کرنا شروع کردیا تھا جس کا اس وقت تک نہ مجھے اور نہ کاسمو کو شبہہ ہوا تھا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب کپتان نوٹرس کا نائب پاس والے کمرہ میں داخل ہوا تو لینو ور نے نوٹرس کے کئے ہوئے وعدہ کے مطابق اس کی آمد کے انتظار کا ذکر کیا تھا جس کا جواب نائب مذکور نے مناسب لفظوں میں دیا اور اس وقت لینو ور نے اس سے بیٹھ جانے کی درخواست کی تھی۔

"آپ نے کپتان نوٹرس کا ذکر کیا ہے؟" نووارد نے جو ڈاکو جہاز ایقین کا نائب تھا لینو ور سے کہا" اور مجھے بخوبی معلوم ہے کہ آپ اس وقت تک نوٹرس ہی کو جہاز کا کپتان سمجھتے رہے ہیں..."

"تو کیا درحقیقت ایسا نہیں ہے؟" لینو ور نے از حیرت سے پوچھا" جس وقت آپ لوگوں کا جہاز خلیج نیپلز میں لنگر انداز تھا اور مجھے نوٹرس سے ملنے کا اتفاق ہوا تو صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہی جہاز کا افسر اعلیٰ ہے۔ پھر جب اس کے بعد کل اور آج مجھے جہاز پر جانے کا اتفاق ہوا تو بھی گفتگو سے یہی ظاہر ہوا..."

"آپ کا فرمانا صحیح ہے" جہاز کے نائب افسر نے جواب دیا" جس وقت آپ خلیج نیپلز میں ہمارے جہاز پر گئے تھے تو نوٹرس ہی اس کا کپتان تھا۔ اور اب بھی وہی اس کا افسر اعلیٰ ہے۔ یہ عہدہ گذشتہ چند مہینوں سے اس کو دیا جا چکا ہے۔ مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاز ایقین کا اصلی کپتان فی الحال چھٹی پر ہے۔ لگاتار ڈیڑھ سال تک کام کرتے رہنے کے بعد یہ لمبی تعطیل حاصل کرنا اس کا حق تھا۔ اور کسی کو اس کے متعلق شکایت نہ ہونی چاہیئے۔"

"تو پھر بتایئے آپ کے جہاز کا اصلی کپتان کون ہے؟ لینو ور نے جلے کٹے

لہجہ میں دریافت کیا۔" اور کیوں یہ راز اب تک مجھ سے پوشیدہ رکھا گیا؟"

"میں آپ کے دوسرے سوال کا جواب پہلے دینا چاہتا ہوں۔" افسر نذکور نے کہا:" ہمارے ہاں دستور ہے کہ کاروباری راز جہاں تک ممکن ہو، پوشیدہ رکھے جاتے ہیں۔ جہاز کے اندرونی معاملات کو ہم کسی حال میں اجنبی شخصوں پر ظاہر نہیں کرتے۔ جن سے لین دین کے سلسلہ میں ہمارا سابقہ پڑے۔ آپ کی حالت میں یہ بات کافی سمجھی گئی کہ اس چھٹی کی بنا پر جو آپ کے پاس تھی آپ کو خلیج نیپلز میں جہاز پر آنے کی اجازت دے دی جائے۔ نوٹرس اس وقت جہاز کا عارضی کپتان تھا۔ اور اسے آپ کی باتیں سننے اور ان کا موزوں جواب دینے کا حق حاصل تھا۔ یہ تو ہوا آپ کے دوسرے سوال کا جواب۔ رہ گیا پہلا استفسار کہ اس جہاز کا اصلی کپتان کون ہے۔ تو میرے خیال میں وقت آگیا ہے جب آپ پر یہ راز ظاہر کر دینا چاہیئے..."

"مگر میں کہتا ہوں،" لینووسے نے غصہ میں بھر کر کہا: "کیوں یہ باتیں پیشتر مجھ سے چھپا کر رکھی گئیں؟ یاد ہوگا میں جس وقت خلیج نیپلز میں آپ کے جہاز پر گیا۔ تو میرے پاس مارکوا دبرٹی کی منتشر جماعت کے ایک سابقہ ممبر کا معرفی خط تھا..."

"اس شخص کا جو کسی زمانہ میں ہمارے جہاز پر کام کیا کرتا تھا۔" نائب نے تسلیم کیا" مگر جس نے بحری زندگی ناپسند کر کے خشکی کی طرف رُخ پھیر لیا۔ اور جسے اتفاقات نے کوہستان ایپی نائنز میں مارکوا دبرٹی کے پاس پہنچا دیا تھا؟"

"یہ صحیح ہے،" لینوور نے جلدی سے کہا:" وہ چھٹی جو اس شخص نے مجھے دی۔ اس پر کپتان درازو کا نام لکھا تھا۔ اور وہ مجھے اس خیال سے دی گئی تھی کہ اگر مجھ کو کبھی آپ لوگوں کی امداد درکار ہو تو میں اس سے فائدہ حاصل کر سکوں۔ درحقیقت میں کپتان درازو سے ہی ملنے گیا تھا لیکن جس وقت میں نے جہاز پر پہنچ کر وہ چھٹی پیش کی تو نوٹرس نے اس طرح بے تکلفی سے اس کو کھول ڈالا۔ گویا وہ خود

کپتان درازو ہو۔ اس پر میں نے قدرتی طور پر یہی سمجھا کہ وہی اس جہاز کا اصلی کپتان ہے اور اگر مجھے اس بارے میں کسی طرح کا شبہہ پیدا ہوتا تو میں اس کو یہ سوچ کر نظر انداز کر دیتا کہ جس طرح آپ کا جہاز باوقات مختلف رنگت بدلتا اور جھنڈے تبدیل کرتا رہتا ہے اسی طرح آپ کا کپتان بھی وقتی مصلحت کے لحاظ سے نام تبدیل کر لیتا ہے۔"

"درازو درحقیقت ہمارے اصلی کپتان کا نام ہے۔" نائب افسر نے جواب دیا۔ "یا یوں کہنا چاہیئے کہ جب سے جہاز ایفقین نے اپنی بحری زندگی شروع کی ہے اس کے کپتان نے یہی نام اپنے لئے پسند کیا ہے۔ نوٹرس اس کپتان کا ایک نائب ہے اور میں دوسرا ہوں۔ اور مسٹر لینوور" شخص مذکور نے اپنے لفظوں پر زور دے کر کہا۔ "میں ایک ایسے بہادر اور اعلیٰ افسر کے ماتحت کام کرنا بجائے خود بہت بڑی عزت سمجھتا ہوں۔ کیونکہ درازو کے برابر بہادر اور دلیر آدمی بہت کم کسی کے دیکھنے میں آیا ہوگا۔"

"خیر ان فروعات کو چھوڑیئے۔" کبرطے نے جیسا اس کی عادت تھی۔ غصہ میں بھر کر کہا۔ "پیشتر آپ نے کہا تھا کہ اب وقت آ گیا ہے جب صحیح حالات مجھ سے بیان کر دینے چاہئیں۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ براہ راست میری ملاقات کپتان درازو سے کرانا چاہتے ہیں۔ یا کیا اس کو نوٹرس سے میری گفت و شنید پر کوئی اعتراض ہے؟ یا ممکن ہے آپ اس معاملہ کا تصفیہ کرنے کے لئے ہی یہاں آئے ہوں۔"

"جی ہاں یہی میرا اصلی مدعا ہے۔" جہاز ایفقین کے نائب افسر نے جواب دیا "جس وقت نوٹرس نے آج صبح یہ بات آپ سے کہی تھی کہ آپ کی سب باتوں کا فیصلہ کن جواب آج شام کو دیا جائے گا۔ اور ایک ایسا آدمی آپ کے پاس بھیجا جائیگا

جو آپ کی باتوں کا جواب پوری طرح دے سکے۔ تو اس کی وجہ یہ تھی کہ کپتان درازو کے عنقریب اس جہاز کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لینے کی امید تھی اور اس کی آمد کے انتظار میں نوٹرس اپنی ذمہ داری پر کوئی کام کرنا نہ چاہتا تھا۔"

"خیر اب میں آپ کا مطلب سمجھ گیا۔" لینوور نے کہا۔" اور میرے لئے یہ معلوم کرنا باعثِ مسرت ہے کہ اس معاملہ میں کپتان نوٹرس اور درازو ہم خیال ہیں۔ مگر میں پوچھتا ہوں کیا اس معاملہ کا حال پیشتر کپتان درازو سے بیان نہ کیا گیا تھا؟"

"جلدی میں چند الفاظ بے شک اس سے کہے گئے تھے۔" نائب مذکور نے جواب دیا۔" مگر اس نے یہ کہہ کر بات ٹال دی تھی کہ میں فی الحال چونکہ چھٹی پر ہوں اس لئے نوٹرس ہر بات کا بہتر فیصلہ کر سکتا ہے۔ پس آج ہی کپتان درازو کو سارے حالات اور آپ کی پیش کردہ شرطوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔"

"تو کیا آپ کے کپتان نے ان شرطوں کو جو ہم میں طے ہوئی تھیں ہر طرح منظور کر لیا؟" لینوور نے جلدی سے پوچھا۔

"جی ہاں۔" نائب افسر نے جواب دیا۔" ان شرطوں کا خلاصہ یہ ہے کہ انگریزی سکوں کے حساب میں آپ اس سودے کا معاوضہ کل پانچسو پونڈ دیں۔ اس میں سے نصف رقم پیشتر ادا کر دی جائے تاکہ کامیابی ناکامی دونوں حالتوں میں جو قیمتی وقت ہمارا صرف ہوگا اس کا کچھ نہ کچھ معاوضہ ضرور مل جائے۔ اور باقی ماندہ ڈھائی سو پونڈ کام کی تکمیل پر ادا کئے جائیں۔ اس دوران میں آپ پچیس پونڈ ہفتہ وار برابر ادا کرتے رہیں گے ..."

"ہاں یہی وہ شرطیں ہیں جو میری طرف سے پیش ہوئی تھیں اور جنہیں کپتان نوٹرس نے منظور کیا تھا۔" لینوور نے کہا۔" کیا کپتان درازو بھی ان کو منظور

کرتے ہیں یا نہیں ؟

"ہاں آپ کی شرطیں ان کو منظور ہیں۔"

"اور کب آپ کا جہاز رخصت ہونے والا ہے؟" لینوور نے پُرشوق لہجہ میں پوچھا۔

"کل آدھی رات کو۔" نائب افسر نے جواب دیا۔ "میرے خیال میں آپ بھی ہمارے ساتھ اس جہاز پر بیٹھ کر رخصت ہوں گے۔"

"ہاں کئی ایک وجوہ سے ہمارا آپ لوگوں کے ساتھ ہی ساتھ جانا ضروری ہے۔" لینوور نے کہا۔ "اس لئے صحیح وقت بتایئے۔ تاکہ میں جہاز پر آجاؤں۔"

"کپتان دراز دنے ہم کو اطلاع بھیجی ہے کہ وہ ٹھیک آدھی رات کو جہاز پر آجائیں گے۔" نائب افسر نے جواب دیا۔ "میری رائے میں بہتر ہو کہ آپ قریباً دو گھنٹے پیشتر آجائیں۔ کل رات دس بجے ایک کشتی گھاٹ پر آپ کا انتظار کرے گی۔ آپ عین وقت پر آجایئے۔ اس دوران میں ہمارے اور آپ کے درمیان کوئی مزید خط و کتابت یا گفتگو نہ ہونی چاہیئے۔ تاکہ جہاز کے مختصر قیام میں کوئی نیا شبہ اس کے برخلاف پیدا نہ ہو جائے۔ بدقسمتی سے آسٹریا کا جنگی جہاز ٹائی رول ساحل پر آرہا ہے۔ چنانچہ نجی ذریعہ سے ہم کو یہ خاص اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل اس جہاز کو اوسٹیا کے قریب دیکھا گیا تھا۔ پس ہر طرح محتاط رہنا ہمارا فرض ہے۔ ایک مرتبہ پیشتر اس جہاز نے ہمیں روکا تھا اور گو یہ صحیح ہے کہ لوٹرس نے اس وقت بڑی جرأت اور دلیری سے جنگی جہاز کے افسر کا لفظی مقابلہ کیا اور کپتان دراز د کے نام کی عزت رکھی۔ تاہم بہتر یہی ہے کہ ہم اس جہاز سے دور رہیں اور ہمارا پھر اس سے

سابقہ نہ پڑے۔"

"لیکن میں پوچھتا ہوں"۔ لینو ور نے سہمی ہوئی آواز سے کہا۔ "اگر اس کام کو شروع کر دینے کے بعد جو ہمیں در پیش ہے، اس جہاز کا جنگی جہاز سے مقابلہ ہو گیا..."

"خطرہ ہر وقت موجود ہے"۔ جہاز کے نائب افسر نے سرد لہجہ میں کہا۔ "چونکہ ہمارا جہاز مشکوک ہے اس لئے جو لوگ اس پر سوار ہوں۔ وہ بھی اپنے آپ کو خطرہ میں گھرا ہوا سمجھ سکتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی امر واقعہ ہے کہ جب کپتان دراز دا اس جہاز پر سوار ہو..."

"میں سمجھا۔ پوری طرح سمجھا"۔ لینو ور نے کسی قدر خوش ہو کے کہا "آپ کے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ کپتان دراز دا اتنا قابل اور دلیر افسر ہے کہ اس کی موجودگی میں خطرہ بہت گھٹ جاتا ہے"۔

"یہی امر واقعہ ہے"۔ افسر مذکور نے جواب دیا۔ "نوٹرس اس میں شک نہیں بہت اچھا ملاح ہے مگر وہ بھی اپنے اندر اتنی قابلیت نہیں رکھتا، جتنی کپتان دراز دا میں پائی جاتی ہے۔ دیکھئے میں آپ کو سمجھاتا ہوں۔ کسی جہاز کے کمانڈر کی حالت کسی شہسوار سے ٹھیک ملتی ہے۔ جس طرح یہ اپنے گھوڑے پر قابو پانا جانتا ہے اسی طرح وہ اپنے جہاز سے حیرت انگیز کام لے کر دکھا سکتا ہے دونوں میں بعض مخصوص طاقتیں ہوتی ہیں جو دوسروں میں نہیں پائی جاتیں۔ یہی حال کپتان دراز دا کا ہے۔ اس کی موجودگی میں کوئی اندیشہ ہمارے دلوں میں باقی نہیں رہتا۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ نوٹرس اس حادثہ کی وجہ سے جو اس کو پیش آیا تھا فی الحال چل پھر بھی نہیں سکتا۔ اور وہ یقیناً اتنی جلدی جہاز پر واپس نہ آتا۔ اگر یہ شبہہ پیدا نہ ہو گیا ہوتا کہ بعض جاسوس ہمارے جہاز

سے کے پیچھے لگے ہیں۔ اور وہ ایک دفعہ بہانہ سے جہاز کا پھیرا بھی کر گئے ہیں ؟

"آہ۔ کیا واقعی یہ بات ہے!" لینوور نے مضطربانہ پوچھا "کپتان... میرے کہنے کا یہ مطلب ہے لفٹننٹ نوٹرس نے اس واقعہ کا مجھ سے ذکر نہ کیا تھا ؟"

"اوہ۔ مگر میں کیا اس سے پہلے ہی بیان نہیں کر چکا کہ ہم لوگ غیر متعلق باتوں کا ذکر اجنبی شخصوں کے روبرو نہیں کیا کرتے" افسر جہاز نے بے صبری کے ساتھ کہا "خیر آپ کی حالت جدا ہے۔ کیونکہ عنقریب آپ ہمارے جہاز پر ہی آ جائیں گے۔ ہم لوگ اپنے طریقہ پر پورے صادق گو بھی ہیں۔ اور میں سب حال اسی لئے واضح طور پر بیان کرتا ہوں کہ ان خطروں کے متعلق جو ہمارے جہاز پر آنے کے بعد آپکو پیش آسکتے ہیں۔ کوئی غلط فہمی آپ کے دل میں باقی نہ رہے۔"

"مگر آپ نے یہ نہیں بتایا" کبرٹے نے جلدی سے پوچھا "کہ نوٹرس کے دل میں کس بنا پر شبہات پیدا ہوئے تھے ؟"

"درحقیقت اتفاق ایسا پیش آیا تھا کہ ایک نوجوان انگریز سے ہماری ملاقات ہو گئی..."

"نوجوان انگریز سے ؟ لینوور نے بےتابانہ پوچھا "کیا اس کا نام آپ کو معلوم ہے ؟... لیکن نہیں! یہ خیال ہی مضحکہ انگیز ہے۔ میں نہیں جانتا کیوں میرا دماغ رہ رہ کر اس ناہنجار کی طرف جاتا ہے..."

"اس کا نام میں آپ کو بتاتا ہوں" افسر مذکور نے کہا "مسٹر ولمٹ اس کا نام ہے"

"ولمٹ! آہ ولمٹ!" کبرٹے نے پُرشور آواز سے کہا اور مجھے پاس والے کمرہ میں رکھی ہوئی میز پر اس کے بزور مکا مارنے کی آواز سنائی دی "میرے خدا یہ تو وہی ہے!"

"کیا مطلب ؟" جہاز کے نائب افسر نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا "کیا وہ آدمی درحقیقت جاسوس ہے۔"

"جاسوس!... ہاں بے شک جاسوس ہے!" لیبنو ور نے جواب دیا۔ "زمانہ بھر کے معاملات میں دخل اندازی کرنے والا پورا بدکردار۔ شیطان کا مختصر نمونہ! ... اگر کبھی دنیا میں کوئی ایسی شے دیکھی گئی ہے۔ کوئی شرارت جس سے بعید نہیں ..."

"خیر وہ اچھا ہو یا برا۔ اس سے ہم کو کیا بحث" افسر جہاز نے بے صبری سے کہا۔ "ہمیں بوجوہ معلوم ہو چکا ہے کہ وہ درحقیقت جاسوس نہیں۔ معلوم ہوتا ہے وہ کسی اور ہی کام کے سلسلہ میں اس شہر میں آیا ہے اور اپنے ساتھ چیف جج سینیر پورٹی کا کے نام معرفی خط لایا ہے۔ مگر ہمارے جہاز ایقین کے بارے میں خود جج پورٹی سی کے دل میں بھی کسی طرح کے شبہات نہیں ہیں۔ یا اگر ہیں تو انہوں نے ان کو ظاہر نہیں کیا ... لیکن نہیں" اس نے جلدی سے فیصلہ کن لہجہ میں کہا۔ "سارے پہلو سوچ کر کہنا پڑتا ہے کہ سینیر پورٹی سی کو درحقیقت ہمارے جہاز کے برخلاف کوئی شبہہ نہیں ہے۔"

"تاہم اس ناہنجار ولمٹ کے متعلق آپ کیا کہنا چاہتے تھے؟" لیبنو ور نے جلدی سے دریافت کیا۔

"وہ اپنے نوکر کے ہمراہ ہمارے جہاز پر آیا تھا" نائب افسر نے جواب دیا "اور گو شروع میں ہم کو اس کے جہاز پر آنے سے کچھ ہچکچاہٹ ہوئی تاہم آخر کار ہم نے اسے جہاز دیکھنے کی اجازت دے دی۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ آدمی درحقیقت محض اس جہاز کو شوقیہ دیکھنے کے لئے اس جگہ آیا تھا۔"

"حالانکہ ابھی آپ نے کہا تھا کہ بعض شبہات آپ کے دل میں اسکے برخلاف پیدا ہوئے تھے" لیبنو ور نے کہا۔

"بے شک وہ اس کی آمد کے وقت پیدا ہوئے تھے" نائب افسر نے تسلیم کیا "لیکن بعدازاں وہ بعض اور واقعات سے زائل ہو گئے۔ اس وقت تک ہم یہ تو معلوم نہیں کر سکے کہ اس شہر میں اس کی آمد کا صحیح مدعا کیا ہے تاہم اتنا جانا گیا ہے کہ وہ ہمارے جہاز کے متعلق کوئی کارروائی کرنا نہیں چاہتا۔ وہ کچھ عرصہ شہر روما میں قیام کرنے کے بعد یہاں آیا ہے..."

"تو بس معلوم ہو گیا" لیبنو ور نے جھلا کر کہا "کہ اس کو میری کارروائی کی کوئی نہ کوئی اطلاع ضرور مل گئی ہے اور وہ اس میں دخل اندازی کے خیال سے ہی یہاں آیا ہے۔ خدا اس افعی کو غارت کرے... لیکن فی الحال وہ کہاں ہے؟"

"اسی جگہ... اسی شہر میں" نائب افسر نے جواب دیا "کم ازکم میرا یہی خیال ہے۔"

"تو پھر قسم خدا کی" لیبنو ور نے غصہ میں بھر کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے اٹھ کر کھڑا ہونے اور بھاری بوٹوں کے پاس والے کمرہ کے فرش پر ادھر اُدھر چلنے کی آوازیں میرے کانوں میں آنے لگیں "قسم خدا کی میں..."

"دیکھئے جوش میں آنے سے کچھ حاصل نہیں" جہاز کے نائب افسر نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "ہم کو سب حالات پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ یہ آدمی جوزف ولمٹ کون ہے؟ کیا وہ انگریز نہیں؟ کیا وہ تفریحاً سیر کرتا نہیں پھر رہا؟"

"بے شک وہ انگریز ہے اور کچھ دولت بھی کہیں نہ کہیں سے اس کے ہاتھ آگئی ہے" لیبنو ور نے کہا "میں چند سال سے اس کو جانتا ہوں۔ مگر اس عرصہ میں کم بخت نے مجھے بے حد حیران کیا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ میں اس کا ماموں ہوں۔ حالانکہ میرے اور اس کے درمیان اتنی ہی رشتہ داری ہے جتنی میرے اور آپ کے درمیان ہو سکتی

ہے۔ مجھ سے پوچھو تو ایک بھاری سا پتھر ہے کہ اس کی گردن میں باندھ کے اگر اس کو صحن جہاز سے غرق دریا کر دیا جائے تو مجھے قطعاً افسوس نہ ہوگا۔ کاش تم ایسا کر سکو.. بتاؤ کیا ایسا کیا جا سکتا ہے؟"

"مسٹر لینوور" جہاز کے نائب افسر نے کڑے لفظوں میں کہا۔ "ہم پیشہ ور قاتل نہیں ہیں۔ نہ بلا وجہ کسی کی جان ضائع کرتے ہیں۔ لیکن اگر کھلم کھلا مقابلہ درپیش ہو۔ یا مقابلہ کی انتہائی صورت پیش آئے تو پھر دوسری بات ہے..."

"بے شک جو آپ کہتے ہیں ٹھیک ہے" لینوور نے جلدی سے کہا۔ "میری غلطی تھی کہ یہ تجویز پیش کی۔ مگر کیا کیا جائے۔ میں مارے جوش کے آپے سے باہر تھا جس پر اب میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ تاہم امر واقعہ یہ ہے کہ شیطان ہیررٹ ولمرٹ جس کا ذکر آپ نے کیا ہے طالع منحوس کی طرح ہر وقت میرا پیچھا کرتا رہا ہے۔ اور میری زندگی کے بہترین موقعے محض اس بدکردار کی وجہ سے ضائع ہوئے ہیں مصیبت یہ ہے کہ میں کم و بیش اس کے اختیار میں ہوں۔ خدا اس کو غارت کرے" لینوور نے اس طرح تقریر کرتے ہوئے کہا گویا وہ حالت جوش میں اپنے دل سے باتیں کرتا رہا ہو۔ "میں نے جو بتاؤ اس سے کیا ہے اس کی وجہ سے میں اس دہشت کو بھی اپنے دل سے نکال نہیں سکتا۔ کہ شاید میرے انگلستان پہنچنے پر وہ کوئی طریقہ مجھ کو مبتلائے مصیبت کرنے کا نکال لے۔ اور میرا انگلستان گئے بغیر کام چلتا نہیں۔ بارہا جی میں آتی ہے کہ اس سے خوفناک بدلہ لوں۔ اور ایک لمبا گمنام خط سر میتھیو کے نام لکھ کر لیڈی کیلینتھ کا واقعہ اس سے بیان کر دوں... لیکن نہیں۔ یہ اسلئے ناممکن ہے کہ اسے فوراً مجھ پر شبہہ ہو جائیگا۔ اور اس کے بعد... ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ بڈھا بیرونٹ اس کو معاف کر دے۔"

"مسٹر لینوور" جہاز کے نائب افسر نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "آپ کی

گفتگو میری سمجھ میں خاک نہیں آئی۔ آپ جو باتیں کہہ رہے ہیں وہ میرے لئے معمے سے کم نہیں۔ اس لئے جو کچھ آپ کو کہنا ہو واضح اور صاف کہیئے۔"

"میں دوبارہ آپ سے معافی مانگتا ہوں" کبرٹرے نے جلدی سے رکتے ہوئے کہا "حالتِ جوش میں کئی غیر متعلق باتیں میرے منہ سے نکل گئیں۔"

"مگر ان سے کم ازکم اتنا واضح ہو گیا" نائب افسر نے کہا۔ کہ یہ شخص جوزف ولمٹ گو ذاتی طور پر آپ کا دشمن ہے۔ مگر ہم سے اس کا کوئی تعلق نہیں... لیکن آہ۔ ایک نیا خیال اور میرے دل میں پیدا ہوا ہے اور میں اس سلسلہ میں ایک سوال آپ سے پوچھتا ہوں جس کا جواب آپ کو ایمانداری سے دینا چاہیئے۔ امر دریافت طلب یہ ہے کہ کیا آپ نے اس معاہدہ کی اطلاع جو ہمارے درمیان ہوا تھا۔ کسی اور کو تو نہیں دی اور کسی تیسرے شخص کو تو ان باتوں کا حال معلوم نہیں ہوا؟ کیونکہ اگر ایسا ہے۔ اور آپ نے ازروئے حماقت ہمارے جہاز کا حال اس شخص ولمٹ کے کانوں تک پہنچ جانے دیا ہے۔ تو پھر ہم کو سمجھ لینا پڑے گا کہ وہ کسی بری نیت سے ہی ہمارے جہاز پر آیا تھا۔ اور ہمیں از سرِ نو یہ رائے قائم کرنی پڑے گی کہ وہ جاسوس ہے۔ اس لئے مسٹر لبنوور جو بات ہو صاف صاف کہیئے۔ اور ہم کو مبتلائے غلط فہمی نہ کیجئے۔ اگر واقعی آپ نے اس طرح کی ناعاقبت اندیشی کی ہے تو پھر ہمارے معاہدہ کا خاتمہ سمجھئے۔ اور اپنی مطلب برآری کا کوئی اور ذریعہ تلاش کر لیجئے۔ جس طرح ہم نے صاف گوئی کی ہے اسی طرح آپ بھی کیجئے۔ ورنہ خطرہ کا سامنا ہم دونوں کے لئے ہوگا..."

"صاحب میں آپ کو سچے دل سے یقین دلانا چاہتا ہوں" لبنوور نے کہا۔ "کہ میں نے اس وقت تک کوئی بات نہ ایسی کی اور نہ کہی ہے۔ جو آپ لوگوں کو مبتلائے مصیبت کرنے والی ہو۔ افسوس آپ کو معلوم نہیں۔ میں کتنا محتاط آدمی ہوں۔ اور تو کیا۔ میں نے اپنے ارادوں کا حال اپنے نائب ڈورچسٹر پر بھی ظاہر نہیں کیا۔ پس غیر ممکن ہے

کہ ولمٹ کو ہمارے تعلقات کا حال معلوم ہو۔ اس کے متعلق جو الفاظ میرے منہ سے نکلے وہ محض حالتِ جوش میں نکلے تھے۔ ممکن ہے میری سوچی ہوئی تجویز کی بھنک کسی ذریعہ سے اس کے کانوں تک پہنچ گئی ہو۔ تاہم اس تجویز کا پورا حال کسی طرح اس کو معلوم نہیں۔"

"تو اس صورت میں" نائب افسر نے کہا۔ "آپ لوگوں کی عداوت آپ کو مبارک ہو۔ ہمارا اس جھگڑے سے کوئی واسطہ نہیں۔"

"آپ کا کہنا ٹھیک ہے" لینوور نے جو انتہائی ضبط کی کوشش کے باوجود اپنے مزاج کی کڑواہٹ پر غالب نہ آسکتا تھا۔ تیغ لہجہ میں کہا۔ "میں اکیلا اس پاجی سے بہتر بھگت سکتا ہوں تاہم بتایئے کیا اس کی جائے سکونت آپ کو معلوم ہے؟"

"ہاں وہ اس ہوٹل میں رہتا ہے" نائب افسر نے اس ہوٹل کا نام لیتے ہوئے جواب دیا جس میں میری سکونت تھی۔ "اور اب میرے خیال میں اس ملاقات کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔ آپ کو مجھے ڈھائی سو پونڈ ادا کرنے ہیں وہ دے دیجئے۔ اس کے بعد کل رات دس بجے دریا کے گھاٹ پر آجایئے۔ کشتی آپ کو جہاز پر لے جانے کے لئے تیار ہوگی۔"

اس کے بعد تھوڑی دیر طلائی سکوں کے کھنکھنانے کی آواز سنائی دیتی رہی۔ معلوم ہوا لینوور طے شدہ رقم گن گن کر ڈھیریاں لگاتا اور جہاز کا نائب افسر اُن کو جمع کرتا جاتا ہے۔

"بس اب میں رخصت ہوتا ہوں۔" آخر کار نائب افسر نے کہا۔

"ٹھہریئے میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں" کبڑے نے کہا۔ "میرا ارادہ اس ہوٹل کی طرف جانے کا ہے جس میں وہ ناہنجار ولمٹ رہتا ہے۔"

"آپ اس کی تکلیف نہ کیجئے۔" نائب افسر نے روکتے ہوئے کہا۔ "مصلحت

چاہتی ہے کہ کوئی شخص ہم کو یکجا نہ دیکھے۔ اس لئے مجھے چلنے دیجیئے۔ اس کے دس منٹ بعد آپ بھی آسکتے ہیں۔ ایک چھوٹا سا دوستانہ مشورہ میں اور آپ کو دیتا ہوں یعنی جو کچھ آپ کو کرنا ہو سوچ سمجھ کر کیجئے۔ حالتِ جوش میں جو کام کیا جائے اس میں انسان ہمیشہ دھوکا کھاتا ہے۔"

یہ کہہ کر جہاز ایقین کا نائب افسر رخصت ہو گیا۔ اس کے جانے کے چند منٹ بعد لینو ور نے گھنٹی بجائی جس کے جواب میں مالک مکان عورت حاضر ہوئی۔ اس سے لینو ور نے دریافت کیا "کیا مسٹر ڈورچیسٹر رخصت ہو گیا؟" جس کے جواب میں عورت نے کہا "اس کو گئے پاؤ گھنٹہ ہو گیا۔"

"اچھا تو میں بھی رخصت ہوتا ہوں۔" لینو ور نے جواب دیا "آپ رات کے آٹھ اور نو بجے کے درمیان میرے لئے گرم کھانا تیار رکھئے۔"

مالک مکان عورت رخصت ہو گئی تو قریباً دس منٹ تک لینو ور پنجرہ میں بند وحشی حیوان کی طرح پاس والے کمرہ میں بے تابانہ ٹہلتا رہا۔ پھر وہ بھی دروازہ بند کر کے رخصت ہوا۔ اور سیڑھیوں پر اس کے بھاری قدموں کی آواز فاصلہ پر مٹتی سنائی دینے لگی۔

اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر میں نے وہ گفتگو جو پیشتر ڈورچیسٹر اور لینو ور کے درمیان ہوئی تھی کاسمو سے بیان کی۔ کیونکہ جیسا ناظرین کو یاد ہو گا وہ باتیں جو کیبرٹے اور جہاز کے نائب افسر کے درمیان ہوئی تھیں ان کو کاسمو نے پوری طرح سمجھ لیا تھا۔

سارا حال بیان کرنے کے بعد میں نے کاسمو سے کہا "اب بتاؤ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ کیا لینو ور کو فوراً گرفتار کرا دینا واجب ہو گا؟"

"اس کا فیصلہ میں اکیلا نہیں کر سکتا۔" کاسمو نے جواب دیا "اس کے علاوہ

ہمیں کوئی کام جلدی میں نہ کرنا چاہیئے۔ بہتر ہے کہ ہم سینیٹر پوڈٹی سی سے مشورہ لیں۔ پس آپ سیدھے ان کی کوٹھی کی طرف چلیے۔ میں ہوٹل کو جاتا ہوں۔ اور لیونورڈ سے پہلے اس جگہ پہنچ کر اگر کوئی بات اس کو دریافت کرتے دیکھوں گا تو اس طرح کے جواب اس کو دلاؤں گا کہ وہ بالکل ہی غلط راہ پہ جا پڑے۔ اور ہم اس اثنا میں جج صاحب سے مشورہ لے کر جیسا مناسب ہو عمل کر سکیں۔"

"مگر اس اثنا میں سر میتھیو، مسز لیونورڈ اور انیبل کا کیا ہوگا؟" میں نے جلدی سے کہا "کیا مجھے فوراً لیگ ہارن جا کر..."

"نہ گھبرائیے" ہمکاسمی قطع کلام کر کے بولا "ابھی ہمارے پاس کافی وقت ہے میں ایک سفری گاڑی جج صاحب کے مکان پر لیتا آؤں گا۔ تاکہ سینیٹر پوڈٹی سی سے مشورہ کرنے کے بعد آپ فوراً لیگ ہارن روانہ ہو سکیں۔ اور اب آپ جلد از جلد ان کے پاس جائیے"

یہ کہہ کر وہ خود بھی جلدی سے باہر نکلا۔ اور اس وقت سے پہلے کہ میں بچھواڑے کے صحن میں پہنچتا دیوار پھاند کے اس مکان پر پہنچ گیا۔ جس میں درزی کی سکونت تھی۔ میں بھی اسی راہ سے پیچھے لوٹا۔ اور تیز چلتا مختلف بازاروں سے گذر کر جج صاحب کی کوٹھی کی طرف ہو لیا۔ لیکن گو میری رفتار کافی تیز تھی۔ تاہم میرے لئے ان خیالات کے اثر سے محفوظ رہنا غیر ممکن ہوا جو میرے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔ اور وہ کتنے عجیب اور متضاد خیالات تھے! کس قدر حیرت انگیز باتیں میں نے پچھلے دو گھنٹوں کے عرصہ میں سنی تھیں۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ ڈورچیسٹر نے بظاہر دوست بن کر لیگ ہارن کے ہوٹل میں سر میتھیو ہیمبلیٹن اور خواتین سے تعلقات پیدا کئے ہیں حالانکہ درحقیقت وہ شیطان صیرت لیونورڈ کا سازشی تھا اور اس کی طرف سے کسی گہری اور خوفناک سازش کے سلسلہ میں کام کر رہا تھا۔ اب وہ لیونورڈ سے نئی ہدایات پا لینے کے بعد

ان کی تعمیل کرنے بیگ ہارن واپس گیا تھا۔ اس سلسلہ میں یہ سوال بھی میرے دل میں پیدا ہوا کہ ان خوفناک سازشوں کا جو سر میتھیو ہیبلیٹن اور اس کے متعلقین کے بارے میں کی جا رہی ہیں اصلی مدعا کیا ہے؟ صاف ظاہر تھا کہ وہ لوگ سر میتھیو، میری عزیز از جان انیبل اور اس کی ماں کو ڈاکوؤں کے حوالہ کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ اس ذریعہ سے ان کو گرفت میں لے کر ناہنجار لیبنوور از سر نو وہ شرطیں سر میتھیو ہیبلیٹن سے منوا سکے۔ جن کی تفصیل میں نے پیتوجہ کی سرائے میں اس کی پاکٹ بک کے کاغذات سے معلوم کی تھی۔ جیسا کہ ناظرین سمجھ سکتے ہیں یہ سب باتیں میرے جی کو سخت ہراساں کرنے والی تھیں۔ تاہم ان میں ایک بات ایسی تھی جس سے خوشی کی تیز لہر میرے بدن کے ہر حصّہ میں پھر گئی۔ اور جو مجھ کو یقیناً خورم و مسرور کرنے کا ذریعہ ثابت ہوتی۔ اگر اس سلسلہ میں بعض اور تفکرّات دامنگیر نہ ہوتے۔ وہ بات جو میری غیر معمولی خوشی کا موجب بنی، یہ تھی کہ لیبنوور نے اپنے منہ سے تسلیم کیا تھا کہ وہ میرا ماموں نہیں ہے جیسا اس سرگذشت کے ناظرین کو معلوم ہے میرے اپنے دل میں یہ خیال مدت سے جاگزیں تھا کہ وہ میرا ماموں نہیں ہے ورنہ ایسا ہیبت ناک شخص میرا اتنا قریبی رشتہ دار ہو سکتا ہے۔ تاہم اس وقت تک یہ خیال محض ایک شبہہ کا درجہ رکھتا تھا حالانکہ اب اس نے یقین کی صورت اختیار کر لی تھی۔ اس طرح ان گہرے اسرار میں سے ایک جو میری زندگی سے وابستہ تھے غیر متوقع طریقہ پر حل ہو گیا۔ اور میں یہ جان کر خدا کا شکر ادا کئے بغیر نہ رہ سکا کہ ایسا بدصورت آدمی میرا رشتہ دار نہیں ہے!

اس کے علاوہ کئی خیالات اور تھے جو سینیر پورٹی سی کے بنگلہ کی طرف جاتے ہوئے میرے دل میں پیدا ہوئے۔ بڑا سوال یہ تھا کہ یونانی قزاقوں کو میرے حالات کا اتنا وسیع علم کیونکر ہوا؟ کیونکر انہوں نے جانا کہ میں سینیر پورٹی سی سے

واقف ہوں۔ اور کیونکر ان کو معلوم ہوا کہ اس شہر میں میری آمد ایک اہم نجی کام کے سلسلے میں ہوئی ہے۔ جس کی نوعیت وہ انتہائی کوششوں کے باوجود معلوم نہ کر سکے تھے۔ پھر اس کے علاوہ ایک دن کے عرصہ میں کیونکر ان کو معلوم ہو گیا کہ وہ شبہ جو میرے جاسوس ہونے کے متعلق ان کے دلوں میں پیدا ہوا تھا در اصل غلط ہے۔ اور اس کے بعد دفعتاً ایک بالکل ہی نیا خیال میرے دل میں پیدا ہوا۔

"کچھ شک نہیں" میں نے اپنے آپ سے کہا۔ "کنارس آج کسی وقت نوٹرس سے ملنے گیا ہوگا کیونکہ وہ کل رات ایسا کرنے کا ارادہ ظاہر کرتا تھا اس جگہ جا کر اس نے اس وعدہ کے مطابق جو مجھ سے کیا تھا جہاز ایتھین کے کپتان اور ملاحوں کو اس بات کا یقین دلایا کہ جوزف ولمٹ جاسوس نہیں ممکن ہے اس سلسلہ میں اپنے بیان کے ثبوت کے طور پر یہ بھی اس نے ان کو بتایا ہو کہ وہ ایک نجی کام کے لئے اس شہر میں وارد ہوا ہے ورنہ اور کون ہے جس کی زبانی ڈاکوؤں کو ان حالات کا علم ہو سکا ہوگا۔ اس میں شک نہیں کنارس کے اس بیان سے اب تک کوئی نقصان پیدا نہیں ہوا۔ تاہم ایسا ہونا باعث حیرت نہ تھا۔ درحقیقت کنارس کو اس طرح کی باتیں ان لوگوں سے بیان ہی نہ کرنی چاہیئے تھیں۔ پھر اس کے علاوہ جج صاحب نے بذات خود اس کو بہت کچھ سمجھا دیا تھا۔ خیر اس میں شک نہیں کہ اس نے کسی برے ارادہ سے ایسا نہ کیا ہوگا۔ اور یہ معلوم کرنے کے بعد کہ میں نوٹرس کے دل سے بدگمانی رفع کرنے کا کتنا خواہشمند ہوں اس نے میرے فائدہ کے لئے یہ سب باتیں کہی ہوں گی۔ اس کے ساتھ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کو جہاز ایتھین کے ملاحوں کی خصلت کا اصلی حال معلوم نہ ہو۔ بہت سے بہت وہ ان کو

اس طرح کے آدمی سمجھتا ہے جو محصول بحری سے بچنے کے لئے چوری چھپے مال لے جایا کرتے ہیں۔ پھر اس کے ہم وطن نوٹرس کو گھوڑے سے گر کر جو چوٹ آئی ہے اس کی وجہ سے بھی وہ اس سے دلی ہمدردی رکھتا ہے۔ کاش اس کو جہاز کے خطرناک حالات کا علم ہوتا۔ مگر کوئی بات نہیں۔ میں آج رات کاسمو کی زبانی سب حال اس سے کہلا دوں گا۔ ایک ایسے نیک دل اور نیک طینت آدمی کے لئے جیسا کہ میرا دوست ہے مجھے ہر طرح کی امداد پر آمادہ و تیار رہنا چاہیئے۔ آہ۔ اگر وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے ان بحری ڈاکوؤں کی گرفت میں آ گیا اور وہ اس کو بھگا کر کہیں لے گئے تو اس کی مہ جبین یونورا کا کیا حال ہو گا۔ عجب نہیں وہ لوگ محض اس نیت سے کنارس کو بھگا کر لے جائیں کہ وہ اس کی آزادی کا معقول معاوضہ اس کے رشتہ داروں سے طلب کر سکیں گے۔ پس میرا فرض ہے کہ اپنے دوست کو سارے حالات سے خبردار کر دوں۔ ایسا کرتے ہوئے میں سینیر پورٹی سی کے متعلق بھی اپنا فرض پورا کر سکوں گا۔ جنہوں نے اسے اپنی فرزندی میں لینا قبول کیا ہے۔ یہ سہ گونہ فرض ہے جو مجھے کنارس سینیر پورٹی سی اور حسین یونورا کی خاطر ادا کرنا چاہیئے۔"

پھر ایک سوچ اور بھی میرے دل میں پیدا ہوئی۔ بالفرض نوٹرس اس دوستانہ مدد کی وجہ سے جو کنارس نے حادثہ کے موقعہ پر اسے دی تھی۔ اس پر سختی نہ کرنا چاہے تو کیا عجب اس خوشنما لیکن خوفناک جہاز کا اصلی کپتان دراز پولا بے رحم ہو۔ اور وہ کنارس کے برخلاف کوئی سخت تدبیر عمل میں لانے پر آمادہ ہو جائے۔ بہر حال کسی صحیح الدماغ آدمی کو ڈاکوؤں کی شرافت یا نیک نیتی پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے۔"

جج پورٹی سی کی کوٹھی کی طرف جاتے ہوئے یہ خیالات تھے۔ جو میرے

دل میں پیدا ہوئے اور ان کے سلسلے میں کئی باتیں اور بھی میرے ذہن میں آئیں۔ لینو در کی ڈور چسٹر سے جو باتیں ہوئی تھیں ان سے ارل آف ایکلسٹن کے اس بیان کی تصدیق ہو گئی تھی کہ اس کا کبرڈے کی موجودہ سازشوں سے کوئی تعلق نہیں۔ گو میگلیانو کے کھنڈروں کے پاس گفتگو کے سلسلہ میں ہز لارڈشپ کا نام زیر بحث آیا تھا اور اس طرح یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ شہر روما میں جو اطلاع مارکواد برنی ٹ کے ساتھیوں نے مجھ کو دی تھی بالکل صحیح تھی۔ ان کا یہ بیان بھی بالکل درست تھا کہ لینو در اور ڈور چسٹر نے اپنی گفتگو کے دوران میں میرا نام لیا تھا لیکن جس طرح لارڈ ایکلسٹن کا نام روپیہ کی وصولی کے سلسلہ میں لیا گیا تھا اس طرح میرا نام لینو در اور اس کے بدقماش ساتھی ڈور چسٹر نے غصہ اور جوش کی حالت میں لیا ہو گا۔

مگر ان خیالات کو لمبا کرنے سے کیا حاصل؟ فی الحال میرا سب سے بڑا فرض انیبل، اس کی ماں اور اس کے نانا کو اس خوفناک سازش سے بچانا تھا جو ان کے برخلاف سوچی جا رہی تھی۔ اگر میں اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گیا تو اس مبارک دن کو جب مجھے سن رسیدہ بیر دنٹ کے پاس جا کر انیبل کے لئے درخواست پیش کرنا تھا۔ اس نازنین سے شادی کرنے کے متعلق میرا حق اور بھی مضبوط ہو جائے گا۔ اس صورت میں اگر ناہنجار لینو در نے کچھ باتیں میرے برخلاف بھی سر میتھیو سے کہہ دیں تو ان کو کوئی خاص اہمیت نہ دی جائے گی۔

ان خیالات کی الجھن میں پھنسا ہوا میں آخر کار جج پورٹی سی کے مکان کے دروازہ کے پاس جا پہنچا۔

باب ۱۲۴

جج صاحب کے مکان پر

میں جب اندر گیا تو سینیر پورٹی سی اپنی بھتیجی کے ساتھ کھانے کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ مگر کنارس اس جگہ موجود نہ تھا۔ لیونورا نے مجھ کو دیکھ کر قدرتی طور پر یہ نتیجہ نکالا کہ ضرور کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آیا ہوگا۔ اور میں نے بھی اس کو بتایا کہ یہی امر واقعہ ہے۔

"مگر آپ کا ساتھی کاسمو اب کہاں ہے؟" جج صاحب نے پوچھا۔

"وہ بھی آپ کا مشورہ لینے عنقریب یہیں آجائے گا۔" میں نے جواب دیا۔

"اس صورت میں اس کے آنے تک ہم لوگوں کو کھانے سے فارغ ہو جانا چاہیئے۔" جج پورٹی سی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے بعد اپنی بھتیجی کی طرف دیکھ کر "میری عادت ہے کاروباری معاملات کا ذکر عورتوں کی موجودگی میں نہیں کیا کرتا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ مجھے لیونورا کی فراست یا دور اندیشی میں کلام ہے یا میں اس کی عاقبت اندیشی کے متعلق کوئی شبہ رکھتا ہوں۔ ... نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے ..."

"بلکہ چچا جان کی عادت ہے وہ ہر معاملہ میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔" لیونورا نے مسکراتے ہوئے کہا: "ان کا دستور ہے ایک دوست کے معاملات کا ذکر کبھی کسی دوسرے کے روبرو نہیں کرتے۔"

"یہی اصول میں نے مدت العمر برتا ہے۔" سینیر پورٹی سی نے کہا" اور مجھے

یقین ہے کہ وہ ہر لحاظ سے بہتر اور مکمل ہے۔"

اس وقت ایک نوکر نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ کھانا میز پر آگیا ہے۔ جس کے بعد ہم پاس والے کمرے میں چلے گئے۔ شروع میں یونورا کی توجہ کسی اور طرف لگی ہوئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کے خیالات کی رَو بہت دور پہنچی ہوئی ہے بلکہ ایک دو بار میں نے دیکھا کہ وہ اپنے چچا کی طرف محبت آمیز لیکن اُداس نظروں سے دیکھنے لگی لیکن جلدی ہی وہ بھی ہماری گفتگو میں حصّہ لینے لگ گئی۔ وہ بڑی سمجھدار خاتون تھی اور ہر طرح کی باتوں میں بسہولت شریک ہو سکتی تھی۔ خدا نے جتنا حُسن اس کو دیا تھا اتنی ہی اور خوبیاں بھی بخشی تھیں۔ گویا ہر لحاظ سے وہ ایک باکمال مایہ ناز خاتون تھی جس پر کوئی خوش نصیب انسان بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ یہ خیالات تھے جو کھانے کی میز پر اس کے پہلو میں بیٹھے ہوئے میرے دل میں پیدا ہوئے۔ اور میں اس کے حُسنِ اخلاق، ذہانت اور طرز کلام سے بہت متاثر ہوا۔ آخر جب فواکہات کا دور ختم ہوا تو یونورا کمرہ سے رخصت ہو گئی۔ تاکہ میں اس کے چچا سے وہ باتیں کر سکوں جو ہم اس کی موجودگی میں نہ کر سکے تھے۔ رخصت ہونے سے پیشتر وہ اس سے محبت کے ساتھ بغلگیر ہوئی۔ اور سینیر پورٹی سی نے بھی پدرانہ شفقت کے ساتھ اس سے پیار کیا۔

یونورا کے چلے جانے کے بعد میں نے وہ سارے واقعات جو پچھلے چند گھنٹوں کے عرصہ میں پیش آئے تھے یا یوں کہنا چاہیئے کہ جن کی کیفیت قہوہ خانہ میں چھپ کر میں نے سُنی تھی سینیر پورٹی سی سے بیان کئے۔ انہوں نے ان حالات کو گہری توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سُنا۔ اور جب میں سارا حال کہہ چکا تو اظہارِ رائے سے پیشتر تھوڑی دیر سوچتے رہے۔

"میرے خیال میں بہتر ہو کہ ہم کاسمو کا انتظار کر لیں!" آخر کار جج صاحب نے

کہا" کیونکہ جو باتیں فی الحال ہم بیں ہوں گی وہ ضرور اس سے بھی بیان کرنی پڑینگی ہاں ایک بات ضرور ہے یعنی جس طرح ممکن ہو آپ کو چاہیئے کہ آج رات لیگ ہارن روانہ ہو جائیں اور اس جگہ شیطان میرٹ ڈور چیسٹر کا راز فاش کریں۔ بلکہ میں تو چاہتا ہوں کہ آپ اس بات کا خیال نہ کرکے کہ ہمیں لینو ور اور ان قابل نفرت بحری ڈاکوؤں کے متعلق کیا کارروائی کرنی پڑے گی اس کو فی الفور حکام ٹسکنی کے حوالہ کردیں۔"

یہ الفاظ جج صاحب کے منہ سے نکلے ہی تھے کہ ایک اور نوکر بند لفافہ لے کر حاضر ہوا جو شام کی ڈاک سے آیا تھا۔ جج صاحب نے اسے کھول کر مضمون پڑھا۔ جو بالکل مختصر تھا۔ اس کے بعد مجھے مخاطب کرکے کہا" اگر آپ قہوہ خانہ کی گفتگو سے ہی یہ بات معلوم نہ کر چکے ہوتے کہ سر میتھیو ہیسلیٹن، مسز لینو ور اور مس ہٹنگ لیگ ہارن میں مقیم ہیں۔ تو میں اس اطلاع کے مطابق جو ابھی موصول ہوئی ہے یہ خبر آپ کو سنا سکتا۔ یاد ہوگا میں نے وعدہ کیا تھا کہ اٹلی کے بڑے بڑے شہروں کے ذمہ دار حکام کو خط لکھ کر اس بارے میں دریافت حال کردوں گا۔ چنانچہ یہ میری خط و کتابت کا نتیجہ ہے۔ اس خط میں بتایا گیا ہے کہ سر میتھیو اور خاتونیں گذشتہ چند ہفتوں سے لیگ ہارن میں قیام پذیر ہیں۔ اور ہاں اس سلسلہ میں یہ بھی یاد آگیا... گو ممکن ہے پہلے ہی آپ کو اس کا علم ہو کہ لارڈ اور لیڈی ایکلسٹن بھی کچھ عرصہ پیشتر وہیں تھے۔"

"میں نے اس کو پرسوں اس ہوٹل میں دیکھا تھا جس میں میرا اپنا قیام ہے"۔ میں نے اس پر کہا۔

"مجھے معلوم ہے"۔ سینیر پورٹی سی نے جواب دیا" کاسمو نے اس کا حال مجھ سے کہہ دیا تھا ورنہ میں اسی کی معرفت یہ اطلاع آپ کو بھجوا دیتا۔ کل صبح

پروانۂ راہداری کے دفتر سے یہ اطلاع بھی مجھے موصول ہوئی تھی کہ لینو ور یہاں آ گیا ہے مگر اس کی خبر میں نے اس لئے آپ کو نہ دی کہ کاسمو نے مجھ کو بتایا تھا کہ ایک اتفاقی واقعہ سے آپ کو اس شہر میں لینو ور کی موجودگی کا حال پہلے ہی معلوم ہو چکا ہے۔"

میں نے ان سب باتوں کے لئے جج صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا۔ "آپ نے میرے حال پر بہت بڑی عنایت کی کہ کاسمو جیسا معتمد نائب میری مدد کے لئے بھیجا۔"

"رہ گیا ان بحری ڈاکوؤں کا معاملہ" سینیر پورڈسی نے اس کے تھوڑی دیر بعد کہا۔ "تو مجھے امید ہے ان کی گرفتاری جلدی ہی عمل میں آ سکے گی۔ میں نے مختلف بندرگاہوں میں قاصد بھیج کر آسٹریا کے جنگی جہاز ٹائی رول کے بارے میں دریافتِ حال کیا تھا۔ اب آپ کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ یہ جہاز پچھلے دنوں ادسٹیا میں تھا۔ فی الحال ہوا کا رُخ مخالف ہے۔ اس لئے اس کو یہاں آنے میں دقّت ہو گی۔ تاہم عین ممکن ہے کہ ہوا کے رُخ میں جلدی ہی تبدیلی واقع ہو جائے جس کے بعد وہ فوراً یہاں پہنچ جائے گا۔"

"اور کیا آپ کے پاس اس شہر میں اتنی فوج نہیں ہے کہ جہاز ایتھین پر علم کھلا حملہ کر دیا جائے؟"

"آہ آپ سمجھے نہیں۔ جہاز ایتھین کے متعلق سوال طاقت کا نہیں بلکہ مصلحت کا ہے۔" جج پورڈسی نے کہا۔ "اگر اس پر حملہ کیا گیا تو وہ یقیناً فرار کی کوشش کرے گا۔ حالانکہ ہم چاہتے ہیں وہ کل رات تک یہیں رہے۔ کیونکہ اوّل تو جہاز ٹائی رول کل تک آ جائے گا لیکن اگر وہ نہ آ سکا تو قریب تر ضرور ہو گا۔"

اس گفتگو میں تھوڑی دیر وقفہ ہوا تو میں نے اس مہلت سے فائدہ

اُٹھا کر ایک اور ذکر چھیڑا اور کہا "میں آپ کا ممنون احسان ہوں کہ آپ نے سینیر کنارس کو مجھ سے ملنے کی اجازت دی"

جج صاحب کے چہرہ پر سنجیدگی کے آثار پیدا ہو گئے۔ فرمایا "مجھے افسوس ہے آپ آج رات رخصت ہو رہے ہیں حالانکہ میری دلی خواہش تھی کہ آپ چند دن اور ٹھہرتے۔ کیونکہ کنارس کے بے حد اصرار پر میں نے اس بات کی اجازت دے دی ہے کہ لیونورا سے اس کی شادی کی رسم کل ادا ہو جائے"

"کیا فرمایا۔ کل؟" میں نے متعجبانہ پوچھا۔ کیونکہ اس کا مجھے خواب میں بھی خیال نہ آسکتا تھا۔ کہ سینیر پورٹی سی کو اس قدر جلدی اپنی عزیز بھتیجی سے جدا ہو جاتا ہے۔

"ہاں کل" سینیر پورٹی سی نے کہا۔ اور یہ کہتے ہوئے اس کے چہرہ پر اُداسی کی جھلک چھا گئی۔ لیکن فوراً ہی ضبط کر کے اس نے کہا "خوشی کی بات یہ ہے کہ لیونورا فوراً مجھ سے جدا نہ ہو گی۔ دراصل کنارس کو اپنے چچا امیر البحر کی طرف سے ایک ضروری خط موصول ہوا تھا جس میں کسی خانگی معاملہ کے متعلق اس کو فوراً ایتھنز بلایا ہے۔ کنارس چونکہ انکار نہیں کر سکتا اس لئے کل رات وہ اس شہر سے رخصت ہو جائیگا۔ اس کا اندازہ ہے کہ اسے قریباً ڈیڑھ ماہ غیر حاضر رہنا پڑے گا۔ اس اثنا میں لیونورا یہیں میرے پاس ٹھہرے گی۔ پس کل کی رسم محض ایک سرسری رسم ہو گی اور لیونورا کو اسی وقت رخصت نہ کیا جائے گا۔ آپ نے دیکھ ہی لیا ہے کہ لیونورا کس قدر حوصلہ مند لڑکی ہے۔ گو میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ محض اس خیال سے ہمت برقرار رکھے ہوئے ہے کہ مجھے اس کی خاطر اُداس نہ ہونا پڑے۔ کیونکہ اپنے جی میں وہ بھی اس دن کو یاد کر کے بہت پریشان ہوتی ہے جب اس کو آخر کار مجھ سے جدا ہونا پڑے گا۔ کالسٹنٹائین لازمی طور پر اس کو اپنے ساتھ اپنے وطن

میں لے جائے گا لیکن جیسا میں نے پیشتر کہا ہے اس موقعہ پر لیونورا کے دل میں خوشی اور غم کے مشترک احساسات ہیں۔ جیسا کہ لڑکیوں کے دلوں میں عموماً ہوا کرتے ہیں۔ اور لیونورا بھی اس قاعدے سے مستثنیٰ نہیں ہے۔"

"میرے خیال میں رسم شادی ادا کرنے میں اتنی عجلت محض اس لئے کی گئی ہے" میں نے کہنا شروع کیا کہ سینیر کنارس، اس وقت تک علیحدگی کا صدمہ برداشت نہ کر سکتے تھے حتیٰ کہ ان کو اس بات کا پورا یقین ہو جائے کہ لیونورا پورٹی سی دائمی طور پیمان کی ہو گئی اور آئندہ کوئی طاقت ان دونوں کو جدا نہ کر سکے گی۔"

"ہاں ایسا ہی سمجھئے" جج صاحب نے جواب دیا" گو اس کا مطلب یہ نہیں کہ کنارس کو اس بارے میں کوئی شک و شبہ تھا۔ کہ میری عزیز بھتیجی اس کے بارے میں اپنے خیالات تبدیل کر سکتی ہے۔ یا وہ غیر حاضری میں اس کو فراموش کر دے گی۔ یا کوئی دوسرا نوجوان اس کے دل میں جگہ پا سکے گا۔ نہیں وہ ان سب باتوں کے نا اہل ہے اور اس کے متعلق اس قسم کے خیالات کو دل میں جگہ دینا ہی اس کی توہین کے برابر ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ ملک یونان میں اس طرح کی شادیاں عموماً ہوتی رہتی ہیں۔ اور کنارس نے مجھ کو اس بات کا پورا یقین دلایا ہے کہ اس طرح کی خلاف توقع علیحدگی پیش آنے کی صورت میں شادی کی رسم ادا کرنا معیوب تصور نہیں ہوتا۔ اس بنا ئے استدلال پر اس نے بزور مجھ سے درخواست کی ہے کہ رسم شادی جس طرح ممکن ہو، ادا کر دی جائے۔ کیونکہ اس صورت میں میں صدمۂ جدائی بہتر برداشت کر سکوں گا اس کی درخواستوں سے مجبور ہو کر آخر کار مجھے اپنی رضامندی صادر کرنی پڑی۔ کیونکہ مجھے خیال آیا کہ اگر شادی کی رسم فوراً ادا ہو جائے اور دائمی رخصت سے پیشتر لیونورا چند ہفتے میرے پاس رہ سکے تو میں اس درنج کو جو اس کی جدائی سے میرے اپنے دل کو ہونا ہے برداشت کرنے کے بہتر قابل ہو جاؤں گا۔ اس کے علاوہ مسٹر ولمٹ"

سینیر لپوریٹی سی نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا: "ممکن ہے میری رضا مندی کی تہ میں بعض خود غرضانہ خیالات بھی پوشیدہ ہوں... لیکن نہیں۔ مجھے ان کو خود غرضانہ نہ کہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس معاملہ میں سب سے زیادہ خیال مجھے لیونورا کی اپنی بہتری کا ہے۔ اور اب سنئے میں اس سلسلہ میں کوئی بات آپ سے چھپا کر رکھنا نہیں چاہتا۔ واقعات یہ ہیں کہ لیونورا بجائے خود مالدار نہیں۔ میری موت کے بعد میری جائداد کا صرف قلیل حصہ اس کو ملے گا۔ کنارسن دولت مند ہے۔ ایک اونچے گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔ عزت دار ہے اور ازل سے آخر تک اس کا طرز عمل اخلاق اور صاف گوئی پر مبنی رہا ہے۔ پس ایک ایسے اچھے بر کو ذرا سی بات کے لئے چھوڑنا یا شکایت کا موقعہ دینا کم از کم مجھ کو ناپسند ہے۔ جب ان کی شادی ہونی ہی ہے، تو آج ہو گئی تو کیا اور چند ماہ کے بعد ہوئی تو کیا۔ یہ اس کا ایک وہم تھا کہ اس نے رخصت ہونے سے پہلے شادی کے سوال پر زور دیا۔ بہر حال میں نے انکار مناسب نہ سمجھا اب کل یہ رسم ادا ہو جائے گی۔ اگرچہ جیسا سمجھا جا سکتا ہے اس موقعہ پر کسی طرح کی دھوم دھام نہ ہو گی۔ کچھ دوست البتہ جمع ہوں گے۔ اور مجھے بے حد افسوس ہے کہ حالات پیش آمدہ کی وجہ سے آپ ان میں شامل نہ ہو سکیں گے"

میں نے جج صاحب کا اُن کی عنایت کے لئے دوبارہ شکریہ ادا کیا اور دولھا دلہن کی خوشی کے لئے دعا کی۔ زیادہ غور کرنے پر کنارسن کا طرز عمل غیر معمولی یا عجیب بھی معلوم نہ ہوا۔ اس کی طرف سے شادی کے معاملہ میں اس قدر عجلت کا اظہار اس کی طبیعت کے عین مطابق تھا۔ چنانچہ وہ گفتگو مجھے یاد آئی۔ جو روما سے سوٹیا دکشیا کی طرف آتے ہوئے ہم میں ہوئی تھی۔ اور وہ اس کے وہم آمیز کلمات بھی یاد آئے جو اس نے جج صاحب کی کوٹھی کی طرف آتے ہوئے مجھ سے کہے تھے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو کسی واقعہ کے متعلق تب تک مطمئن نہیں ہوتے حتیٰ کہ وہ واقعہ ظہور میں آ جائے۔

اور جن کو یہ وہم ہر وقت لگا رہتا ہے کہ شاید کوئی غیر معمولی سانحہ ہماری امیدوں کو قبل از وقت تلف کرنے کا ذریعہ ثابت ہو۔ ان ساری باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے یہ سوچ کر بالکل حیرت نہ ہوئی کہ لیونورا کے متعلق کسی طرح کی بدگمانی نہ رکھتے ہوئے بھی کنارس اس سفر پہ رخصت ہونے سے پیشتر جس میں کئی ہفتے صرف ہونے تھے اپنی محبوبۂ دل نواز کے ساتھ اس طرح کا رشتہ مستحکم کرنا چاہتا تھا جسے بعدازاں کوئی طاقت توڑ نہیں سکتی۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھ کر جج صاحب نے کہا: "مسٹر ولمٹ اس میں شک نہیں کہ جب آخر کار لیونورا کی رخصت کا دن آئے گا تو میرے دل کو بھاری صدمہ ہوگا۔ مگر اس عزیز لڑکی کی بہتری کی خاطر میں اپنے محسوسات کی پروا نہیں کرتا۔ پھر اس کے علاوہ عین ممکن ہے کہ کانسٹنٹائین کنارس ایک بار اپنی دلہن کو اپنے وطن میں لے جا کر اپنے رشتہ داروں سے ملانے کے بعد واپس آ جائے اور میرے قریب ہی کسی مقام پر سکونت اختیار کرے۔ فی الحقیقت اس نے کچھ اس قسم کا وعدہ بھی مجھ سے کیا تھا اور میں اس امید پہ خوش ہوں کہ وہ غالباً اس وعدہ کو پورا کرے گا۔"

اس وقت نوکر نے داخل ہو کر عرض کیا کہ کاسمو حاضر خدمت ہونا چاہتا ہے۔ اس کو فوراً بلا لیا گیا اور اس نے بیٹھتے ہی اس تاخیر کے متعلق جو اس کے آنے میں واقع ہوئی تھی کیفیت بیان کرنی شروع کی۔

"قہوہ خانہ سے آپ کے رخصت ہونے کے بعد" اس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا "میں سب سے پہلے ہوٹل میں گیا۔ اس جگہ مجھے معلوم ہوا کہ مسٹر لینوڈر کی شکل و شباہت کا کوئی آدمی اس وقت تک آپ کے بارے میں کوئی سوال پوچھنے وہاں نہیں آیا۔ نہ کسی اور نے آپ کے متعلق دریافتِ حال کیا ہے۔ خیر میں

نے ہوٹل کے نوکروں کو خاص ہدایات دے دیں۔ اور بعد ازاں آپ کا اسباب باندھنا شروع کیا۔ کہ جب آپ کو لیگ ہارن لے جانے والی گاڑی تیار ہو کر آجائے۔ تو اسباب اس میں رکھوا دیا جاسکے۔ مجھے پہلے سے ہی یقین تھا کہ جج صاحب آپ کے لیگ ہارن جانے کی تجویز پر رضامندی ظاہر کریں گے۔ اس وقت ساڑھے آٹھ کا عمل ہے اور میں نے ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ گاڑی دس بجے کے قریب آجائے۔ اور درمیانی عرصہ میں ہم کو تبادلۂ خیالات کا موقعہ مل جائے گا۔ ان سارے انتظامات سے فارغ ہونے کے بعد میں جب ہوٹل سے نکلا تو لینوور سامنے سے آتا ہوا نظر آیا۔ اس کا انداز اس آدمی سے ملتا تھا جو غیر یقینی حالت میں اس بات کا فیصلہ کرنے سے معذور ہو کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ میں نے اپنے جی میں سوچ دیا تھا کہ جہاں تک ممکن ہوگا اس کو نظروں کے سامنے رکھوں گا۔ آخر کار مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ضرور ہوٹل میں آئے گا۔ خواہ آپ کے متعلق دریافت حال کرنے۔ یا اس شہر میں آپ کی موجودگی کا اصلی راز جاننے کے لئے۔ یہ فیصلہ کرکے میں ہوٹل کی ڈیوڑھی میں واپس آیا۔ اور ایک طرف بیٹھ گیا۔ اتنے میں مسٹر لینوور بھی وہیں آگیا مگر اب اس کے چہرہ پر مصمم ارادہ کے آثار تھے۔ دربان کے پاس جاکر اس نے کہا۔ کہ میں مسٹر ولمٹ سے ملنا چاہتا ہوں۔ دربان نے میری طرف اشارہ کرکے کہا۔ ان کا نوکر موجود ہے آپ اس سے حالات دریافت کر سکتے ہیں۔ لینوور نے گھورتی ہوئی نظروں سے میری طرف دیکھا۔ لیکن میں نے نوکر کا پارٹ خوبی سے ادا کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ میں با ادب مجسم بن کر کھڑا ہو گیا۔ اور اسے جھک کر سلام کیا۔ مسٹر لینوور نے پوچھا کیا مسٹر ولمٹ اپنے کمرہ میں ہیں؟ میں نے جواب دیا۔ نہیں سرکار وہ کھانا کھانے گئے ہیں مگر ان کے جلد واپس آنے کی امید ہے کیونکہ ہمیں آج ہی رات اس شہر سے رخصت ہو جانا ہے۔ میرے اس بیان پر مسٹر لینوور نے حیرت ظاہر کی اور کہا کیا واقعی؟

تم۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ مسٹر ولمٹ کا ارادہ کہاں جانے کا ہے؟ میں نے عرض کیا وہ جس کام کے لئے آئے تھے پورا ہو گیا پس ہم آج ہی رات روما کو واپس چلے جائیں گے۔ اس اطلاع کو پاکر لینوور کے چہرہ پر خوشی کی چمک پیدا ہو گئی۔ اور اس موقعہ پر دربان نے بھی جسے میں ہر قسم کی ضروری ہدایات پیشتر دے چکا تھا اشارہ سے میرے بیان کی تصدیق کی۔ ایک لحظہ چپ رہنے کے بعد مسٹر لینوور نے کہا۔ میں مسٹر ولمٹ کا بہت گہرا دوست ہوں۔ اور دریافت کرنا چاہتا ہوں کیا وہ کام جس کے لئے وہ اس جگہ تشریف لائے تھے قابل اطمینان طریقہ پر ہو گیا؟ میں نے جواب دیا" جی ہاں کمل طور پر۔ بات صرف یہ تھی کہ ایک بدمعاش نے دھوکہ سے کچھ روپیہ ان سے وصول کیا تھا جسے اپنا ہم وطن سمجھ کر انہوں نے اس پر بھروسہ کیا۔ خیر اب بڑی کوشش سے وہ اپنا روپیہ لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور آئندہ کے لئے انہوں نے پوری طرح محتاط رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر لینوور نے کہا۔ "مجھے یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ ان کی آمد کا مقصد پورا ہو گیا۔ میں صرف ان سے ملنے کے لئے آیا تھا اور یہ بھی دریافت کرنا چاہتا تھا کہ کیا انہوں نے خاندان ہیملیٹن کے بارے میں جن سے ہم دونوں کے گہرے تعلقات ہیں کوئی نئی خبر سنی ہے؟ اگر تمہیں اس بارے میں کسی طرح کے حالات معلوم ہوں تو بتاؤ"۔ میں نے ادب کے ساتھ عرض کیا کہ مجھ کو مسٹر ولمٹ کی ملازمت میں آئے بہت کم عرصہ گذرا ہے۔ تاہم یہ نام جو آپ لیتے ہیں بے شک میں نے سنا تھا۔۔۔ آہ یاد آ گیا سر میتھیو ہیملیٹن اُن صاحب کا نام ہے جو کچھ عرصہ پیشتر اپنے بعض رشتہ داروں کے ساتھ کوہستان اپی نائنز میں ڈاکوؤں کے ہاتھوں پکڑے گئے تھے۔ اور جنہیں آقا نے اپنی جان خطرہ میں ڈال کر بچایا تھا بے شک اب میں آپ کا مطلب سمجھ گیا۔ مجھے معلوم ہے کہ مالک نے ایک دن ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ سر میتھیو ہیملیٹن اپنے رشتہ داروں کے ساتھ انگلستان

واپس چلے گئے۔ اس سے زیادہ کوئی بات افسوس مجھ کو معلوم نہیں "۔۔ "خیر کیا مضائقہ" مسٹر لینوور نے لاپروائی سے کہا۔ "میں خود بھی کھانا کھانے جا رہا ہوں۔ اور شاید دوبارہ حاضر نہ ہو سکوں۔ تم مسٹر ولمٹ کو میرا سلام کہنا اور اب میں رخصت ہوتا ہوں" یہ کہتے ہوئے اس نے چاندی کا ایک سکّہ بطور انعام مجھے دیا۔ اور اس اطلاع کو پاکر جو میں نے دی تھی خوش خوش رخصت ہو گیا۔ اس سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ لینوور کی پوری طرح جمع خاطر کر دی گئی ہے اور اب ہمیں وہ کام کرنا چاہیئے جو آپ اپنی دور اندیشی اور دانائی سے تجویز کریں؟

"حالاتِ پیش آمدہ میں" جج صاحب نے کہا۔ "جو کچھ ہمیں کرنا ہے اس کا فیصلہ بہت دشوار نہیں۔ کاسمو کی دور اندیشی اور ذہانت ہر بار اطمینان بخش ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے پہلی بات یہ ہے کہ آپ مسٹر ولمٹ فوراً لیگ ہارن تشریف لے جائیں اور اس جگہ جا کر ڈورچیسٹر کو بے نقاب کریں۔ بلکہ یہ کہہ کر کہ وہ مارکو اوبرٹی کی خوفناک جماعت کا ایک آدمی ہے اسے فی الفور حکام ٹسکنی کے حوالہ کر دیں۔"

اس وقت کسی نے صدر دروازہ پر زور سے دستک دی اور رجب نوکر جا کر دروازہ کھول آیا تو باہر ڈیوڑھی میں کانسٹنٹائین کنارس کے پیروں کی جاتی ہوئی چاپ سنائی دی۔

"وہ سیدھا کمرہ نشست میں لیونورا کے پاس جائے گا" سینیر پورٹی سی نے کہا۔

"آہ اس سلسلہ میں یاد آ گیا کہ عنقریب مجھ کو سینیر کنارس کے بارے میں ایک مشورہ عرض کرنا ہے" میں نے کہا۔ "لیکن فی الحال آپ تقریر جاری رکھئے ہم آپ کے قیمتی مشورہ کو گہری توجہ سے سن رہے ہیں"

"تو جیسا میں نے کہا تھا" سینیر پورٹی سی نے دوبارہ کہنا شروع کیا "سب سے پہلے آپ سفری گاڑی پر بیٹھ کر لیگ ہارن تشریف لے جائیں۔ اس سے دوسرے درجہ پر چونکہ لینو در کی جمع خاطر کر دی جا چکی ہے اس لئے کل رات تک اُسے اس حالتِ اطمینان میں رہنے دیا جائے۔ بعدازاں جب وہ جہاز کی کشتی پر چڑھنے لگے گا تو ہم اسے فوراً گرفتار کرا دیں گے۔ اسی طرح کشتی کے ملاحوں کو بھی اسی وقت گرفتار کر لیا جائے گا۔ اس سے پہلا فائدہ تو یہ ہو گا کہ جہاز کو کم از کم چوبیس گھنٹے اور اس بندرگاہ میں ٹھہرنا پڑے گا۔ اور اس عرصہ میں عین ممکن ہے کہ آسٹریا کا جنگی جہاز "مائی اُردل" یہاں آ جائے۔ دوسرا فائدہ جو اس طریقہ سے حاصل ہو سکے گا۔ یہ ہے کہ جو آدمی کشتی میں پکڑے جائیں گے ان میں سے ممکن ہے کوئی ایک گواہ وعدہ معاف بن کر اس قسم کی واقفیت بہم پہنچانے پر آمادہ ہو جائے جس سے اس ڈاکو جماعت کے سردار کپتان درازدہ کی گرفتاری عمل میں آ سکے۔ یہ میری اپنی رائے ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ ہر شخص اپنے اپنے خیالات ظاہر کرے۔"

"سرکار ایسی ہی تجویز میرے اپنے ذہن میں آئی تھی" کاسمو نے جواب دیا "لینو در کے کل رات تک آزاد رہنے سے کسی بڑی خرابی کے ظہور میں آنے کا احتمال یوں نہیں ہے کہ مسٹر ولمٹ جلد از جلد لیگ ہارن جا کر سر میتھیو ہیملیٹن کو خطرہ سے آگاہ کر دیں گے۔ اس کے برعکس اگر لینو در کو فوراً گرفتار کر لیا گیا تو اس کی خبر ڈاکوؤں کو بھی مل جائے گی۔ اور یہ جان کر کہ بنا بنایا کھیل بگڑ گیا وہ فوراً رخصت ہو جائیں گے جس صورت میں آسٹریوی جہاز کی آمد بعداز وقت ثابت ہو گی۔ پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کپتان درازدہ کو کل رات بارہ بجے جہاز پر سوار ہونا ہے وہ اگر پہلے ہی بھیس بدل کر نہیں آ چکا تو کل تک یقینی طور پر آ جائے گا۔ اور اس کی گرفتاری چونکہ اشد ضروری ہے اس لئے ہمیں

لازمی طور پر انتظار کرنا چاہیئے۔"

"اور آپ مسٹر ولمٹ اس بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟" جج پورٹی سی نے میری طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔

"جہاں آپ جیسا صاحب دماغ مدبر موجود ہو وہاں میری ناچیز رائے کیا وقعت رکھتی ہے؟" میں نے جواب دیا "تاہم آپ کی دریافت پر یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ طریقہ جو سوچا گیا ہے ہر لحاظ سے مناسب ہے۔"

"اور اب آپ کہیئے" سینیر پورٹی سی نے کہا "آپ کنارس کے متعلق کیا مشورہ دینا چاہتے تھے؟"

"سنیئے میں عرض کرتا ہوں" میں نے کہا "آپ کو اور کاسمو کو بھی اُن حالات کا علم ہے جن میں سینیر کنارس کی اور میری نوٹرس سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس کے بعد سینیر کنارس نے دوستانہ ہمدردی سے سرائے میں اس شخص سے ملاقات کی بلکہ میرا خیال ہے کہ وہ جہاز پر بھی اس سے ملنے گیا۔ اب جبکہ سینیر کنارس کا ارادہ اس شہر سے رخصت ہونے کا ہے ممکن ہے وہ اس ہمدردی سے مجبور ہو کر نوٹرس سے رخصتی ملاقات کرنے کل صبح گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے لئے جہاز ایتھین پر سوار ہوں۔ ان حالات میں میں اپنا فرض تصور کرتا ہوں کہ ان کو اس شخص نوٹرس کے صحیح حالات سے پوری طرح خبردار کر دیا جائے۔"

"یہی خیال میرے اپنے دل میں پیدا ہوا تھا" جج صاحب نے کہا "مگر میں نے کاسمو کے مشورہ کے بغیر کوئی کارروائی کرنا مناسب نہ سمجھا۔"

"میری رائے میں" کاسمو نے جواب دیا "اگر یہ حالات سینیر کنارس سے بیان کر دیئے جائیں تو کوئی خاص ہرج نہیں۔ مجھے آپ کے نوکر کی زبانی معلوم ہو چکا ہے کہ سینیر کنارس کی شادی آپ کی نیک سیرت بھتیجی سے کل ہونے والی ہے

اس کے بعد جب سینیئر کنارس کا آپ کے خاندان سے اتنا گہرا تعلق ہوگیا تو کوئی راز ان سے پوشیدہ رکھنا غیر مناسب ہوگا۔ اور ایک ایسے عزیز رشتہ دار کو ڈاکوؤں سے بچانا ہر حال میں اشد ضروری ہے۔"

"پس تو فیصلہ ہوگیا کہ اس بارے میں ضروری اطلاع کانسٹنٹائین کنارس کو دے دی جائے۔" جج صاحب نے کہا "اور اب مسٹر ولمٹ چونکہ یہ مشورہ آپنے پیش کیا ہے اس لئے آپ ہی اس کو عمل میں لائیں۔ فی الحال مجھے ہومو سے کل کے انتظامات کے متعلق کچھ باتیں کرنی ہیں۔ اس لئے آپ کمرۂ نشست میں جاکر جو مناسب ہو اپنے دوست کنارس سے کہہ دیں۔ اور چونکہ آپ کی رخصت کا وقت قریب ہے اس لئے اس کے ساتھ ہی آپ اس کو اور لیونورا کو الوداع بھی کہہ دیں۔"

اس حکم کی تعمیل میں میں بالاخانہ کی طرف ہولیا۔ کانسٹنٹائین اور لیونورا دہیں بیٹھے تھے۔ ایک کے چہرہ پر راحت سے ملی ہوئی دوشیزگی کی شرم تھی۔ دوسرے کی آنکھوں میں عشق منظفر و منصور کی تیز چمک۔ مجھے آتا دیکھ کر کنارس کھڑا ہوگیا اور جیسا اس کی عادت تھی بڑے تپاک کے ساتھ ملا۔ لیونورا یہ جان کر کہ ہمیں شاید کوئی نجی گفت گو کرنی ہو یا ممکن ہے اس شرم کی وجہ سے جو دوشیزگی کا جزو ہے چپ چاپ کمرہ سے رخصت ہوگئی۔ غالباً وہ سمجھ گئی تھی کہ مجھے اس شادی کا حال معلوم ہوچکا ہے جو عنقریب ہونے والی تھی۔

"عزیز دوست" میں نے کنارس سے کہا "سب سے پہلے میں اس راحت عظیم پر مبارکباد دیتا ہوں جو عنقریب آپ کو حاصل ہوگی۔"

"مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ اس اطلاع کو پاکر آپ بہت خوش ہوں گے۔" نوجوان یونانی نے گرمجوشی سے میرا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔ لیکن گو میں نے دیکھا کہ راحت قلبی کی چمک اس کی آنکھوں میں موجود تھی تاہم ایک ہلکی سی دبی ہوئی آہ

بے اختیار اس کے منہ سے نکلی۔

اس آہ کی آواز سن کر میں نے کہا "بھائی کنارس کیا اب بھی کوئی اندیشہ اپنی خوش نصیبی کے متعلق آپ کے دل میں باقی ہے؟"

"یہ بات نہیں"! کنارس نے جواب دیا اور یہ کہتے ہوئے جلدی سے منہ پھیرنے کی کوشش کی مگر میں یہ دیکھے بغیر نہ رہ سکا کہ گہری اذیت کے آثار اس کے خوشنما چہرہ پر نمودار تھے۔

"میں آپ سے رخصت ہونے آیا ہوں"! آخر کار میں نے کہا "لیکن روانگی سے پیشتر..."

"کیا آپ اس شہر سے رخصت ہوا چاہتے ہیں؟" اس نے مضطربانہ میری طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی میں آج ہی رات چلا جاؤں گا۔ کیونکہ ایک اشد ضروری کام ہے..."

"مگر کیا سینیبر پورٹی سی نے آپ کو تقریب شادی پر ٹھہرنے کے لئے نہیں کہا...؟"

"انہوں نے بے حد اصرار کیا تھا" میں نے جواب دیا" اور میں سچے دل سے دعا کرتا ہوں کہ شادی ہر لحاظ سے مبارک ہو۔ مگر جو کام مجھے درپیش ہے افسوس اس کو ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ایسا ہو سکتا تو یقین کیجئے۔ کہ میں اس خوشی کے موقعہ پر ضرور حاضر ہوتا لیکن عزیز دوست میں ایک بات آپ سے کہتا ہوں جس حالت میں ایسی عظیم راحت آپ کو عنقریب حاصل ہونے والی ہے تو پھر کس لئے آپ بے ضرورت فکروں کو دل میں جگہ دیتے ہیں؟"

"آہ مسٹر دلمٹ" کنارس نے جس کے چہرہ پر خوشی کی سرخی چھائی ہوئی اور آنکھیں شعلہ بار تھیں۔ گو ان علامات سے غصّہ کی بجائے مردانہ وقار اور ہمت و

استقلال کا اظہار ہوتا تھا۔ مجھ سے کہا۔ "اطمینان فرمائیے کہ اگر سوال کسی مشکل یا خطرہ میں ہمت اور طاقت کے اظہار کا ہوتا تو کانسٹنٹائین کنارس ایسا آدمی نہ تھا جو ایک قدم بھی پیچھے ہٹتا۔ مگر اس عشق کے متعلق ... میں کیا کہوں۔ بارہا میری طرف سے کسی خورد سال بچہ یا بے بس عورت کی طرح کمزوری کا اظہار ہونے لگتا ہے۔ لیکن خیر اس ذکر کو چھوڑیئے۔ آپ میرے حالِ دل کو نہ سمجھ سکیں گے پس ہمیں اور اور معاملات پر گفت گو کرنی چاہیئے۔ میں امید کرتا ہوں وہ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ ہوگا۔ جس کی وجہ سے آپ کو فی الفور سوٹیاوکشیا سے رخصت ہونا پڑا ہے۔"

"میری روانگی کا تعلق در اصل اسی معاملہ سے ہے جس کے سلسلہ میں میں یہاں آیا تھا۔" میں نے جواب دیا۔ "تاہم جانے سے پیشتر میں ایک مشورہ آپ کو دیتا ہوں جو ایک دوست کی حیثیت میں مجھے ضرور پیش کرنا چاہیئے۔"

"فرمائیے وہ کیا مشورہ ہے۔ جو آپ پیش کرتے ہیں۔" نوجوان یونانی نے حیرت زدہ ہوکر پوچھا۔

"آپ طبعاً رحمدل اور فیاض ہیں۔" میں نے کہا۔ "اور اپنے ہم وطن نوٹرس کے ساتھ آپ کا سلوک ہمیشہ فیاضانہ رہا ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ آدمی اس قابل نہیں کہ اس کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا جائے۔ وہ اس دنیا کا بدترین انسان ہے جس کو کسی حال میں رحم یا درگذر کا مستحق نہیں سمجھا جا سکتا۔ مختصر یہ کہ نوٹرس ایک قابلِ نفرت ڈاکو ہے۔"

"کیا ڈاکو؟" کنارس نے جس کے چہرہ کی رنگت دفعتاً سُرخ ہوگئی تھی، متعجبانہ پوچھا۔

"آپ اس اطلاع کو پاکر جتنا بھی حیرت زدہ ہوں کم ہے۔" میں نے کہا۔

"بہر حال میں جو عرض کرتا ہوں امر واقعہ ہے۔ جس جہاز سے نوٹرس کا تعلق ہے در اصل وہی ڈاکو جہاز ہے جس نے پچھلے دو سال سے لیوانٹ کے ہر حصہ میں دہشت سی پھیلا رکھی ہے۔"

"آہ بدمعاش! ناہنجار!" کانسٹنٹائین نے جوش میں بھر کر کہا۔ "کاش مجھے اس کا علم ہوتا۔ کاش اس کے متعلق کوئی شبہہ میرے دل میں پیدا ہوا ہوتا۔"

"خوش نصیبی سے" میں نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا۔ "اس جہاز کی گرفتاری کے متعلق ضروری تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں... آہ میں آپ سے یہ کہنا بھول گیا کہ نوٹرس درحقیقت اس جہاز کا کپتان نہیں، بلکہ اصلی کپتان درازدہ ہے جسے باقی آدمیوں کے ساتھ کل رات حوالۂ انصاف کر دیا جائے گا۔"

"مسٹر ولمٹ۔ آپ کی باتیں حیرت زدہ کرنے والی ہیں۔" کنارس نے کہا۔ "کسے معلوم تھا کہ بھیڑ کی صورت میں چھپے ہوئے یہ بھیڑئیے میرے ملک کو بدنام کرنے والے اس جگہ موجود ہیں۔ لیکن یہ تو فرمائیے آپ کو ان حالات کا علم کیونکر ہوا؟"

"امر واقعہ یہ ہے کہ آپ جب کل رات مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ تو یہ حالات تب بھی مجھے معلوم تھے۔" میں نے کہا۔ "مگر اس وقت میں یہ راز ظاہر نہ کر سکتا تھا۔ اب سینیر پورنٹسی اور ادسٹیا کی پولیس کے ایک افسر سے مشورہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آپ کو اس جہاز کی اصلیت اور ان لوگوں کی حقیقت سے خبردار کر دیا جائے۔ جو اس پر سوار ہیں۔"

"اس میں شک نہیں کہ میرا اس جہاز پر جانا خطرہ سے خالی نہ تھا۔" کانسٹنٹائین نے کہا۔ "میں آج صبح پھر اس جہاز پر گیا تھا اور میں نے اس آدمی

نوٹرس کو یقین دلانے کی کوشش کی تھی کہ آپ کسی بری نیت سے اس کے جہاز پہ نہ گئے تھے۔"

"اس عنایت کا شکریہ۔ آپ نے بڑی مروّت کی کہ میری صفائی کے لئے اس قدر خطرہ برداشت کیا۔ بہرحال اب میرا فرض ہے کہ صحیح حالات آپ سے پوشیدہ نہ رکھوں۔ دراصل وہ آدمی جو نوکر کی حیثیت میں میرے ساتھ رہتا ہے۔ اوسٹیا کی خفیہ پولیس کا عہدہ دار ہے۔ اسی کی تحریک پہ میں جہاز ایتھین پر سوار ہوا تھا۔ وہ اس خاص کام کے سلسلہ میں میرے پاس رہتا تھا جو مجھے بیشتر اس شہر میں لانے کا موجب ہوا تھا۔ اور جس کی وجہ سے میں اب لیگ ہارن جانے پر مجبور ہوں۔"

"آہ۔ تو کیا آپ لیگ ہارن جائیں گے؟" کنارس نے کہا۔ "میں یہ سوچ رہا تھا کہ شاید آپ کو بھی اس راہ پہ جانا ہو جس پر مجھے سفر کرنا ہے۔ جس صورت میں ممکن ہے آپ میری درخواست پہ ایک روز اور ٹھہر جانا قبول کریں۔"

"افسوس یہ ناممکن ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "آج مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ جس کام کے سلسلہ میں مجھے اس شہر میں آنا پڑا تھا اس کا ان حالات سے عجیب طرح کا پُراسرار تعلق ہے جو ڈاکو جہاز کو اس جگہ لانے کا موجب بنے۔ اب میں لیگ ہارن جاتا ہوں۔ تاکہ میں ان خوفناک سازش کی تیاریوں کو روک سکوں۔ جو عمل میں لائی جا رہی ہیں۔"

کنارس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر گرمجوشی سے دبایا اور کہا۔ "مسٹر ڈلٹ اگر میں آپ کی کوئی خدمت سرانجام دے سکوں۔ تو ہر وقت اس کے لئے حاضر ہوں۔ میری دوستی ان لفظوں تک محدود نہیں ہے جو منہ سے کہے یا کانوں سے سُنے جاتے ہیں۔"

"مجھے آپ کی عنایت پہ پورا بھروسہ ہے۔" میں نے انداز ممنونیت سے کہا۔ "مگر فی الحال کوئی کام ایسا نہیں جس کے لئے میں آپ کو تکلیف دے سکوں۔ خفیہ پولیس

کے کارکن کاسمو کی ذکاوت اور ذہانت سے ہر کام اس خوش اسلوبی کے ساتھ ہو رہا ہے کہ آخری کامیابی یقینی ہے۔ ادھر ڈاکو جہاز کو حراست میں لینے کے لئے جنگی جہاز ٹائی رُدل کو فوراً طلب کیا گیا ہے اور ہوا کا رُخ موافق ہونے کی صورت میں امید ہے وہ کل تک ساحل پر آجائے گا۔ پھر اس کے علاوہ کپتان درازد کے متعلق تحقیق ہو گیا ہے کہ وہ کل رات جہاز پر سوار ہوگا۔ پس یا تو وہ اس شہر میں آچکا ہے یا کل تک آجائے گا اور جج صاحب یہ سوچ رہے ہیں کہ اس کی گرفتاری کا کیا انتظام کرنا چاہیئے"۔

اس وقت گاڑی کے پہیوں کی کھڑکھڑاہٹ سنائی دی۔ اور میں نے کہا "غالباً یہ وہی گاڑی ہے جس پر سوار ہو کے مجھے لیگ ہارن روانہ ہونا ہے۔ اور اب میرے عزیز دوست الوداع"۔

"ٹھہریئے" کنارس نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "میں آپ کو رخصت کرنے چلوں گا"۔

اس وقت لیونورا بھی کمرہ میں واپس آگئی۔ اس کو یہ سُن کر بڑی حیرت ہوئی کہ میں عنقریب اس شہر سے رخصت ہوا چاہتا ہوں۔ لیکن یہ وقت تفصیلات بیان کرنے کا نہ تھا۔ پس میں نے اس کو بھی مختصر لفظوں میں الوداع کہی۔ اور گو موقعہ کی نزاکت کے خیال سے بصورتِ الفاظ اس کو آنے والی خوشی پر مبارکباد نہ دے سکا۔ تاہم اس کا اظہار میری نگاہوں سے پوری طرح ہوا۔ جس کے بعد کنارس اور میں کھانا کھانے کے کمرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جس وقت سفری گاڑی دروازہ کے پاس آکر ٹھہری تو ایک سوار گھوڑا دوڑاتا آیا۔ اور اس نے ایک خط سینیر پورٹی سی کو لاکر دیا۔ نوکر اس خط کو لے کر عین اس وقت کھانا کھانے کے کمرہ میں داخل ہوا۔ جب میں اور کنارس وہاں گئے۔ جج نے کنارس کے سلام کا رسمی جواب دیا۔ پھر خط کا لفافہ چاک کیا۔

"یہ ایک بہت ضروری چھٹی ہے۔" اس نے اس کا مضمون پڑھ کر کہا۔ "جہاز ٹائی رول کا کپتان اس میں لکھتا ہے کہ ہوا موافق ہونے کی صورت میں میں جلد از جلد سوٹیاوکشیا پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ پھر یہ بھی اس نے لکھا ہے کہ میں نے اپنا ایک نائب خاص طور پر آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ ڈاکو جہاز کے کپتان درازد کا حلیہ کسی طرح اس کو معلوم ہو چکا ہے اور اس نائب کو میرے پاس بھیجنے کا مدعا یہ ہے کہ اس سے تبادلۂ خیالات کر کے درازد کو جہاز پر سوار ہونے سے پہلے ہی گرفتار کر لیا جائے تاکہ بعد ازاں اس کی عدم موجودگی میں جہاز ایتھین کے سب ملاح مقابلہ کی کسی خاص کوشش کے بغیر اطاعت قبول کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اس آدمی کے کل صبح اس جگہ پہنچنے کی امید ہے اور درازد کا مفصل حلیہ وہی بیان کرے گا۔"

"یہ ایک بڑی مبارک خبر ہے۔" کاسمو نے خط کا مضمون سننے کے بعد کہا۔ اور یہی الفاظ میں نے اور کنارس نے بھی کہے۔

"اچھا اب مجھے رخصت کی اجازت دیجئے۔" میں نے گاڑی کے انتظار کا خیال کر کے آخر کار کہا۔ "لیکن روانہ ہونے سے پیشتر میں پھر ایک بار آپ کی عنایتوں اور دوستانہ مروتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا کرے ان پیچیدگیوں کا جلد خاتمہ ہو۔ اور میں دوبارہ حاضر خدمت ہو کر آرام و اطمینان سے چند روز آپ کی خدمت میں بسر کر سکوں۔" پھر کاسمو سے مخاطب ہو کر میں نے کہا۔ "لیگ ہارن پہنچنے کے بعد میں پہلی فرصت میں تمہارا حق الخدمت روانہ کروں گا۔ اور اطمینان رکھو کہ وہ ہر طرح معقول ہو گا۔ اس اثنا میں جو امداد تم نے دی ہے میں اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور میری دعا ہے کہ ڈاکو جہاز کے پکڑے جانے سے تم اس سے بھی زیادہ معقول معاوضہ پا سکو جو میں تم کو پیش کر سکتا ہوں۔ اور آپ میرے عزیز دوست کنارس ..."

مگر فقرہ میرے منہ میں ناتمام ہی رہ گیا۔ کیونکہ پیچھے مڑ کر دیکھا تو نوجوان یونانی

کمرہ سے رخصت ہو گیا تھا۔

"وہ ابھی باہر گیا ہے اور غالباً ڈیوڑھی میں آپ کا انتظار کر رہا ہو گا" بینیر پورٹی سی نے کہا۔

خیر میں جج صاحب سے اور کاسمو سے مصافحہ کر کے آخر کار رخصت ہوا۔ ڈیوڑھی میں پہنچا تو لیمپ کی روشنی میں کنارس اس گاڑی کے پاس کھڑا نظر آیا جس پر مجھے سوار ہونا تھا۔

"میں دیکھ رہا تھا کہ گھوڑے کس قدر مضبوط اور تازہ دم ہیں" اس نے مجھے پاس آتا دیکھ کر کہا "کچھ شک نہیں کہ یہ حیوان اٹلی کی سواریوں کے معمولی گھوڑوں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ اور ان کی مدد سے آپ اپنے سفر کی پہلی منزل بہت جلد طے کر لیں گے۔"

"میں جس قدر جلد لیگ ہارن پہنچ جاؤں بہتر ہے" میں نے کہا "اور اب میرے عزیز دوست خدا حافظ!" پھر دبی ہوئی آواز سے "میں امید کرتا ہوں کہ اگلی ملاقات پر آپ کی زبانی یہ سن سکوں گا کہ خدا نے آپ کو کامل راحت بخشی ہے..."

"اس دعائے خیر کا شکریہ قبول کیجئے" نوجوان یونانی نے صدق دل سے کہا۔ "خدا کرے وہ کام جس کے لئے آپ لیگ ہارن جاتے ہیں جلد از جلد پورا ہو۔"

رخصتی مصافحہ کے بعد میں گاڑی پر سوار ہوا۔ گھوڑ سوار نے کھڑکی بند کر کے گھوڑوں کو چابک لگایا اور گاڑی تیز رفتار سے ایک طرف کو چل دی۔

باب ۱۲۵

گھُپ اندھیری رات

لیگ ہارن کا مشہور قصبہ جسے لوورنو بھی کہتے ہیں ریاست ہائے ٹسکنی میں واقع ہے اور سوٹیاوکشیا سے اس کا سیدھا فاصلہ سمت شمال میں ایک سو تیس میل کے قریب ہے لیکن چونکہ گاڑی ساحلی مقامات کی وجہ سے کئی پھیر کھا کر جاتی ہے اس لئے فاصلہ کی لمبائی میں قریباً پندرہ میل اور اضافہ کئے جا سکتے ہیں۔ بہ ایں ہمہ گاڑی چونکہ چار گھوڑوں کی تھی، سڑک ہر لحاظ سے عمدہ تھی اور میں نے گھوڑ سواروں کو معقول انعامات بھی دیئے تھے اس لئے میرا خیال تھا کہ دس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر کے کم و بیش چودہ گھنٹوں کے عرصہ میں لیگ ہارن پہنچ جاؤں گا۔ اس میں شک نہیں ڈورچیسٹر مجھ سے چار پانچ گھنٹے پیشتر روانہ ہوا تھا تاہم اس کی مجھے چنداں پروا نہ تھی۔ کیونکہ ڈاکو جہاز کو اگلے روز نصف شب سے پہلے سوٹیاوکشیا سے رخصت نہ ہونا تھا۔ پس اگر وہ اپنی روانگی سے پہلے آسٹریا کے جنگی جہاز کی حراست میں نہ آیا۔ یا سینیر پورٹی سی نے کوئی اور تجویز اس کے متعلق عمل میں لانے کی کوشش میں کامیابی حاصل نہ کی تو بھی میں اس کے ساحل ٹسکنی پر پہنچنے کے بہت عرصہ پیشتر لیگ ہارن پہنچ جاؤں گا۔ ان سب باتوں کے علاوہ معاملہ کا ایک پہلو اور بھی میرے لئے امید افزا تھا۔ یعنی ڈورچیسٹر صرف دو گھوڑوں کی گاڑی میں سفر کر رہا تھا اور میری گاڑی میں چار گھوڑے جتے تھے۔ اس لئے دونوں حالتوں میں رفتار کا فرق کافی تھا۔ اور مجھے یقین تھا کہ میں اس مرد مکار کو راستہ ہی میں جا لوں گا۔

اور حدود شکنی میں پہنچ کر فوراً اس کو افسران انصاف کے حوالے کر سکوں گا۔ اس نے لاکھ بھیس بدل رکھے ہوں۔ پچھلے تجربات کی بنا پر میں ان کی تہ تک پہنچنے کا پورا یقین رکھتا تھا۔ اور اب کی بار اس کے میرے ہاتھ سے بچ نکلنے کا کوئی امکان نظر نہ آتا تھا۔

گاڑی پوری تیزی رفتار سے چل رہی تھی اور میں اس کے ایک کونے میں اطمینان کے ساتھ بیٹھا ان امید افزا خیالات کے مزے لے رہا تھا۔ باہر گھپ اندھیری رات تھی اور باد تند کے جھونکے سڑک کے کنارے اُگے ہوئے درختوں کے پتوں کو سرسراتے ہوئے پُراسرار آوازیں پیدا کر رہے تھے۔ ابر غلیظ محیط تھا اور دور حد افق پر بجلی تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آتشی کنکھجورے کی مانند چمک جاتی تھی۔ لیکن مجھے گاڑی کے اندر ہر طرح آرام تھا اور میں اپنے جی میں یہ سوچ رہا تھا کہ اب سارے انتظامات سے فارغ ہونے کے بعد مجھے لیگ ہارن پہنچنے تک نیند کی ایک دو جھپکیاں لے لینی چاہئیں۔ کہ دفعتاً گاڑی بڑے زور کے ساتھ ہلی اور اس طرح ٹیڑھی ہو گئی گویا اس کا ایک پہیہ کسی اونچے پشتہ پر چڑھ گیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی ایک عجیب طرح کی سیٹی کی آواز رات کی پُراسرار آوازوں سے جدا اور تیز مجھ کو سنائی دی۔ مگر اس سے پہلے کہ میں آواز کی نوعیت کو سمجھ سکتا یا مجھے اس پر غور کرنے کی مہلت نصیب ہوتی۔ ایک ثانیہ کے عرصہ میں گاڑی نشیب پہیہ کی طرف اُلٹ گئی میرے سر میں چوٹ آئی اور میں اس کے صدمہ سے گرتے ہی بے ہوش ہو گیا۔

میں نہیں جانتا یہ حالت کتنا عرصہ رہی یا اس کے بعد کون سے واقعات ظہور میں آئے۔ بہرحال جب مجھے ہوش آیا اور میں حالات پر غور کرنے کے قابل ہوا تو میرے چوٹ کھائے ہوئے دماغ کو یہی معلوم ہوا کہ جو کچھ پیش آیا یا اب پیش آ رہا ہے۔ محض

ایک خواب ہے۔ اور کچھ نہیں۔ کیا دیکھتا ہوں گھُپ اندھیری رات میں تین آدمی مجھ کو اٹھائے ہوئے ایک طرف لئے جاتے ہیں۔ دو نے میرے سر اور بازوؤں کو تھام رکھا تھا اور ایک نے ٹانگیں پکڑ رکھی تھیں۔ وہ کسی ڈھلوان مقام پر اتر رہے تھے۔ اور ہوا کی نمکینی اور تازگی اس بات کا نشان تھی کہ سمندر اس مقام سے بالکل قریب ہے ایک لحظہ کے عرصۂ خفیف کے لئے میں چپ چاپ سارے حالات پر غور کرتا رہا۔ اور گو قوت گویائی مجھے حاصل تھی تاہم اس واقعۂ عجیب پر مجھے اتنی حیرت ہوئی کہ کوئی لفظ میرے منہ سے نہ نکل سکا۔ یا ممکن ہے میری اس خاموشی کی وجہ یہ ہو کہ میں اب تک اس سارے واقعہ کو خواب ہی سمجھ رہا تھا۔ لیکن جب رفتہ رفتہ مجھے اپنے سر میں چوٹ کا احساس ہونے لگا۔ جب ایک دو بار درد کی تیز ٹیس سر کی پشت سے اُٹھ کر اطراف میں پھیلتی معلوم ہوئی تو رفتہ رفتہ یہ خیال دل میں جاگزیں ہونے لگا کہ واقعات پیش آمدہ کا کم از کم وہ حصہ جو میرے چوٹ کھانے سے تعلق رکھتا تھا۔ کسی خواب کا حصہ نہیں ہے۔ بے شک میں گاڑی اُلٹ جانے سے چوٹ کھا کر گرا تھا اور اس چوٹ کی تکلیف اب تک میرے سر میں باقی تھی لیکن ... سوال پیدا ہوا کہ اس کے بعد کون سے واقعات ظہور میں آئے۔ اور یہ لوگ کون ہیں اور مجھے کہاں لئے جاتے ہیں؟ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ دو تین آدمی اور بھی چپ چاپ میرے دونوں طرف چل رہے تھے۔ خاموشی اتنی عظیم اور ہیبت ناک تھی کہ مجھے اپنا دل بڑے زور سے دھک دھک کرتا معلوم ہوا۔ اور یہ ہولناک خیال میرے جی میں پیدا ہوا کہ ممکن ہے ان لوگوں نے مجھ کو مردہ سمجھ کر اُٹھایا ہو۔ اور اب وہ مجھے کسی مقام پر دفن کرنے لئے جا رہے ہوں!

جس قدر اطالوی زبان مجھے آتی تھی اس سے کام لے کر میں نے چند الفاظ اظہارِ شکر گذاری کے ان لوگوں سے کہے جن کو میں اپنا محسن اور مددگار تصوّر کرتا تھا لیکن

وہ پھر بھی خاموش رہے۔ ان کی اس عجیب حالت سے میری دہشت اور بڑھی۔ میں نے زور کا جھٹکا دے کر اپنی ٹانگیں چھڑا لیں۔ اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ لیکن وہ آدمی پھر بھی نہ بولے۔ البتہ انتہائی تیزی سے انہوں نے ایک رسی میرے گرد ڈال کر بڑے زور سے کس دی۔ اور اس سے پہلے کہ میں ایک لفظ بھی اور کہتا یا بچنے کی کوئی کوشش کر سکتا میرے دونوں بازو پہلوؤں میں جکڑ دیئے گئے۔ اور میں عاجز و بے بس بندھے ہوئے قیدی کی مانند ان کے رحم پر ہو گیا۔

اس وقت جب ایک سنسان اور بیابان مقام پر آدھی رات کے وقت میں نے اپنے آپ کو چند نامعلوم شخصوں کے قابو میں پایا۔ جب انہوں نے کوئی وجہ ظاہر کئے بغیر میری مشکیں کس لیں۔ اور جب وہ رات کے اندھیرے میں مجھے کشاں کشاں کسی نامعلوم مقام کی طرف لے چلے تو اتنی عظیم دہشت میرے دل کو ہوئی جس کی صحیح کیفیت بصورتِ الفاظ ظاہر نہیں کی جا سکتی۔ قدرتی طور پر خوف کا پہلا احساس اپنی سلامتی کے لئے تھا لیکن اس کے ساتھ ہی خیال آیا کہ میرے یوں پکڑے جانے سے نہ معلوم جان سے پیاری انیبل اور اس کے رشتہ داروں کا کیا حال ہو گا۔ خدا کو ہی بہتر معلوم تھا کہ یہ لوگ کب تک مجھ کو زیرِ حراست رکھنا چاہتے تھے۔ مگر اس میں شک نہ تھا کہ میری چند گھنٹوں کی حراست بھی اس موقعہ پر تباہ کن نتائج پیدا کر سکتی تھی۔ میں نے پھر ایک بار بولنے کی کوشش کی۔ مگر اتنی دہشت مجھ پر طاری تھی کہ الفاظ نوکِ زبان پر آ کر رہ گئے۔ اور میں انتہائی کوشش کے باوجود کچھ نہ کہہ سکا۔ میں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا۔ تاکہ معلوم کر سکوں یہ لوگ کون ہیں؟ اور کیا ان میں سے کسی ایک کی صورت میری پہچانی ہوئی ہے یا نہیں۔ لیکن رات اتنی سیاہ تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ نظر نہ آتا تھا۔ انتہائی کوشش کے باوجود میں ان کی صورتیں دیکھنے سے قاصر رہا۔

پھر ایک بار میں نے گفتگو کی کوشش کی۔ پہلے اطالوی میں بولا۔ پھر فرانسیسی میں۔ لیکن جب وہ اس پر بھی خاموش رہے تو انگریزی میں التجائیں کرنے لگا کہ خدا کیلئے مجھے چھوڑ دو۔ میں نے تم میں سے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا۔ اور ضرور تم لوگوں کو میری نسبت غلط فہمی ہوئی ہے لیکن میری باتوں کا جواب صرف ایک خاموشی تھا۔ سب آدمی اس طرح چپ رہے گو یا وہ پہلے سے اس بارے میں سازش کر چکے تھے۔

اب ہیبت ناک شبہات میرے دل میں پیدا ہونے لگے۔ کوئی چارہ کار نہ دیکھ کر میں نے ان سے چھوٹنے اور رات کے اندھیرے میں کسی طرف کو فرار ہونے کا ارادہ کر لیا۔ مگر ان کے ہاتھ زنبور آہنی کی طرح مضبوط تھے۔ خدا معلوم کس غیبی طریقہ پر ان کو میرے دل کا حال معلوم ہو گیا کہ ناگاہ انہوں نے اپنی گرفت اور زیادہ مضبوط کر دی۔ اس حالت میں کوشش کرنا ہی فضول تھا۔ اور جب اس کے بعد میں نے ایک شخص کو کوئی چیز نیام سے نکال کر ہاتھ میں پکڑتے دیکھا۔ اور وہ چیز اندھیرے میں چمکتی نظر آئی۔ تو صاف معلوم ہو گیا کہ وہ مجھے کسی حال میں فرار کا موقعہ دینے کے لئے آمادہ نہیں ہیں۔ بلکہ انہوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر کوئی کوشش میری طرف سے ہوئی تو وہ فوراً میرے دو ٹکڑے کر ڈالیں گے۔ ایک اور کوشش میں نے ان لوگوں کی صورتیں دیکھنے کے لئے کی۔ میں چاہتا تھا کسی طریقہ پر ان شبہات کی جو میرے دل میں پیدا ہو چکے تھے تصدیق یا تردید کر سکوں۔ لیکن بے سود۔ رات کی سیاہ چادر لحاف کی مانند سروں پر چھائی ہوئی تھی۔ فاصلہ کا تو ذکر کیا پاس کی بھی کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔

اسی حالت میں چند منٹ اور گذرے۔ اس اثنا میں لاتعداد پریشانیاں، ذہنی تکلیفیں اور اذیتیں مجھے حیران کرتی رہیں۔ نہ میں کچھ سوچ سکا، نہ اپنے طرز عمل کے بارے میں کوئی فیصلہ کن رائے ہی قائم کر سکا۔ آخر کار وہ پراسرار مہم

شور جو بحری موجوں کے سنگی کراروں سے ٹکرانے سے پیدا ہوتا ہے میرے کانوں میں آنے لگا جس سے یہ یقین دل میں جاگزیں ہوا کہ ہم ساحل بحر کے پاس پہنچ گئے۔ میں نے ایک روز سینیر لوپرٹی سی کی بالکونی پہ کھڑے ہو کر دیکھا تھا کہ لیگ ہارن کی طرف جانے والی سڑک ساحل بحر سے متوازی بلندیوں کے پاس ہو کر گذرتی ہے اس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ یہ لوگ مجھے سڑک پر سے اٹھا کر اب سمندر کی سمت میں ڈھلوان پر لئے جا رہے تھے۔ اس سے میرے بدترین اندیشوں کی تصدیق ہو گئی چند منٹ کے عرصہ میں یہ مختصر سا جلوس سمندر کے کنارے پر پہنچ گیا۔ مجھے ایک کشتی پر سوار ہونے کے لئے مجبور کیا گیا اور وہ رسّی جو پیشتر میرے بازوؤں کے گرد بندھی تھی اب بڑی مضبوطی سے ٹانگوں پر بھی کس دی گئی۔ تاکہ ایسا نہ ہو میں سمندر میں کود جانے کی کوشش کروں۔

اس وقت تک ان آدمیوں کے منہ سے جن کی حراست میں مَیں تھا۔ ایک لفظ تک نہ نکلا تھا۔ اسی حالت میں چُپ چاپ ہم کشتی پر سوار ہوئے اور اس وقت میں نے دیکھا کہ دو آدمی پہلے سے اس کشتی میں بھی موجود تھے۔ میرے ساتھیوں میں سے ایک نے پتوار ہاتھ میں لے لی اور کشتی کے سرے پر بیٹھ گیا۔ اور میں نے اندازہ سے معلوم کیا کہ وہ اس جماعت میں افسر کا درجہ رکھتا تھا۔ ایک لمبا سا لبادہ اس نے پہن رکھا تھا اور جب وہ میرے پاس سے گذرا تو اس لبادہ کا سرا میرے بدن سے چھو گیا۔ بغیر کسی حکم یا اشارہ کے کسی سابقہ قرارداد کے بموجب کشتی چلنے لگی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ چپوؤں کے سرے احتیاطاً کپڑے میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ کیونکہ ان کی حرکت سے کسی طرح کی آواز پیدا نہ ہوتی تھی آنِ واحد میں خشکی پیچھے رہ گئی اور کشتی کھلے سمندر کی طرف ہو لی۔ جس میں شب کی تاریکی سے پانی کی رنگت بھی روشنائی کی طرح سیاہ معلوم ہوتی تھی۔

مگر قدرت نے قوائے انسانی کو حالات کے مطابق کمزور یا طاقتور بننے کی عجیب طاقت عطا کی ہے اور کوئی تاریکی خواہ وہ کتنی ہی عجیب و کثیف کیوں نہ ہو آخرکار چشم انسانی کے تجسس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ رفتہ رفتہ میری آنکھیں اس اندھیرے میں بھی دیکھنے کے قابل ہو گئیں۔ ان لوگوں کی شکلیں، جو کشتی میں میرے اردگرد بیٹھے تھے بتدریج واضح ہونے لگیں۔ اور میں اپنے دل میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ ان میں بعض کی پوشش میرے لئے بالکل نئی نہیں ہے۔ میں نے اس بارے میں یقین حاصل کرنے کی بہت کوشش کی۔ مگر کوئی فیصلہ کن رائے قائم نہ کر سکا۔ ان لوگوں کی صورتیں بے شک مجھے نظر آتی تھیں۔ لیکن خط و خال پوشیدہ تھے۔ تاہم اتنے ہی سے ایک شبہہ رفتہ رفتہ میرے دل میں پیدا ہونا شروع ہو گیا تھا۔

میں نہیں جانتا کشتی نے کتنے چکر کاٹے۔ اور کن اطراف کا رُخ کیا۔ لیکن آخرکار کچھ عرصہ کے بعد فاصلہ پر آبادی کی روشنی دکھائی دینے لگی۔ کسی دور افتادہ مقام پر جلتے ہوئے چراغ کہرہ کی پشت پر جھلملاتے ہوئے تاروں کی مانند دکھائی دینے لگے۔ اور آگے جانے سے معلوم ہوا کہ وہ روشنی سوٹیا دکشیا کے گھاٹ کی ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ میں جس مقام سے چلا تھا وہ لوگ وہیں مجھ کو واپس لے آئے۔ اس وقت مجھے کشتی کے پیندے میں کوئی چیز پڑی ہوئی نظر آئی۔ جس کا میں نے اب تک خیال نہ کیا تھا۔ جب میں نے اپنے پیروں سے چھو کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے بکس ہیں جنہیں کاسمو نے مقفل اور بند کر کے گاڑی پر رکھوا دیا تھا۔ اب تک میری توجہ اسباب کے سوال پر بالکل ہی نہ گئی تھی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح باقی سب کام بڑی خاموشی کے ساتھ ہوا تھا اسی طرح میرا اسباب بھی چپ چاپ اور بلا آواز کشتی میں لا کر رکھ دیا گیا۔ اور اب دفعتاً کشتی نے ایک لمبا چکر کاٹنا شروع کیا۔ یقیناً وہ سوٹیا دکشیا کے گھاٹ کی طرف جا رہی تھی۔ اور میں اس ہیبت ناک خیال کو اپنے دل

میں جگہ دیئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ میرے بدترین اندیشے عنقریب پورے ہونے والے ہیں۔

پھر ایک بار میں نے اُن لوگوں کی طرف دیکھا جو مجھے نرغہ میں لئے بیٹھے تھے خصوصیت کے ساتھ میری نگاہ اس آدمی کے چہرہ کی طرف گئی جو اس جماعت کا افسر تھا۔ مگر پتوار پہ رکھا ہوا اس کا ہاتھ اور لبادہ میں لپٹی ہوئی اس کی صورت ان دو چیزوں کے سوا میں اور کچھ نہ دیکھ سکا۔ اتنے میں گھاٹ کے لیمپوں کی روشنی زیادہ واضح ہونے لگی تھی۔ صریحاً ہماری کشتی گھاٹ کی طرف جا رہی تھی اور میں بخوبی سمجھ سکتا تھا کہ اسے کس جگہ پہنچنا ہے۔

آخر کار جب ہماری کشتی گھاٹ سے تھوڑے فاصلہ پہ رہ گئی اور میں نے پہلی مرتبہ کشتی کھینے والوں کے لباس سے اصل حقیقت معلوم کی کہ وہ لوگ کون ہیں تو اس کے ساتھ ہی مجھ کو ایک جہاز کے ایک اونچے مستول دکھائی دینے لگے۔ زیادہ قریب جانے سے اس جہاز کا سیاہ پیندہ بھی نظر آ گیا۔ ہر چند اس سے پہلے بھی میرے دل میں بدترین اندیشے جاگزیں ہو چکے تھے تاہم جب آخر کار میرے شکوک نے یقین کی صورت اختیار کی تو اتنی دہشت مجھ پر طاری ہوئی کہ ایک لفظ تک منہ سے نہ نکل سکا۔ حتیٰ کہ میں ان لوگوں سے جو مجھے پکڑ کر یہاں لائے تھے رحم کی التجا بھی نہ کر سکا۔ گو یہ بات مشکوک ہے کہ وہ التجا ان کے دلوں پر کوئی اثر پیدا کرتی یا نہیں۔ جوں جوں کشتی آگے بڑھتی گئی لاتعداد لیمپوں کی روشنی نے تاریکی کو زائل کرنا شروع کیا جہاز کی صورت رفتہ رفتہ نمایاں ہوتی گئی اور چند منٹ کے عرصہ میں ہماری کشتی ڈاکو جہاز ایتھین کے پہلو میں جا کر کھڑی ہو گئی۔

اس وقت پہلی مرتبہ اس افسر نے جو پتوار کے پاس بیٹھا تھا مہر سکوت توڑی اور کوئی حکم اپنے آدمیوں کو صادر کیا۔ میں نے آواز پہچانی۔ یہ جہاز ایتھین کا وہی نائب افسر تھا

جس نے مجھ کو اس جہاز کے مختلف حصے دکھلائے تھے۔ اور جسے میں نے سوٹیاوٹشیا کے قہوہ خانہ میں لیونورے باتیں کرتے سنا تھا۔ حکم پاتے ہی دو ملاحوں نے میری مشکیں کھول دیں اور افسر مذکور نے مجھ کو فرانسیسی زبان میں مخاطب کر کے سرد لہجہ میں کہا "مسٹر ولمٹ جیسا طرز عمل آپ اختیار کریں گے ویسا ہی سلوک آپ کے ساتھ کیا جائے گا۔ مقابلہ کی کوشش بے سود ہو گی۔ اور فرار کی سعی لاحاصل۔ پس دانائی اس میں ہے کہ آپ تقدیر پر شاکر رہیں۔"

"لیکن یہ تو بتایئے" میں نے بے تابانہ پوچھا "کس مطلب کے لئے آپ ..."

"خاموش!" اس نے تحکمانہ لہجہ میں کہا "میں آپ کے سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا۔ بلکہ جو حکم مجھے افسر بالا کی طرف سے ملتا ہے اس کی تعمیل کرتا ہوں۔ چلیئے جہاز پر چڑھیئے۔"

میں نے بحالت مجبوری تعمیل کی۔ کیونکہ حجت و تکرار لاحاصل تھی اور مقابلہ کی تو کوئی صورت ہی ممکن نظر نہ آتی تھی۔ صحن جہاز پر پہنچا تو ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا صرف ایک کیبن کی چھت پر بنے ہوئے تابدان کے شیشہ سے قلیل سی روشنی خارج ہوتی تھی۔ مگر اس اندھیرے کے باوجود میں نے دیکھا کئی ملاح صحن جہاز پر موجود تھے۔ سب کے سب خاموش۔ مجھے ایک قیدی کی حیثیت میں دیکھ کر ان کے دلوں میں کچھ ہی خیالات کیوں نہ پیدا ہوئے ہوں۔ انہوں نے کسی طریقہ پر اُن کا اظہار نہ کیا۔

اتنے میں وہی افسر جس کا ذکر پہلے آچکا ہے مجھے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "میرے ساتھ ساتھ آجایئے۔"

وہ مجھے جہاز کے زیریں حصہ کی طرف لے چلا۔ پاس پاس ہم دونوں زینہ سے اترے جس کے اطراف میں پیتل کے سہارے بنے ہوئے تھے۔ اور اس پہلی کیبن میں داخل ہوئے جس کا حال پیشتر کسی موقعہ پر قلمبند ہو چکا ہے۔ کوئی آدمی اس جگہ

موجود نہ تھا۔ البتہ اس کے ساتھ جو چھوٹی کیبن خوابگاہ کا کام دیتی تھی اس کا دروازہ کھلا تھا اور اس کے اندر جلتے ہوئے لیمپ کی روشنی بالائی تابدان کی راہ سے خارج ہوتی تھی۔ اسی دوسری کوٹھڑی کے اندر سے کسی کی آواز بھی سنائی دی۔ جو کوئی سوال پوچھ رہا تھا۔ میں نے اس آواز کو پہچانا وہ لوٹرس کی تھی۔ اس آدمی نے جو میرے ساتھ ساتھ یہاں تک آیا تھا اب اپنا لمبا کوٹ اتار دیا اور ٹوپی ہاتھ میں لے کر مؤدبانہ کمرہ میں داخل ہوا۔ اس نے جواب میں چند الفاظ کہے جن کا مطلب میری سمجھ میں نہ آسکا کیونکہ یہ گفتگو ان لوگوں کی اپنی زبان میں ہو رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی لوٹرس کے منہ سے کلمۂ حیرت نکلا جس میں خوشی کا اثر بھی شامل تھا۔ معلوم ہوتا تھا اس کو میری گرفتاری کی خبر سن کر حیرت آمیز خوشی ہوئی ہے۔ پھر اس نے چند الفاظ اپنی زبان میں تحکمانہ لہجہ میں کہے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد وہی آدمی جو مجھے اپنے ساتھ یہاں لایا تھا باہر آگیا۔ اور چاندی کے شمعدان میں لگی ہوئی موم بتی روشن کر کے اس نے اس کمرہ کے بالمقابل جس میں لوٹرس رہتا تھا ایک اور کوٹھڑی کا دروازہ کھولا۔ مجھے اندر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اس نے جلتی ہوئی شمع ایک خوشنما چھوٹی تپائی پر رکھ دی۔ اس کے بعد مجھ کو مخاطب کر کے بولا۔

"یہ آپ کی جائے قیام ہے اور میں آپ کو خبردار کرتا ہوں کہ کسی حالت میں اس سے باہر آنے کی کوشش نہ کیجئے گا۔ ایک پہرہ دار زینہ کے سرے پر ہر وقت ننگی تلوار ہاتھ میں لئے موجود رہتا ہے اور اس کو حکم دے دیا گیا ہے کہ اگر کوئی آدمی بلا اجازت اوپر چڑھنے کی کوشش کرے تو وہ اس کو بے دریغ قتل کر دے مسٹر ولمٹ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس جہاز کے آدمی کبھی حکم کی تعمیل میں کوتاہی نہیں کرتے۔ یہ میں اس سے پیشتر آپ کو بتا چکا ہوں کہ جیسا آپ کا طرز عمل ہوگا ویسا ہی سلوک آپ سے کیا جائے گا۔ ہم نہیں چاہتے کسی طرح کی بے جا سختی آپ پر کریں۔ مگر آپ کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ آپ ہم کو کسی معاملہ میں شکایت کا موقعہ نہ دیں۔ رہ گیا آپ کی جانی حفاظت

کا سوال تو اس کے متعلق میرا کچھ کہنا اپنی اور اپنے ساتھیوں کی توہین میں داخل ہوگا کیونکہ ہم بلا وجہ کسی کی جان ضائع کرنا پسند نہیں کرتے۔ کھانا آپ کو باقاعدہ وقت پر ملتا رہے گا۔ اور جو کوٹھڑی آپ کو دی گئی ہے اس میں سامانِ تفریح کا بھی انتظام ہے ...."

اس لمبی تقریر کے بعد افسر مذکور نے اپنے سر کو ذرا سا خم کیا۔ اور دروازہ بند کر کے رخصت ہو گیا لیکن اس نے دروازہ کو باہر سے مقفل نہ کیا۔ اور سچ پوچھیے تو اس کی حاجت بھی کیا تھی۔ میرا اس کوٹھڑی سے نکل کر فرار کی کوشش کرنا قطعاً غیر ممکن تھا چند لمحوں کے بعد دروازہ پھر کھلا اور ملاحوں میں سے ایک میرا بکس لا کر رکھ گیا۔ اس نے چپ چاپ ہر ایک چیز ٹھکانے رکھ دی۔ پھر ایک لفظ تک کہے بغیر وہ بھی رخصت ہو گیا۔

بناوٹ کے اعتبار سے یہ کمرہ مربع تھا۔ چھ فٹ لمبا اور قریباً اسی قدر چوڑا۔ سامانِ آرائش کی بھی اس میں کمی نہ تھی۔ ایک جانب خوشنما صوفے پر مخمل کی گدیاں بچھی تھیں معلوم ہوا کہ یہ چیز دن کو بیٹھنے اور رات کو سونے کا کام دیتی ہے۔ کیبن کے وسط میں ایک چھوٹی سی میز تھی۔ اور ایک کونے میں ہلکی لیکن خوشنما چھوٹی سی تپائی جس پر گلدان رکھا رہتا تھا۔ بعد ازاں معلوم ہوا کہ جب اس کا ڈھکنا اٹھا دیا جائے تو نیچے ایک ناند تھی جس میں ہاتھ منہ دھویا جا سکتا تھا۔ ایک بیضوی آئینہ اس چوبی دیوار میں لگا تھا۔ جو اس کیبن کو پاس والی کیبن سے جدا کرتی تھی۔ ایک چھوٹی سی الماری میں فرانسیسی' اطالوی' اور جرمن زبان کی متعدد کتابیں رکھی تھیں اور ایک میخ سے سبک سی سارنگی بھی لٹکی ہوئی تھی۔ دروازہ کے بالائی نصف حصہ میں چوڑے چوڑے شیشے لگے ہوئے تھے۔ جن کی راہ سے دن کو روشنی اور رات کو اس لیمپ کا اجالا۔ جو بڑی کیبن میں جلتا تھا داخل ہو سکتی تھی۔ ایک گول سوراخ صحن جہاز کے عین نیچے باہر کی طرف بنا تھا۔ جس سے سمندر کی تازہ ہوا اور مزید روشنی داخل ہو سکتی تھی۔ لیکن اگر موسم طوفانی ہو یا کسی اور وجہ

سے اس کو کھلا رکھنے کی حاجت باقی نہ رہے تو اس کو بڑی آسانی سے بند بھی کیا جا سکتا تھا اور وہ اس خوبی سے بند ہوتا تھا کہ پانی بالکل اندر نہ آسکتا تھا۔ کیبن میں عمدہ اور نفیس رنگ و روغن بھرے ہوئے تھے۔ غرض ہر چیز اس عمدگی اور نفاست سے بنی تھی کہ اگر یہ آرام و تفریح کا سفر ہوتا اور مجھے نقل و حرکت کی آزادی اور دوستوں کی صحبت نصیب ہوتی تو سنکا ہٹ کا تو ذکر کیا میں اس جہازی زندگی کو ہر لحاظ سے آرام دہ اور قابل اطمینان تصور کرتا۔

میں نے سلسلہ داستان جاری رکھنے سے پیشتر اس کمرہ کے حالات پوری تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ لیکن جیسا کہ ناظرین سمجھ سکتے ہیں مجھ کو ان ساری باتوں کا علم کیبن کے اندر آتے ہی نہ ہوا تھا۔ بلکہ یہ تفصیلات رفتہ رفتہ معلوم ہوئی تھیں۔ جس وقت ملاح میرے بکس رکھ کر چلا گیا تو میں نے اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر دیکھا کہ کیا اس عرصۂ بے ہوشی میں جس کا حال مجھے بالکل معلوم نہ تھا کسی نے میری کوئی چیز اڑانے کی کوشش تو نہیں کی۔ لیکن معلوم ہوا کہ ساری چیزیں محفوظ تھیں۔ میری گھڑی بٹوہ اور وہ پاکٹ بک بھی جس میں متعدد نوٹ اور گشتی چھٹی رکھی تھی' جس کی بنا پر میں راستہ کے اخراجات وصول کر سکتا ساری چیزیں ٹھکانے سے رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے صوفہ پر بیٹھ کر اپنی موجودہ حالت پر غور کرنا شروع کیا اور اس کے ساتھ ہی یہ سوچنے کی کوشش کی کہ میری اس گرفتاری کا نتیجہ کیا ہوگا۔ جس وقت میں ان باتوں پر غور کرتا تو گہری پریشانی میرے دل کو لاحق ہونے لگتی۔ گو میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ پریشانی اپنے لئے نہیں بلکہ ان کے بارے میں تھی جن کو میں اپنی حراست کی وجہ سے ان خطرات سے مطلع نہ کر سکا تھا جن میں وہ گھرے ہوئے تھے۔ اپنے بارے میں مجھے معلوم تھا کہ میری زندگی خطرہ میں نہیں ہے۔ ڈر اگر تھا تو محض یہ کہ مجھے اس وقت تک زیر حراست رکھا جائے گا حتیٰ کہ لینو ورکی سوچی ہوئی شیطانی تجاویز کامیابی

کی منزل پر پہنچ جائیں۔ مجھے اچھی طرح یاد تھا کہ لینوور سے گفتگو کرتے ہوئے اس شخص نے جو مجھ کو یہاں تک لایا تھا برملا کہا تھا کہ ہم کسی آدمی کی جان بلا وجہ ضائع کرنا نہیں چاہتے۔ اور اب وہی بات اس نے دوبارہ مجھ سے کہی تھی۔ اس لئے جیسا میں نے لکھا ہے مجھے اپنی جان کا خطرہ بالکل نہ تھا۔ تاہم وہ نتیجہ جو میری حراست سے پیدا ہو سکتا تھا اتنا ہولناک تھا کہ اگر میری جان خطرہ میں ہوتی اور میں اس دوسرے نتیجہ کی طرف سے مطمئن ہو سکتا تو میرا اضطراب بدرجہا گھٹ جاتا۔ بڑی مشکل یہ تھی کہ اپنی موجودہ حالت میں میں سر بنتھیو ہیلیٹن کو کسی طرح آگاہ بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے جب سوچتا کہ وہ خود، اس کی بیٹی اور مہ جبین اتیبل ان بے رحم ڈاکوؤں کے ہاتھ پڑنے والے ہیں۔ تو دہشت کی تھرتھری میرے بدن کے ہر حصہ میں بے اختیار پھر جاتی تھی۔

صاف نظر آتا تھا کہ لینوور کو کسی طریقہ پر اس بات کا پتہ لگ گیا ہے کہ کاسمو نے جو کچھ اس سے بیان کیا۔ غلط تھا۔ یعنی اس کو معلوم ہو گیا تھا کہ میں روما نہیں بلکہ لیگ ہارن جا رہا ہوں۔ یہ معلوم ہونے کے بعد ہی اس نے ڈاکوؤں کو میری گرفتاری پر آمادہ کیا ہوگا۔ پہلے مجھے خیال آیا کہ گاڑی کا اُلٹ جانا محض ایک امر اتفاقی تھا لیکن جب اس عجیب سیٹی کی آواز یاد آئی جو مجھے حادثہ کے موقعہ پر سنائی دی تھی تو صاف ثابت ہو گیا کہ گھوڑ سوار اس سازش میں برابر کے حصہ دار تھے۔ گاڑی کے اُلٹ جانے کا حادثہ اتفاق نہ تھا بلکہ اسے قصداً عمل میں لایا گیا تھا۔ جتنا زیادہ میں نے اس معاملہ پر غور کیا اتنا ہی پختہ یقین میرے دل کو ہو گیا کہ جو کچھ عمل میں آیا وہ ایک گہری اور خطرناک سازش کا نتیجہ تھا۔

اور اب افسوس کاسمو کی سوچی ہوئی سب تجویزیں خاک میں مل گئیں۔ جو کچھ اس نے ڈاکو جہاز کے متعلق سوچ رکھا تھا اس کا خدا جانے کیا حشر ہوگا۔ کم از کم میری

تجویزوں کی ناکامی صریح اور صاف تھی۔ فی الحال یہ جاننا مشکل تھا کہ کیا یہ جہاز آسٹریا کے فوجی جہاز سے بچ کر نکل جائے گا۔ اور کیا وہ منصوبے جو لینوور اور درازو کی گرفتاری کے بارے میں سوچے گئے تھے اس طرح ناکام ثابت ہوں گے۔ جہاں تک میرے اپنے خیالات کا تعلق تھا مجھے اس بارے میں کامیابی کی بہت کم امید تھی بکاسمو کی قابلیت کے بارے میں جو رائے میں نے پیشتر قائم کی تھی وہ بالکل غلط نکلی، اور مجھے تسلیم کرنا پڑا کہ لینوور اور اس جہاز کے ڈاکو مقابلہ میں بہت زیادہ عیار ہیں خیر ان مایوسیوں میں بھی ایک امید میرے دل میں باقی تھی۔ یعنی مجھے یاد تھا کہ آسٹریا کے جنگی جہاز ٹائی رول کا نائب افسر علی الصبح سوٹیاوکشیا پہنچ جائے گا۔ وہ سینیر بورنی ٹسی کے روبرو کپتان درازو کا حلیہ بیان کرے گا۔ جس کے بعد اس خوفناک آدمی کی گرفتاری خواہ وہ حدود شہر کے اندر عمل میں لائی جائے یا اس کے جہاز پر سوار ہونے کے موقعہ پر، بہت مشکل نہ ہوگی۔ اور جب ایک بار ان لوگوں کا سرغنہ پکڑا گیا تو اس سے یقینی طور پر اہم نتائج حاصل ہوں گے۔ درازو اپنی جان بچانے کے لئے جہاز ایتھین کے سب آدمیوں کو حوالۂ انصاف کرنے پر آمادہ ہو جائے گا۔ اور اس طرح لینوور کی وہ سازشیں جو اس نے سر میتھیو ہیسلیٹن کے برخلاف سوچ رکھی تھیں لازمی طور پر ملیامیٹ ہو جائیں گی۔

یہ امید اس طرح بتدریج میرے دل میں پیدا ہونی شروع ہوئی جس طرح سورج ابر غلیظ کے پیچھے سے اپنی تیز کرنیں خارج کیا کرتا ہے اور اس سے میرے دل کو کچھ حوصلہ بھی ہو گیا۔ فی الحقیقت میری حالت اس طرح کی تھی جس طرح ڈوبتا ہوا آدمی تنکے کا سہارا بھی کافی سمجھنے لگتا ہے۔ اس بدنصیب کی مانند یہ امید جو درحقیقت فرضی اور موہوم تھی میرے لئے باعث اطمینان ہونے لگی۔ میں نے اپنے خیالات اس پر جمانے کی کوشش کی۔ اور جتنا زیادہ میں نے اس پر غور کیا اتنا ہی مجھے اپنا حوصلہ

بڑھتا معلوم ہوا۔

اتنے میں کیبن کا دروازہ کھلا اور ایک یونانی نوجوان انتہا درجے قبول صورت جس نے شوخ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا گو اس میں نفاست کے ساتھ مذاق سلیم کی جھلک موجود تھی۔ چاندی کا بہت بڑا تھال لے کر حاضر ہوا۔ جس پر کھانے کا سامان رکھا تھا۔ دو تین قسم کی شراب، ایک گرما گرم سنبوسہ، کیک، مٹھائیاں اور پھل۔ اور ان کے کھانے کے لئے چاندی کے چھری کانٹے۔ یہ سارا سامان ایک اُجلے رومال سے ڈھکا ہوا تھا۔ اور شیشہ کے چمکیلے گلاس ساتھ تھے۔ اس نوجوان نے جس کی عمر سولہ سال سے بہرحال زیادہ نہ تھی، ایک چاندی کی گھنٹی کی طرف اشارہ کیا۔ جسے وہ تھال کے اندر رکھ کر لایا تھا۔ اور اشارہ سے ہی سمجھایا کہ جب کبھی مجھے بلانے کی ضرورت ہو آپ یہ گھنٹی بجادیا کریں۔ اس کے بعد وہ رخصت ہو گیا۔ ہر چند میں بہت تھکا ماندہ تھا تو بھی تفکرات کی وجہ سے حقیقی اشتہا زائل ہو گئی تھی۔ خیر میں نے تھوڑا سا کھانا زہر مار کیا اور اس کے بعد گھنٹی بجادی۔

وہی نوجوان خادم دوبارہ حاضر ہوا۔ اور میرے اشارہ کو سمجھ کر جوٹھا تھال اٹھا کر لے گیا۔ اس کے بعد رات چونکہ زیادہ جا چکی تھی اور میں ذہنی اور جسمانی دونوں طرح سے مضمحل تھا اس لئے اس ایک امید کا سہارا لے کر جس کا ذکر پیشتر کیا جا چکا ہے صوفے پر لیٹ گیا۔ اور یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ جلدی ہی آنکھ لگ گئی۔

باب ۱۲۶

جہاز اینفین پر

یاد نہیں کتنی دیر سویا۔ مگر اس کے بعد میری آنکھ یکایک ایک پر شور قہقہہ کی آواز سن کر کھل گئی۔ جو حالتِ خواب میں میرے کانوں میں آئی تھی پہلے میں نے سمجھا کہ یہ آواز کسی دہشت ناک خواب ہی کا حصہ ہے جو میں نے دیکھا تھا۔ مگر جب وہ آواز اس کے بعد بھی ایک دو بار سنائی دی تو ہر طرح کے شکوک زائل ہو گئے۔ اور مجھے پورا یقین ہو گیا کہ یہ شیطان سیرت لینوور کی آواز ہے۔ اور وہ یقینی طور پر جہاز پر سوار ہو چکا ہے۔ میں نے اس نائب افسر کو جو مجھے اپنے ساتھ یہاں لایا تھا چند الفاظ دبی آواز میں لینوور سے کہتے سنا۔ پھر پاس والی کیبن کا دروازہ کھلا اور لینوور کی کرخت آواز شب بخیر کہتے سنائی دی۔

میں نے یہ سوچنے کی بہت کوشش کی کہ نائب افسر نے کیا الفاظ کہے تھے۔ مگر اس کے متعلق کوئی صحیح رائے قائم نہ کر سکا۔

میرے کمرہ میں شمع روشن تھی۔ گھڑی نکال کر دیکھی تو معلوم ہوا رات کا صرف ایک بجا ہے۔ چونکہ میں بارہ بجے کے عمل پر سونے کے لئے لیٹا تھا۔ اس لئے اس کا مطلب یہ ہوا کہ میری آنکھ صرف ایک ہی گھنٹہ لگی ہے۔ اور اب یہ نئی حقیقت مجھ پر واضح ہو گئی کہ لینوور بھی اس جہاز پر سوار ہے اور جس کیبن میں وہ مقیم ہے اس میں اور میرے کمرہ میں صرف ایک پتلی سی چوبی دیوار حائل ہے۔ لیکن جہاں تک اس کی سازشوں کی روک تھام یا اس کو برا بھلا کہنے کی کوششوں کا تعلق تھا سچ پوچھئے تو وہ مجھ سے

اتنا ہی دور تھا۔ گویا ہمارے درمیان ایک سمندر حائل ہو۔

اور اب اس سلسلہ میں یہ نئی سوچ پیدا ہوئی کہ لینوور کے آج رات جہاز پر آنے میں کیا بھید ہے؟ صریحاً وہ اس جگہ قیام کرنے آیا تھا۔ مگر اس کا مطلب یہ تھا کہ جو تجویز سابق میں سوچی گئی تھی اس میں ترمیم کر دی گئی ہے۔ کیونکہ جیسا ناظرین کو یاد ہو گا پہلا فیصلہ یہ تھا کہ وہ اس سے اگلی رات کو دس بجے جہاز پر سوار ہو۔ کیا اس کے پیش از وقت جہاز پر سوار ہونے کی اصلی وجہ یہ تھی کہ اس کو میرے جہاز پر لائے جانے کا حال معلوم ہو گیا تھا۔ یا یہ کہ جج صاحب اور کاسمو نے دوسری رات کو اسے جہاز پر سوار ہونے کے موقع پر گرفتار کرنے کے بارے میں جو تجویز سوچ رکھی تھی اس کا حال کسی طریقہ پر اس کو معلوم ہو گیا تھا اور اس نے اس اطلاع کو پاکر اپنے آپ کو ڈاکوؤں کی حفاظت میں پہنچانے کا فیصلہ کر لیا تھا مگر اس سے آگے ایک اور سوال یہ بھی پیدا ہوا کہ کیا اس صورت میں وہ تجویز بھی زائل ہو گئی۔ جو جج صاحب اور کاسمو نے درازو کی گرفتاری کے بارے میں سوچی تھی؟ آہ اگر ایسا ہو تو پھر میری ان امیدوں کا خدا حافظ۔ جو تھوڑی دیر پہلے میری حوصلہ افزائی کا موجب بنی تھیں۔ قریباً دو گھنٹے میں کروٹیں بدلتا کئی طرح کے اندیشوں سے پریشان جاگتا رہا۔ اور جب آخر کار دوبارہ آنکھ لگی تو کئی طرح کے بھیانک خواب دکھائی دینے لگے۔

صبح کو بے چینی کی نیند سے بیدار ہوا تو پاس والی کیبن کی مدھم سی روشنی شیشوں کی راہ سے اندر آرہی تھی کیونکہ وہ شمع جو میری اپنی کیبن میں جلتی تھی کبھی کی ختم ہو کر بجھ چکی تھی۔ گھڑی دیکھی تو چھ کا عمل تھا۔ میں نے اُٹھ کر منہ ہاتھ دھویا۔ کپڑے پہنے اور اس کے بعد وہ گول سوراخ جس کو اہل جہاز اپنی اصطلاح میں سکٹل کہا کرتے ہیں۔ اور جو باہر کی طرف کھلتا تھا کھول دیا۔ اس کی راہ سے تازہ ہوا داخل

ہو کر میری جلتی ہوئی پیشانی سے لگنے لگی۔ تو آرام کا احساس ہوا۔ آخر کوئی ایک گھنٹہ بعد میں نے گھنٹی بجائی۔ وہی یونانی نوجوان دوبارہ حاضر ہوا لیکن جب اس نے مجھے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو ایک لفظ تک کہے بغیر رخصت ہو گیا۔ چند منٹ کے بعد واپس آیا تو چاندی کے ایک چوڑے تھال پر صبح کا ناشتہ رکھ کر لے آیا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد وہی نائب افسر میری کیبن میں داخل ہوا۔ اور رسمی سلام کے بعد کہنے لگا کہ خوراک کی یہ چیزیں اگر آپ کے عادات کے مطابق نہ ہوں تو اور جو چیز آپ چاہیں مہیا ہو سکتی ہے۔ مگر کھانا اتنا نفیس اور پُر تکلف تھا کہ دنیا کا بڑے سے بڑا نکتہ چیں بھی اس پر کسی طرح حرف گیری نہ کر سکتا تھا۔ پس میں نے سامانِ خوراک کے متعلق اطمینان ظاہر کیا جس کے بعد خادم اور افسر دونوں رخصت ہو گئے اس کے تھوڑی دیر بعد مسٹر لیبنوور کے پاس والے کمرہ سے رخصت ہونے کی آواز سُنائی دی۔ آخر جب آٹھ بجے تو میں نے گھنٹی بجا کر اس نوکر کو بلایا اور اُسے برتن اٹھا کر لے جانے کا اشارہ کیا۔ اس کے باہر جاتے ہی نائب افسر دوبارہ میری کیبن میں داخل ہوا۔

"مسٹر ولمٹ" اس نے اب سابق کے مقابلہ میں کم سرد مہری سے کہا "آپ کے طرزِ عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس جہاز میں زیرِ حراست رہتے ہوئے آپ شریفانہ برتاؤ کا ثبوت دینا چاہتے ہیں۔ میں پیشتر آپ سے کہہ چکا ہوں کہ ہم لوگ کسی پر بے جا سختی کرنے کے خواہشمند نہیں۔ فی الحقیقت جو احکام افسرانِ بالا نے اس بارے میں ہم کو دیئے ہیں ان کا مطلب یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آپ سے نرمی کا سلوک کیا جائے۔ پس اگر آپ اسی طریقہ پر شرافت کا ثبوت دیتے رہیں تو بعض پابندیوں کے ساتھ آپ کو صحن جہاز پر چہل قدمی کی اجازت دی جا سکتی ہے۔"

میں نے صورتِ اثبات سر کو خم کیا۔ اور افسران مذکور کے ساتھ ساتھ صحن کی

طرف ہولیا۔ واقعی جیسا اس نے بیان کیا تھا ایک ملاح سیڑھیوں کے سرے پر دو بڑے پستول پیٹی میں لگائے اور ایک ننگی تلوار ہاتھ میں لئے کھڑا تھا۔ میرے ساتھی افسر نے اس کو مخاطب کر کے کہا: "آپ کو صحن جہاز کے ایک سرے سے دوسرے تک ٹہلنے کی اجازت ہے۔ مگر اس بات کا خیال رکھنا کہ اگر کوئی کشتی جہاز کی طرف آتی نظر آئے تو یہ جہاز کے دوسری طرف ہٹ جائیں۔" ساتھ ہی مجھ کو بھی سمجھا دیا کہ "اگر آپ نے کسی کو دیکھ کر مدد کے لئے آواز دی تو کسی اور سزا کے علاوہ جو آپ کے لئے تجویز کی جائے چہل قدمی کا حق فوراً آپ سے چھین لیا جائے گا۔ ازروئے احتیاط ہمارا ایک آدمی ہر وقت آپ کے ساتھ رہے گا لیکن اگر آپ کی طرف سے کسی بے جا بات کا اظہار نہ ہوا تو وہ آپ کی نقل وحرکت میں بالکل مزاحم نہ ہوگا۔ بلکہ آپ کو یہ جتلانے کی بھی کوشش نہ کی جائے گی کہ کوئی آپ کی نگرانی کر رہا ہے۔"

میں نے پھر ایک بار سرد مہری سے سر کو خم کیا اور ایک طرف کو چلنے لگا۔ اس پر وہ ملاح جو مسلح تھا اور سیڑھیوں کے پاس پہرہ دیتا تھا میرے پیچھے پیچھے ہولیا اور قریباً چھ قدم کے فاصلہ پر ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ میرے لئے یہ معلوم کرنا بہت مشکل نہ تھا کہ یہ احتیاط ہر لحاظ سے ضروری ہے کیونکہ ان لوگوں کو ڈر تھا شاید میں سمندر میں کود کر گھاٹ کی طرف یا اس چٹان کی جانب جہاں دو تین کشتیاں بندھی تھیں تیرنے کی کوشش کروں۔

صحن جہاز پر پہنچ کر پہلی عجیب بات جو مجھ کو نظر آئی وہ اس کی سابقہ اور موجودہ حالتوں کا اختلاف تھا۔ پیشتر اس کے سب سوراخ بند لیکن اب کھلے تھے۔ اور توپوں کے دہانے ان کے ساتھ لگا کر رکھے گئے تھے مستولوں کے زیریں حصہ میں لاتعداد ہتھیار جمع تھے، جن میں بندوقیں، تلواریں، پستول، کلہاڑیاں، اور ایسے ہی کئی اور اسلحہ شامل تھے۔ پھر کئی پیٹیاں، بارود کی بھی رکھی تھیں بحیثیت مجموعی

وہ جہاز کسی جنگی جہاز سے ملتا تھا اس سارے سامان کو دیکھ کر مجھے بے حد حیرت ہوئی اور میں نے سوچا کیا یہ ممکن ہے کہ ٹائی رول کے حملہ آور ہونے کی صورت میں یہ اُس کا مقابلہ کرنے لگے گا ؟

اس وقت میری نگاہ نائب افسر کی طرف گئی جو سمت مقابل میں جہاز کی ریلنگ کے ساتھ لگا ہوا کھڑا تھا۔ میرا خیال ہے اس نے میرے انداز سے معلوم کر لیا کہ کیا خیالات میرے دل میں گذر رہے ہیں۔ کیونکہ ایک لحظہ کے عرصۂ خفیف کے لئے اس طرح کا ہلکا تبسم جس میں تکبر اور نفرت کے گہرے آثار اعتماد کے ساتھ شامل تھے۔ اس کے ہونٹوں پر نمودار ہوا۔ لیکن یہ ایک عارضی کیفیت تھی۔ اور جب میں نے دوبارہ اس کی طرف دیکھا تو وہ دوربین لگائے سوٹیا وکشیا کے جنوب کی طرف ساحل کے گھاٹ کو تک رہا تھا۔ چونکہ جہاز ٹائی رول کو اسی طرف سے آنا تھا اس لئے پہلا خیال جو میرے دل میں پیدا ہوا یہ تھا کہ وہ شاید اس طریقہ پر آسٹروی جہاز کی آمد کے نشانات دیکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن زیادہ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ اس کا مدعا نہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اس کی نگاہ سمندر کی طرف نہیں، بلکہ ساحل کی جانب لگی ہوئی تھی۔

میں نے اس بارے میں ملاحوں کو جہاز کے اگلے صحن پر بے مدعا ٹہلتے ہوئے دیکھا اور چونکہ مجھ کو معلوم تھا کہ ملّاحوں کی صحیح تعداد اس سے بہت زیادہ ہے اس لئے سوچا کہ باقی ماندہ آدمی شاید کسی کام کے لئے باہر گئے ہیں۔ تازہ فرحت افزا بحری ہوا سمت شمال سے چل رہی تھی۔ یعنی اس سے مخالف سمت میں جدھر سے جہاز ٹائی رول کے آنے کی امید تھی۔

صحن جہاز پر چہل قدمی کرتے ہوئے میں نے اپنے دل سے کہا۔" خدا کرے یہ باد مخالف اسی طرح چلتی رہے کیونکہ گو اس کی وجہ سے جہاز ٹائی رول جلدی نہ

آسکے گا۔ تاہم جہاز ایتھین بھی لیگ ہارن کی طرف جانے سے قاصر رہے گا۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ اس تھوڑی سی تاخیر سے کتنے عظیم فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔"

یہ خیالات پیدا ہوئے ہی تھے کہ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور میری نگاہ اسی مرد منحوس مسٹر لینوور کی طرف گئی جو کسی قدر فاصلہ پہ بڑی آہستگی سے سمت مقابل میں چل رہا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ پشت پر جوڑے ہوئے تھے۔ اور اس کے بھیانک چہرہ پر شیطانی مسرت کے آثار تھے۔ ایک فوری جوش کے اثر سے میں دوڑ کر اس کے پاس جانا اور اسے اس کی لاتعداد شیطانی حرکتوں پہ ملامت کرنا چاہتا تھا کہ ناگاہ کسی نے پیچھے سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اس کے ساتھ ہی نائب افسر کی آواز یہ کہتے سنائی دی۔ "مسٹر ولمٹ۔ جو پابندیاں آپ پر عائد ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس جہاز پر رہتے ہوئے جب تک کوئی آدمی آپ کو نہ بلائے آپ بطور خود کسی سے گفتگو نہ کریں۔"

"کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ میری قید کی سختیوں کو جہاں تک ممکن ہو کم کرنا چاہتے ہیں؟"

"لیکن وہ اور بھی سخت ہو جائیں گی۔" افسر مذکور نے سرد لہجہ میں کہا۔ "اگر آپ نے وہی شریفانہ طرز عمل برقرار نہ رکھا جس کا اظہار اب تک آپ کی طرف سے ہوا ہے۔"

میں چپ چاپ ایک طرف کو چلنے لگا۔ اور اب جو میں نے چھپی نظروں سے دوبارہ کبڑے کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ میری جانب توجہ دیئے بغیر جہاز کے سرے کی طرف جا رہا ہے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد جب پھر میری نگاہ اس کی طرف گئی۔ تو معلوم ہوا کہ وہ مستول کے نیچے کھڑا ہو کر ایک ہاتھ سے اپنی آنکھوں پر سایہ کر کے ساحل کے اسی مقام کو دیکھ رہا ہے جسے تھوڑی دیر پہلے نائب افسر دوربین کی مدد سے دیکھتا

تھا۔ میں نے بھی اس کی نگاہ کا پیچھا کر کے اس مقام کی طرف دیکھا تو اس سطح بحر پر ایک کالا سا دھبہ نظر آیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر اس مقام کی طرف دیکھا تو ایک کشتی نظر آئی جسے کوئی ملاح چپوؤں کی مدد سے چلا رہے تھے۔ اب معلوم ہوا کہ نائب افسر اور مسٹر لینوور اس کشتی کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ میرے جی میں بے اختیار یہ خواہش پیدا ہوئی کہ مجھے تھوڑا عرصہ اور صحن جہاز پر ٹھہرنے کی اجازت دی جائے تاکہ میں یہ معلوم کر سکوں کہ اس کشتی کی آمد کیا معنی رکھتی ہے۔

لیکن اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کوئی مجھے اس طرف دیکھتا معلوم کر کے جدھر ان لوگوں کی نگاہیں لگی ہوئی تھیں ناراض ہو۔ میں تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد چاروں طرف دیکھنے لگتا تھا۔ اتنے میں ایک اور نوجوان افسر جسے میں نے جہاز ایتھین پر اپنی پہلی آمد کے موقعہ پر دیکھا تھا اور جس کے بارے میں معلوم ہوا اس جہاز کا میٹ ہے، مستول کی رسیوں پر چڑھا۔ اور دوربین کی مدد سے اس سمت میں دیکھنے لگا۔ جدھر میں نے کشتی آتی دیکھی تھی۔ پھر وہاں سے اتر کر اس نے اس نائب افسر کو، جو مجھے گرفتار کر کے لایا تھا کوئی اس قسم کی اطلاع دی جو ان سب کے لئے باعثِ اطمینان تھی حتیٰ کہ جب اس کے تھوڑی دیر بعد لینوور بھی ان کے پاس گیا۔ اور وہ اطلاع اس کے کانوں تک بھی پہنچی تو اس کے اپنے چہرہ پر مسرت اور اطمینان کے آثار پیدا ہو گئے جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے اس کے چہرہ پر وہ آثارِ مسرت بھی ایک عجیب طرح کا بھیانک اثر پیدا کرتے تھے۔

خیر میں چپ چاپ صحن جہاز پر ٹہلا کیا۔ نہ کسی نے مجھ سے نیچے اُتر جانے کے لئے کہا۔ نہ میں نے اس کی ضرورت سمجھی۔ میں نے دیکھا کہ جہاز ایتھین کے بہت سے لنگر تھے۔ مگر ان سب کو اپنی اپنی جگہ پر محفوظ رکھا ہوا تھا۔ اور فی الحال وہ صرف ایک ہی لنگر کی مدد سے سطح آب پر کھڑا تھا۔ وہ بندرگاہ کے دہانہ کے پاس لنگر انداز تھا۔

اور اس جگہ سمندر کی لہریں تیز تھیں۔ تو بھی اس کے لئے وہ ایک لنگر ہی کافی سمجھا گیا تھا۔ یہ خیال کرنا غلط ہے کہ بحیرۂ روم کی سطح پر لہریں بالکل ہی نہیں اُٹھتیں۔ پس عام حالات میں ایک ایسے جہاز کے لئے جیسا کہ ایتھین تھا کئی لنگروں کی ضرورت تھی۔ اس صورت میں اس کا صرف ایک ہی لنگر کے ساتھ بندھا ہوا ہونا اس بات کی دلیل تھا کہ وہ لوگ ذرا سا خطرہ پیش آنے پر فوراً اس لنگر کو اٹھا کر رخصت ہونے کے لئے تیار تھے۔ یعنی جس طرح انہوں نے مقابلہ کی غرض سے توپیں سجا رکھی تھیں، اسی طرح ان کے فرار کی تیاریاں بھی ہر لحاظ سے مکمل تھیں۔

اس کے بعد میری نگاہ اوپر کی طرف اٹھی۔ اور گو میں بحری معاملات سے بہت زیادہ واقفیت نہ رکھتا تھا تاہم اس جہاز کے مستول اور بادبانوں کی نفاست اور صفائی کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ بالکل یہ کیفیت اس جہاز کی تھی گویا اجلے پروں کا ایک بہت بڑا پرندہ پانی کی سطح پر تیر رہا ہو۔ فی الحال اس جہاز پر یونانی جھنڈا لہراتا تھا۔ لیکن یہ ایک وقتی مصلحت تھی۔ ورنہ مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ ضرورت پیش آنے پر یہ لوگ کسی اور ملک کا نشان بھی اسی آسانی سے لگا سکتے ہیں۔ صحن جہاز کو دیکھا تو وہ بھی اتنا صاف تھا کہ کیا مجال ذرا سا داغ دھبہ بھی اس پر موجود ہو۔ جس طرح کی بد انتظامی اور کثافت باربرداری کے جہازوں پر عموماً دیکھی جاتی ہے وہ اس پر قطعاً موجود نہ تھی۔ جہاز ایتھین کی ہر ایک چیز، اس کا ہر ایک پرزہ اور ہر ایک حصہ اتنا ہی اُجلا اور صاف تھا جتنا کسی جنگی جہاز کا ہو سکتا ہے۔ ملاح بھی سب کے سب صاف ستھرے اور شائستہ تھے۔ کسی طرح کا غُل غپاڑہ ان میں نہ تھا۔ چنانچہ جب کوئی افسر حکم صادر کرتا تو یہ لوگ اس طرح ٹوپی کو چھو کر آداب بجا لاتے تھے جیسا کہ بہترین سرکاری جہازوں پر دیکھا جا سکتا ہے۔ ان سب باتوں سے میں یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہوا کہ گو کپتان دراز و ایک ڈاکو ہے۔ تاہم اس نے

اپنے آدمیوں میں ایسا مکمل ضبط انتظام قائم کیا ہے کہ جس پر کسی کو حرف گیری کا موقعہ نہیں مل سکتا۔

اس طرح تقریباً پون گھنٹہ گذر گیا۔ اور اب جو میں نے کشتی کی طرف نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر جہاز کی طرف آرہی ہے۔ کیونکہ ساحل کے ساتھ ساتھ آنے میں اس کے گھاٹ سے ٹکرانے کا اندیشہ تھا۔ آخر کار جب کشتی گھاٹ کے بالکل قریب آپہنچی تو معلوم ہوا کہ جو لوگ اس پر سوار ہیں ان سب کی شکلیں گو باشندگانِ یونان سے ملتی ہیں۔ تاہم ایک آدمی ان میں ایسا ہے جس کی شکل وصورت ان سے بالکل ہی علیحدہ تھی۔ اس نے سادہ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ایک سفری لبادہ ان کپڑوں کے اوپر پہن رکھا تھا۔ جلد بدن سپید تھی اور سر کے بال بھورے تھے۔ حالانکہ کشتی کے یونانی ملاحوں کے چہرے گندم رنگ اور سر کے بال سیاہ تھے۔

ان حالات کو دیکھ کر مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ اور میں اپنے جی میں سوچنے لگا کہ یہ آدمی کون ہو گا جسے یہ لوگ اپنے ساتھ لا رہے ہیں؟ تاہم اپنے چہرہ سے میں نے کسی طرح کی حیرت کا اظہار نہ ہونے دیا۔ اور اس طرح کی ظاہری لاپروائی سے صحن جہاز پر ٹہلتا پھرا گویا میری توجہ اپنے ہی خیالات پر لگی ہوئی تھی حالانکہ درحقیقت میں تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اس کشتی کی طرف دیکھنے لگتا تھا۔ رفتہ رفتہ وہ کشتی جہاز کے پہلو کے ساتھ آ لگی۔ سب سے پہلے ایک ملاح جہاز پر چڑھا اور اس کے پیچھے وہ نامعلوم اجنبی جس کے بالوں کی رنگت سنہری تھی۔ اور جس کا ذکر اشارۃً اس سے پہلے کیا جا چکا ہے۔ قریب سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہ شریف صورت کا آدمی ہے اور اس کے چہرہ پر نفرت سے ملے ہوئے غصہ اور جوش کے آثار نمایاں ہیں۔ اس سے میں بہ آسانی سمجھ گیا کہ یہ لوگ اس کو گرفتار کر کے لائے

ہیں. لیکن سوال یہ پیدا ہوا کہ وہ کون ہے؟ اور اس کی گرفتاری کا کیا مطلب ہے
ان باتوں کا جواب میرے پاس کچھ نہ تھا. خیر اتنا معلوم ہو گیا کہ ڈاکوؤں نے اپنا دام
تز ویر اس سے بہت زیادہ وسیع پھیلا رکھا ہے جتنا میرا خیال تھا۔

اجنبی کو جہاز پر آتا دیکھ کر وہی نائب افسر جو مجھ کو گرفتار کر کے لایا تھا۔
آگے بڑھا۔ اور نووارد کو سرد مہری سے سلام کیا جس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس
کے برعکس اس نے دونوں بازو چھاتی پر لپیٹ لئے. اور اس حالت میں کھڑا ہو کر
ایک ایسی زبان میں جس کو میں بالکل نہ سمجھ سکتا تھا لیکن جس کے بارے میں اندازہ
سے معلوم ہوا کہ جرمن ہے کوئی سوال پوچھا۔ چونکہ جہاز کا نائب افسر اس زبان
سے ناواقف تھا اس لئے وہ کوئی جواب نہ دے سکا. البتہ فرانسیسی میں اس نے کہا
کہ "اگر آپ اس زبان میں جس میں میں گفتگو کر رہا ہوں. بول سکتے ہوں تو اس
اس گفتگو کو جاری رکھا جا سکتا ہے۔"

"خیر تو میں اس زبان میں آپ سے دریافت کرتا ہوں" اجنبی نے نہایت
شستہ فرانسیسی میں گفتگو کرتے ہوئے کہا "کہ تم لوگوں کو جو بحری قزاق
ہونے کے علاوہ خشکی پر بھی لوٹ مار کرنے سے دریغ نہیں کرتے ہو کیا حق حاصل
تھا کہ مجھ کو میرے سفر میں روک کر میری جامہ تلاشی لی۔ اور مجھے زبردستی اس
اس جگہ لے آئے؟"

"آپ کے سوالوں کا جواب دینے سے پیشتر" نائب افسر نے انداز نخوت
سے کہا، "میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس طرح کا گستاخانہ رویہ جیسا آپ
اختیار کر رہے ہیں ہمارے یہاں برداشت نہیں کیا جاتا۔ یاد رکھئے یہ جہاز نائی ٹینل
نہیں بلکہ ایتھین ہے..."

"مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ ڈاکوؤں کا جہاز ہے۔ اور تم لوگ پیشہ ور

قزاق ہو یہ آسٹروی افسر نے... کیونکہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ وہی ہے... لاپرواہی سے کہا۔

"اچھا تو یہ اگر آپ کو معلوم ہے" جہاز ایفین کے نائب افسر نے سرد مہری سے سلسلۂ تقریر جاری رکھ کر کہا "تو یہ بھی یاد رکھئے کہ اس طرح کے گستاخانہ رویہ کو ہمارے ہاں ایک پل کے لئے برداشت نہیں کیا جاتا۔ اور اگر آپ نے اپنے مزاج کی اصلاح نہ کی تو یاد رکھئے رسّی کا پھندا آپ کی گردن میں ڈال کر اس مستول سے لٹکا دیا جائے گا۔"

"میں تمہاری دھمکیوں سے نہیں ڈرتا۔" آسٹروی نوجوان نے بے خوف ہو کر کہا "چونکہ میں فی الحال بے بس ہوں۔ اس لئے جو سلوک تم چاہو مجھ سے کر سکتے ہو۔ لیکن جس طرح کوئی بے جا رعب مجھے اس بات سے روک نہیں سکتا کہ تم کو تمہارے اصلی نام ڈاکو سے مخاطب کروں، اسی طرح کوئی طاقت تمہیں اس سزا سے محفوظ نہیں رکھ سکتی جو جلد یا بہ دیر تم کو اپنے جرموں کی ملنے والی ہے۔ لیکن اس بحث سے کیا حاصل۔ آؤ مجھے اپنے کپتان کے پاس لے چلو۔ میں نے گو اسے دیکھا نہیں ہے تاہم اس کا جو حلیہ مجھے بتایا گیا ہے اس کی بنا پر میں بہ آسانی سمجھ سکتا ہوں کہ تم اس جہاز کے کپتان نہیں ہو۔"

لو گرفتار آسٹروی کی اس پر جوش نخوت آمیز تقریر کا جہاز ایفین کے نائب افسر نے کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ نفرت سے منہ پھیر کر اس آدمی کے ساتھ اپنی زبان میں گفتگو کرنے لگا۔ جو آسٹروی افسر کو کشتی میں بٹھا کر لایا تھا۔ جواب میں اس آدمی نے کئی ایک چیزیں نائب افسر کو پیش کیں۔ جن میں ایک سربمہر لفافہ بھی شامل تھا۔

نائب افسر نے ان چیزوں میں سے آسٹروی قیدی کی کنجیاں، بٹوہ، گھڑی

اور پاکٹ بک، نیز وہ متفرق اشیا جو اس کی جیب سے نکلی تھیں۔ واپس کرتے ہوئے کہا" لیجئے یہ آپ کا سامان ہے"

" اور وہ چٹھی" آسٹر وی قیدی نے اعتراض کرتے ہوئے کہا" جو دراصل..."

" جو ہز ایکسی لنسی سینیر پورٹی سی کو ملنی چاہیئے تھی۔ وہ ہم نے اپنے پاس رکھ لی ہے" نائب افسر نے لفافہ کی مہریں توڑ کر وہ خط جو اس میں بند تھا نکالتے ہوئے کہا۔ اور اس کے بعد قیدی کی قہر آلود نظروں کی پروا نہ کرتے خط کا مضمون پڑھنے لگا۔

غصہ اور جوش سے تو گرفتار آسٹر وی قیدی کی آنکھیں شعلہ بار تھیں مگر وہ کیا کر سکتا تھا محض اتنا اس نے کہا۔

"شرم کی بات ہے کہ تم نے ایک پرائیویٹ خط کھولنے سے دریغ نہ کیا۔ مگر تم جیسے ادنیٰ اخلاق کے آدمیوں سے اور کس بات کی توقع ہو سکتی ہے"

" سچ ہے" نائب افسر نے سابق کی طرح لاپروائی سے جواب دیا" تاہم دیکھ لیجئے۔ آپ کی گہری سازشوں کی ہر تفصیل ہم کو معلوم ہے۔ آپ نے بہادر کپتان درازد کو گرفتار کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ پھر جہاز ٹانی نہ دل کے ذریعہ جہاز ایتھین کو مغلوب کرنا چاہا مگر اس میں بھی کامیابی حاصل نہ کر سکے۔ اور اب آپ مہربانی سے" اس نے بڑھتے ہوئے طنز کے ساتھ کہا" اس کیبن میں تشریف لے چلئے۔ جو آپ کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے۔ اور جس میں آپ کو اس وقت تک رہنا ہوگا حتیٰ کہ کپتان صاحب کی رائے میں اس کی ضرورت باقی نہ رہے"

بدنصیب آسٹر وی نے جب دیکھا کہ اس جگہ نہ غصہ کام دیتا ہے نہ جوش آمیز گفتگو۔ اور مقابلہ کی تو کوئی بھی صورت ممکن نہیں تو مجبوراً چپ چاپ نائب افسر کے ساتھ ہو لیا۔ ملاحوں میں سے ایک نے اس کا وہ بیگ اٹھا لیا جسے یہ لوگ کشتی میں رکھ

کر یہاں تک لائے تھے۔ اور وہ بھی ان کے پیچھے چلا گیا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد جہاز کے سب سے اونچے مستول پر ایک خاص نشان اڑتا دیکھا گیا جس کا مطلب کپتان درازدو پر یہ واضح کرنا تھا کہ وہ آدمی جو اس کا حلیہ لے کر جہاز ٹائی رول سے آیا تھا گرفتار ہو چکا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ بھی تھا کہ درازدو اب تک سوٹیا وکٹیا میں مقیم ہے۔ لیکن بلا سے وہ اب کہیں ہو۔ جج پلورٹی سی نے جو تجویزیں اس کی گرفتاری کے لیئے سوچی تھیں وہ سب خاک میں مل گئیں۔ اور اب اس کے پکڑے جانے کی کوئی امید باقی نہ تھی۔

آسٹروی افسر کے رخصت ہو جانے کے بعد بھی میں صحن جہاز پہ رہا۔ اور ہتھیار بند ملاح بدستور تھوڑے فاصلہ پر رہ کر میری نگرانی کرتا رہا۔ اس موقعہ پر میں نے دیکھا کہ لیبوور جو تھوڑے فاصلہ پہ چل رہا تھا میری طرف کنکھیوں سے دیکھتا ہوا گزرا۔ مسرت شیطانی کے آثار اس کے خوفناک چہرہ پہ موجود تھے اور گو میرے اپنے چہرہ پر یقیناً رنج وغم کے آثار موجود ہوں گے۔ تاہم میں نے اس ناہنجار کو اپنی اصلی ذہنی حالت سے واقف ہونے کا موقعہ دینا پسند نہ کیا اس لیئے دوسری طرف کو منہ پھیر لیا۔ البتہ صحن جہاز پہ ٹہلتے ہوئے میں ان حالات پر غور کیئے بغیر نہ رہ سکا۔ جنہوں نے اس سارے معاملہ کو ایک بالکل ہی نئی صورت دے دی تھی۔ ڈاکوؤں کی باخبری اور ان کی خبر رسانی کے ذرائع کو دیکھ کر مجھے اتنی حیرت ہوئی کہ بیان نہیں کر سکتا۔ صاف نظر آتا تھا کہ جو جو بات ان کے برخلاف سوچی گئی وہ اس سے واقف ہو گئے اور جو ترکیبیں ان کے متعلق جج صاحب اور کاسمو نے یا خود میں نے سوچی تھیں' ان سب کو بڑی آسانی سے خاک میں ملا دیا گیا۔ میں سر میتھیو کو خبردار کرنے لیگ ہارن جانے لگا تھا مگر جہاز ایتھین پر قیدی ہو کر رہ گیا۔ ہم نے لیبوور کو دوسری رات سے پہلے پہلے گرفتار

کرنے کی ترکیب سوچی تھی۔ وہ وقت سے پہلے ہی ڈاکوؤں کی حفاظت میں جا پہنچا۔ جہاز ٹائی رول کا آسٹرڈی افسر کپتان درازو کا حلیہ لے کر جج پولی ٹسی سے ملنے چلا تھا کہ راستہ میں پکڑا گیا۔ اور اب کپتان درازو سوٹیاو کشیا میں مزے سے دندناتا پھرتا تھا۔ اور کوئی اس کے متعلق کچھ نہ کر سکتا تھا۔ میرے دل میں انیل اس کی ماں اور نانا کے متعلق بے حد تشویش پیدا ہوئی مگر میں بے بس تھا۔ بحری قزاقوں نے اپنی عیاری سے ہم میں سے ہر ایک کے گرد اس طرح کا جال بچھایا تھا کہ ہم بے بس ہو کر رہ گئے۔

دیر تک صحن جہاز پر چہل قدمی کرتا پھرا۔ حتیٰ کہ ایک کا عمل ہو گیا۔ اس وقت خوش پوش یونانی خادم نے حاضر ہو کر اطلاع دی کہ کھانا آپ کے کمرہ میں لاکر رکھ دیا گیا ہے۔ ہر چند گہرے تفکرات کی وجہ سے مجھے بالکل اشتہا نہ تھی تاہم میں نے ان انتظامات کی خلاف ورزی نامناسب سمجھی۔ جو میرے لئے سوچے گئے تھے۔ کیبن میں گیا تو لنچ کا سامان تیار رکھا تھا۔ میں نے تھوڑا سا کھانا زہر مار کیا۔ اس کے بعد اسی نوکر نے دوبارہ آکر اطلاع دی کہ غروب آفتاب تک آپ چاہیں تو پھر صحن جہاز کی چہل قدمی کر سکتے ہیں۔ میں نے کوٹھڑی میں بند ہو کر بیٹھ رہنا نامناسب سمجھا۔ اس لئے دوبارہ صحن جہاز پر چلا گیا۔ آخر کار جب اندھیرا چھانے لگا تو نوکر نے آکر خبر دی کہ رات کا کھانا تیار ہے۔ اس سارے عرصہ میں صبح کے ایک واقعہ کے سوا اور کوئی بات ظہور میں نہ آئی تھی۔ نہ مجھے دوبارہ اس آسٹرڈی افسر کو دیکھنے کا ہی موقعہ ملا تھا۔ ان لوگوں نے یا تو اسے اس کی کوٹھڑی میں بند کر رکھا تھا یا اسی نے بطور خود صحن جہاز پر آنے سے انکار کر دیا تھا۔

کھانا حسب معمول نفیس اور پُر تکلّف تھا۔ اور میں جب تک اسے کھانے میں مشغول رہا، کم سن یونانی نوکر کیبن کے ایک طرف بیٹھا انتظار کرتا رہا۔ نہ اس نے کوئی غیر ضروری

بات کہی۔ نہ میں نے ہی کوئی غیر متعلق سوال اس سے پوچھا۔ کیونکہ مجھے ڈر تھا ایسا نہ ہو وہ لوگ میری کسی بات سے چڑ کر یہ آسائش بھی مجھ سے چھین لیں۔ میں چاہتا تھا اس جہاز پر رہتے ہوئے جہاں تک ممکن ہو اپنی آزادی کو برقرار رکھوں۔ اور اس طرح کوئی بات مفید مطلب ہو تو اسے معلوم کر سکوں۔

کھانا کھانے کے بعد میں اپنی کیبن میں ایک کتاب لے کر بیٹھ گیا۔ لیکن جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے خیالات کی رَو بہت دور پہنچی ہوئی تھی۔ میں کتاب کے مضمون سے کوئی دلچسپی نہ لے سکا۔ وقت بڑی آہستگی سے گذرتا گیا۔ حتیٰ کہ جب میرا خیال تھا آدھی رات ہو گئی ہے تو بمشکل دس کا عمل ہوا تھا۔ ان حالات میں میں نے سوچا کہ فی الحال سونے کی کوشش فضول ہے۔ اس کے علاوہ مجھے معلوم تھا کہ سابقہ انتظام کے مطابق کپتان درازدو کو ٹھیک آدھی رات کے وقت جہاز پر سوار ہونا ہے۔ اور اس کے آتے ہی جہاز بندرگاہ سے روانہ ہو جائے گا۔ بس ایک ہلکی سی امید یا یوں کہنا چاہیئے کہ امید کا سایہ میرے دل میں اب تک، باقی تھا اور وہ یہ کہ ممکن ہے درازدو کو عین دمِ آخر میں گرفتار کر لیا جائے اور ان قزاقوں کی عیاری کے باوجود جج پورٹی سی اور کاسمو کی سوچی ہوئی تجویزیں فتح مند ہوں۔ کم ازکم یہ میرا خیال تھا اور میں اپنے جی میں سوچ چکا تھا کہ آدھی رات تک جاگ کر نتیجہ سے واقف ہونے کے بعد ہی سونے کی فکر کروں گا۔

دو گھنٹے کا عرصہ جس طوالت کے ساتھ گذرا اور جس قدر خیالات میرے جی کو بے چین کرتے رہے ان کا حال بیان کرنا عبث ہے۔ مختصر یہ کہ آدھی رات کا عمل قریب آیا۔ اس وقت جہاز پر ہر طرف خاموشی تھی۔ لینو ورکا کمرہ میرے اپنے کمرہ سے ملحق تھا۔ لیکن اب تک وہ بھی اس میں سونے کے لئے واپس نہ آیا تھا۔ پورے بارہ بجے جب گھڑی کی دونوں سوئیاں ایک جگہ آکر مل گئیں تو سیٹی کی لمبی اور تیز آواز سکوتِ شب

کو چیرتی ہوئی میرے کانوں میں آئی۔ اس کے ساتھ ہی جہاز کے ملاحوں نے لنگر اٹھانا شروع کیا۔ پھر کئی آدمیوں کے صحن جہاز پر ادھر اُدھر چلنے کی آوازیں آئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاز کی روانگی کے سلسلہ میں ملاح اِدھر اُدھر آجا رہے ہیں۔ اس کے بعد دو تین آدمی اس بڑی کیبن میں داخل ہوئے۔ جو میرے کمرہ کے باہر تھی۔ اور ان کے دبے لفظوں میں گفتگو کرنے کی آواز میرے کانوں میں آئی۔ مگر الفاظ اتنے مدھم اور غیر واضح تھے کہ سمجھنا تو درکنار میں ان کو پوری طرح سُن بھی نہ سکا۔ آخر تھوڑے وقفہ کے بعد کسی نے میری کیبن کے دروازہ پر ہلکی دستک دی اور میں چونک کر اٹھا۔ ساتھ ہی یہ خیال بے اختیار دل میں پیدا ہوا کہ خوفناک کپتان دراز و مجھ سے ملنے کے لئے آیا ہے کیونکہ اب اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ تھی کہ وہ جہاز پر سوار ہو چکا ہے۔ اس سے میری رہی سہی امیدوں کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ اور مجھے بادلِ ناخواستہ تسلیم کرنا پڑا کہ کاسمو کی سوچی ہوئی سب تجویزیں خاک میں مل گئیں۔

میں نے ہلکی آواز سے کہا "اندر آجائیے" فوراً دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی میرے منہ سے خوشی کی چیخ نکلی۔ کیونکہ آنے والا میرا عزیز دوست کانسٹنٹائین کنارس تھا!

اس نے چست سفری لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے چہرہ پر خوشی کی سُرخی موجود تھی۔ سچ پوچھئے تو اس کا خوش ہونا لازمی اور قدرتی تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا اس عرصہ میں اس کی شادی حسین لیونورا سے یقینی طور پر ہو چکی ہو گی۔ اس کے علاوہ رات کی ہوا چونکہ تازہ اور سرد تھی اس لئے بھی اس کا خوشنما چہرہ سُرخ نظر آتا تھا مگر اصلی وجہ خواہ کچھ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ اپنے چست سفری لباس میں تمتمائے ہوئے رخساروں کے ساتھ کانسٹنٹائین کنارس اتنا شکیل و وجیہہ نظر آتا تھا، گویا دیوتا آپالو نے اس کی صورت اختیار کر لی ہو۔ چونکہ اس کی حالت یا انداز سے

یہ بات ظاہر نہ ہوتی تھی کہ وہ میری طرح زیر حراست ہے۔ اس لئے میں یہ نتیجہ اخذ کئے بغیر نہ رہ سکا کہ وہ مجھ کو بچانے کے لئے آیا ہے۔

"میرے عزیز دوست کنا اس" میں نے فرطِ مسرت سے دو قدم بڑھ کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ آپ کا آنا مبارک ہو۔ آپ نہیں جانتے کہ اس وقت آپ کے مظلوم دوست کو آپ کے آنے سے کتنی خوشی ہوئی ہے۔ لیکن مجھے خود غرض نہ بننا چاہیئے۔ سب سے پہلے مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سچے دل سے مبارکباد پیش کروں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے ... "

"آپ جی کھول کر مجھ کو مبارکباد دیں" کانسٹنٹائین نے خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے کہا۔ "کیونکہ لیو نورا اب میری ہو چکی۔ اور کوئی طاقت اس کو مجھ سے جدا نہیں کر سکتی۔"

"خدا آپ دونوں کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے" میں نے اس کا ہاتھ گرمجوشی سے دباتے ہوئے کہا۔ "مجھے آپ کو خوش دیکھ کر سچی راحت حاصل ہوئی ہے۔ لیکن یہ بتائیے آپ کو میری قید کا حال کیونکر معلوم ہوا؟ ... یا کیا مجھ کو امید کرنی چاہیئے، کہ حکام نے آخر کار اس جہاز پر قبضہ کر لیا ... "

"کیا جہاز ایتھین پر!" اس نے کہا "نہیں یہ اغلب نہیں ہے لیکن یہ تو کہئے" اس نے اپنے گرد کیبن کے اندر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "ان لوگوں کا سلوک آپ سے ہر طرح اچھا تو رہا؟"

"بے شک مجھے کسی بدسلوکی کی شکایت نہیں ہے" میں نے کہا۔ "تو بھی میرے عزیز دوست۔ کسی بے گناہ شخص کو قید کرنا کیا یہ سب سے بڑی بدسلوکی نہیں ہے۔ جو ایک انسان دوسرے کے متعلق عمل میں لا سکتا ہے۔ کیا ہوا اگر میرے رہنے کو اچھی کیبن ہے یا کھانے کو اچھی سے اچھی نعمتیں چاندی کے تھالوں پر رکھ کر لائی جاتی

ہیں ...“

”کچھ جناب آپ کی حراست کا زمانہ جلد ختم ہو جائے گا۔“ کنارس نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ ”اس کے متعلق آپ کو ہر طرح مطمئن رہنا چاہیئے۔“

”آہ“ میں نے اس جواب سے مایوس ہو کر کہا۔ ”تو کیا آپ اپنے بدنصیب دوست کو بچانے کی طاقت نہیں رکھتے؟ تاہم میں آپ کا بے حد ممنون احسان ہوں کہ آپ نے ہر طرح کے خطرے جھیل کر میرے پاس آنا منظور کیا۔“ اور اس کے بعد ایک فوری خیال کے زیر اثر کیونکہ اب جہاز حرکت کرتا نظر آتا تھا۔ میں نے کہا۔ ”لیکن میرے خدا۔ جہاز چلنے لگا ہے آپ کس طرح اتریں گے۔ کیا آپ اپنے چچا کے پاس نہیں جا رہے ہیں؟“

”میری فکر نہ کیجیئے۔“ کنارس نے لاپروائی سے کہا۔ ”لیکن میں اگر آپ کے خیالات کو صحیح طور پر سمجھ سکتا ہوں تو یقیناً آپ کپتان درازو سے ملنے کو بے تاب ہوں گے۔“

”کیا وہ جہاز پر آچکا... مگر وہ بے شک آچکا ہوگا۔ میرا اپنا یہی خیال ہے۔“

”وہ جہاز پر آچکا ہے۔“ کنارس نے جواب دیا۔ ”اور اگر آپ اس سے کچھ کہنا چاہتے ہوں تو آیئے میں آپ کو اپنے ساتھ اس کے پاس لے چلتا ہوں۔ آپ جہاز کے تختہ پر کھڑے ہو کر اس سے دو دو باتیں کیجئے۔“

”لیکن مشکل یہ ہے کہ میں بلا اجازت کیبن سے باہر نہیں جا سکتا۔“ میں نے ایک جلدی سے کہا۔

”کپتان درازو نے آپ کو باہر آنے کی اجازت دے دی ہے۔“ کنارس نے ہنس کر کہا۔ ”اس لیئے جلد آیئے۔ آپ اس ادب و تعظیم کو دیکھ کر جو اہلِ جہاز اس کی کرتے ہیں فوراً اسے پہچان لیں گے۔ کیونکہ سچ جانیئے درازو اپنے جہاز پر بادشاہ کا درجہ رکھتا ہے

میرے ساتھ ساتھ چلے آیئے۔"

مجھے سوچنے کی مہلت نہ مل سکی۔ اشارہ پاتے ہی کنارس کے ہمراہ چل دیا۔ اور بڑی کیبن سے گذر کر جو اس وقت خالی تھی سیڑھیوں پر چلنے لگے۔ کنارس میرے آگے آگے تھا۔ اور میں اس کے پیچھے۔ صحن جہاز پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ بادبان پھولے ہوئے ہیں۔ اور خوشنما جہاز ایتھین سوٹیا وکشیا کی بندرگاہ کو بہت پیچھے چھوڑ چکا ہے۔ دوسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ لاتعداد ملاح صحن جہاز پر جمع ہیں۔ اور ہر طرف وہ ہنگامہ سا برپا نظر آتا ہے، جو جہاز کی روانگی کے وقت عموماً دیکھا جاتا ہے۔ لیکن سب سے حیرت انگیز نتیجہ میری تیسری نگاہ کا نکلا کیونکہ میں نے دیکھا کہ سب کی نگاہیں اس مقام کی طرف لگی ہوئی تھیں جہاں کنارس اور میں کھڑے تھے۔ ہر شخص کی آنکھیں ادب کے ساتھ جھکی ہوئی اور ملاحوں سے لے کر افسروں تک سب آدمی تعظیم مجسم بنے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ جہاز ایتھین کا سیلنگ ماسٹر بھی ٹوپی ہاتھ میں لئے سر جھکائے احکام کا منتظر تھا۔

اس نگاہ نے میری آنکھوں کے سامنے سے پردہ سا ہٹا دیا۔ ایک نئی طرح کی روشنی مجھے اپنے دماغ میں پیدا ہوتی معلوم ہوئی۔ اس وقت پہلی بار میں سمجھا کہ کانسٹنٹائن کنارس اور ڈاکو جہاز کا خوفناک کپتان درازدہ دراصل ایک ہی شخص کے دو نام ہیں!

باب ۱۲۷

کپتان درازو

اگر بم کا گولہ میرے پاؤں میں گر کر پھٹ جاتا۔ یا جہاز ایتھین غبارہ کی مانند ہوا میں اُڑنے لگتا۔ یا فرض کرو سوٹیا دکشیا کا شہر سطح بحر پہ تیرتا نظر آتا۔ مختصر یہ کہ کوئی غیر اغلب سے غیر اغلب اور نہایت بعید از قیاس بات ظہور میں آتی تو اتنی حیرت و سراسیمگی اور پریشانی مجھے ہرگز لاحق نہ ہوتی۔ جتنی اس ہیبت ناک راز کے انکشاف سے ہوئی۔ فرطِ حیرت سے میری یہ حالت ہو گئی جیسے میری بجائے کوئی سنگی بت صحنِ جہاز پر کھڑا ہو۔ آنکھیں تارا بن کر کپتان درازو کے منہ کو تک رہی تھیں۔ لیکن حواس اپنا فعل معطل کر چکے تھے۔ خود کپتان درازو کے چہرہ پر فتح مندی کی چمک پائی جاتی تھی۔ اس کی قامت کشیدہ تھی۔ گو اس حالت میں بھی کسی طرح کا بیجا تکبر اس کی ذات میں نہ پایا جاتا تھا۔ البتہ وقارِ عظیم کے آثار اس کے چہرہ پر نمودار تھے۔ اس طرح کی شجاعانہ نخوت اس میں پائی جاتی تھی جو کسی لشکرِ جرار کے کمانڈر میں پائی جا سکتی ہے یا جس کی جھلک بادشاہوں میں دیکھی جاتی ہے بہ ایں ہمہ اس قسم کے آثار اس کے چہرہ پر نمودار نہ تھے جو مجھ پر اس کی برتری ثابت کرنے والے ہوتے۔ یا جن سے اس گہرے دوستانہ میں فرق آ سکتا۔ جو ہم میں قائم تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس پریشانی اور گھبراہٹ میں جو مجھ پر اصل حقیقت جان کر طاری ہوئی۔ باقی سارے احساسات عارضی طور پر دب گئے۔ لیکن جب رفتہ رفتہ میرے حواس بجا ہوئے تو سب سے پہلے میرے خیالات کی رَو مہ جبین لیونورا کی

طرف گئی۔ اور میں یہ محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا کہ ایک ایسی حسین خوش اخلاق اور نیک طینت خاتون مبتلائے غلط فہمی ہو کر اس نوجوان یونانی کی دلہن بنی ہے جو درحقیقت قزاقوں کی ایک جماعت کا سپہ سالار ہے۔

اتنے میں کانسٹنٹائین دراز دکی آواز میرے خیالات کو قطع کرتی سنائی دی۔ (مخفی نہ رہے کہ اس کا پہلا نام کانسٹنٹائین درحقیقت اس کا اپنا تھا) وہ کہہ رہا تھا "مسٹر ولمٹ چند منٹ کے عرصہ میں ہم ایک دوسرے سے باتیں کریں گے۔ فی الحال میں چند احکام صادر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کا جی چاہے یہیں ٹھہریئے یا نیچے تشریف لے جایئے۔ کوئی پابندی آپ کی نقل وحرکت پر سوائے اس ایک کے نہیں ہے کہ آپ حدود جہاز سے باہر نہیں جا سکتے۔"

اُداس و دل گرفتہ میں ایک طرف کو ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ عین اس وقت اس لالٹین کی روشنی میں جو صحن جہاز پر جل رہی تھی لیبنو ورمجھ کو دکھائی دیا۔ جس کے خوفناک چہرہ پر استہزا کی علامات نمودار تھیں۔ بظاہر وہ مجھ کو مبتلائے مصیبت دیکھ کر دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا۔ لیکن معلوم ہوا اس کے چہرہ کی یہ حالت کپتان درازد نے بھی دیکھ لی۔ کیونکہ اس نے فوراً ہی نخوت سے گردن اٹھا کر شیطان سیرت کبرٹے کو ان الفاظ سے مخاطب کیا۔

"مسٹر لیبنو ورمیں اس عہد نامہ کو بھولا نہیں ہوں جو میرے اور آپ کے درمیان ہوا تھا۔ مگر اس کے باوجود میں یہ حقیقت آپ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میرے جہاز پر رہتے ہوئے آپ کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اپنے الفاظ یا انداز سے کسی دوسرے آدمی کو شکایت کا موقعہ دیں۔ اور اگر مسٹر ولمٹ میرے جہاز پر زیر حراست ہیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دوسرے مسافر کی طرف سے گستاخانہ سلوک برداشت کرنے پر مجبور ہوں۔"

اس ملامت کے بعد لیبنودر کو اس جگہ ٹھہرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ اور وہ تیز چلتا فاصلہ کے اندھیرے میں نظروں سے غائب ہوگیا۔ لیکن میں اتنا پریشان تھا کہ کپتان درازو سے شکریہ کے چند الفاظ بھی نہ کہہ سکا۔ یہاں تک کہ نگاہ سے بھی اظہارِ شکر گذاری کا خیال نہ آیا۔ خیر مسٹر لیبنودر کے رخصت ہوجانے کے بعد نوجوان کپتان نے احکام صادر کرنے شروع کئے۔ سیلنگ ماسٹر کو بعض ہدایات دیں۔ اور وہ فوراً اس کی تعمیل کرنے لگا۔ اسی طرح نائب لفٹننٹ اور میٹ کو مختلف کام بتائے۔ چنانچہ ان احکام کی تعمیل میں چند اور بادبان جہاز کی تیزیٔ رفتار بڑھانے کے لئے کھولدیئے گئے۔ رات اندھیری تھی۔ اور ہوا بھی تیز چلنے لگی تھی۔ پچھلے ایک، دو گھنٹہ جائے عرصہ میں وہ اب اتنی مخالف نہ رہی تھی جتنی پیشتر تھی۔ اپنے دودھیا بادبان پھیلائے جہاز گویا ہوا کے پروں پر اڑتا چلا جاتا تھا۔ سوٹیاوکشیا کے چراغوں کی روشنی رفتہ رفتہ مدھم ہوتی ہوئی فاصلہ کے بعد میں چھپ گئی۔ حتیٰ کہ اب جس طرف نگاہ جاتی اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔

درازو نے کچھ اور احکام جہاز کے نائب افسر کو صادر کیے۔ جس نے انتہائی ادب کے ساتھ ان کی فوراً تعمیل کی۔ پھر میری طرف مڑکر نوجوان یونانی نے کہا۔

"مسٹر ولمٹ اب آیئے باتیں کریں"!

سیڑھیوں سے اتر کر کانسٹنٹائین درازو مجھے اس کیبن میں لے گیا۔ جس کے متعلق میں پیشتر کسی موقعہ پر بیان کرچکا ہوں۔ کہ جہاز کے باقی حصوں سے زیادہ پُر تکلف تھی۔ سمندر کی لہریں چونکہ اونچی اُٹھ رہی تھیں اس لیے کیبن کے سوراخ بند تھے۔ چاندی کا بہت بڑا لیمپ جو چھت سے معلق تھا جہاز کی حرکت کے ساتھ جھکولے لیتا چاروں طرف نورانی روشنی پھیلا رہا تھا۔ درازو نے اس جگہ پہنچ کر گھنٹی بجائی۔ اور وہی خوش پوش خادم جو میری کیبن میں آیا کرتا تھا حاضر ہوا۔

دراز دنے اپنی زبان میں کوئی حکم صادر کیا جسے پاکر وہ رخصت ہو گیا. لیکن فوراً ہی کچھ سامانِ اکل و شرب لے کر واپس آیا. اس اثنا میں دراز و بڑی بے تکلفی سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا. اور مجھ کو بھی پاس بیٹھنے کی ہدایت کی. لیکن میرے لئے انتہائی کوشش کے باوجود اس سرد مہری کو دبانا غیر ممکن تھا. جو اصل حقیقت سے واقف ہونے کے بعد مجھ میں پیدا ہو گئی تھی. اس سے بھی زیادہ مجھ پر اُداسی کا اثر غالب تھا. جس کی وجہ بہ آسانی سمجھی جا سکتی ہے.

آخر کار جب نوکر رخصت ہو گیا تو ڈاکو کپتان نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا "مسٹر ولمٹ. جو خیالات آپ کے دل میں پیدا ہو رہے ہیں میں ان کو بخوبی سمجھ سکتا ہوں. میں آپ کے مزاج سے اس قدر واقف ہو چکا ہوں کہ میرے لئے یہ معلوم کرنا بہت دشوار نہیں ہو سکتا کہ آپ ایک طرف میری حالت کو قابل رحم تصور کرتے ہیں اور دوسری جانب لیونورا کے مستقبل کو سوچ کر پریشان ہوئے جاتے ہیں!"

"یہ بالکل صحیح ہے" میں نے پُر جوش لہجہ میں کہا! "کاش جو کچھ میرے دیکھنے میں آیا ہے وہ ایک دہشت ناک خواب ہوتا اور آپ درحقیقت میرے دوست کانسٹنٹائین کنارس ہی ثابت ہوتے!"

"خیر یہ تو غیر ممکن ہے!" اس نے ذہنی اذیت کی اس ہلکی سی جھلک کو جو اس کے خوشنما چہرہ پر نمودار ہوئی تھی دباتے ہوئے کہا! "مگر میں پوچھتا ہوں کیا اس کے باوجود ہمارا دوست بنے رہنا غیر ممکن ہے"

میں نے گہری اُداس نظروں سے اس کے منہ کو تکنا شروع کیا. اس کے بعد جوش سے تھرائی ہوئی آواز میں کہا." کیا درحقیقت کوئی صورت ایسی پیش آسکتی ہے جس سے ہماری دوستی آئندہ بھی اس طرح قائم رہے؟"

"جو کچھ میں آپ سے کہتا ہوں اُسے غور کے ساتھ سنئے" جہاز ایتھین کے کپتان

نے تقریر کرتے ہوئے کہا: "یہ امر واقعہ ہے کہ میں اس جہاز کا کپتان ہوں۔ اور
اس میں بھی شک نہیں کہ یہ جہاز ہمیشہ خلاف قانون کام کرتا رہا ہے۔ لیکن میں
اس بات سے شرمانے کی بجائے اس پر فخر کرتا ہوں۔ مجھے اس جہاز کے ساتھ اتنی
گہری محبت ہے کہ میری رائے میں غیر ممکن تھا میں کسی دوسرے احساس کو دل میں
جگہ دیتا۔ اس کے باوجود جو بات غیر ممکن تھی وہ آخر کار ممکن ہو گئی یعنی یونورا
کی محبت نے ایتھین کی محبت کو مات کر دیا۔ بس یقین کیجئے اس جہاز پر میرا یہ
آخری سفر ہے۔ اس کے بعد میں اس زندگی کو خیر باد کہہ دوں گا۔ جو اب تک
میرے لئے غیر معمولی کشش رکھتی تھی۔ مگر جب سے اس نئی محبت کی وجہ سے جو میرے
دل میں جاگزیں ہو چکی ہے اب مجھے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی۔"

"آپ کے لفظوں سے کسی حد تک میرے دل کو تسکین ہو گئی"، میں نے کہا۔ "گو
میں اس وقت آپ کا قیدی ہوں۔ تاہم جو دوستی ہمارے درمیان قائم تھی میں اس
کو بالکل ہی فراموش نہیں کر سکتا۔۔۔ مگر کپتان درازو۔ خدا کے لئے بتائیے۔ آپ اس
افسوسناک کیرٹے لینوور کو ان سازشوں کی تکمیل میں تو کسی طرح مدد نہ دینگے
جو وہ میرے عزیز رشتہ داروں کے برخلاف کر رہا ہے؟ کیا یہ بیان کرنے کی حاجت
ہے کہ زنیل امی سر میتھیو ہیلیٹن کی نواسی ہے جس کے برخلاف۔۔۔"

"مجھے معلوم ہے کہ آپ کو اس خاتون سے عشق ہے۔" درازو نے قطع کلام
کرتے ہوئے کہا۔ "اور میں آپ کا اطمینان کرا دینا چاہتا ہوں کہ اس معاہدہ کے باوجود
جو میرے اور مسٹر لینوور کے درمیان ہوا ہے۔ ان لوگوں میں سے کسی کے سر کا بال تک
بینکا نہ ہو گا۔ جو آپ کے عزیز رشتہ دار ہیں۔"

"آہ۔ آپ کے یہ الفاظ ثابت کرتے ہیں کہ وہ فیاضانہ خیالات جو بیشتر
آپ کی ذات میں پائے جاتے تھے اس نئی حیثیت میں بھی بدستور ہیں"، میں نے اس

کے جواب سے خوش ہو کر کہا۔" میری انیبل فرشتوں کی طرح خوبصورت اور پاک ہے۔"

"مسٹر ولمٹ۔" درازو نے قطع کلام کر کے انداز نخوت سے کہنا شروع کیا۔ "اگر میں نے ایک بار حکم جاری کر دیا، تو مجال نہیں میرے آدمیوں میں سے کوئی آپ کی انیبل کی طرف آنکھ بھر کر دیکھے۔ لیکن فی الحال اس مضمون کو چھوڑیئے کیونکہ مجھے بعض ضروری حالات آپ سے بیان کرنے ہیں۔ اب وہ وقت باقی نہیں رہا جب اس معاملہ کو آپ سے چھپا کر رکھنے کی ضرورت ہو۔ عرصہ دو سال سے میں اس بہادر جماعت کا سردار اور اس جہاز کا کمانڈر ہوں ..."

"لیکن یہ تو فرمایئے۔" میں نے ایک فوری خیال کے زیر اثر پوچھا۔ "کیا درحقیقت آپ کا مشہور امیرالبحر کنارس سے کوئی رشتہ ہے؟"

"نہیں۔ میرا اس نامی افسر سے کوئی تعلق نہیں۔" یونانی نوجوان نے جواب دیا۔ "اس کے باوجود میرا اصلی نام کانسٹنٹائین درازو کنارس ہے۔ گو ان میں سے آخری نام کو میں نے مدت دراز تک ترک کر رکھا تھا اور صرف اس وقت اختیار کیا تھا جب میں بغرض تفریح اٹلی میں وارد ہوا۔ بعد ازاں حالات نے ثابت کر دیا کہ نام کی یہ تبدیلی میرے حق میں مفید تھی۔ کیونکہ جب مجھے جج صاحب اور ان کی حسین بھتیجی سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ تو یہ کہنے کا موقعہ مل گیا کہ میں یونانی امیرالبحر کنارس کا رشتہ دار ہوں۔ اور اس طرح ان کی نظروں میں میں ایک مرد عزت دار ثابت ہوا۔"

"تو کیا آپ نے نیپلز کا جو سفر کیا تھا وہ در اصل جہاز ایتھین ہی کے معاملات کے سلسلے میں تھا؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں اسی لئے۔ اور اب سنیئے میں باقی حالات بھی آپ سے صاف صاف

بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ لیونورا کو دیکھ کر مجھ کو اس سے وہ گہری محبت ہو گئی، جو دیوانگی کی حد تک پہنچتی تھی۔ اگر کسی طرح اس کو مجھ سے جدا کر دیا جاتا تو میری موت یقینی تھی۔ لیکن مقابلہ میں یہ بھی میری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ اس طرح کی خطرناک حالت میں رہتے ہوئے کیونکر میں اس سے شادی کی درخواست کر سکتا ہوں۔ ناسازئ طبیعت کی وجہ سے مجھ کو جہاز ایتھین سے چند ماہ کے لئے علیحدہ ہونا پڑا۔ میں اٹلی کی سیاحت کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے ایتھین کے بارے میں حکم دے دیا کہ وہ وقت مقررہ پر خلیج نیپلز میں پہنچ کر میرا انتظار کرے۔ اور میں وہیں اس پر سوار ہو جاؤں جس وقت میں اٹلی کی سیاحت کرنے جہاز سے رخصت ہوا تو خواب میں بھی اس کا خیال نہ آیا تھا کہ سوٹیاوکشیا پہنچ کر میں لیونورا کے دام حسن میں گرفتار ہو جاؤں گا مگر اسی طرح ہوا۔ ہم میں گہرا عشق ہو گیا اور مجھے یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ اپنے راز کو کیونکر چھپاؤں۔ عرصہ دراز تک میل جول رکھنے کی صورت میں یہ اندیشہ لگا ہوا تھا کہ ممکن ہے کوئی واقعہ میری اصل حقیقت ظاہر کر دے۔ نہ مجھ میں اس قدر فیاضی تھی، نہ اتنا حوصلہ کہ میں لیونورا سے ہمیشہ کے لئے دست بردار ہو جاتا۔ اس کے علاوہ مجھے معلوم تھا کہ اگر میں نے اس سے ترک تعلق کر لیا تو نہ میں خود اس صدمہ سے زندہ بچوں گا اور نہ وہی زندہ رہے گی۔ میں نے اس کے چچا سے درخواست کی کہ وہ ہماری شادی کی اجازت دے دیں۔ مگر اس نے لیت و لعل کیا۔ اور مجھے یہ دہشت ہوئی کہ ممکن ہے وہ امیر البحر کنارس سے خط و کتابت شروع کر دے۔ نہ اس لئے کہ اسے میری عزت داری کے بارے میں کوئی شبہہ تھا۔ بلکہ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ میں شادی شدہ زندگی کے اخراجات برداشت کر سکوں گا یا نہیں۔ ان حالات میں مجھے اس نتیجہ پر پہنچنا پڑا کہ جو کچھ کرنا ہو جلد کرنا چاہیئے۔ مختصر یہ کہ میں نے ارادہ کر لیا جس طرح بن پڑے لیونورا کو اپنے ساتھ بھگا لے جانا چاہیئے۔ جو گہری محبت اسے مجھ سے ہے اس کی وجہ سے

وہ مجھ کو معاف کردے گی۔ اور ایک ڈاکو کی دلہن بن کر رہنا قبول کرے گی ... "

"اُف مالحم خدا!" میں نے نوجوان درازو کی داستان کے اس حصّہ کو سُن کر پریشانی کے لہجہ میں کہا: "کیا اس طریقہ پر آپ اس خاتون کی زندگی برباد کرنا چاہتے تھے جس سے آپ کو دعویٰ محبت تھا؟"

"دعوٰے!" درازو نے گھورتی ہوئی نظروں سے میری طرف دیکھ کر کہا۔ اور ایک ثانیہ کے لئے اس کی آنکھیں غصّہ سے جگمگا گئیں۔ "یہ لفظ آپ نے کیوں استعمال کیا یاد رکھئے میری محبت فرضی نہیں حقیقی تھی۔ اور اتنی پرجوش کہ میں بیان نہیں کرسکتا لیکن میں آپ کے لفظوں کو قابل معافی سمجھتا ہوں۔ کیونکہ عشق کے معاملہ میں آپ کی حالت مجھ سے جداگانہ ہے۔" اور یہ کہتے ہوئے اُداسی کی ہلکی جھلک اس کے لہجہ میں پیدا ہوگئی۔

"اس کے لئے میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔" میں نے اس لئے دبی آواز سے کہا کہ میں اپنے رویّہ یا الفاظ سے اس کو افسردہ خاطر نہ کرنا چاہتا تھا۔

لیکن معلوم ہوتا ہے اس نے میرے الفاظ سُن لئے۔ کیونکہ وہ تلخ لہجہ میں بولا۔ "آپ کا کہنا درست ہے۔" اور اس کے بعد وہی قدرتی لہجہ اختیار کر کے اس نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "اپنے جی میں اس بات کا فیصلہ کر کے کہ میں لیو نورا کو لے کر فرار ہو جاؤں گا۔ میں اس لئے نیپلز گیا تھا کہ جہاز ایتھین کو سوٹیا وکشیا پہنچنے کی ہدایت کردوں۔ وہیں میرے نائب نوٹرس نے مجھ کو بتایا کہ اس سفر سے دوہرا فائدہ حاصل ہوگا۔ ایک تو میرا منشا بھی پورا ہو جائے گا۔ دوسرے ایک شخص لینوور نے بہت سا معاوضہ پیش کر کے جو کام ہم سے لینے کی خواہش ظاہر کی ہے وہ بھی پورا ہو سکے گا۔ میرے خیالات اپنے معاملہ پر اس قدر لگے ہوئے تھے کہ میں مسٹر لینوور کی تجویز پر زیادہ غور نہ کرسکا۔ اس لئے کام کا یہ حصّہ میں نے نوٹرس ہی کے ذمہ رہنے دیا۔

جہاز ایتھین خلیج نیپلز سے رخصت ہوا اور میں خشکی کی راہ سے سوٹیادکشیا کو چلا۔ راستہ میں ایک کام کے سلسلہ میں روما ٹھہر جانا پڑا۔ اور وہیں آپ سے ملاقات ہوئی۔ اس بات سے لاعلم کہ آپ کالینوور سے کوئی تعلق ہے اور یہ بھی نہ جانتے ہوئے کہ آپ سوٹیادکشیا جارہے ہیں بلکہ محض اس لئے کہ آپ سے مجھ کو ایک طرح کی کشش ہوگئی تھی۔ میں نے آپ کو سفر کا ساتھی بنانا منظور کیا۔ راستہ میں ہمارے درمیان جو گفتگو ہوئی اس سے بھی یہ معلوم نہ ہوسکا کہ آگے چل کر میرے اور آپ کے معاملات کا تصادم ہوگا۔ دوسرا عجیب اتفاق راستہ میں یہ پیش آیا کہ نوٹرس گھوڑے پر سوار ہم کو ملا۔ مگر میں نے اس کو دیکھتے ہی آنکھ کے اشارہ سے سمجھا دیا کہ اس کے منہ سے کلمۂ حیرت نہ نکلنے پائے یہی وجہ تھی کہ جب اس کے بعد ہم نے اس کو سہارا دے کر اٹھایا تو اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکلی جو اس خیال کی تمدید کرنے والی ہوتی کہ ہم ایک دوسرے کے بالکل ناواقف ہیں۔ باقی ماندہ حالات بہ آسانی سمجھے جاسکتے ہیں۔ اکھٹے ہم سوٹیادکشیا میں وارد ہوئے۔ اور جب اس کے بعد معلوم ہوا کہ آپ سینیر پورٹی سی سے ملنا چاہتے ہیں تو میں نے اس واقعہ کو محض حسن اتفاق سمجھا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اس کے بعد بھی جب سینیر پورٹی سی نے مجھ سے کہا کہ آپ ایک نجی کام کے سلسلہ میں جس کو واضح نہیں کیا جاسکتا اس جگہ آئے ہیں اور اس سلسلہ میں ہم دونوں کو ایک دوسرے سے الگ الگ رہنا چاہیئے۔ تب بھی یہ خیال میرے دل میں پیدا نہ ہوا کہ میرے اور آپ کے معاملات میں کسی طرح کی الجھن پیدا ہوگی۔ آخر کار جب نوٹرس کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ جہاز ایتھین پر گئے تھے اور بعض وجوہ سے آپ کے برخلاف جاسوس ہونے کا شبہہ پیدا ہوگیا ہے تو میں اس اطلاع کو پاکر حیرت زدہ ہوگیا۔ اور فیصلہ کرلیا کہ اگر ممکن ہوسکا تو ضرور اس معاملہ کی تحقیقات کروں گا۔ اس لئے میں سینیر پورٹی کی اجازت پاکر اتوار کی رات کو آپ سے ملنے گیا۔ اس موقعہ پر جو گفتگو ہم میں ہوئی وہ آپ کو یاد

ہو گی جس نجی کام کے سلسلہ میں آپ سوٹیاوکشیا آئے تھے ۔میں نے اس کے بارے میں قصداً لاپروائی ظاہر کی تاکہ ایسا نہ ہو کوئی شبہ آپ کے دل میں پیدا ہو جائے۔ لیکن جب آپ کی باتوں سے ظاہر ہوا کہ درحقیقت آپ جاسوس نہیں ہیں تو یہ اطلاع میں نے آپ سے رخصت ہونے کے بعد فوراً اپنے آدمیوں کو پہنچائی ۔ اس سلسلہ میں میں یہ بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ میں جب نیپلز سے سوٹیاوکشیا آیا تو جج پورٹی سی سے گفتگو کے دوران میں مجھ کو معلوم ہوا کہ میری نسبت دریافت حال کی غرض سے کوئی خط امیرالبحر کنارس کو نہ بھیجا گیا تھا بلکہ ان دستاویزات کی بنا پر جو میں نے سینیر پورٹی سی کو دکھائی تھیں انہیں میری عزت داری کا پورا یقین ہو چکا تھا۔ اور یہ تو وہ پہلے ہی جان گئے تھے کہ میں کافی مالدار ہوں۔ ادھر کچھ عرصہ تک لیونورا سے دور رہنے کے باعث ہماری محبت دہ چند تیز ہو گئی تھی۔ پس میں نے ایک نئی تجویز سوچی۔ پہلے میرا ارادہ اسے اپنے ساتھ بھگا لے جانے کا تھا لیکن اب میں نے سوچا کہ اگر اس کی بجائے جج صاحب کی اجازت سے شادی ہو سکے تو زیادہ بہتر ہو گا۔ اس مطلب کے لئے میں نے سفرِ یونان کا بہانہ پیش کیا ۔اور خوشی کی بات ہے کہ جج صاحب نے اپنے سابقہ اعتراضات واپس لیتے ہوئے شادی کی اجازت خوشی کے ساتھ دے دی اور لیونورا بھی رضامند ہو گئی۔ کل رات تک معاملات نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ عمل میں آتے رہے ۔اور اس کے بعد دفعتاً مجھے اپنے نائب افسر کی زبانی معلوم ہوا، کہ آپ لیونور سے واقف ہیں۔ وہ آپ سے نفرت بھی کرتا ہے اور ڈرتا بھی ہے۔ یہ اطلاع کل سہ پہر اس کو اس ملاقات کے بعد لیونور کی زبانی ملی جو اُن دونوں میں خفیہ طور پر ہوئی تھی ...“

”اس کا حال مجھ کو معلوم ہے۔“ میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ ”کیونکہ اس خوفناک کبڑے اور آپ کے نائب افسر کے درمیان جو گفتگو قہوہ خانہ میں ہوئی

تھی وہ سب میں نے سن لی تھی"۔

"آہ معلوم ہوتا ہے کہ اس موقعہ پہ آپ کا آدمی کاسمو بھی موجود تھا" دراز و نے ایک نئے خیال کے زیر اثر کہا۔" اب میں سارا حال سمجھ گیا لیکن خیر مجھے سلسلہ داستان جاری رکھنا چاہیئے۔ اس بات سے بالکل بے خبر کہ کسی طرح کا خطرہ مجھ کو پیش آسکتا ہے مگر اس حقیقت کو جانتے ہوئے کہ لیونورا کے معاملات سے میرے اپنے معاملات میں کسی طرح کی الجھن پیدا ہونی یقینی ہے۔ میں نے احتیاط عمل میں لانا ضروری سمجھا۔ اور ایسی تدابیر عمل میں لانی شروع کیں جو بوقت ضرورت مناسب سمجھی جا سکتی تھیں۔ چنانچہ میں نے اپنے آدمیوں کی ایک جماعت جج صاحب کی کوٹھی کے پاس چھپا دی۔ اور ان لوگوں کو ہدایت کر دی کہ خاص خاص اشاروں کی صورت میں انہیں کیا کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ان کو بتایا گیا کہ اگر پستول چلنے کی آواز سنائی دے تو یہ اس بات کا ثبوت سمجھا جائے کہ اصل حقیقت ظاہر ہو گئی اور مجھ کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس صورت میں ان کا فرض تھا کہ وہ اندر گھس کر میری مدد کے لئے پہنچ جائیں۔ مگر میری امداد کرتے ہوئے لیونورا کو بھی زبردستی اٹھا لے جائیں۔ یہ ساری ہدایات جاری کر کے اور ہر قسم کی احتیاط عمل میں لانے کے بعد میں بڑی دلیری سے جج صاحب کی کوٹھی پر گیا۔ مجھے امید تھی کہ غالباً کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے گا۔ تاہم میں اس کے لئے بھی تیار تھا کہ اگر کوئی غیر متوقع بات پیش آئے تو اس کا پورے استقلال سے مقابلہ کیا جائے۔ اس جگہ پہنچا تو معلوم ہوا آپ اور کاسمو جج صاحب سے مشورہ کرنے میں مشغول ہیں۔ اس وقت میرا دل زور سے دھک دھک کر رہا تھا۔ میں حوصلہ کر کے لیونورا کے پاس چلا گیا۔ وہ حسب معمول محبت اور تپاک کے ساتھ ملی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد آپ بھی الوداع کہنے آگئے۔ اور دوران گفتگو میں مجھ کو جہاز ایتھین کے متعلق خبردار کرتے ہوئے کئی ایسی باتیں کہیں جو میرے لئے

مفید مطلب ثابت ہوئیں۔ یعنی اس طرح پر معلوم ہوا کہ کوئی شبہ اب تک میرے برخلاف پیدا نہیں ہوا۔ البتہ جہاز کے بارے میں سب حالات معلوم ہوچکے ہیں۔ اور لینورا اور میری گرفتاری کی سب تیاریاں بھی مکمل ہیں۔ بعدازاں جب سینیر پورٹی سی نے یہ خبر سنائی کہ جہاز ثانی ڈرول کا ایک افسر، دراز و کا مکمل حلیہ لے کر عنقریب آیا چاہتا ہے تو میں وہیں کھانا کھانے کے کمرہ میں موجود تھا۔ اس اطلاع کو پانے کے بعد میں نے فوراً فیصلہ کرلیا کہ کیا کرنا چاہیئے۔ اس معاہدہ کے مطابق جو لینورا کے ساتھ نوٹرس نے میری طرف سے کیا تھا میں نے اس بات کو اپنا فرض جانا کہ آپ کو لیگ ہارن جا کر مسٹر میتھیو ہیسلیٹن کو خبردار کرنے کا موقعہ نہ دیا جائے یہی وجہ تھی کہ میرے آدمیوں نے راستہ میں آپ کو گرفتار کیا۔ گھوڑ سواروں کو اس سازش کا حصہ دار بنالینا بہت مشکل نہ تھا۔ کیونکہ جس وقت گاڑی سینیر پورٹی سی کی کوٹھی سے رخصت ہونے لگی۔ تو میں نے ان لوگوں کو معقول انعام دے دیا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کی گرفتاری کی ایک وجہ اور بھی تھی جس کا حال میں پھر بیان کروں گا۔ باقی تدابیر بھی فوراً عمل میں لائی گئیں۔ لینورا کو خطرہ سے واقف کرکے سمجھا دیا گیا کہ وہ بلا تاخیر جہاز ایتھین پر سوار ہوجائے۔ اور میرے آدمیوں کی ایک جماعت نے اس آسٹروی افسر کو جو میرا حلیہ لے کر سوٹیا وکشیا آرہا تھا، راستہ میں گرفتار کرلیا۔ اس کے بعد آج صبح میری شادی لینورا سے ہوگئی۔ اور اب سینیر پورٹی سی اور میری جان سے پیاری لینورا یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ میں یونان کا سفر کر رہا ہوں۔ حالانکہ میں اپنے جہاز پر آرام واطمینان کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ اس سلسلہ میں یہ بھی آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں، کہ ایک آدمی اور میرے ساتھ ہے جس کی حراست میری دی ہوئی تجویزوں کے سلسلہ میں ضروری تھی اور وہ آدمی ... کاسمو ہے۔"

"اوہ۔ کیا آپ نے کاسمو کو بھی گرفتار کرکے اس جہاز پر قید کرلیا؟" میں نے

حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔

"ہاں" دراز وینے جواب دیا۔ "اوشیا کا وہ جاسوس جس نے آپ کو اپنا آلۂ کار بنایا تھا فی الحال اسی جہاز پر زیر حراست ہے۔ مگر آپ اس بات پہ حیرت کر رہے ہوں گے کہ کیوں میں نے یہ سارے حالات آپ سے بیان کئے۔ سنئے میں اس کی وجہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں۔"

"میرے خیال میں یہ پوچھنے کی حاجت نہیں کہ آپ کاسمو سے اچھا سلوک کرتے ہوں گے۔ آپ کی طبیعت کا جو حال مجھے اب تک معلوم ہوا ہے اس کی بنا پر۔۔"

"اطمینان فرمایئے کہ میں بلا وجہ کسی پر سختی کرنا پسند نہیں کرتا۔" ڈاکو سردار نے کہا "میں کاسمو کو قصور وار نہیں سمجھتا کہ اس نے مجھ کو گرفتار کرنے یا میرے جہاز کو حراست میں لانے کی کوشش کی۔ کیونکہ اس کا کام ہی یہ تھا جس طرح میرا کام سمندروں پر لوٹ مار کرنا ہے۔ اس کے باوجود وہ چونکہ میری حراست میں آچکا ہے اس لئے جو شرطیں میں اس سے منوانا چاہوں گا۔ وہ اس کو ماننی پڑیں گی۔ ورنہ وہی سلوک اس کے ساتھ ہوگا جو کسی جاسوس کے ساتھ ہوتا ہے۔"

"مگر وہ شرطیں کیا ہیں جو آپ اس سے منوانا چاہتے ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"میری رائے میں اس بحث کو فی الحال ملتوی کر دیا جائے تو بہتر ہے۔" ڈاکو سردار نے جواب دیا "کیا جو کچھ میں نے اس وقت تک اپنی مرضی سے بیان کیا ہے وہ آپ کی نظروں میں کافی نہیں۔ یا کیا میں نے آپ سے پوری صاف بیانی نہیں برتی؟"

"معاف فرمایئے۔ آپ کی صاف بیانی میری نظروں میں کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی۔ میں آپ کے بس میں ہوں اور آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ جو بات آپ مجھ پر ظاہر کریں گے اس سے آپ کو کوئی فوری نقصان نہیں پہنچ سکتا۔" یہ الفاظ میں نے سرد مہری کے لہجہ میں کہے۔

اس پر کانسٹنٹائین درازو نے نخوت سے گردن بلند کی اور کہنے لگا:" مسٹر ولمٹ۔ آپ کا انداز گفتگو ظاہر کرتا ہے کہ آپ مجھے دوستی کے نااہل تصوّر کرتے ہیں۔ کیا ہم سابق کی طرح آئندہ دوست بن کر نہیں رہ سکتے؟ آہ آپ خاموش ہیں۔ آپ میرے سوال کا جواب نہیں دیتے۔ آپ کا خیال یہ ہے کہ اگر کوئی بات آپ نے میرے منشا کے برخلاف کہی تو مجھ کو ناخوشی ہوگی۔ اور اگر ظاہرداری کے لئے خلاف منشائے خود کوئی جواب دیا۔ تو وہ صداقت سے بعید ہوگا۔ کیا آپ نہیں سمجھ سکتے کہ میں اس خصلت کے انسان کو قابل عزّت تصوّر کرتا ہوں یا کیا آپ کا خیال ہے کہ مجھ میں کسی طرح کے شریفانہ احساسات باقی ہی نہیں رہے؟"

"میں نے پیشتر آپ سے کہا تھا:" میں نے اس پر جواب دیا۔" کہ آپ اپنے اندر بہت سے اونچے جذبات رکھتے ہیں۔ مگر انصاف کیجیے کیا اس حالت میں مجھ سے دوستی برقرار رکھنے کی درخواست کرنا جب آپ میرے دشمن جانی لینوو کی شیطانی سازشوں کی تکمیل کے لئے جہاز کو لیگ ہارن لئے جاتے ہیں۔ میرے دل کو اور زیادہ مجروح کرنے کا ذریعہ نہیں ہے؟"

"افسوس میرے لئے اس معاہدہ کی خلاف ورزی ناممکن ہے جو میں اس آدمی سے کر چکا ہوں:" درازو نے جواب دیا:" دراصل اس جہاز کے بعض مسلّمہ قواعد ایسے ہیں جن کو اس حکومت کی بنیاد سمجھنا چاہیئے۔ جو میں اس پر کرتا ہوں..."

"اچھا ٹھہریئے۔ اگر آپ کو چند سو پونڈ کا خیال ہے:" میں نے اب جوش میں بھر کر کہا:" تو میں فی الفور اس رقم کی ہنڈی یا تحریر دینے کے لئے تیار ہوں..."

"آہ آپ سمجھے نہیں۔ اگر محض چند سو پونڈ کا سوال ہوتا تو میں اپنے پاس سے بھر دیتا:" نوجوان یونانی نے کہا:" لیکن مصیبت یہ ہے کہ جو معاہدہ ہو چکا۔

اسے لازمی طور پر پورا کرنا پڑے گا۔ بالفرض میں اس اقرار کو توڑ دوں اور لیونورد سب کے روبرو یہ کہنا شروع کر دے کہ کپتان دراز دلے نے اپنے معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے تو جتنے آدمی میرے ماتحت کام کرنے والے موجود ہیں فوراً باغی ہو جائیں گے اس لئے میں دوبارہ درخواست کرتا ہوں کہ اس سوال پر زیادہ زور نہ دیجئے۔ اور اطمینان رکھئے کہ جن لوگوں کی حفاظت کا آپ کو اس قدر خیال ہے ان کی آزادی عارضی طور پر سلب ہونے کے سوا اور کوئی نقصان ان کو نہ پہنچے گا"

قریباً ایک لمحہ میں چپ چاپ ان الفاظ پر غور کرتا رہا جو کانسٹنٹائین دراز دلے نے کہے تھے۔ اس کے بعد کہا" تھوڑی دیر پیشتر آپ بیان کیا چاہتے تھے کہ آپ نے عہد ماضی کے حالات کیوں اس قدر تفصیل کے ساتھ بیان کئے۔۔۔"

"ہاں سنئے میں اس کا حال عرض کرتا ہوں" ڈاکو سردار نے کہا" میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میرا یہ آخری سفر ہو گا اس سے میرا مطلب یہ نہ تھا کہ میں صرف لیگ ہارن تک جا کر اس جہاز کا ساتھ چھوڑ دوں گا۔ بلکہ مطلب یہ تھا کہ ڈیڑھ دو مہینے تک لیوانٹ کے پانیوں کا گشت کرنے کے بعد میں جب اس قابل ہو جاؤں گا کہ اپنے اخراجات کے لئے کافی دولت جمع کر لوں۔ تو پھر اس خلاف قانون زندگی کو ہمیشہ کے لئے ترک کر کے اٹلی کو واپس چلا جاؤں گا۔ اور اپنی دلہن کے ساتھ کسی دور افتادہ مقام پر آرام و اطمینان کی زندگی بسر کروں گا۔ یہ میرا ارادہ ہے اور میں اس پر عمل کرنا چاہتا ہوں۔ اور اب سنئے کہ یہ سب حالات جو میں نے آپ سے بیان کئے ہیں ان کا مقصد یہ ہے کہ آپ میری سوچی ہوئی تجویز کو پوری طرح سمجھ لیں اور اس میں رخنہ اندازی کی کوشش نہ کریں"

"معاف کیجئے میں آپ کے لفظ رخنہ اندازی کا مطلب نہیں سمجھا" میں نے جواب دیا۔

"دیکھئے، میں اپنا مطلب پوری طرح واضح کرتا ہوں" کانسٹنٹائین نے جواب دیا "میں نے پیشتر آپ سے کہا تھا کہ آپ کو زیرِ حراست کرنے کا مدعا محض یہ نہ تھا کہ آپ لیگ ہارن نہ پہنچ سکیں۔ دراصل ایک وجہ اور بھی تھی۔ مجھ کو معلوم تھا کہ، یہ بات ہر حال میں عنقریب آپ کو معلوم ہو جائے گی کہ کانسٹنٹائین کنارس اور کپتان درازو ایک ہی آدمی کے دو نام ہیں۔ اور ان حالات میں...."

"آہ۔ اب میں آپ کا مطلب سمجھ گیا" میں نے کہا "لیگ ہارن کے معاملات سے قطع نظر آپ اس لئے مجھ کو زیرِ حراست رکھنا چاہتے ہیں کہ میں کوئی بات آپ کے برخلاف سینیر بورلی سی یا ان کی بھتیجی سے نہ کہوں۔"

"بس یہی میرا منشا ہے" درازو نے تسلیم کیا "مسٹر میتھیو ہیبلیٹن اور ان کی رشتہ دار خاتونوں کو بہت دیر تک زیرِ حراست نہ رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ مسٹر میتھیو اپنی اور اپنے عزیزوں کی آزادی حاصل کرنے کے لئے لینوور کا مطالبہ بخوشی منظور کر لیں گے۔ فرض کیجئے کہ یہ سب کام لینوور کی تسلی کے موافق ہو جائے تو اس کے بعد مسٹر میتھیو ہیبلیٹن اور ان کی رشتہ دار خاتونوں کو فوراً آزادی مل جائے گی۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب اس وقت میں آپ کو آزاد کروں گا تو آپ کیا طرزِ عمل اختیار کریں گے؟"

"کپتان درازو۔ میں خود آپ سے دریافت کرتا ہوں" میں نے اس پر کہا "کہ اگر میری بجائے آپ ہوتے تو آپ کیا طریقِ عمل اختیار کرتے؟"

"مسٹر ٹولمٹ" کانسٹنٹائین درازو نے سخت لہجہ میں کہا۔ اور اس کے پُرشباب چہرہ پر جوش کی سرخی چھا گئی جس سے اس طرح کی شان نمودار ہوئی کہ میں بآسانی سمجھ گیا کس لئے اس کے ماتحت اتنی گہری محبت اور عقیدت اس سے رکھتے ہیں "آپ کو کوئی حق اس بات کا حاصل نہیں ہے کہ اس سوال کو اس طریقہ پر ٹالنے

کی کوشش کریں۔ جو بات آپ سے پوچھی جاتی ہے اس کو الجھانے کی کوشش نہ کیجیے۔ اور نہ میرا ذکر معرضِ بحث میں لائیے۔ صاف لفظوں میں اگر میں چند روز یا چند ہفتوں تک خشکی پہ آپ کو اتار دوں تو کیا آپ سیدھے سوٹیا دکشیا جا کر سب حال جج صاحب اور ان کی بھتیجی سے کہہ دیں گے۔ یا ایک مرد شریف کی طرح اس بات کا وعدہ کریں گے کہ یہ راز ہمیشہ آپ کے سینہ میں محفوظ رہے گا؟"

"بالفرض میں اس طرح کا وعدہ کر بھی لوں تو آپ کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے جبکہ اور لوگ اس راز کو بڑی آسانی سے ظاہر کر سکتے ہیں؟" میں نے اس سے پوچھا۔

"آہ۔ پھر آپ نے میرے سوال کو ٹالنے کی کوشش کی؟" نوجوان یونانی نے بے صبری کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن ٹھہریئے میں ہر شخص کا حال تفصیل کے ساتھ آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ تاکہ آپ کے پاس ٹال مٹول کرنے کا بہانہ باقی نہ رہے۔ لیبوذر اس لئے میرا راز فاش نہیں کر سکتا کہ اس کی اپنی بہتری اسی میں ہے۔ بسا سمو کے بارے میں میں پہلے ہی آپ سے کہہ چکا ہوں کہ اس کو رہا کرنے سے بیشتر میں بعض شرطیں اس پر عائد کروں گا۔ اور ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہوگی کہ وہ ایک عرصہ معینہ کے لئے میرے جہاز پر دہ کر کام کرے۔ رہ گیا آسٹروی افسر تو اسے اس وقت تک زیر حراست رکھا جائے گا حتیٰ کہ مجھے کسی طرح کا کھٹکا باقی نہ رہے۔ ان حالات میں آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں، کہ آپ کے سوا کوئی دوسرا آدمی نہیں ہے جو میرے راز کو فاش کر سکے۔ اور آپ کو میں یہ خاص رعایت دیتا ہوں کہ باقیوں کی طرح عرصہ دراز تک زیر حراست رکھنا نہیں چاہتا۔"

"بالفرض میں آپ سے وعدہ کر لوں۔" میں نے کہا۔ "تو آپ کے پاس اس کی

کیا ضمانت ہو گی کہ میں اس وعدہ کو ضرور پورا کر دوں گا؟"

"آپ کی نیک چلنی اور شرافت ہی اس کی بہترین ضمانت ہے"! ڈاکو سردار نے جواب دیا۔ "آپ کا یہ تامل اور ٹالنے کی کوشش اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے وعدہ پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ جو آدمی بغیر سوچے سمجھے وعدہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ اس کو توڑنے کے لئے بھی فوراً آمادہ ہو جاتے ہیں لیکن جو شخص سوچ سمجھ کر وعدہ کرتا ہے اس کی حالت میں بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ اسے توڑنے کی کوشش کرے"۔

"لیکن ایک بات اور ہے جسے آپ نظر انداز کر گئے"! میں نے ایک نئے خیال کے زیر اثر کہا۔

"نہیں یہ غیر اغلب ہے"! دراز و نے مسکراتے ہوئے کہا جس کا مطلب صاف لفظوں میں یہ تھا کہ میں ایسا غیر محتاط نہیں ہوں کہ معاملہ کے ہر ایک پہلو کو اچھی طرح نہ سوچ لوں۔

"جہاز تاٹی روں کا کپتان" میں نے کہا" آپ کے حلیہ سے خوب واقف ہے اور گو مجھے معلوم ہے کہ آپ کے متعلق جو تحریر اس نے بھیجی تھی وہ آپ کے قبضہ میں آ چکی ہے تاہم عین ممکن ہے کہ کپتان مذکور میجر لورٹی کی سے وہ حلیہ زبانی بیان کر دے جس صورت میں جج صاحب آپ کو فوراً پہچان لیں گے"!

"یقین کیجئے کہ جہاز ٹاٹی روں جس وقت سوٹیا وکٹشیا پہنچے گا اور یہ اطلاع اس کو دی جائے گی کہ جہاز ایتھین روانہ ہو چکا تو وہ اس جگہ ایک لحظہ بھی قیام نہ کرے گا"، کپتان دراز و نے جواب دیا "یقینی طور پر وہ اسی وقت بادبان پھیلا کر ایتھین کا تعاقب شروع کر دے گا۔ اس وقت میں بحیرۂ روم کی سطح پر وہ ناچ اس کو نچاؤں گا کہ ہفتوں اسے کسی بات کا خیال تک دل میں لانے کی مہلت نہ ملے گی

صرف ایک بات البتہ ایسی ہے... لیکن خیر اسے چھوڑیئے۔ کیونکہ خواہ کچھ ہو، جہاز ٹائی ردل کی مجھے بہت زیادہ پروا نہیں۔ مختصر لفظوں میں میں اپنی سب تیاریاں مکمل کر چکا ہوں۔ میرے سارے انتظامات انتہائی احتیاط کے ساتھ عمل میں لائے جا چکے ہیں۔ اور اب صرف آپ سے وعدہ لینا باقی ہے۔ اور یہ بھی سچ پوچھئے تو محض آپس کے دوستانہ کا خیال ہے کہ میں آپ کو عرصہ دراز تک زیر حراست رکھنا نہیں چاہتا۔ بلکہ محض آپ سے اس بات کا اقرار لینا کافی سمجھتا ہوں کہ جہاز سے رخصت ہونے کے بعد آپ میرے راز کو کسی پر ظاہر نہ کریں گے؟"

تقریر ختم کرنے کے بعد وہ دیر تک میرے جواب کا انتظار کرتا رہا۔ مگر میں خاموش رہا۔ گہری فکر مجھے لاحق تھی اور میں سوچتا تھا کہ مجھے اس موقعہ پر کیا کرنا چاہیئے۔ ایک طرف یہ بھی اشد ضروری تھا کہ میں جہاز سے رخصت ہوتے ہی قابل تعظیم جج صاحب اور ان کی اخلاق مجسم بھتیجی کو سارے حالات سے واقف کر دوں۔ تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کتنا بڑا فریب ان سے کھیلا گیا ہے۔ اور کیتی المناک اُن کی حالت ہے۔ لیکن دوسری جانب یہ بھی نامناسب تھا کہ میں اپنا صحیح ارادہ ظاہر کر کے دراز و کو فوراً اپنا دشمن بنا لوں۔ پس فی الحال یہی بہتر معلوم ہوا کہ کوئی جواب دینے کی بجائے میں اس معاملہ کو معرض التوا میں رہنے دوں۔ اور اس کے بعد جیسے حالات پیش آئیں ان کے مطابق کروں۔

مجھے چپ دیکھ کر ڈاکو سردار کو بہت مایوسی ہوئی۔ بظاہر وہ مجھ سے وعدہ لے کر اپنے انتظامات کی تکمیل سے فارغ ہو جانا چاہتا تھا۔ مایوس ہو کر اس نے سرد لہجہ میں کہا۔ "مسٹر ٹوملمٹ۔ معلوم ہوتا ہے آپ کوئی فیصلہ کن جواب دینے سے پہلے غور کرنے کے لئے مہلت چاہتے ہیں۔ اور میں خود بھی چاہتا ہوں کہ مجھے اس معاملہ میں بہت زیادہ جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ خیر آپ اس معاملہ کو اچھی طرح سوچ لیں

اور اس کے بعد جیسا مناسب ہو کریں۔"

قلیل وقفۂ سکوت کے بعد دراز و نے پھر کہا۔ "رات زیادہ جا چکی ہے آپ کو آرام کی خواہش ہوگی۔ لیکن مجھ کو فی الحال صحن جہاز پر ٹھہر کر کئی ایک کام کرنے ہیں اس لئے آپ اگر اپنی کیبن میں جانا چاہتے ہوں تو بے شک چلے جائیں۔"

اتنا کہہ کر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور انداز نخوت سے جس میں سرد مہری بھی شامل تھی، مجھے رخصتی سلام کیا۔ میں نے سخت اُداسی کی حالت میں اس سلام کا جواب دیا اور سیدھا اپنی کیبن کی طرف ہو لیا۔

باب ۱۲۸

جنگی جہاز

اس رات مجھے بہت کم نیند آئی۔ لا تعداد خیالات میرے جی کو پریشان کرتے رہے۔ صبح اُٹھ کر گھڑی دیکھی تو آٹھ بج چکے تھے۔ لباس تبدیل کرنے کے بعد میں نے وہی چاندی کی گھنٹی بجائی۔ کیونکہ نہ صرف مجھ کو ناشتہ طلب کرنا تھا بلکہ نوکر کی زبانی یہ معلوم کرنا بھی ضروری تھا کہ کیا مجھے اب بھی صحنِ جہاز پر چلنے پھرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ نوکر گھنٹی کی آواز سنتے ہی نہایت نفیس ناشتہ لے کر حاضر ہو گیا۔ جو یقیناً اس صورت میں بہت لذیذ ہوتا اگر مجھے آرام و اطمینان کے ساتھ کھانے کا موقع ملتا۔ خیر اس نے کھانے کا تھال رکھ دیا۔ نہ وہ کچھ بولا اور نہ میں نے ہی کوئی بات اس سے دریافت کی۔ اور وہ چپ چاپ رخصت ہو گیا۔ لیکن جب وہ تھوڑی دیر کے بعد برتن لینے واپس آیا تو اس نے بطور خود مجھے اطلاع دی کہ آپ اگر چاہیں تو ہوا خوری کے لئے صحنِ

جہاز پہ جا سکتے ہیں۔

میں نے اس رعایت سے فوراً فائدہ اٹھایا۔ سیڑھیوں پہ چڑھا تو معلوم ہوا کہ وہ مسلح پہرہ دار جو بیشتر اس جگہ گھرا ٹہلتا تھا اب موجود نہیں۔ اور سچ پوچھئے تو اس قسم کی احتیاط کی اب کوئی ضرورت بھی نہ تھی۔ کیونکہ جہاز ایقین خشکی سے بہت دور نکل آیا تھا۔ مشرقی حد افق پہ خشکی ایک پتلی سی بھوری لکیر کی مانند دکھائی دیتی تھی میں نے جہاز کے رخ سے معلوم کیا کہ ہوا سمت جنوب کو چلنے لگی ہے۔ اور اس لئے جہاز ایقین بسہولت لیگ ہارن پہنچ سکتا ہے۔ ہوا خاصی تیز تھی اور سمندر ناہموار۔ تو بھی یہ خوشنما چھوٹا سا جہاز حیرت انگیز پھرتی سے لہروں پر غالب آتا اپنا سفر طے کر رہا تھا۔

وہیں ایک جانب میں نے کپتان درازو کو کھڑے دیکھا۔ اس نے نفیس وردی پہنی ہوئی تھی۔ اس کے رخسارے تمتمائے ہوئے تھے۔ اور جہاز ایقین کو بحیرہ روم کے پانیوں پر غالب آتا دیکھ کر اس کی سیاہ آنکھوں میں خوشی کی تیز چمک پائی جاتی تھی۔ ہر چند وہ عمر کے لحاظ سے بڑا نہ تھا تاہم اس کے ہر انداز میں حکومت پائی جاتی تھی۔ گویا قدرت نے اس کو احکام صادر کرنے کے لئے ہی پیدا کیا تھا۔ اس ہلکے پھلکے جسم میں ایک ایسی روح موجود تھی جو اپنے ماتحتوں پر حکومت کرنا جانتی تھی۔ وہ ہر لحاظ سے اس جہاز کا کپتان بننے کے اہل تھا اور اُسے دیکھ کر میں اپنے دل میں تعریف محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔

مجھے آتا دیکھ کر اس نے اس طرح انداز اخلاق سے سلام کیا جس میں حکومت کا وقار اور ہمارے سابقہ دوستانہ کی یاد دونوں باتیں موجود تھیں۔ میں نے اس کے سلام کا موزوں جواب دیا۔ کیونکہ سرد مہری کا اظہار کرتے ہوئے بھی میں اس سے کھلم کھلا عداوت مول لینا نہ چاہتا تھا۔ جہاز کا نائب افسر اور میٹ اپنے افسر اعلیٰ کا ہر اشارہ سمجھنے کیلئے پاس ہی کھڑے تھے۔ اور اس کے تھوڑی دیر بعد سیلنگ ماسٹر بھی وہیں آ گیا۔ مگر یہ حالت کپتان درازو کے رعب کی تھی کہ جب تک وہ خود کوئی سوال نہ پوچھتا، اس

کے ماتحتوں کو ایک لفظ تک کہنے کا حوصلہ نہ ہوتا تھا۔ سوائے اس خاص حالت کے کہ وہ کوئی فرض ادا کر کے آئے ہوں اور اس کے متعلق اپنی کارکردگی کی اطلاع دینا چاہتے ہوں۔ میں نے صحن جہاز پر ادھر ادھر دیکھا کہ شاید کاسمو یا لینوور یا آسٹروی افسر ہوا خوری کے لیے آئے ہوں۔ مگر ان میں سے کوئی نظر نہ آیا۔

معلوم ہوتا ہے ڈاکو سردار نے میرے خیالات کو بھانپ لیا۔ کیونکہ وہ خود ہی کہنے لگا: "وہ تینوں نیچے اپنی اپنی کیبن میں پڑے ہیں۔ کاسمو چونکہ بحری سفر کا عادی نہیں۔ اس لیئے بیمار ہے۔ لینوور ناشتہ کر رہا ہے۔ اور مغرور آسٹروی چونکہ مجھ سے اوپر آنے کی اجازت مانگنا کسر شان سمجھتا ہے اس لیئے اپنی کوٹھڑی میں بیٹھا ہے۔ خیر وہ اس جگہ آرام کرے۔ بہت جلد اس کو اپنی کیبن کی کھڑکی سے ایک عجیب پر جوش نظارہ دیکھنے کا موقعہ ملے گا۔"

یہ کہتے ہوئے دراز وکی آنکھوں میں ایک نئی طرح کی چمک پیدا ہو گئی۔ اور اس کے رخساروں کی سرخی نے اور ترقی کی۔ ایک لحظہ کے لیئے کچھ اس طرح کی عجیب چمک اس کے چہرہ پر نمودار ہوئی۔ گویا فتحمندی کے آثار ابھی سے اس پر ظاہر ہونے لگے تھے میں اس کا مطلب نہ سمجھ سکا اس لیئے حیرت سے اس کے منہ کو تکنے لگا۔

"مسٹر ڈولمٹ" اس نے آہستگی سے ایک طرف مڑ کر میری توجہ حد افق پر ایک چیز کی طرف دلاتے ہوئے کہا: "وہ بادبان جو آپ کو دکھائی دیتے ہیں جنگی جہاز ٹائی رول کے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے ان لوگوں نے رفتار تیز کرنے کے خیال سے سب بادبان پھیلا دیئے ہیں۔ اس لیئے وہ جہاز امید سے بہت زیادہ تیزی سے چلا آتا ہے اب میں کوئی بات آپ سے پوشیدہ رکھنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ ایسا کرنا بے سود ہے۔ پہلے میرا خیال تھا کہ ٹائی رول کے نظر آنے سے پیشتر میں لیگ ہارن پہنچ کر اپنے کام سے فارغ ہو جاؤں گا۔ لیکن دشمن کا جہاز میری امید سے زیادہ تیز رفتار نکلا۔"

ان الفاظ کو سن کر پہلی مرتبہ یہ خیال میرے دل میں پیدا ہوا کہ کپتان دراز و کا ارادہ جہاز ٹائی رول کا مقابلہ کرنے کا ہے لیکن اس کے بعد فوراً خیال آیا کہ اس طرح کی کوشش غیر ممکن اور فضول ہو گی۔ مجھے معلوم تھا کہ جہاز ٹائی رول پر بیس توپیں رکھی ہیں۔ حالانکہ ایتھین پر صرف آٹھ توپیں اوپر اور تین پیتل کی بنی ہوئی چھوٹی توپیں دراز و کی کیبن کے باہر رکھی تھیں۔ ان حالات میں یہ ایک جنونانہ خیال تھا کہ ڈاکو سردار اتنے زبردست حریف کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے۔ ایک مرتبہ پھر حدافق پر نظر ڈالنے کے بعد میں نے نوجوان یونانی کپتان کے چہرہ کی طرف دیکھا۔ اور میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ اس وقت اس کی صورت مجھے بالکل دیوتاؤں سے مشابہ نظر آئی۔ اس کی قامت کشیدہ آنکھیں چمکیلی اور انداز اس آدمی سے ملتے تھے۔ جو دنیا کے کسی کام کو غیر ممکن نہیں سمجھتا۔ پھر وہی پہلا خیال میرے دل میں پیدا ہوا کہ ضرور اس کا ارادہ جنگی جہاز کا مقابلہ کرنے کا ہے لیکن بار بار سوچنے پر میں یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوا کہ اس طرح کی کوشش سراسر احمقانہ اور فضول ہو گی۔

دوسری مرتبہ پھر یونانی کپتان نے میرے دل کے خیالات کو سمجھ لیا اور اپنے بالائی ہونٹ کو تکبر سے خم دے کر پُرسکون لہجہ میں کہنے لگا۔ "مسٹر ولمٹ۔ کیا تعجب ہے کہ یہ مقابلہ اس قدر احمقانہ ثابت نہ ہو جتنا آپ کا خیال ہے"

"تو کیا درحقیقت آپ جہاز ٹائی رول سے لڑنا چاہتے ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"میری رائے میں بہترین صورت یہی ہو گی" اس نے اس طرح کی لاپروائی سے جواب دیا گویا وہ کسی نہایت معمولی معاملہ کی نسبت اظہار رائے کرتا ہو۔ اور اس کے بعد کسی قدر زیادہ سنجیدگی کے لہجہ میں اس نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "مسٹر ولمٹ اس میں شک نہیں میں بہ آسانی اپنے جہاز کو ٹائی رول سے بچا کر لے جا سکتا ہوں اور میں ضرور ایسا کرتا اگر ایک خاص کام ایک خاص مقام پر مجھ کو درپیش نہ ہوتا۔ وہ

آدمی سخت بیوقوف ہے جو اپنے قیمتی جہاز اور اس کے بہادر ملاحوں کو اس طرح کے مقابلے پر مجبور کرے۔ جس میں کامیابی کی امید فرضی اور موہوم ہو۔ لیکن ہماری حالت... بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ میری حالت جدا گانہ ہے " یہ کہتے ہوئے اس نے سر کے اشارہ سے اس طرح اظہار عذر خواہی کیا۔ گویا یہ کہنا چاہتا تھا کہ میں آپ کو اس زمرہ میں شامل کرنا نہیں چاہتا " اب اگر میں سیدھا لیگ ہارن جاتا ہوں تو ٹائی رول چند گھنٹوں میں وہیں پہنچ جائے گا۔ اور ممکن ہے کہ اس درمیانی عرصہ میں لیبنو رکا کام پورا نہ ہو سکے۔ اس وقت یقینی طور پر مجھ کو لیگ ہارن کے قریب ٹائی رول کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ پس کیوں نہ یہیں کھلے سمندر میں مقابلہ کر لیا جائے۔ تاکہ اگر نتیجہ ہمارے حق میں نکلے تو جب تک میں کوئی بات ظاہر نہ کروں کسی کو اس واقعہ کا علم ہی نہ ہو سکے "

میری آنکھیں فرطِ حیرت سے کھل گئیں۔ اور میں نے پوچھا " کیا واقعی آپ جہاز ٹائی رول پر فتح پانے کی امید رکھتے ہیں؟"

" کام مشکل ضرور ہے " اس نے سنجیدگی سے کہا " لیکن غیر ممکن نہیں۔ شیخی بگھارنا میری عادت کے خلاف ہے۔ اور میں ان خطروں کو بھی نظر انداز نہیں کرتا جو ہمیں درپیش ہیں۔ دراصل اس دنیا میں سب سے زیادہ قابل نفرت اور بے وقوف انسان وہ ہے جو اپنے آپ کو دھوکا دینے کی کوشش کرے۔ کم از کم میں ایسا آدمی نہیں ہوں۔ جس طرح کل رات میں نے کہا تھا۔ میرا ارادہ جہاز ٹائی رول کو پیچھے لگا کر کئی ہفتے دوڑ جاری رکھنے کا تھا۔ مگر جس وقت میں نے یہ الفاظ آپ سے کہے تھے تو مجھے بالکل معلوم نہ تھا کہ وہ اتنا تیز رفتار ثابت ہو گا۔ گو یہ احتمال تب بھی میرے دل میں پیدا ہوا تھا کہ ممکن ہے ایسا ہو۔ اور اب حقیقتاً اس طرح ہوا ہے "

اس وقت مجھے یاد آیا کہ واقعی مجھ سے گفتگو کرتے ہوئے وہ کچھ الفاظ کہتے کہتے رک گیا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ جو کچھ وہ اس وقت کہہ رہا ہے وہ محض ڈینگ مارنے

کے لئے نہیں بلکہ وہ اس آدمی کے الفاظ ہیں. جو ہر طرح کے واقعات کا مقابلہ کرنے کو تیار ہو۔ اس سے مجھ کو حیرت تو ہوئی مگر اس حیرت کے ساتھ ملی ہوئی تعریف کا اظہار بھی میری آنکھوں سے ہونے لگا۔ پھر ایک بار درازو نے میرے خیالات کو بھانپا اور کہنے لگا۔

"جو کچھ آپ نے سمجھا وہ قدرتی تھا۔ اور میں اس کے لئے آپ کو قصور وار نہیں قرار دیتا۔ آپ امید کرتے ہیں کہ ایک اس طرح کا نازک موقعہ درپیش ہے جس کا نتیجہ آپ کی آزادی اور ان لوگوں کی رہائی کی صورت میں نمودار ہوگا۔ جو لنگ ہارن میں مقیم ہیں اور جن کی ذات سے آپ کو دلچسپی ہے۔ ممکن ہے ایسا ہو۔ لیکن ..."

"کپتان درازو" میں نے پرجوش لہجہ میں کہا: "آپ نے میرے خیالات کو خوب سمجھا۔ بے شک مجھے بہت خوشی ہوگی اگر مجھ کو آزادی نصیب ہو۔ اور ان سازشوں کا خاتمہ ہو جائے جو شیطان سیرت لیبزل نے میرے عزیز رشتہ داروں کے برخلاف کر رکھی ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی خدا شاہد ہے کہ میں ہرگز ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ کوئی مہلک حادثہ آپ کو پیش آئے۔ کیونکہ میں اس امید کو دل سے نکال نہیں سکتا کہ گو فی الحال آپ سوسائٹی کی نظروں میں اپنی منزل سے گر چکے ہیں۔ تاہم کیا تعجب کہ حالات ایسے پیش آئیں کہ آپ نوع انسان کے بہترین افراد میں سے ایک ثابت ہو سکیں۔"

میرے اس فقرہ کو سن کر درازو کی خوشنما آنکھوں سے دوستانہ ممنونیت کا اظہار ہونے لگا۔ اور میں نے دیکھا کہ گو وہ اپنے جذبات دبانے کی بہت کوشش کرتا تھا تاہم اس کے ہونٹ بے اختیار تھرتھرانے لگے تھے۔

"آپ کے الفاظ کشادہ دلی اور فیاضی سے پر ہیں" اس نے کہا: "آپ نے وہ بات کہی ہے جس کی مجھے آپ سے بالکل توقع نہ تھی۔ اور جس کا شاید میں مستحق بھی نہیں ہوں۔ کاش میں واقعات کے رخ میں ایسی تبدیلی کر سکتا کہ آپ کو اپنے بارے میں یا اپنے

عزیزوں کے متعلق شکایت کا موقعہ نہ ملتا۔ لیکن ... میں مجبور ہوں۔"

اتنا کہہ کر کپتان دراز دجلدی سے ایک طرف کو ہٹا اور دوربین لے کر فاصلہ پر آتے ہوئے ٹائی رول کو دیکھنے لگا۔ کئی افسر جو آس پاس کھڑے تھے اور وہ ملاح بھی جو کسی قدر فاصلہ پر تھے اپنے نوجوان کمانڈر کو تعریفی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ اور وہ آدمی جو پہیہ کے پاس کھڑا تھا۔ وہ بھی تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد چھپی نظروں سے یہ معلوم کرنے کے لئے اس کی طرف تکتا تھا کہ اس کا آخری فیصلہ کیا ہوگا لیکن خود کپتان دراز و کے چہرے پر عزم مصمم اور گہرے سکون کے آثار نمودار تھے۔ جس طرح اظہار جوش سے تھوڑی دیر پیشتر اس کی حالت تھی ویسی ہی اب پھر ہو گئی چنانچہ دوربین ایک نوکر کے ہاتھ میں دے کر جو تھوڑے فاصلہ پر کھڑا تھا، وہ افسروں کے ایک گروہ کی طرف مڑا۔ اور تھوڑی دیر اُن سے مشورہ کرتا رہا۔ اس کی پیش کردہ تجویز سے ان لوگوں کے چہروں پر گہرے اطمینان کے آثار نمودار ہوئے اور میں گو ان کے الفاظ نہ سن سکا تاہم اندازہ سے معلوم ہوا کہ آخری فیصلہ یہی ہے کہ ٹائی رول کا مقابلہ کیا جائے۔

دفعتاً کانسٹنٹائین کنارس کی آواز پُرسکون اور صاف مردانہ آہنگ کے ساتھ کوئی حکم صادر کرتے سنائی دی۔ کچھ شک نہیں اس وقت اس کے چہرے سے شاہانہ سطوت برستی تھی۔ وہ حقیقی معنوں میں جہاز ایتھینا کا بادشاہ تھا۔ اور کسی حاکم وقت کے مانند ہی اس کے احکام کی فوری تعمیل ہوتی تھی۔ حکم پاتے ہی کئی ملاح مستول کی طرف گئے اور فوراً چند بادبان لپیٹ لئے گئے۔ اس سے جہاز کا رُخ قدرے بدل گیا یعنی وہ خشکی سے اور زیادہ پرے ہٹنے لگا۔ اور چند منٹ کے عرصہ میں خشکی کی آخری لکیر جو دکھائی دیتی تھی نظر آنی بند ہو گئی۔ پھر کوئی اور حکم صادر کیا گیا۔ کئی اور بادبان لپیٹے گئے۔ اور اس سے ایتھینا کی رفتار بالکل ہلکی پڑ گئی معلوم ہوا یہ

ووگ جہاز ٹائی ٔ رول کا انتظار کرنا چاہتے تھے۔

"اب مسٹر ولمٹ آپ کو پورا یقین ہو گیا ہو گا کہ جو کچھ میں نے کہا تھا اسے عملی طور پر کرنا چاہتا ہوں۔" درازو نے پھر ایک بار میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ کے الفاظ کا پہلے ہی پورا یقین تھا" میں نے جواب دیا۔

"دیکھئے جزیرہ ایلبا یہاں سے تھوڑی دور واقع ہے۔" ڈاکو سردار نے مغرب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "میں اگر چاہتا تو اس کے پاس سے گذر کر جزیرہ سارڈینیا کے شمال میں اپنے جہاز کو ٹائی ٔ رول کی نظروں سے بسہولت پوشیدہ کر سکتا تھا لیکن بحالتِ موجودہ میرا ارادہ اس کا مقابلہ کرنے کا ہے۔"

پھر ایک بار اس نے دوربین ہاتھ میں لے کر ٹائی ٔ رول کی طرف دیکھا جس کا صرف بالائی حصہ نظر آتا تھا۔ اور بقیہ نظروں سے پوشیدہ تھا۔ اس کے بعد مجھ سے کہنے لگا "ہمارے پاس گفتگو کے لئے تھوڑی سی مہلت اور ہے اس لئے میرے ساتھ کیبن میں آجایئے۔"

درازو کی خوشنما آراستہ کیبن میں پہنچ کر ہم جب اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئے تو اس نے لہجۂ سکون میں تقریر کرنی شروع کی۔

"مسٹر ولمٹ" اس نے کہا "اس بات کا آخری فیصلہ ہو گیا ہے کہ ہمارا جہاز ٹائی ٔ رول کا مقابلہ کرے گا۔ ممکن ہے اس مقابلہ میں میری جان ضائع ہو جائے اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ایتھین کو ٹائی ٔ رول سے مغلوب ہونا پڑے۔ لیکن یہ آخری نتیجہ پیش آنے کی بہت کم امید ہے۔ کیونکہ اگر حالات نے انتہائی صورت اختیار کی تو ہمارے درمیان اس بات کا پختہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ ہم اپنے جہاز کو اپنے ہاتھوں فنا کرنا منظور کریں گے۔ لیکن دشمن کی متابعت کسی حال میں نہ کریں گے۔ اگر بدنصیبی سے اس طرح کا موقعہ پیش آیا تو جہاز ایتھین کے بارود کو ایک چنگاری دکھا دینا

کافی ہوگا۔ اس صورت میں آپ کو، آسٹروی قیدی اور کاسمو کی جان کو بچا لیا جائیگا میرے آدمی ایک کشتی سمندر میں اُتار کر آپ تینوں کو اس پر سوار کر دیں گے۔ اور میں اس کے متعلق اپنے نائب کو ضروری احکام دے دوں گا۔ بہت کم امید ہے کہ اس طرح کا موقعہ پیش آئے۔ تاہم خدانخواستہ ایسا ہو یعنی واقعی ہمیں اپنے جہاز کو اڑا دینا پڑے اور میں زندہ نہ رہوں۔ تو پھر آپ مہربانی سے لیونورا سے مل کر سب حال اپنی زبانی اس سے کہنا۔ میں نہیں چاہتا کہ اس کو اصل حقیقت کا علم بے رحم آسٹرویوں کی زبان سے ہو۔ اس سے بدرجہا بہتر ہوگا کہ آپ خود اسے اس بارے میں اطلاع دیں۔ میری اپنی ذات کے بارے میں جو آپ کو مناسب معلوم ہو اس سے کہیں۔ ہاں ایک بات آپ خود ازروئے انصاف یا ازراہ عنایت ضرور اس سے کہیں اور وہ یہ کہ کانسٹنٹائین اپنی لیونورا کا عاشق صادق تھا۔ اور اس نے دم آخر میں اس کو یاد کرتے ہوئے جان دی۔ پھر اس کے علاوہ اگر کچھ عظمت اس خونی مقابلہ سے مجھے حاصل ہو سکتی ہے تو اس کے متعلق بھی کہہ دینا کہ وہ میں نے محض اس لئے حاصل کرنے کی کوشش کی تھی کہ اس کی نظروں میں جگہ پانے کے قابل ہو سکوں۔ بے شک میں نے وہ زندگی اختیار کی ہے جسے لوگ قابل نفرت تصور کرتے ہیں۔ تاہم جو مقابلہ مجھے کرنا ہے کیا تعجب اس سے اس نفرت میں کچھ کمی واقع ہو سکے ...."

"میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ کے حکم کی پوری تعمیل کروں گا۔" میں نے پُرجوش لہجہ میں جواب دیا اور مجھے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس وقت ایک عجیب طرح کی کیفیت مجھ پر طاری ہو گئی۔ اور میں نے بھرّائی ہوئی آواز میں اس سے کہا۔ "آپ نے ہمارا تو ذکر کیا لیکن لیونورا کو ان لوگوں کی فہرست میں شامل نہ کیا جن کو بچانا منظور ہے"۔

"آہ وہ نکمے گوشت کا بدنما لوتھڑا!" درازو نے حقارت سے منہ پھیرتے ہوئے کہا۔ "مسٹر ولمٹ سچ جانئے آپ کی خاطر میں اس سے بے حد نفرت کرتا ہوں۔ لیکن چونکہ آپ اپنی رحمدلی سے اس کو بھی بچانا چاہتے ہیں حالانکہ اس کے برخلاف آپ کو بھاری وجہِ شکایت ہے، تو خیر میں انکار نہیں کرتا۔ اگر اس طرح کی انتہائی حالت پیش آئی تو اس کو بھی بچا لیا جائے گا۔"

"اور وہ خوش پوش خادم"؛ میں نے ایک نئے خیال کے زیرِ اثر کہا، "کم از کم اس بے چارے کا کوئی قصور نہیں ہے۔"

"آہ۔ بے شک۔ میں اسے بالکل ہی بھول گیا تھا" درازو نے کہا، "وہ ایک غریب لڑکا ہے۔ اور اس کو ضرور بچانا چاہیئے۔ وہ یتیم و مسکین ہے اور میرے ساتھ ایک ہی مدرسہ میں پڑھا کرتا تھا۔ مجھ سے اس کو اتنی ہی محبت ہے جتنی کسی چھوٹے بھائی کو بڑے بھائی سے ہو سکتی ہے۔ لیکن خدا کے لئے اپنی سفارش کا سلسلہ بند کیجئے۔ کیونکہ اگر آپ نے اس کو اسی طرح جاری رکھا تو میرے خوشنما جہاز ایقین کو بارود سے اُڑانے والا ایک آدمی بھی باقی نہ رہے گا!"

درازو کو یہ آخری الفاظ لاپروائی سے کہتے دیکھ کر میں دہشت سے پیچھے ہٹ گیا لیکن میرے خیالات بھانپ کر وہ جلدی سے کہنے لگا۔ "خدا کے لئے مجھ کو بے رحم نہ سمجھئے۔ میں طبعاً ایسا نہیں ہوں۔ لیکن انسان کی زندگی میں بارہا اس طرح کے موقعے پیش آتے ہیں جب اس کو مجبوراً سنگدل بننا پڑتا ہے۔ اگر میں ایسا نہ کروں تو پھر اس خوفناک حالت کا مقابلہ کیونکر کر سکوں گا۔ اور اب آیئے، صحن جہاز پر چلیں۔ لیکن ہاں یہ تو کہئے کیا آپ . . ."

"اجازت ہو تو میں بھی آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں" میں نے کہا۔

"کیا آپ لڑائی دیکھیں گے؟" درازو نے حیرت سے تکتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں مجھے اس کا شوق ہے" میں نے کہا۔

"بہت اچھا جو آپ کی مرضی" دراز دنے فیصلہ کن لہجہ میں کہا۔ "تاہم اس کا خیال رکھئے کہ نہ آپ کسی توپ کے پاس کھڑے ہوں، نہ کسی رسّی کو ہاتھ لگائیں۔ اور نہ کسی زخمی کو ہی بچانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اگر جہاز تائی رول کے آدمیوں نے آپ کو ایسا کرتے دیکھ لیا تو پھر وہ آپ کی داستانِ حراست کو بالکل تسلیم نہ کریں گے اور اگر بدترین حالات پیش آئے تو وہ آپ کو کشتی سے اُتار کر ڈاکوؤں کی طرح جہاز کے مستول پر پھانسی دے دیں گے"

اس ہدایت کے لئے دراز د کا شکریہ ادا کرکے میں اس کے پیچھے پیچھے صحن جہاز کی طرف ہو لیا۔ اس جگہ پہنچے تو نگاہ بے اختیار اس طرف گئی۔ جدھر سے جہاز تائی رول چلا آتا تھا۔ چونکہ پچھلے بیس منٹ کے عرصہ میں آسہرڈی جہاز پوری تیزی رفتار سے چل رہا تھا، جہاز ابھی اپنی جگہ پر کھڑا تھا۔ اس لئے دشمن کا جہاز اب بالکل صاف دکھائی دیتا تھا۔ حتیٰ کہ چند منٹ کے عرصہ میں اس کی توپوں کے سیاہ دہانے بھی نظر آنے لگے۔ اور اس کے بعد جلدی ہی وہ بالکل پاس آگیا۔

"اب مسٹر ولمٹ" دراز د نے میری طرف مڑ کر کہا۔ "ہنگامہ کا وقت آگیا میں حکم دینا چاہتا ہوں کہ جہاز کو مقابلہ کے لئے تیار کیا جائے۔ پس بہتر ہوگا کہ آپ نیچے اُتر جائیں"

"کپتان دراز د" میں نے کہا۔ "اگر آپ کو میری موجودگی بار نہ ہو۔ تو میں درخواست کرتا ہوں کہ فی الحال مجھے یہیں ٹھہرنے دیجئے"

"خیر آپ کی مرضی"۔ ڈاکو سردار نے لاپروائی سے کہا۔ "میں اب اتنا ہی اور کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آئندہ چند گھنٹوں کے عرصہ میں حالات خلاف توقع پیش آئیں اور موت میری قسمت میں لکھی ہو تو میری نسبت کسی بُری رائے کو اپنے دل میں جگہ نہ

دیجیئے۔ بلکہ اس آدمی کی طرح جو آپ کے لیے دوستی کا فرض ادا کرتے کرتے مرا کبھی کبھی یاد کر لیجئے"۔

اتنا کہہ کر وہ جواب کا انتظار کئے بغیر ایک طرف کو چلا گیا۔ اور پھر ایک بار اس کی پُرسکون اور صاف آواز مردانہ آہنگ سے احکام صادر کرتے سنائی دی۔ اس وقت ڈاکو جہاز کے ملاحوں نے ایک اس طرح کا پُرجوش نعرہ بلند کیا جو توپوں کی اس گرج سے مشابہ معلوم ہوا جس نے عنقریب سمندر کی پرسکون فضا میں خلل پیدا کرنا تھا۔ چند منٹ یہ پُرشور آواز ہوا میں گونجتی ہوئی سنائی دی۔ اس کے بعد جہاں تک آدمیوں کی آوازوں کا تعلق تھا خاموشی چھا گئی۔ گو یہ بیان کرنا لاحاصل ہے کہ صحن جہاز کے ایک سے دوسرے سرے تک ہر طرف پُرشور ہنگامہ بپا تھا۔ کئی ملاحوں نے مستول پر چڑھ کر بادبانوں کو لوہے کی زنجیروں سے کسنا شروع کیا۔ کیونکہ ڈر تھا اگر دشمن کا گولہ رسیوں میں آ کر لگا تو آنِ واحد میں جل جائیں گی۔

اس وقت جب کہ ہر طرف مقابلہ کی پُرجوش تیاریاں جاری تھیں، جب اس غیر معمولی حالتِ جوش میں بھی کسی طرح کی بدنظمی صحن جہاز پر نہ پائی جاتی تھی اور ہر شخص اپنے فرض کو سمجھتا ہوا اسکو خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کرنے میں مشغول تھا مجھے لیونورکا بدنما چہرہ اس نظارہ کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے نظر آیا۔ میں بیان نہیں کر سکتا کتنا ہیبتناک اسوقت اس کا چہرہ تھا۔ دہشت، خوف اور سراسیمگی نے مل کر اسکو انتہا درجے بھیانک بنا دیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے حواس پر یقین نہیں کر سکتا۔ اور سچ پوچھئے تو اسکی دہشت بلا وجہ نہ تھی۔ اسے ڈر تھا مقابلہ کی سورت میں ممکن ہے وہ بھی کسی نشانہ کی زد میں آ کر ہلاک ہو جائے۔ کپتان درازو کی نگاہ اس مقام کی طرف گئی جہاں لیونور کھڑا تھا اور اس نے نفرت سے ہاتھ کا اشارہ کر کے اس کو نیچے اتر جانے کا حکم دیا۔

اشارہ پاتے ہی بدبخت کبڑا نظروں سے غائب ہو گیا۔

باب ۱۲۹

مقابلہ

نظارہ بے حد جوش انگیز تھا۔ آسٹروی جہاز ٹائی روں بادبان پھیلائے سمندر کی پہنائی قطع کرتا آگے ہی آگے بڑھا آتا تھا۔ ادھر جہاز ایھینین پر سب تیاریاں حیرت انگیز تیزی کے ساتھ عمل میں لائی جا چکی تھیں۔ توپوں کی صفائی کے لئے جو جو سامان درکار تھا وہ سب موقعہ و محل پر لا کے رکھ دیا گیا۔ اور کئی ملاح قابل تعریف عجلت سے بارود کی پیٹیاں اٹھا لائے۔ تاہم جیسا میں نے بیان کیا ہے ان سب تیاریوں میں پھرتی اور تیزی کے باوجود کسی طرح کی بدنظمی قطعاً نہ پائی جاتی تھی۔ صحن جہاز پر نوجوان یونانی کمانڈر رابرٹ کیلی وردی پہنے جس کے شانوں پر بھاری نشانات تھے اور پیٹی میں ایک بہت بڑی تلوار جو اس کے چھوٹے سے ہاتھ کے مقابلہ میں غیر معمولی جسیم تھی، دونوں طرف دوہری نالی کے دو پستول سجائے حیرت انگیز سکون و اطمینان کے ساتھ احکام صادر کرنے میں مشغول تھا۔ میں نے ایک نظر جہاز کے عملہ پر ڈالی۔ اور اتنے ہی سے معلوم ہو گیا کہ ہر شخص کو اپنے افسر اعلیٰ پر کامل اعتماد ہے۔ اور ہر ایک آدمی کسی بے جان کل کی صحت و درستی کے ساتھ اپنا اپنا فرض ادا کر رہا ہے۔

توپوں کے علاوہ کئی اور ہتھیار بھی آنے والی لڑائی کے سلسلہ میں صحن جہاز پر لا کر جمع کر دیئے گئے تھے۔ کپتان درازو نے گشت کرتے ہوئے ان سب چیزوں کا بغور معائنہ کیا۔ پھر وہ اپنے جہاز کے چار مسلح آدمیوں کے ساتھ سیڑھیوں سے اتر کر اپنی کیبن میں چلا گیا۔ اور گو میں نے اس کے پیچھے جانا پسند نہ کیا تاہم میرے لئے یہ سمجھنا بہت دشوار

نہ تھا کہ جو توپیں اس کی کیبن کے پاس رکھی تھیں ان کی درستی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس کے فوراً بعد نوجوان کپتان نے صحن جہاز پر آ کر ایک نیا حکم صادر کیا۔ اور اب ایک عجیب کارروائی میرے دیکھنے میں آئی۔

ایک مضبوط بلی مستول کے ساتھ باندھ دی گئی۔ اور سب آدمی جو حاضر تھے اس کام میں حصہ لینے کو آمادہ ہو گئے۔ دیکھتے دیکھتے ایک بہت بڑی اور ہیبت ناک توپ جہاز کے زیریں حصہ سے نکالی گئی اور اس کو صحن جہاز پر دو مستولوں کے ساتھ ایک گھومنے والی چیز پر جما دیا گیا۔ اس توپ کا دہانہ اتنا بلند تھا کہ اس کی مدد سے کافی اونچائی پر گولہ پھینکا جا سکتا تھا اور بوقت ضرورت اس کا منہ ادھر اُدھر بھی گھما سکتے تھے۔ اس توپ کی موجودگی اب تک میرے لیئے ایک راز تھی۔ اب اس کو دیکھ کر میں ان لوگوں کے لامحدود وسائل پر حیرت کیئے بغیر نہ رہ سکا۔

اتنے میں آسٹریا کا جہاز بادبان پھیلائے الف لیلا کے رُخ کی طرح قریب تر پہنچا آتا تھا۔ معلوم ہوا کہ چند منٹ کے عرصہ میں دونوں جہاز اتنے قریب ہو جائیں گے کہ ایک کو دوسرے کی توپوں کا نشانہ بنایا جا سکے گا۔ اس پر بھی میں نیچے اترنے کے لئے آمادہ نہ ہو سکا۔ کیونکہ میں اس معرکہ خونیں کا چشم دید گواہ بننا چاہتا تھا اس کے علاوہ یہ بھی میں نے سوچا کہ کیبن میں صحن جہاز کی نسبت زیادہ سلامتی نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر کوئی گولہ کیبن میں جا کر لگا تو وہاں بچاؤ کی کوئی صورت ممکن نہ ہوگی۔

دفعتاً اس طرح جیسے طوفانی بادلوں میں بجلی چمک جاتی ہے جہاز ٹائی رِنل پر شعلہ اڑتا نظر آیا۔ پھر توپ کی آواز بادل کی گرج سے مشابہ سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی دھوئیں کا دودھیا بادل، بحر عمیق کی تہ سے نکلے ہوئے عفریت کی مانند سطح سمندر پر پھیلنا شروع ہو گیا۔ اتنے میں دراز دکی آواز پُرسکون، واضح اور صاف احکام صادر کرتی سنائی دی۔ اور بحیرۂ روم کے ڈاکو جہاز کا معروف نشان جہاز آئیین

پر پھڑپھڑاتا دکھائی دینے لگا۔

آندھی کی رفتار سے چلتا جہاز ٹائی رول قریب تر آتا گیا۔ حتیٰ کہ وہ جہاز ایتھین کے اتنا پاس آ گیا کہ آسٹروی کپتان کی آواز جو ایک بگل نما آلہ کو منہ سے لگا کر احکام صادر کر رہا تھا صاف سنائی دینے لگی۔ درازو نے فوراً معلوم کر لیا کہ وہ اپنے جہاز کے پہلو میں رکھی ہوئی توپوں کو فائر کرنے کا حکم صادر کر رہا ہے۔ ان الفاظ کو سنتے ہی درازو نے اپنے آدمیوں کو یونانی زبان میں کچھ کہا۔ اور جس طرح حلیم گھوڑا باگ پھیرنے سے فوراً ایک طرف کو مڑ جاتا ہے اسی طرح جہاز ایتھین گولوں کی زد سے ایک طرف کو ہٹ گیا۔ آسٹروی توپوں کے شور سے گھن گرج آواز پیدا ہوئی۔ گولے سنسناتی ہوئی آوازوں کے ساتھ دور و نزدیک سمندر میں جا کر گرے اور ان میں سے ایک عین میرے سر پر سے ہو کر گذرا۔ مگر اس سے پہلے کہ میں اپنے احساس خوف پر غالب آتا۔ ایتھین کی توپوں نے پہلی باڑھ سر کی۔ آخر جب دھواں رفع ہوا۔ اور میری نگاہ ٹائی رول کی طرف گئی تو دیکھا اس کے بادبان اور مستول زخم خوردہ پرندہ کے بازوؤں کی طرح اکھڑے بکھرے پڑے ہیں لیکن مقابلہ میں جہاز ایتھین کا کوئی ایک کل پرزہ بھی نہیں بگڑا۔ میرے اس خیال کی تصدیق یوں بھی ہو گئی۔ کہ کپتان درازو نے ایک گھومتی ہوئی نظر اپنے جہاز کے ہر حصہ پر ڈالی تو اس کے چہرہ پر فتحمندی کے آثار پیدا ہو گئے۔

عین اس وقت جہاز ایتھین میں پھر ایک بار حرکت پیدا ہوئی۔ اور اس کی بڑی توپ کے دہانہ سے آگ کا تیز شعلہ دھوئیں کے ساتھ ملا ہوا اُٹھا۔ گولہ اس درستی کے ساتھ چلایا گیا کہ جہاز ٹائی رول کا دریدہ مستول بیخ و بنیاد سے اکھڑ گیا۔ ادھر جہاز ایتھین نے ایک اور چکر کاٹا۔ اور اس کی پچھلی چھوٹی توپوں نے گولے اُگلنے شروع کئے۔ اس سے پہلے کہ ٹائی رول دوسری باڑھ چلا سکتا۔ ایک حملہ اور جہاز ایتھین کے پہلو میں رکھی ہوئی توپوں سے اس پر کیا گیا جس سے آسٹروی جہاز کو بھاری نقصان پہنچا۔ مگر ایتھین کے

نقصان کا تو ذکر کیا اس کی ایک رسّی بھی نہ کٹ سکی۔

میرا خیال ہے کہ ان حالات کو پڑھ کر ایک معمولی آدمی بھی جو بحری معاملات سے بہت کم واقفیت رکھتا ہو بہ آسانی سمجھ سکتا ہے کہ جو فوقیت جہاز ٹائی رول کو ایتھین پر حاصل تھی وہ پہلے ہلّے ہی میں ختم ہو گئی۔ اس کے مستول اور بادبانوں کی تباہی سے وہ طاقت زائل ہو گئی جو جہاز ایتھین کی توپوں کی زد سے بچنے کے لئے ادھر اُدھر ہٹنے کے لئے ضروری تھی۔

اس اثنا میں ڈاکو جہاز حیرت انگیز پھرتی سے نقل و حرکت کر رہا تھا۔ معلوم ہوتا تھا اس کے پہیئے کو ذرا سا چھو دینے سے وہ جھٹ سے ایک سے دوسرے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ اس سے پہلے کہ جہاز ٹائی رول سابقہ حملہ سے سنبھلتا جہاز ایتھین نے ایک اور باڑھ اس پر چلائی۔ پھر ایک طرف ہٹ کر اس کی بڑی توپ کا دہانہ خود کپتان درازو نے اپنے ہاتھ سے جنگی جہاز کی طرف گھما دیا۔ اور اب کی بار جو فائر ہوا اس سے دشمن جہاز کا مستول بالکل چکنا چور ہو گیا۔ پھر ایک بار چھوٹی توپوں نے اپنا کام شروع کیا۔ غرض اتنے قلیل عرصہ میں جس کو ذہن میں لاتے ہوئے حیرت ہوتی ہے۔ اس جہاز نے جو جنگی جہاز کے مقابلہ میں ایک چھوٹی سی کشتی کا درجہ رکھتا تھا آسٹرڈی جہاز کو بالکل بے بس بنا دیا۔

اب کپتان درانڈو کے چہرہ پر فتحمندی کے نمایاں آثار نمودار تھے۔ مگر تکبر کی جھلک اس پر قطعاً نظر نہ آتی تھی۔ لیکن فی الحال کامیابی کی منزل دور تھی۔ کیونکہ گو جہاز ٹائی رول نقل و حرکت کے ناقابل ہو گیا تھا تاہم اس کی خوفناک توپیں اپنا مہلک فرض پوری خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہی تھیں۔ اتنے میں ہوا کا رُخ جو بدلا۔ تو وہ اس کی مدد سے پھر ایک بار اس قابل ہوا کہ اپنے پہلو میں

لگی ہوئی توپوں سے جہاز ایتھین پر ایک اور فائر کرے۔ اب کی مرتبہ اس کا حملہ کارگر ثابت ہوا۔ کیونکہ توپوں کے شور کے ساتھ ہی صحن جہاز پر اس مقام کے نزدیک جہاں میں کھڑا تھا لکڑی کے چرچرانے کی آواز سنائی دی۔ اور بہت سے ٹکڑے اِدھر اُدھر اُڑتے معلوم ہوئے۔ لیکن چونکہ دھواں کثرت سے پھیلا ہوا تھا اس لئے میں فوراً معلوم نہ کر سکا کہ ہمارے جہاز کو کس قدر نقصان پہنچا ہے۔ آخر کار جب دھوئیں کا بادل رفع ہوا تو میں نے دیکھا کہ گو بالائی مستول محفوظ ہیں تاہم کئی رسیاں کٹ گئی ہیں۔ اور ایک بادبان بھی ہوا میں پھڑپھڑا رہا ہے۔ صحنِ جہاز پر دو یونانی ملاح پڑے تھے۔ اور ایک کو جسے کاری زخم آیا تھا کچھ لوگ نیچے لئے جا رہے تھے۔ اس بار دشمن نے جہاز کے پیندے میں بھی چند سوراخ کر دیئے۔ لیکن درازو کے استقلال کا حال کیا کہیئے۔ اس کیفیت سے خبردار ہونے کے باوجود اس نے جو حکم صادر کیا اس میں اس کا لہجہ بدستور پُرسکون تھا۔

چھ سات ملاح فوراً مستول پر چڑھ گئے۔ پھڑپھڑاتے ہوئے بادبان کو دوبارہ ٹھیک کر دیا گیا۔ کٹی ہوئی رسیوں کی جگہ نئی رسیاں داخل کی گئیں اور اس کے ساتھ ہی توپوں کو بھرنے کا عمل جاری رہا۔

وقفہ قلیل کے بعد جس میں ایتھین ٹائی رول سے کسی قدر پرے ہٹ کر کھڑا تھا درازو نے ایک نیا حکم صادر کیا۔ چنانچہ ایک بہت بڑی انگیٹھی صحن جہاز پر لا کے رکھ دی گئی۔ اس میں ایک گولہ رکھا گیا۔ لیکن ابھی یہ کارروائی عمل میں آ ہی رہی تھی کہ حالات نے ایک نئی صورت اختیار کی جس نے عرصہ قلیل کے لئے ہر شخص کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہی آسٹروی افسر جسے یہ لوگ قید کر کے لائے تھے ننگی تلوار ہلاتا دوڑتا ہوا آیا۔ جیسا کہ بعد ازاں معلوم ہوا یہ اس آدمی کو جو اس کی کیبن کے باہر پہرہ دے رہا تھا مغلوب کر کے نکل آیا تھا

تیر وہ سیدھا کپتان درازو کی طرف آیا۔ اور صاف دکھائی دیتا تھا کہ وہ اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دینا چاہتا ہے۔ مگر نوجوان یونانی کے سکون و استقلال کی داد دینی چاہیئے کہ اس نے دشمن کو اتنا قریب دیکھ کر بھی اوسان نہ کھوئے وہ اگر چاہتا تو دور ہی سے پستول چلا کر آسٹروی افسر کو ہلاک کر سکتا تھا۔ مگر اس نے اس طرح کا ناجائز فائدہ اُٹھانا کسرِ شان سمجھا اور تلوار ہاتھ میں لے کر کھڑا ہو گیا۔ کئی آدمی آسٹروی افسر کو پکڑنے دوڑے لیکن درازو نے اپنی زبان میں کچھ کہا اور وہ سب آن واحد میں پیچھے ہٹ گئے۔ اس کے ساتھ ہی اس کی تلوار آسٹروی افسر کی تلوار کے ساتھ ٹکراتی سُنائی دی۔ لیکن یہ مقابلہ بہت دیر قائم نہ رہ سکا۔ کیونکہ کپتان درازو کو تلوار چلانے کی بھی اتنی ہی مہارت تھی جتنی باقی اسلحہ کے استعمال کی۔ آسٹروی کی تلوار اس کے بدن کو چھو تک نہ گئی اور وہ غصہ اور جوش میں بھر کر درازو سے لپٹ جانے کو آگے بڑھا۔ عین اس موقعہ پر جہاز نائی ڈول سے پھر ایک بار توپوں کی باڑھ چلی۔ اور ہمارا جہاز دھوؤں کے بادلوں میں چھپ گیا۔ آخرکار جب ہوا نے اس غبار کثیف کو بڑی آہستگی کے ساتھ منتشر کیا تو میں نے دیکھا کہ آسٹروی افسر مردہ اور بے جان درازو کے قدموں میں پڑا ہے اور آخر الذکر اپنی تلوار کو دوبارہ نیام میں رکھنے سے پیشتر اس کو پونچھ رہا ہے!

قریباً آدھ گھنٹہ اور گھمسان کی لڑائی جاری رہی۔ مگر اس سے جہاز ایتھین کو بہت کم نقصان پہنچا۔ البتہ جہاز نائی ڈول چونکہ نقل و حرکت نہ کر سکتا تھا اور اس کے بادبان اور مستول پرزہ پرزہ ہو گئے تھے اس لیے ڈاکو جہاز کے توپچی اس کے مختلف پہلوؤں کو بسہولت نشانہ بنا سکتے تھے۔ اتنے میں وہ گولہ جو جلتی ہوئی انگیٹھی میں رکھا ہوا تھا گرم سُرخ ہو گیا تھا۔ درازو نے خود

بڑی توپ کو بھرنے کا حکم دیا۔ اور گو اہل جہاز کا استعجاب تیز ہو گا، تاہم یہ حالت ان کے ضبط انتظام کی تھی کہ جو آدمی جس کام میں مشغول تھا وہ ایک لحظہ کے لئے بھی اس سے پیچھے نہ ہٹا۔ غرض توپ چلائی گئی اور اس کا دھواں چاروں طرف پھیل گیا۔ لیکن ابھی وہ دھواں منتشر نہ ہونے پایا تھا کہ ایک اتنے بڑے دھماکے کی آواز سنائی دی گویا وسطِ سمندر میں کسی بہت بڑے جوالا مکھی پہاڑ کا دہانہ پھٹ گیا ہو۔ یا دس ہزار بھاری توپوں کی باڑھ ایک ساتھ چلا دی گئی ہو اس آواز کو سن کر سچ مچ کانوں کے پردے پھٹ گئے۔ اور دماغ سناٹے میں آ گیا میں بے اختیار لڑکھڑایا اور یقیناً گر جاتا اگر حسن اتفاق سے ایک جائے نشست میرے عین پیچھے نہ ہوتی۔ اس وقت میں نے کثیف دھوئیں کی راہ سے دیکھا کہ جہاز ٹائی رول سے آگ کے شعلے اٹھنے شروع ہوئے۔ اور بے شمار ٹکڑے اِدھر اُدھر اڑتے ہوئے گذرے۔ لیکن جب آخر کار دھوئیں کا بادل رفع ہوا اور میری نگاہ اس طرف گئی جہاں آسٹریا کا جنگی جہاز کھڑا تھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جہاز غائب ہے اور اس جگہ سطحِ بحر پر چند جلی ہوئی لکڑیاں تیر رہی ہیں۔

حیران و ششدر میں اپنی جائے نشست پر پیچھے جھک گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا میں کوئی بھیانک خواب دیکھ رہا ہوں۔ کیونکہ جہاز ٹائی رول کا اس طرح کا گم ہو جانا معجزے سے کم نہ تھا۔

یکا یک ڈاکو جہاز کے ملاحوں نے خوشی کا پر شور نعرہ بلند کیا یعنی اس سے بھی اونچا جو ان لوگوں نے اس معرکہ کے آغاز میں لگایا تھا۔ اس کے بعد پے درپے کئی پُرزور نعرے اس طرح لگائے گئے کہ سمندر کی ساکن فضا بھی گونج اٹھی اور ایسا معلوم ہونے لگا گویا وہ آواز صدائے بازگشت کی صورت میں اطراف

عالم سے ٹکرا کر واپس آتی ہے۔ جب بڑی دیر کے بعد اس اظہار مسرت کا خاتمہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ کپتان درازو وسطی مستول کے سہارے کھڑا مسکرا رہا ہے اور اس کے ماتحت افسر مبارکباد دینے میں مشغول ہیں۔

واقعہ اتنا بعید از فہم تھا کہ بڑی دیر تک میرے حواس اس کی صحت قبول کرنے سے قاصر رہے۔ حیرت اس بات کی تھی کہ ایک چھوٹا سا جہاز اتنے بڑے عالیشان جہاز کا مقابلہ کرے۔ اور اس کو اتنے قلیل عرصہ میں فنا و غرقاب کر دے! اور اس کا اپنا بال تک بیکا نہ ہو۔ کچھ شک نہیں ڈاکوؤں کی یہ فتح نہایت مکمل اور شاندار تھی۔ اور اس پر وہ لوگ جتنی بھی خوشی کا اظہار کریں کم تھا۔ خود کپتان درازو کے چہرہ پر دیوتاؤں کی طرح نورانی ہالہ موجود تھا۔ مگر کاش یہ فتح کسی کار نیک میں حاصل کی گئی ہوتی۔ اس صورت میں مَیں دوڑ کر آگے جاتا اور سب سے پہلے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر پُر جوش مبارکباد دیتا۔ مگر حالت اس کے برعکس تھی۔ مجھے اپنے دل پر منوں بوجھ معلوم ہوتا تھا۔ اس قانون شکن جماعت کی کامیابی دہشت زدہ کرنے والی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اتیبل اور اس کے رشتہ داروں کی سلامتی کی جو رہی سہی امید میرے دل میں باقی تھی ملیا میٹ ہو گئی۔ جہاز ٹامائی رول کی طرح اس کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ عارضی طور پر ایسا معلوم ہونے لگا کہ آسمانی طاقتیں بھی حق و بے گناہی سے منہ موڑ کر شیطنت اور بُرائی کی حمایت کرنے لگی ہیں۔

یاس و اندوہ سے میری گردن بے اختیار جھک گئی۔ کسی نے میرا نام لے کر پکارا۔ مگر مجھ میں نہ اتنا حوصلہ تھا نہ ہمت۔ کہ نظر اونچی اُٹھاتا۔ دوبارہ پھر کسی نے میرا نام لیا۔ اس وقت آنکھ اٹھا کر دیکھا تو درازو میرے پاس کھڑا تھا۔

"مسٹر طولمٹ"! اس نے سنجیدہ آواز سے کہا۔ "مجھے معلوم ہے کہ آپ کی ہمدردی آسٹروی جہاز ٹامائی رول سے تھی۔ اور سچ پوچھئے تو ایسا ہونا قدرتی بھی تھا۔ مگر اس

سے یہ نہ سمجھئے کہ میں آپ کی پریشانی دیکھ کر خوش ہوں۔ یا آپ کو بھی اس خوشی میں حصہ لینے پر مجبور کرنا چاہتا ہوں۔ جو ہمیں حاصل ہے۔ ہرگز نہیں۔ میں آپ کی اس حالتِ فکر میں بھی دخل انداز ہونا نہ چاہتا تھا۔ مگر ایک ضروری اطلاع چونکہ آپ کے کانوں تک پہنچانی تھی ... "

"اطلاع!" میں نے سرد لہجہ میں کہا۔ کیونکہ میرا دل بجھا ہوا تھا اور اس طرح کی حالت مجھ پر طاری تھی کہ میں کسی چیز سے دلچسپی نہ لے سکتا تھا۔

"ہاں" درانزو نے جواب دیا۔ "جو آپ کے لئے رنجدہ تو ہوگی۔ تاہم اسے آپ کے کانوں تک پہنچا دینا میرا فرض ہے"

"فرمائیے وہ کونسی اطلاع ہے جو آپ لے کر آئے ہیں" میں نے اب اس گفتگو میں پہلی بار دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"میں یہ افسوسناک خبر لایا ہوں" نوجوان یونانی نے جواب دیا "کہ آپ کا عزیز دوست کاسمو اس دنیا سے چل بسا"

"آہ کاسمو مر گیا!" میں نے چونک کر اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور اس کے بعد جبکہ خون میری رگوں میں کھول رہا تھا میں نے پوچھا "کیا آپ کے آدمیوں نے فتح کی خوشی میں ... "

"مہربانی سے بلا سوچے سمجھے کسی کو الزام نہ دیجئے" درانزو نے نخوت سے گردن اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے خوشنما چہرہ پر غصہ کی سرخی چھا گئی۔ "اگر کوئی دوسرا آدمی اس طرح کے الفاظ کہتا ... تاہم خیر ... " اس نے جلدی ہی ضبط کر کے کہا "کاسمو دشمن کے گولے کا ایک ٹکڑا لگنے سے مر گیا ہے۔ جو اس کی کیبن میں لکڑی کی دیوار چیر کر داخل ہوا تھا"

"افسوس کاسمو مر گیا" میں نے اس خبر کو سن کر سخت مایوسی کے لہجہ میں کہا اور

اس کے بعد فوراً ہی اس الزام کو یاد کر کے جو میں نے بے خبری میں لگایا تھا کپتان دراز د سے کہا: میں آپ سے معافی چاہتا ہوں بے شک مجھ سے غلطی ہوئی ..."

"خیر اس ذکر کو چھوڑیئے" نوجوان یونانی نے بڑی سیر چشمی سے فوراً کہا "حالات پیش آمدہ میں آپ کو مغالطہ ہونا قدرتی تھا... اس لئے کوئی بات نہیں..."

میں وہاں سے اٹھ کر اپنی کیبن میں چلا گیا۔ اور دروازہ بند کر کے حال کے واقعات پر بڑی دیر تک رنج و افسوس کرتا رہا۔

چھٹی جلد کا دوسرا حصہ ختم ہوا

گردشِ آفاق

چھٹی جلد

تیسرا حصّہ

باب ۱۳۰

نوکر کا بیان

ایک بجے کے عمل پر وہی خوش پوش خادم جس کا ذکر اس داستان کے سلسلہ میں پہلے کئی بار آچکا ہے میرے لیے لنچ کا سامان لے کر آیا۔ اس وقت میں نے اندازہ سے معلوم کیا کہ وہ عجیب طرح کی چھپی نظروں سے رہ رہ کر میری طرف دیکھتا تھا۔ اس کی عام حالت ظاہر کرتی تھی کہ وہ کچھ کہنا چاہتا ہے مگر کسی وجہ سے رک جاتا ہے یہ حالت دیکھ کر میں نے اپنی طرف سے گفتگو کا آغاز کیا۔

"تھوڑی دیر پہلے جب گھمسان کا معرکہ ہو رہا تھا" میں نے اس سے کہا "تو تم سہمے تو نہ تھے؟"

"کون میں؟ ... بالکل نہیں" اس نے جلدی سے جواب دیا۔ ساتھ ہی اس کی خوشنما کالی آنکھیں جوشِ باطن سے جگمگا گئیں "میں اس لڑائی میں خوشی سے حصہ لیتا مگر کپتان صاحب نے میری کمسنی کی وجہ سے اس کی اجازت نہیں دی۔ در اصل یہ اپنی قسم کا پہلا واقعہ نہیں ہے"

"مگر تم نے کیا اس طرح کی زندگی بسر کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے جس کو

عرفِ عام میں ڈاکہ زنی کہتے ہیں؟" میں نے اس کے منہ کو تکتے ہوئے پوچھا۔

"اس میں حرج ہی کیا ہے؟" نوجوان نے فوراً کہا: "اس طرح کی زندگی گیا جرأت، اولوالعزمی اور بے خوفی پر مبنی نہیں ہے؟ یقین کیجئے اس طرح کے معرکے جیسا آج آپ نے دیکھا ہے آدمی کا نام روشن کر جاتے ہیں۔ اور آئندہ نسلیں ایسے بہادروں کو ہمیشہ یاد رکھتی ہیں!"

"آہ۔ تم اسے شہرت سمجھے ہوئے ہو؟" میں نے فہمائش کے لہجہ میں کہا: "حالانکہ بدنامی اور شہرت میں فرق ہے۔ میری اپنی رائے پوچھو تو تم ایک بالکل ہی غلط اصول کے پیرو ہو!"

"خیر یہ اپنا اپنا خیال ہے،" نوجوان خادم نے جواب دیا: "میری اپنی رائے یہ نہیں۔ میری نظروں میں کپتان درازو کی ہستی قابلِ رشک ہے۔ خیال فرمایئے ایک، ایسے خوشنما جہاز کا کمانڈر بننا، اس کے صحن پر کھڑے ہو کر اپنی حکومت منوانا اور احکام صادر کرتے ہوئے جاننا کہ میرے نام کی دہشت ہر طرف چھائی ہوئی ہے اور جب اس معرکہ کی خبر لوگوں کے کانوں تک پہنچے گی تو ہر طرف سے نعرہ ہائے تحسین بلند ہونے لگیں گے ... آہ یہ سب باتیں کیا ایسی نہیں ہیں کہ ہر انسان اس کو حاصل کرنے کی خواہش کرے؟"

اس لمبی تقریر کے دوران میں نوجوان خادم کی آواز جوشِ باطن سے تھرا گئی اور اس نے نخوت سے گردن اٹھائی۔ میری نظروں میں اگو اس کی حالت قابلِ رحم تھی تاہم میں اس کے حوصلۂ عظیم کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ علاوہ بریں یہ خیال بھی میرے دل میں پیدا ہوا کہ اگر جہاز ایجلین کے ملاحوں کی وفاداری اور جاں نثاری کا یہ ایک نمونہ ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ کپتان درازو اپنے آدمیوں کے بل پہ بڑے سے بڑے دشمن کو نیچا دکھانے کا حوصلہ رکھتا ہو۔

تھوڑی دیر خاموشی کے بعد نوکر کہنے لگا "فی الحال میں ایک اور معاملہ کی نسبت کچھ عرض کرنا چاہتا تھا۔ دراصل جو عنایت آپ نے مجھ پر کی ہے اس کے لئے میں انتہا درجے ممنون ہوں ... "

"عنایت؟ ... میں نے! ... کس معاملہ میں؟" میں نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔

"کپتان درازو نے مجھ سے کہا تھا" خوش پوش خادم نے جواب دیا "کہ صبح کے پُرشور ہنگامہ میں جب ہر شخص کو ادھر اور معاملوں کی فکر لگی ہوئی تھی آپ نے ازراہِ عنایت یہ کہہ کر میری سفارش کی کہ ایک واقعہ خاص کے پیش آنے کی صورت میں میری جان بھی محفوظ رکھی جائے۔ آپ کی ذرّہ نوازی کا میں تہِ دل سے شکرگذار ہوں۔ مانا کئی ایک باتوں میں میرا آپ سے اختلاف ہے تاہم میں ایسا ناشکر گذار بھی نہیں ہوں کہ آپ کی اس عنایت کو بھول جاؤں"۔

"اچھا یہ بتاؤ کتنی مدت سے تم کپتان درازو کو جانتے ہو؟" میں نے یکایک اس سے پوچھا۔

"ہم دونوں ایک ہی مدرسہ میں پڑھتے تھے" خادم نے جواب دیا "ان کی عمر مجھ سے چند سال بڑی ہے۔ مدرسہ میں جب کبھی بڑے لڑکے مجھے چھیڑتے یا تنگ کرتے تھے تو کپتان درازو میری حمایت میں ان کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو جاتے تھے۔ اُس زمانہ سے مجھے اُن کے ساتھ برادرانہ محبّت چلی آتی ہے۔ ان کی حالت عام لڑکوں سے جدا تھی۔ یعنی وہ کمزوروں پر سختی کرنے کی بجائے ہمیشہ ان کو دوسروں کے ظلم سے بچاتے تھے۔ وہ درجہ اوّل کے ذہین تھے مگر ان کا دستور تھا کہ اپنی قابلیت پر نازاں ہونے کی بجائے جہاں تک ممکن ہوتا کمزور لڑکوں کی مدد کرتے۔ ان کے خیالات ہمیشہ اونچے اور بلند رہے ہیں۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ روزِ اوّل سے ہی ان کی طبیعت میں رومان کا اثر غالب تھا... کیا آپ میرا مطلب سمجھ گئے؟"

"ہاں اچھی طرح" میں نے جواب دیا "لیکن تمہارا بیان بے حد دلچسپ ہے۔ مہربانی سے اس کو جاری رکھو۔ کیا میں دریافت کر سکتا ہوں ..."

"غالباً آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کانسٹنٹائین دلازو نے یہ زندگی کن حالات میں شروع کی تھی؟" خادم نے مسکراتے ہوئے کہا "بے شک آپ اس بارے میں جو جی چاہے پوچھ سکتے ہیں۔ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جس کو چھپانے کی حاجت ہو ابتدا میں ان کو وکالت کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ مگر جب ان کو معلوم ہوا کہ یونانی وکلا کا اخلاق بے حد پست ہے وہ اپنے مؤکلوں سے بے وفائی کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ اور ناجائز طریقوں پر دولت جمع کر کے خوش ہوتے ہیں تو انہوں نے نفرت اور حقارت سے اس دورِ زندگی سے منہ پھیر لیا۔ اُن کی عمر انیس برس کی تھی جب وہ ماں باپ کے انتقال پر خود مختار بن گئے۔ شروع سے ہی ان کو آزادانہ زندگی کا شوق تھا۔ سمندر سے بھی ان کو گہری محبت تھی۔ وہ حکومت کرنا چاہتے تھے مگر ان کو معلوم تھا کہ صیغۂ بحری میں داخل ہونے پر مدت العمر کے بعد درجۂ حکومت نصیب ہوگا۔ ان کی بے چین طبیعت اس انتظار کی تاب نہ لاسکتی تھی۔ وہ فوراً ہی ترقی کرنا چاہتے تھے۔ پس انہوں نے ایک چھوٹا سا تجارتی جہاز خرید کر اس میں مال و اسباب لادا اور سکندریہ چل دیئے۔ لیوانٹ میں ایک ڈاکو جہاز نے اُن کو روکا اور جو سامان اُن کے پاس تھا سب کا سب لوٹ لیا۔ وہ ڈاکو جہاز طرابلس سے آیا تھا۔ اس نے کپتان درازو کا جہاز بھی ان سے چھین لیا۔ اور ملاحوں کو ملک شام کے ایک غیر آباد بنجر ساحل پر اُتار دیا گیا۔ کانسٹنٹائین درازو بھی ان ہی لوگوں میں شامل تھے۔ بعد ازاں ان ملاحوں کو بڑی محنت کے بعد مزدوروں کی طرح کام کر کے یونان آنا پڑا۔ ایتھنز واپس آکر معلوم ہوا کہ ایک اور رشتہ دار کی موت سے تھوڑی سی دولت

اور بھی ان کے حصہ میں آئی ہے۔ اس کو پاتے ہی انہوں نے ایک فوری فیصلہ کر لیا۔ انہیں دنوں یونان کے ایک کارخانہ دار نے بحکم سرکار جہاز ایتھین تیار کیا تھا۔ اور گورنمنٹ اس سے ایک چھوٹے جنگی جہاز کا کام لینا چاہتی تھی۔ مگر شاہی خزانہ خالی تھا اور جہاز بنانے والے اپنے خوشنما جہاز کی قیمت نکمے نوٹوں کی صورت میں قبول کرنے سے انکار کرتے تھے۔ کانسٹنٹائین کو خبر پہنچی کہ اگر وہ اس جہاز کو خرید کر آراستہ کر سکے تو گورنمنٹ اسے لفٹنٹ کا عہدہ دے کر گشت کا کام اس کے سپرد کر سکتی ہے۔ یہ معلوم ہونے کے بعد کانسٹنٹائین نے اپنی ساری نو یافتہ دولت جہاز ایتھین کی خرید میں صرف کر دی۔ لیکن سب تیاریاں جب مکمل ہو چکیں تو سرکاری عمال آدھمکے۔ اور کہنے لگے یہ تو گورنمنٹ کا جہاز ہے اور فوراً اس پر قبضہ کر لیا۔ درازو نے بہت واویلا کی۔ مگر بے سود۔ اس کو بتایا گیا کہ آپ اگر چاہیں تو اس کی قیمت نوٹوں کی صورت میں وصول کر سکتے ہیں۔ مگر آئندہ اس جہاز سے آپ کا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ وزیروں میں سے ایک کے بھتیجے کو کپتان کا عہدہ دے کر اس جہاز کا کمانڈر مقرر کیا گیا ہے۔"

"لیکن یہ تو عجب طرح کا اندھیر تھا..."

"آہ۔ اب آپ کو ماننا پڑا" نوجوان خادم نے جس کی نگاہ سے اظہار اطمینان ہوتا تھا۔ خوش ہو کر کہا "خیر اب آگے کے حالات سنئے۔ کانسٹنٹائین درازو اس ظالمانہ حکم کو ماننے کے لئے بھی آمادہ ہو گئے تھے کہ ملاحوں نے ان کے گرد جمع ہو کر صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ اگر آپ حکم دیں تو ہم سرکاری اہلکاروں کو جہاز سے نکال کر جہاز آپ کے حوالہ کرنے کو تیار ہیں۔ ملاحوں میں سے کئی آدمی ایسے تھے جنہوں نے پہلے کپتان درازو کی خدمت کی تھی۔ اور

وہ اس کی خصلت سے خوب واقف تھے۔ انہیں ان کی ذات سے گہری عقیدت تھی دیکھا دیکھی بہت سے نئے آدمی بھی ان کے ہمخیال بن گئے۔ موقعہ عظیم تھا۔ اور تحریص ناقابل مزاحمت۔ کانسٹنٹائین نے ذرا سا اشارہ کر دیا اور اسی وقت ملاحوں نے سرکاری عہدہ داروں کو پکڑ کر کشتیوں میں بٹھا کے ساحل کی طرف دھکیل دیا۔ اور خود جہاز ابیجین پر قبضہ کر کے کپتان درازو کے ماتحت اُسے کھلے سمندر میں لے گئے۔ یہ پہلا واقعہ تھا جس نے کانسٹنٹائین درازو کی زندگی میں انقلاب عظیم پیدا کیا۔"

"آہ۔ میرا ہمیشہ سے یہ خیال تھا کہ وہ کوئی خاص ہی وجہ ہوگی جس نے کانسٹنٹائین درازو کو اپنے ملکی قوانین سے منحرف ہونے پر مجبور کیا" میں نے اس قدر حالات سننے کے بعد کہا۔

"افسوس آپ کو معلوم نہیں" نوجوان خادم نے تلخ لہجہ میں کہنا شروع کیا "کہ ہمارے ملک کے قانون کتنے بےجا اور سخت ہیں۔ درحقیقت وہ اس طرح کے قانون ہیں جن کی وجہ سے اچھے سے اچھا امن پسند آدمی بھی خلاف قانون زندگی اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ وہ مطلق العنانی اور جبر و تشدد کے قانون ہیں۔ ایمان کی پوچھیے تو مجھے اپنے آپ کو باشندۂ یونان کہتے بھی شرم آتی اگر کانسٹنٹائین درازو کی اونچی مثال میری نظروں کے سامنے نہ ہوتی۔ لیکن میں اس داستان کو جلد ختم کرتا ہوں۔ سینیر درازو کو پہلے ہی اس بات کا رنج تھا کہ ایک ڈاکو جہاز نے اس کا مال و اسباب چھین لیا۔ اب جس وقت اس کے ملک کی سرکار نے بھی ڈاکوؤں کی طرح اس سے سلوک کیا تو وہ اپنی زندگی کے معیار کو بدلنے پر مجبور ہو گیا۔ تجارت کے سب جائز وسیلے اس کے لئے بند ہو چکے تھے۔ اور نہ بھی ہوئے ہوتے تو اس کے پاس اتنا سرمایہ کہاں تھا کہ از سر نو کام شروع کرتا۔ اس کی طبیعت

بے چین تھی جس سے وہ نچلا بھی نہ رہ سکتا تھا۔ پس ساحل یونان سے رخصت ہونے کے بعد دراز دو نے قزاقی شروع کردی۔ ...“

”مگر میں پوچھتا ہوں کیا تم شروع سے اس کے پاس ہو؟“ میں نے نوکر سے دریافت کیا۔

”جی نہیں“ اس نے جواب دیا۔ ”تب میری عمر صرف چودہ برس کی تھی اس کے ایک سال بعد جب میرے والدین کا انتقال ہوا' اور آمدنی کا کوئی وسیلہ نہ رہا۔ جب اس دنیا میں کوئی میرا یار و مددگار باقی نہ تھا تو محرر کی آسامی حاصل کرنے کے خیال سے میں سمرنا پہنچا۔ حسن اتفاق سے کانسٹنٹائین کا جہاز ان دنوں وہیں تھا۔ میری اس سے ملاقات ہوئی۔ ایک دوسرے کے حالات سننے اور بیان کرنے میں آئے۔ اور اس دن سے میں بھی جہاز ایتھین کے آدمیوں میں شامل ہوگیا۔ سمرنا میں کسی کو معلوم نہ تھا کہ یہ ڈاکو جہاز ہے۔ قریباً پندرہ دن بعد طرابلس کا وہی جہاز ہم کو ملا جس نے پہلی مرتبہ کانسٹنٹائین کے جہاز کو لوٹا تھا۔ اس وقت دونوں میں بڑی خوفناک جنگ ہوئی۔ جو قریباً پانچ یا چھ گھنٹے جاری رہی۔ اس کے بعد دونوں جہازوں کی ٹکر ہوئی۔ جس میں کانسٹنٹائین اپنے آدمیوں کو لے کر دشمن کے جہاز پر چڑھ گیا۔ ہمیں کامل فتح نصیب ہوئی۔ آدھے طرابلسی مارے گئے۔ ان کا جہاز غرق ہوا اور باقی آدھے ملاحوں کو دراز دو نے اسی مقام پر خشکی پر اُتارا جہاں کسی زمانہ میں ان لوگوں نے اسے اور اس کے آدمیوں کو اُتارا تھا غرض یہ انتقام تھا جو کانسٹنٹائین نے ان لوگوں سے لیا جو اس کی تباہی کا موجب بنے تھے۔ اس واقعہ نے ملاحوں کی نظروں میں اس کی عزت دہ چند زیادہ کردی۔ وہ اس سے گہری محبت کرنے لگے۔ اور اسے ان پر کامل بھروسہ ہوگیا۔“

اس کے تھوڑی دیر بعد نوکر بعض اور کاموں کے سلسلہ میں میری کیبن سے

رخصت ہوگیا۔ مگر میں خلوت و تنہائی میں بڑی دیر تک اس داستان کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتا رہا۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ درازد واقعہ میں ہر ممکن رعایت کا مستحق ہے۔ اور مجھے اس کی ہمت اور دلیری کا بھی قائل ہونا پڑا۔ مجھے یاد آیا کہ کپتان درازد نے لینوور کا ذکر کس قدر نفرت اور حقارت کے ساتھ کیا تھا۔ اور جب ایک بار وہ سیڑھیوں پر چھپ کر ہماری باتیں سُن رہا تھا تو کپتان درازد نے اس کو سختی کے ساتھ جھڑک کر واپس چلے جانے کا حکم بھی دیا تھا۔

سارے پہلو سوچ کر میں نے اپنے آپ سے کہا: "پورا یقین ہے کہ درازد ایسا فیاض آدمی اس ناہنجار کبڑے کی سازش کا مددگار بننا منظور نہ کرے گا جس سے اس کو اتنی سخت نفرت ہے۔ میں پھر ایک بار اس کے جذبات سے اپیل کروں گا۔ آج کے معرکۂ عظیم کے بعد ملاحوں کی نظروں میں اس کی عزت کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ اور جہاز کے عام ضابطے کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ ہر بات میں اس کا کہا ماننے کے لئے تیار ہوں گے۔ نیک طینت آدمی کامیابی کی حالت میں ہی سب سے بڑی فیاضی کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ پس مجھ کو یقین ہے کہ کپتان درازد میرا کہا ماننے سے انکار نہ کرے گا۔"

میں جب صحن جہاز پر پہنچا تو ایک نئی طرح کا ہنگامہ مجھ کو دیکھنے میں آیا۔ لڑائی کے بعد جہاز ایھتین اپنی جگہ پر کھڑا تھا کیونکہ اس میں بہت سی مرمت ہونے والی تھی۔ کئی آدمی اس کے مستول اور بادبانوں کو ٹھیک ٹھاک کر رہے تھے۔ اور مختلف مقامات سے ان بڑھئیوں کے ہتھوڑوں کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ جو اس کے شکستہ حصوں کی درستی میں مصروف تھے۔ اس کے علاوہ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ مضبوط رسوں کی مدد سے تختے لٹکائے جہاز کے بیرونی حصہ پر رنگ پھیرنے میں مشغول تھے۔ کپتان درازد ان سب کاموں کی بطور خود نگرانی کر رہا تھا۔ لیکن مجھے جس بات

سے زیادہ حیرت ہوئی یہ تھی کہ نہ اس کے اور نہ ملاحوں کے سکون میں ذرا فرق آیا تھا۔ بالکل یہ کیفیت سب آدمیوں کی تھی۔ گویا کوئی غیر معمولی واقعہ پیش ہی نہ آیا ہو وہ بڑی توپ جس کے گولے نے جہاز ٹائی رول کا خاتمہ کیا تھا۔ دوبارہ جہاز کے زیریں حصہ میں پہنچا دی گئی تھی۔ بلکہ لڑائی کے سارے نشانات صحن جہاز سے جہاں تک ممکن تھا مٹائے جا رہے تھے۔ اب اس جہاز پر کالے جھنڈے کی بجائے یونان کا جھنڈا لہراتا تھا۔

صحن جہاز پر چار بھیانک چیزیں پڑی تھیں یعنی چار انسانی لاشیں۔ جن کو جھنڈوں میں لپیٹ کر بحیرہ روم کے گہرے پانیوں میں اتارنے کی تیاری کی جا رہی تھی ان میں سے ایک آسٹروی افسر تھا۔ ایک بدنصیب کاسمو اور دو یونانی ملاح۔ جو لڑائی میں مارے گئے تھے۔ کاسمو کو یاد کر کے میرے سینہ سے بے اختیار ایک سرد آہ نکلی۔ وہ غریب اس ڈاکو جہاز کو گرفتار کر کے انعام حاصل کرنے چلا تھا۔ لیکن خود اسی جہاز میں مارا گیا جسے وہ پکڑوانا چاہتا تھا۔ وہ نکلا تھا تو کپتان درازو کو گرفتار کرانے۔ لیکن خود اس کی حراست میں آکر موت کا نشانہ بنا۔

اتنے میں کسی نامعلوم مقام سے نقارہ بجنے کی دبی ہوئی آواز کانوں میں آئی جسے سن کر جہاز کے مختلف حصوں سے ملاح اس مقام پر جمع ہونے لگے جہاں درازو کھڑا تھا خوش پوش خادم بھی وہیں آ گیا۔ اور لیبنو کی کبڑی صورت بھی نمودار ہوئی۔ اس کے چہرہ کے انداز سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس نے صبح کا وقت سخت پریشانی کی حالت میں گذارا ہے۔ وہ کچھ سہما ہوا سا تھا۔ اور اس کی نگاہیں بے اختیار نیچے کو جھکی جاتی تھیں۔ پیشتر وہ میری طرف استہزائی نظروں سے دیکھتا تھا۔ مگر اب اس میں آنکھ ملانے کی بھی طاقت نہ تھی۔

نقارہ کا بجنا اس بات کی علامت تھی کہ لاشوں کو سمندر میں اتارا جانے لگا ہے۔ درازو نے اپنی ٹوپی اُتار کے ہاتھ میں لے لی۔ اور باقی ملاحوں نے بھی اس کی تقلید کی حتیٰ کہ جتنے آدمی اس جگہ موجود تھے سر برہنہ کھڑے ہو گئے۔ اس وقت ڈاکو سردار نے کلیسائے یونان کے مطابق ایک مذہبی کتاب سے آخری دعا پڑھی۔ اور گو میں اس زبان سے ناواقف ہونے کے باعث اس دعا کا مفہوم نہ سمجھ سکا تاہم اس کا لہجہ بہت مؤثر اور دل سوز معلوم ہوا۔ آخر جب دعا پڑھی جانے لگی۔ تو درجن بھر ملاحوں نے بندوقیں ہاتھ میں لیں۔ اور جب ان کے مردہ رفیقوں کو سمندر میں اتارا جانے لگا تو خالی کارتوس چلائے۔ یہی عمل تین بار یکے بعد دیگرے ہوا۔ اس کے بعد آسٹرڈی لفٹننٹ اور کاموکی باری آئی۔ اور گو ان کی لاشوں پر بھی آخری دعا بدستور پڑھی گئی۔ تاہم ان کی حالت میں بندوقیں چلانا غیر ضروری سمجھا گیا۔ مگر ایک بات میں نے دیکھی یعنی اس سارے وقفہ میں یونانی ملاحوں کا طرز عمل ہر طرح شائستہ اور قابل تعریف تھا کیا مجال کسی آدمی کی طرف سے کوئی حرکت ایسی سرزد ہوئی ہو جو قابل اعتراض سمجھی جا سکے۔

آخر کار جب یہ رسم ادا ہو چکی تو سب لوگ دوبارہ اپنے اپنے دھندوں میں مشغول ہو گئے۔ نوکر بھی رخصت ہو گیا۔ اس وقت میں وہی ذکر جو مجھے سب سے بڑھ کر عزیز تھا چھیڑنے کے خیال سے دراز و کی طرف بڑھا۔ مگر اس سے پہلے کہ میں قدم اٹھاتا لیمو ور جو ایک طرف کھڑا تھا آگے نکلا۔ میں اس کی طرف پیٹھ پھیر کے ریلنگ کے اوپر سے سمندر کی طرف دیکھنے لگا۔ گو واقعہ میں میں وہ گفتگو سننے کو بے تاب تھا جو اس ڈاکو سردار سے ہونے والی تھی۔

"کپتان درازو" اس نے پاس جا کر کہا۔ "میں یہ معلوم کرنے کے لئے حاضر

ہوا ہوں کہ کس لئے آپ مجھ سے سرد مہری کا برتاؤ کرتے ہیں۔ اگر کوئی خطا مجھ سے سرزد ہوئی ہو۔۔۔"

"خطا! آپ کی طرف سے؟" نوجوان یونانی نے نخوت سے گردن اٹھا کر اور اس طریقہ پر یہ ظاہر کرکے کہ وہ اس ناچیز کبڑے کی ہستی کو بالکل ہیچ سمجھتا ہے کہا "صاحب میں آپ سے قطعاً ناراض نہیں ہوں۔ اور گو یہ امر واقعہ ہے کہ وہ کام جس کے سلسلہ میں آپ سے ہمارا تعلق پیدا ہوا میرے پسند خاطر نہیں ہے۔ اور اگر اس کا ذکر معاہدہ سے پیشتر مجھ سے کیا جاتا۔ تو میں ابتدا میں ہی صاف انکار کر دیتا۔ تاہم اب چونکہ ایک قرارداد آپس میں ہو چکی ہے اور نوٹرس نے میری طرف سے ایک قطعی فیصلہ آپ کے ساتھ کر لیا ہے اس لئے میں اپنے آپ کو اس کی ذمہ داری سے سبکدوش کرنا نہیں چاہتا۔ میرے اختیارات بےشک وسیع ہیں اور میں اگر چاہوں تو اپنی مرضی سے اس قرارداد کو بسہولت منسوخ کر سکتا ہوں۔ مگر ایسا کرنا میری عادت کے برخلاف ہے۔ جب ایک بار ایک بات طے پا چکی تو میں اس کی ذمہ داری اپنے سر سے ٹالنا پسند نہیں کر سکتا۔ یہ سارے حالات میں نے محض اس خیال سے بیان کئے ہیں کہ آپ کو یہ گمان نہ ہو کہ میں کسی حال میں آپ سے بےجا سلوک کروں گا۔ بالکل نہیں۔ جو معاہدہ آپس میں ہوا ہے اس کی تعمیل حرف بحرف کی جائے گی۔ لیکن ذاتی طور پر میں چونکہ اونچے کارناموں کا شائق ہوں اس لئے مجھ کو یہ بات کہنے سے دریغ نہیں ہے کہ اس طرح کے ذلیل کام میری طبیعت کے برخلاف ہیں۔ میں امید کرتا ہوں اس جواب سے آپ کا پورا اطمینان ہو جائے گا۔"

اتنا کہہ کر ڈاکو سردار نے منہ پھیر لیا۔ اور جب میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو بدنصیب کبڑا یاس و حسرت کی تصویر بنا ہوا کیبن کی سیڑھیوں کی طرف

جا رہا تھا۔ اس وقت میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ درازو نے یہ سب باتیں محض اس لئے اونچی آواز میں کہی ہیں کہ میں بھی اس گفتگو کو سُن سکوں۔ اور دوبارہ اس سے یہ درخواست نہ کروں کہ وہ معاہدے کے برخلاف عمل کرے۔ اس خیال کے پیدا ہوتے ہی مجھے اپنا دل سینہ کے اندر بیٹھتا معلوم ہوا۔ اور میری رہی سہی امیدوں کا خاتمہ ہو گیا۔ چند منٹ تک میں حیران و سراسیمہ وہیں کھڑا یہ سوچتا رہا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ لیکن جب اس کے بعد پیاری انیبل کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھری۔ تو دوبارہ حوصلہ کر کے آگے بڑھا۔ اور ڈاکو سردار کے پاس جا کر اس سے کہا۔

"کپتان درازو۔ کیا آپ چند منٹ کے لئے میری ایک درخواست سننا قبول کر سکتے ہیں؟..."

"مسٹر ولٹ"، کانسٹنٹائین نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "آپ جس وقت جس مضمون پر چاہیں مجھ سے تبادلہ خیالات کر سکتے ہیں۔ سوائے اس ایک مضمون کے جس کا ذکر تازہ کرنا فضول ہے۔ اس بارے میں میری جو گفتگو ذراسی دیر پیشتر مسٹر لینو ورسے ہوئی ہے یقیناً آپ نے بھی سُن لی ہو گی۔ اور میں آپ سے سچ کہتا ہوں کہ وہ گفتگو میرے خیالات کی سچی تصویر تھی۔ پس میری خواہش ہے .... آپ کی جگہ کوئی دوسرا آدمی ہوتا تو میں کہتا۔ میرا حکم ہے کہ آئندہ اس مضمون کو ہمارے درمیان زیر بحث نہ آنا چاہیئے۔"

میں حیران و ششدر چپ چاپ کھڑا رہ گیا۔ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کروں میں قیدی اور بے بس۔ آزاد ہونے کی صورت میں ضرور میں اس شخص سے کھلی کھلی باتیں کرتا اور کہتا کہ آپ نے وعدہ وفائی کا جو معیار قائم کیا ہے وہ غلط ہے۔ مگر حالات نے مجبور کر رکھا تھا۔ جہاز پر رہتے ہوئے میں اگر اس آدمی سے بگاڑ پیدا کرتا۔ تو میرا اپنا نقصان تھا۔

اس رات پھر ایک بار صحن جہاز پہ میری کانسٹنٹائن درازو سے باتیں ہوئیں جن کے دوران میں ڈاکو سردار نے کہا۔

"مسٹر ولمٹ۔ آپ نے دیکھ لیا کہ حال ہی کے معرکہ نے ہر طرح ہماری مدد کی ہے۔ حتیٰ کہ پچھلے چند گھنٹوں کے عرصہ نے کئی ایک مشکلات ہماری راہ سے ہٹا دی ہیں۔ جہاز ٹائی رول جس کی طرف سے خطرہ لگا ہوا تھا صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔ جو لوگ میرے حلیہ سے واقف تھے اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ وہ بدنصیب آسٹروی افسر جو میرے جہاز پہ سوار تھا۔ اور جسے میں اس وقت تک زیر حراست رکھنا چاہتا تھا۔ حتیٰ کہ میں اپنا بحری سفر ختم کر کے اپنی لیونورا کو ساتھ لے آتا۔ اس جہان سے رخصت ہو چکا ہے۔ کاسمو جس کی طرف سے بے حد کھٹکا لگا ہوا تھا۔ وہ بھی رحلت کر چکا۔ اب آپ کے سوا کوئی دوسرا آدمی ایسا نہیں جو سینیر پورٹسی یا لیونورا پہ میری اصل حقیقت ظاہر کر سکے "

میں چپ چاپ سنتا رہا۔ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا جواب دوں۔ ایک بار جی میں آئی کہ مصالحت کی کوشش کرتے ہوئے اس سے برملا کہہ دوں کہ اگر آپ لیونورا کے معاملات سے دست بردار ہونا منظور کریں تو میں بھی آپ کے راز کو ہمیشہ محفوظ رکھنے کا وعدہ کر سکتا ہوں۔ یہ خواہش زیادہ تر اس لئے میرے دل میں پیدا ہوئی کہ خوش پوش خادم کی گفتگو سن کر مجھے معلوم ہو چکا تھا کہ کپتان درازو نے موجودہ زندگی محض حالات کی مجبوری سے اختیار کی ہے۔ لیکن پھر خیال آیا کہ وہ آخر ڈاکو ہے۔ اور ڈاکو اگر دلیر اور بہادر بھی ہو تو اس کو بہرحال سوسائٹی کی اونچی منزل سے گرا ہوا ہی سمجھنا چاہیئے۔

"مسٹر ولمٹ۔ میں آپ کو فوراً جواب دینے کے لئے مجبور نہیں کرتا" درازو نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا "میں نے جو کچھ آپ سے کہا ہے اس کا مطلب اسیقدر

ہے کہ اپنے آخری فیصلہ میں آپ ان سب باتوں کو ملحوظ رکھیں جو میں نے بیان کی ہیں کیا آپ میرا مطلب سمجھ گئے"؟

"جی بے شک میں آپ کا مطلب اچھی طرح سمجھ گیا"۔ میں نے اب ایک اور طریقہ پر اس کو راہ پر لانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا: "لیکن مجھے یہ کہنے کے لئے معاف کیا جائے کہ ایک ایسے معرکۂ عظیم کے بعد جیسا آپ نے سر کیا ہے کس طرح آپ ایک اس قسم کے ادنیٰ اور ذلیل کام میں حصہ دار بننا منظور کر سکتے ہیں جیسا کہ بدخصلت لینوور کی سازش کے سلسلہ میں کرنا پڑے گا"۔

ان لفظوں کو سن کر کانسٹنٹائین چلتے چلتے ٹھہر گیا۔ اس کی آنکھیں شعلہ بار ہو گئیں۔ چہرہ کی رنگت پیلی پڑ گئی۔ اور ہونٹ تھرتھرانے لگے۔ میری طرف گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر اس نے کہا: "مسٹر ولمٹ۔ آپ پہلے آدمی ہیں جس نے مجھ کو اپنے جہاز پر کھڑے ہو کر اس طرح کے رنجدہ کلمات سے مخاطب کیا ہے"!

"معاف کیجئے میں آپ کی دل آزاری نہیں کرنا چاہتا تھا"۔ میں نے کہا: "خیر میں ایک سوال آپ سے پوچھتا ہوں۔ مہربانی سے اس کا جواب ٹھنڈے دل سے دیجئے جب کبھی وہ وقت آیا کہ آپ لیونورا کے روبرو عہد ماضی کے حالات بیان کرنے پر مجبور ہوئے تو کیا آپ اپنے سر کئے ہوئے معرکوں میں ایک نحیف البدن بڈھے مرد اور دو بے خطا معصوم عورتوں کو بھگا لے جانے کا معرکہ بھی شامل کر سکیں گے؟ میں پوچھتا ہوں کیا اس وقت جب آپ کو سارے حالات بیان کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا، جب آپ کی سب سے بڑی کوشش اس کی نظروں میں قدر و منزلت پانے کی ہوگی، آپ اس واقعہ کے بیان سے کچھ عزت حاصل کر سکیں گے"؟

"مسٹر ولمٹ۔ آپ نے ایک سوال مجھ سے پوچھا ہے"! کپتان دراز و نے مشکل سے ضبط کر کے کہا: "میں اس کا جواب دینے کی بجائے ایک سوال آپ ہی سے دریافت

کرتا ہوں۔ بالفرض آپ کو پھرتے پھراتے ایک ایسے مکان پر پہنچنے کا اتفاق ہو جہاں ایک بامحبت جوڑا خوش وخرم رہتا ہو۔ اور آپ کو کوئی اس طرح کا راز شوہر کے متعلق معلوم ہو جس کا بیوی کو علم نہیں اس کے ساتھ یہ بھی آپ کو معلوم ہو کہ اس راز کے اظہار سے میاں بیوی کی راحت ہمیشہ کے لئے تلف ہو جائے گی۔ بلکہ عین ممکن ہے کہ اس راز کے ظاہر کرنے سے بیوی کی جان ضائع ہو جائے۔ تو میں از روئے انصاف آپ سے پوچھتا ہوں۔ کیا ان سارے حالات کو جانتے ہوئے آپ اس راز کے اظہار سے اس قسم کی بے رحمی کے مرتکب ہونا منظور کریں گے ؟"

"ہرگز نہیں۔" میں نے بلا تامل جواب دیا۔ "لیکن یہ مثال جو آپ نے پیش کی ہے درحقیقت آپ کی مثال کے مطابق نہیں۔ آپ کا سوال اس صورت میں ہونا چاہیئے تھا کہ اگر تم کسی جوان بھولی بھالی عورت کو اپنا گھر بار چھوڑ کر ایک ایسے آدمی کے پاس جانے کے لئے تیار دیکھو۔ جسے وہ نیک دپاک سمجھتی ہے مگر جس کی اصل حقیقت سے وہ بالکل لاعلم ہے۔ تو اس صورت میں ..."

"لیکن اگر اس مخبر کو یقین ہو کہ مرد موقعہ پلتے ہی اگلے دور زندگی کو ترک کرنے اور راہ صراط پر چلنے کے لئے آمادہ ہے۔" دراز و نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "وہ اپنی بقیہ زندگی گذشتہ خرابیوں کی تلافی میں بسر کرنا چاہتا ہے اور اس کی ہستی کا سب سے بڑا مقصد اس خاتون کی دلجوئی اور محبت برقرار رکھنا ہے تو اس صورت میں کہیئے آپ کا طرزِ عمل کیا ہوگا ؟"

میں کچھ جواب نہ دے سکا۔ ہاں اس مجبوری میں ازسرنو یہ خواہش دل میں پیدا ہوئی کہ مجھے اس شخص سے کسی طرح کا سمجھوتہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آنکھیں جھکائے میں چپ چاپ اس کے ساتھ ساتھ چلتا گیا۔ لیکن خیالات کئی طرح کے

کے معاملات پر لگے ہوئے تھے۔ جہاز کے چاروں طرف تاریکی چھانے لگی تھی۔ ہم ایک لیمپ کے پاس سے گذرے تو میری نگاہ درازو کے چہرہ کی طرف گئی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ وہ بطور خود پُراشتیاق نظروں سے میری طرف دیکھ رہا تھا۔

"مسٹر ڈولمٹ" دفعتاً اس نے کہا: "آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہماری باتوں نے ایکدوسرے کے دل پر کچھ نہ کچھ اثر ضرور پیدا کیا ہے۔"

"اپنے بارے میں میں ایمانداری کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ کی شخصیت نے مجھ پر بہت اثر ڈالا ہے۔" میں نے تسلیم کیا۔ "لیکن سوال یہ ہے کیا آپ کی حالت میں بھی ایسا ہوا ہے؟"

اس نے فوراً کوئی جواب نہ دیا۔ معلوم ہوتا تھا بولنے سے پہلے وہ معاملہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنا چاہتا ہے۔

"مسٹر ڈولمٹ۔" آخر کار اس نے ہلکی مگر پُرجوش آواز سے کہا۔ "میں اس دوستی کو بھول نہیں سکتا جو ہمارے اندر ایک دوسرے کو دیکھتے ہی پیدا ہوئی تھی۔ نہ ہی آپ کی اس فیاضانہ تقریر کو فراموش کر سکتا ہوں۔ جو آپ نے جنگ کی پہلی صبح کو کی تھی۔ یہ بات آپ سے پوشیدہ نہیں ہے کہ میں اس ناہنجار کبرٹے کے متعلق اچھی رائے نہیں رکھتا اور شاید آپ کو یہ بھی معلوم ہو کہ میں بارہا یہ سوچ کر افسوس کیا کرتا ہوں کہ کیوں میں نے اس معاہدہ کو منظور کیا۔ جو لفٹننٹ نوٹرس نے لینو در سے کیا تھا۔ بعد ازاں جب میرے لئے پیچھے ہٹنے کا وقت آیا تو تیر کمان سے نکل چکا تھا۔۔۔ لیکن خیر۔" وہ کچھ کہتا کہتا رک گیا۔ "میں سردست اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اس گفتگو نے ہمارے تعلقات کو زیادہ قریبی بنا دیا ہے۔ اور میں اس بات سے ہر طرح خوش ہوں۔"

اس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر گرمجوشی سے دبایا۔ اور اس کے بعد

جہاز کے دورافتادہ حصہ کی طرف ہو لیا۔ میں بھی جب اپنی کیبن میں پہنچا تو دل کا بوجھ پہلے کی نسبت ہلکا ہو چکا تھا۔ کیونکہ پھر ایک بار اس میں امید جاگزیں ہونے لگی تھی۔ معلوم ہوتا تھا میں نے جو درخواست نئے طریقے پر دراز دسے کی تھی۔ وہ بے اثر ثابت نہیں ہوئی۔ پس یہ خیال رہ رہ کر دل میں پیدا ہوتا تھا کہ ممکن ہے لینوور کی سوچی ہوئی تجویز کسی خاص ذریعہ سے ناکام رکھی جا سکے۔ جس کا حال مجھ کو سرِدست معلوم نہ تھا۔ ان ہی پُر امید خیالات سے مطمئن بہ معمول سے پیشتر اپنی کیبن میں پڑ کے سو رہا۔

باب ۱۳

لیگ ہارن

صبح اُٹھ کر ہاتھ منہ دھویا اور کپڑے تبدیل کئے۔ جب اس کے بعد صحنِ جہاز پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ جیسا میرا خیال تھا ہمارا جہاز لیگ ہارن کے قریب پہنچ کر لنگر انداز ہو چکا ہے بٹکنی کی اس مشہور بندرگاہ کی دو مختلف گودیاں ہیں۔ ایک قریباً ایک میل لمبی جس میں بڑے بڑے جہاز بسہولت لنگر انداز ہو سکتے ہیں، ایک اور جو نسبتاً تنگ ہے۔ اس میں صرف چھوٹی کشتیاں ہی داخل ہو سکتی ہیں۔ بحیثیتِ مجموعی اس بندرگاہ میں خاصی چہل پہل رہتی ہے۔ جہاز ایھین اگر چاہتا تو بڑی گودی میں پہنچکر لنگر ڈال سکتا تھا لیکن دراز دنے اس کو آگے لے جانا پسند نہ کیا۔ تین جنگی جہاز جن میں دو فرانسیسی تھے اس جگہ پہلے سے موجود تھے۔ پس میں نے سوچا شاید انہی کی وجہ سے دراز دنے جہاز کو اندر لانا ٹھیک نہیں

سمجھا۔ یہ خیال میرے دل میں پیدا ہوا ہی تھا کہ درازو اس کو سمجھ کر کہنے لگا۔ "میرے دوست! احتیاط ہر حال میں شرط ہے۔"

میں چونک کر پیچھے مڑا۔ دیکھا تو وہ میرے بالکل قریب کھڑا تھا۔ لیکن یہ بات پھر بھی میری سمجھ میں نہ آسکی کہ اس احتیاط کا مطلب کیا ہے؟

"آہ آپ سمجھے نہیں۔" وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ "دراصل اس وقت ہمارا جہاز یونان کی بحری فوج سے تعلق رکھتا ہے اور ہم ایک ڈاکو جہاز ایتھین کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ لیکن خیر!" اس نے لاپروائی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ "سب حال رفتہ رفتہ خود ہی واضح ہو جائے گا۔"

اتنے میں کپتان کا حکم پا کر چھ سات ہٹے کٹے ملاح جنہوں نے بحری فوج کی وردیاں پہنی ہوئی تھیں جہاز کے پہلو میں اتاری ہوئی کشتی پر سوار ہوئے۔ اور جب درازو اس میں اُترنے لگا تو اس نے مجھ کو بھی ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔ خیر ہم کشتی پر سوار ہوئے اور جب وہ تھوڑے فاصلہ پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ جہاز کا بیندہ جس کی رنگت پیشتر سیاہ تھی اب گہری اودی رنگت سے رنگا ہوا ہے۔ وہ لمبی سپید لکیر جس میں جا بجا توپوں کے سیاہ دہانے نظر آتے تھے اس بات کی نشانی تھی کہ یہ جنگی جہاز ہے۔ اس لکیر کے اوپر پیلے رنگ کی تنگ دھاری تھی۔ اور دونوں کے بیچ میں سرخ لکیر رنگوں کی اس آمیزش سے ایتھین کی صورت اور بھی دیدہ زیب ہو گئی تھی اور وہ بہت بارعب نظر آتا تھا۔

"یونان کے جنگی جہازوں کی یہی رنگت ہوتی ہے۔" درازو نے مجھ سے کہا "پھر اس کے علاوہ دیکھئے ایک تبدیلی اور بھی آپ کو اس جہاز میں نظر آئے گی۔ یعنی اب اس کا نام ایتھین کی بجائے آٹو رکھ دیا گیا ہے۔"

اور واقعی میں نے دیکھا کہ جہاز کے پہلو میں اس کا نام شاہ یونان کے نام

پر آٹو درج تھا۔ گویا نہ صرف اس کی ظاہری صورت بدل دی گئی تھی۔ بلکہ اس کا نام بھی تبدیل کر دیا گیا تھا۔ یونانی پھریرا اب اس پر لہراتا تھا۔ اور ڈاکو سردار نے فاخرانہ انداز سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "آپ کی رائے میں کیا ممکن ہے کہ دوسرے جنگی جہاز ہمارے جہاز کی نسبت کسی طرح کا شک وشبہ کریں گے؟"

"کیا تعجب جہاز ٹائی رول کی غرقابی کی خبر ان لوگوں کو مل چکی ہو"۔ میں نے کہا۔ "اس صورت میں وہ یقینی طور پر آپ کے جہاز کو شکی نظروں سے دیکھیں گے"

"مگر اس واقعہ کا حال ہمارے سوا اور کون بیان کر سکتا ہے؟" درازو نے پوچھا "جہاز ٹائی رول غرق ہو چکا۔ اور اس کے ساتھ وہ آدمی بھی جو اس پر سوار تھے۔"

میرے جواب کا انتظار کئے بغیر کانسٹنٹائین نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا کہ وہ کشتی کو جہاز کے دوسرے جانب لے جائیں۔ چنانچہ اس طرف پہنچ کر ہم پھر صحن پر چڑھ گئے۔ اس کے فوراً بعد ملاحوں کو توپیں سر کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور باڑھ کی پُرشور آواز سمندر کی خاموشی کو قطع کرتی چاروں طرف پھیل گئی۔ معلوم ہوا کہ جہاز ایتھین انگلستان اور فرانس کے جھنڈوں کو دیکھ کر اکیس توپوں کی سلامی اتار رہا ہے۔

آخر جب آواز سنائی دینی بند ہو گئی تو درازو نے مجھ سے کہا "اب معلوم ہو جائے گا کہ کیا ان جہاز والوں کے دلوں میں ہمارے برخلاف کسی طرح کا شبہہ ہے یا نہیں۔ اگر انہیں شک ہوا تو ہماری سلامی کا جواب دینے سے پہلے وہ اپنی کشتیاں یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجیں گے کہ ہمارا جہاز کس ملک کی بحری فوج سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی وہ ہم سے زیادہ واقفیت پیدا کرنے کا بہانہ کریں گے۔ لیکن اگر ان کے دلوں میں کسی طرح کا شبہہ نہ ہوا ... اوہ معلوم ہوتا ہے وہ ہمارے بارے

میں ہر طرح مطمئن ہیں؟"

جس وقت یہ الفاظ ڈاکو سردار کے منہ سے نکلے تو انگلستان کے جنگی جہاز کے پہلو سے دھواں اُٹھتا نظر آیا۔ اور توپوں کی باڑھ سر ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی فرانسیسی جہاز نے بھی سلامی اتارنی شروع کی جس سے درازو کے چہرہ پہ گہرے اطمینان کے آثار پیدا ہو گئے۔

توپوں کا چلنا موقوف ہوا تو مسٹر لینوور ایک سربمہر لفافہ ہاتھ میں لئے صحنِ جہاز پہ آیا۔

اس کو دیکھ کر کپتان درازو نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا: "مسٹر ولمٹ آپ کا ناشتہ ٹھنڈا ہوا جاتا ہوگا۔ میرے خیال میں اس سے فارغ ہو لیجئے۔"

میں اس کا اشارہ سمجھ کر صحن جہاز سے اترا اور اپنی کیبن میں چلا گیا۔ وہیں اس کے تھوڑی دیر بعد نوکر ناشتہ لا کر دے گیا۔ میرے لئے یہ سمجھنا مشکل نہ تھا کہ اس خط میں کیا لکھا ہوا ہوگا۔ جو مسٹر لینوور کے ہاتھ میں تھا۔ یقینی طور پر اس میں وہ ہدایات درج تھیں جو وہ اپنے شریک سازش ڈورچسٹر کو دینا چاہتا تھا۔ اس کا مضمون ان خفیہ لفظوں میں درج ہوگا۔ جو سوٹیاوکٹیا کے قہوہ خانہ میں کبرٹے اور ڈورچسٹر کے درمیان طے ہوئے تھے۔ اب میں نے جانا کہ معاملات انتہائی صورت اختیار کرنے لگے ہیں اور درازو کو عنقریب اس بات کا فیصلہ کرنا پڑے گا کہ کیا اسے لینوور کی مدد کرنی چاہیئے یا نہیں۔ ممکن ہے اس نے کوئی خاص ترکیب اس کی سازش کو ناکام بنانے کی سوچ رکھی ہو۔ ہر چند میں بے حد فکرمند تھا۔ تاہم میرا خیال تھا کہ آج رات ہونے تک کوئی نہ کوئی بات میرے حق میں یا برخلاف ضرور عمل میں آجائے گی

میں جب ناشتہ سے فارغ ہو کر صحنِ جہاز پہ گیا تو درازو اور لینوور اس جگہ موجود نہ تھے۔ سوچنے لگا کیا ڈاکو سردار لینوور کا خط لے کر ساحل پہ چلا گیا یا وہ

میری امداد کے خیال سے اُسے روکے رکھنا چاہتا ہے؛ جتنا زیادہ میں نے اس معاملہ پر غور کیا اتنی ہی یہ بات واضح ہوتی گئی کہ اگر دراز و میری مدد کرنا چاہتا تو بڑی آسانی سے اس خط کو روک کر لینوور کی سازش میں رکاوٹ پیدا کر سکتا تھا۔ اور وہ بھی اس طریقہ پر کہ لینوور کو اس کے ارادوں کا بالکل علم نہ ہو۔ انہی فکروں میں گھرا تھا کہ کپتان دراز و صحن جہاز پر آگیا۔ اس سے میں نے جانا کہ وہ خشکی پر نہیں گیا۔ مجھ سے کسی طرح کی گفتگو کیے بغیر اس نے آتے ہی جہاز کی دیکھ بھال شروع کر دی۔

میں سوچنے لگا کہ ان ساری باتوں کا انجام کیا ہوگا؟ کبھی میرے اندر امید کا عنصر غالب ہوتا اور کبھی مایوسی اثر دکھانے لگتی۔ اسی طرح ایک گھنٹہ اور گزرا۔ حتیٰ کہ گیارہ بج گئے۔ اس وقت دراز و بھی میرے پاس آ پہنچا۔ بڑی دیر تک ہم میں گفتگو ہوتی رہی لیکن بے تعلق معاملات پر۔ یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ جو اثر میں نے اپنی باتوں سے کل رات دراز و کے دل پر پیدا کیا تھا۔ وہ زائل ہو گیا اور وہ لینوور کے ساتھ اپنے معاہدہ کی شرطیں پوری کرنے کیلئے بہرطور آمادہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے اس کو میرے خیالات کا علم ہو گیا۔ کیونکہ چلتے چلتے ٹھہر کر اس نے لیگ ہارن کی طرف دیکھا۔ اور اس کے ساتھ ہی انگلی سے ادھر اشارہ بھی کیا۔ گویا بالخصوصیت سے میری توجہ اس طرف دلانا چاہتا تھا۔

"مسٹر ٹوملٹ" اس نے کہا "وہ گفتگو مجھے یاد ہے۔ جو کل رات ہم میں ہوئی تھی لیکن میری مشکلات کا اندازہ آپ پوری طرح نہیں کر سکے۔ لینوور نے جو ہدایات اپنے آدمی کو بھیجی تھیں وہ اس نے تحریر کر کے مجھے دے دیں۔ اور میں اس خط کے بھیجنے پر مجبور ہو گیا۔ آپ خود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ میں اس خط کی روانگی سے انکار نہ کر سکتا تھا۔ اب ہمیں اتفاقات پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ ایمان کی پوچھئے تو مجھے اب بھی یقین ہے کہ لینوور کی سازش ناکام رہے گی۔ بڑی مشکل یہ ہے کہ اگر میں اس معاہدہ کی کھلم کھلا

خلاف ورزی کروں تو میرے آدمیوں کو جو گہرا اعتماد مجھ پر ہے اس میں خلل آجائیگا۔
اور وہ سوچنے لگیں گے کہ اگر ہمارا افسر آج اس معاہدہ کی خلاف ورزی کرسکتا
ہے تو نہ معلوم کل ہم سے کیا سلوک کرے گا ؛؛

" آپ کی عنایت کا میں ہر حال میں شکرگزار ہوں " میں نے کسی طرح سے کا
جوش ظاہر کیے بغیر کہا " اور جو ہلکی سی امید آپ کے لفظوں میں پائی جاتی ہے
اس کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ۔"

" تاہم ایک احتیاط ضروری ہے " دراز نے پر خیال انداز سے کہا " لیبنو ور
بڑا عیار ہے۔ وہ ہمیں اکٹھا دیکھ کر ضرور اپنے دل میں شک کرنے لگے گا۔ بلکہ میری
اپنی رائے میں تو وہ ابھی سے شک کرنے لگا ہوگا ۔"

میں اشارہ پاکر جہاز کے ایک اور حصّہ کی طرف چلا گیا۔ اور دراز و بھی
ایک گھنٹے کے لئے نیچے اتر گیا ۔ دوپہر کو ایک کشتی جسے ساحل پر بھیجا گیا تھا، جہاز
کی طرف واپس آئی ۔ اور میں نے دیکھا کہ میٹ جو اس پر سوار تھا بالکل سادہ کپڑوں
میں ملبوس ہے ۔ اس سے میں نے اندازہ کیا کہ غالباً وہی لیبنو ور کا خط مسٹر ڈور چیسٹر
کو دینے گیا ہوگا ۔ جس وقت میری نگاہ ساحل کی طرف اس مقام پر گئی ۔ جہاں
لیگ ٹارن واقع تھا ... مخفی نہ رہے کہ جہاز انجین کا فاصلہ گھاٹ سے بقدر ایک
میل لیکن شہر کی عمارت سے دو میل کے قریب تھا ... تو میں اپنے آپ سے یہ کہے
بغیر نہ رہ سکا کہ کتنا کم فاصلہ میرے اور عزیز از جان انیبل کے درمیان حائل ہے
کیا تعجب وہ اس وقت سمندر کی طرف دیکھ رہی ہو ۔ اور اس کی نگاہ اسی جہاز
پر لگی ہوئی ہو ۔ آہ ۔ اس کو کیا معلوم کہ میں اس جہاز پر فی الحال زیر حراست ہوں
مگر اس حالت قید میں بھی اس کی سلامتی کے لیے کوشش کر رہا ہوں ۔ ممکن ہے
انہی عمارتوں میں جو سامنے نظر آتی ہیں ایک اس ہوٹل کی ہو جس میں وہ اپنے

رشتہ داروں کے ساتھ ٹھہری ہوئی ہے۔

پھر ایک بار یہ خیال میرے جی کو پریشان کرنے لگا کہ ان سارے واقعات کا انجام کیا ہوگا۔ ناگاہ کیا دیکھتا ہوں ایک کشتی انگلستان کے جنگی جہاز کی طرف سے جہاز ایتھین کی طرف چلی آرہی ہے۔ وہ قریب آگئی تو معلوم ہوا، کہ ایک افسر جو اپنی وردی سے لیفٹننٹ معلوم ہوتا تھا اس کشتی پر سوار ہے کشتی کو دیکھ کر جہاز ایتھین کا نائب لیفٹننٹ اس واقعہ کی اطلاع دینے کپتان درازو کے پاس گیا۔ اور فوراً ہی ڈاکو سردار صحن جہاز پر آگیا۔ اس نے عمدہ قسم کی خوشنما وردی پہن رکھی تھی جیسی ملک یونان کے کسی سرکاری جہاز کے کپتان کی ہوسکتی ہے۔ درازو نے اشارہ سے مجھ کو اپنے پاس بلایا اور اپنے نائب کی موجودگی میں سرد رسمی لہجہ میں کہنے لگا "مسٹر دلمیٹ۔ انگریزی جہاز کا ایک افسر غالباً اپنے کمانڈر کی طرف سے دوستانہ ملاقات کے لئے آرہا ہے۔ اگر آپ اس بات کا وعدہ کریں کہ اس ملاقات کے دوران میں بالکل خاموش اور کافی دور رہیں گے تو میرے لئے کافی ہے لیکن اگر آپ اس طرح کا وعدہ نہ کرسکیں تو پھر بحالتِ مجبوری مجھے آپ کو کیبن میں زیر حراست رکھ کر باہر ایک پہرہ دار مقرر کرنا پڑے گا۔"

میرے لئے یہ سمجھنا بہت مشکل نہ تھا کہ اس نے اس طرح کا سرد اور رسمی لہجہ محض دکھاوے کے لئے اختیار کیا ہے تاکہ لفٹننٹ کو ہمارے تعلقات پر کسی طرح کا شبہ پیدا نہ ہو۔ کیونکہ یہ کہتے ہوئے کپتان درازو نے مجھ کو اشارہ سے سمجھایا کہ میں فقط آپ کا وعدہ کافی سمجھتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ آپ کو ایسا کرنے سے انکار نہ ہوگا۔

میں نے بھی دکھاوے کے لئے اس نقل کو پورا کرنا ضروری سمجھا اور ویسے ہی سرد لہجہ میں اسی نخوت سے جواب دیا "صاحب ہر چند میرا قدرتی میلان

یہ ہے کہ حصول مدعا کے لئے جو موقعہ مل سکے اس سے فائدہ حاصل کر دوں۔ تاہم آپ کی پیش کردہ شرطوں کو مدنظر رکھ کر میں کیبن کی تنگ فضا کے مقابلہ میں صحن جہاز کی کھلی ہوا کو ترجیح دیتا ہوں۔ اس لئے آپ کی شرطیں مجھ کو منظور ہیں۔"

اس کے بعد میں وہاں سے رخصت ہو کر جہاز کے دور افتادہ حصہ کی طرف چلا گیا۔ کوئی پانچ منٹ کے عرصہ میں وہ کشتی ہمارے جہاز کے پہلو میں آ کر لگی۔ انگریز لیفٹننٹ صحن جہاز پر چڑھ آیا اور کپتان دراز و اپنے افسروں کو ساتھ لئے خیر مقدم کے لئے آگے بڑھا۔ انگریز لفٹننٹ کا طرز عمل اخلاق آمیز تھا جس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ اس جہاز کے متعلق جس پر ہم سوار تھے۔ کوئی شبہہ اس کے دل میں پیدا نہیں ہوا۔ پھر یہ بھی میں نے معلوم کیا کہ وہ کوئی ایسی زبان بول سکتا ہے جس کو سمجھنا دراز و کے لئے مشکل نہیں کیونکہ ان میں بے تکلفانہ گفتگو شروع ہو گئی۔ انگریز افسر نے صحن جہاز پر نظر ڈالی۔ پھر مستول اور بادبانوں کی طرف دیکھا اور میں نے اس کے انداز سے معلوم کیا کہ وہ دراز و کو اس کے جہاز کی خوشنمائی پر مبارکباد دے رہا ہے۔

بعد ازاں یہ جماعت اسی طرح گفتگو کرتے ہوئے اس مقام کی طرف آئی جہاں میں کھڑا تھا۔ اور اب مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ لوگ فرانسیسی زبان میں باتیں کر رہے ہیں۔

"مگر کپتان کنارس" انگریز لفٹننٹ ڈاکو سردار سے کہہ رہا تھا "آپ نے اب تک اس دعوت کا جواب نہیں دیا۔ جو میں اپنے کمانیر یعنی جہاز اپالو کے کپتان ہربرٹ کی طرف سے لایا ہوں۔ انہوں نے درخواست کی ہے کہ آپ بذات خود ان افسروں کو ساتھ لے کر جنہیں آپ ساتھ لانا چاہتے ہوں آج یا کل پانچ بجے شریک طعام ہوں..."

"میں کل حاضر ہو جاؤں گا" درازوف جس نے بظاہر اپنا نام یہاں بھی کنارمس رکھ لیا تھا کہا: "آج مجھے چند ضروری کام در پیش ہیں"

"اچھا تو کل آجایئے گا" جہاز اپالو کے لفٹنٹ نے کہا "میں امید کرتا ہوں آپ ان کو بھی اپنے ساتھ لیتے آئیں گے" اس نے جہاز ایجین کے نائب لفٹنٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: "مجھے افسوس ہے کہ آپ کا لفٹنٹ اول حادثہ کی وجہ سے شریک دعوت نہیں ہو سکتا۔ ورنہ کپتان ہربرٹ اور ان کے افسر آپ کے سب افسروں سے مل کر بہت خوش ہوتے"

درازوف نے موزوں الفاظ میں کچھ جواب دیا۔ اس کے بعد کہنے لگا "میں چاہتا ہوں رخصت ہونے سے پہلے آپ میری کیبن میں تشریف لے چل کر ماحضر تناول فرمائیں"

اس کے تھوڑی دیر بعد یہ لوگ سیڑھیوں کی راہ سے نیچے اتر گئے۔ درازوف کو اپنی اور اس سے ملحق کوٹھڑیوں کی آرائش اور نفاست لفٹنٹ مذکور سے چھپانے کی کوئی حاجت نہ تھی۔ کیونکہ اب اس کا جہاز ملک یونان کی بحری فوج کا ایک جہاز تھا اور اس کی حالت اس وقت سے مختلف تھی جب سوسٹیا وکشیا میں اس نے اپنے آپ کو تجارتی جہاز کا افسر ظاہر کیا تھا۔ تقریباً آدھ گھنٹہ یہ لوگ نیچے رہے اس کے بعد پھر صحن جہاز پر آ گئے۔ مصافحہ کے بعد انگریز افسر اپنی کشتی پر اتر گیا اور بظاہر اسے اس بارے میں کوئی شبہ نہ ہوا کہ یہ جہاز درحقیقت ڈاکوؤں کا جہاز ہے۔

اس کے بعد تھوڑی دیر گذری تھی کہ ایک اور نیا واقعہ ظہور میں آنے لگا۔ چنانچہ اب جو میں نے دیکھا تو ایک چھوٹی سی کشتی جس کو جہازرانی کی اصطلاح میں کٹر کہتے ہیں بادبان پھیلائے ساحل کی طرف سے چلی آتی تھی جس وقت وہ جہاز ایجین اور اپالو کے بیچ سے گذرنے لگی جن کا درمیانی فاصلہ تین سو گز کے قریب تھا تو اس کشتی پر سے کسی نے انگریز لفٹنٹ کو بلایا۔ آخر الذکر نے گہرے اخلاق سے ٹوپی

اٹھا کر سلام کیا۔ اور چند منٹ تک دونوں میں سرسری باتیں ہوتی رہیں۔ پھر کشتی نے اپنا رُخ بدل لیا۔ اور براہ راست سمندر کی طرف جانے کی بجائے جہاز ایتھین کی طرف آنے لگی۔

میں جہاز ایتھین پر کھڑا یہ سارے واقعات دیکھ رہا تھا۔ درازو اور اس کا نائب افسر بھی اس طرف متوجہ تھے۔ سردست یہ معلوم کرنا مشکل تھا کہ اس کشتی پر کون کون آدمی سوار ہیں صرف اتنا معلوم ہوا کہ ایک مرد شریف سیاہ لباس پہنے اور اس کے پہلو میں ایک خاتون سپید رنگ کی پوشاک میں پاس ہی پاس بیٹھے ہیں۔ اتنے میں کشتی قریب تر آگئی۔ اور میں اس کو اچھی طرح دیکھنے کے لئے ایک طرف کو ہٹ گیا۔ چونکہ درازو بھی اس مقام کے پاس ہی کھڑا تھا۔ اس لئے وہ میرے قریب آیا اور کہنے لگا "کچھ لوگ ملاقات کے لئے آرہے ہیں اور یہ تو آپ نے معلوم کر ہی لیا ہوگا کہ انگلستان کے جنگی جہاز کے کپتان نے مجھے اور میرے افسروں کو کل کے لئے دعوت دی ہے۔"

فقرہ ناتمام ہی تھا کہ میرے منہ سے حیرت اور خوشی کی تیز آواز نکلی جسے میں نے ضبط کرنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن نہ کر سکا۔ کیونکہ اس بادبانی کشتی میں جو اب جہاز ایتھین کے بالکل پاس آگئی تھی۔ جو آدمی بیٹھا تھا میں نے اس کو پہچان لیا۔ کہ میرا عزیز دوست کونٹ آف لوورنو ہے!

"آہ" درازو نے میرے کلمۂ حیرت کو سُن کر چونکتے ہوئے کہا۔ "معلوم ہوتا ہے آپ اس آدمی سے واقف ہیں۔"

"جی ہاں"، میں نے فوراً جواب دیا "یہ ٹسکنی کے گرینڈ ڈیوک کا بھتیجا کونٹ آف لوورنو ہے۔ اور وہ خاتون جو اس کے ساتھ ہے غالباً اس کی بیوی آلبویا ہوگی۔"

"مسٹر ولمٹ" درازو نے دبے لفظوں میں مجھ سے کہا "اگر یہ لوگ ہمارے جہاز پر آئے . . ."

"کاش میں ایک لحظہ کے لئے آپ سے تنہائی میں گفتگو کر سکوں"۔ میں نے ایک نئے اور فوری خیال کے زیر اثر کپتان درازو سے کہا۔

"بہت اچھا"۔ اس نے جلدی سے جواب دیا۔ پھر آتی ہوئی کشتی کی طرف دیکھ کر اس نے اس قدر اونچی آواز میں جسے اس کے نائب بخوبی سن سکتے تھے۔ رسمی سرد لہجہ میں دکھاوے کے لئے کہا "مسٹر ولمٹ آپ مہربانی سے فی الحال اپنی کیبن میں چلے جائیں۔ مجھے آپ کے اس وعدہ پر بھروسہ ہے کہ آپ بلا اجازت باہر نہ آئینگے اسی بھروسہ پر میں آپ کی نگرانی کے لئے پہرہ دار مقرر نہیں کرتا"۔

میں سلام کے بعد رخصت ہوا۔ مگر میرا دل بڑے زور سے دھک دھک کر رہا تھا۔ کیونکہ اب مجھے اس بات کا پورا یقین ہو گیا تھا کہ درازو مجھ سے دوستانہ سلوک کرنا چاہتا ہے۔ میری کیبن اس سمت کے بالمقابل واقع تھی جس طرف سے بادبانی کشتی آ رہی تھی۔ اس لئے میں کیبن کے سوراخ سے باہر کے حالات نہ دیکھ سکتا تھا۔ دس منٹ اسی حالت میں گذرے۔ اس کے بعد کانسٹنٹائن درازو وہیں آ گیا۔

"مسٹر ولمٹ"۔ اس نے جلدی سے کہا۔ "جو کچھ آپ کو کہنا ہو مختصر لفظوں میں کہہ جایئے۔ اور دبی آواز سے کہئے۔ کیونکہ لینوور برابر والی کیبن میں موجود ہے"۔

"کیا کونٹ آف لوورنو آپ کے جہاز پر آ گئے"؟ میں نے پُرشوق لہجہ میں پوچھا

"ہاں"۔ درازو نے جواب دیا۔ "وہ انگریز لفٹننٹ جو تھوڑی دیر پہلے آیا تھا وہ ہز لارڈشپ سے واقف ہے۔ اس نے ان کو بتایا کہ یونانی جہاز دیکھنے کے قابل ہے پس کونٹ نے اپنی کشتی کا رُخ بدلا۔ اور جہاز کے پاس آ کر کہنے لگا کہ اگر اجازت ہو تو میں ایک نظر آپ کے خوشنما جہاز کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ یہ درخواست کسی حال میں نامنظور نہ کی جا سکتی تھی۔ چنانچہ اب میرا نائب کونٹ آف لوورنو اور ان کی حسین بیگم کو جہاز کے مختلف حصے دکھا رہا ہے"۔

"اچھا تو سنئے۔" میں نے بدحواسی سے کہا۔ "کونٹ آف لوورنو میرے دوست ہیں۔ ان کو سر میتھیو ہیسلیٹن اور ان کے خاندان کا حال بھی معلوم ہے۔ پھر یہ بھی وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں ان کے معاملات سے کتنی گہری دلچسپی رکھتا ہوں۔ پس وہ میرا کہا ماننے سے انکار نہ کریں گے۔"

"مگر آپ ان سے کیا خدمت لینا چاہتے ہیں؟" درازو نے پوچھا "یاد رکھیے ہمارے جہاز کا راز کسی حال میں..."

"اطمینان فرمایئے۔ آپ کے جہاز کا حال ہرگز ظاہر نہ ہو گا۔" میں نے جلدی سے فقرہ پورا کرتے ہوئے کہا۔ "میں اپنے کسی بیان سے کونٹ آف لوورنو کے دل میں کوئی شبہ پیدا نہ ہونے دوں گا۔"

"تاہم وہ کیا خدمت ہے جو آپ کونٹ آف لوورنو سے لینا چاہتے ہیں؟" ڈاکو سردار نے دوبارہ پوچھا۔

"محض یہ کہ وہ سر میتھیو ہیسلیٹن کو اس ناہنجار ڈورچیسٹر کی سوچی ہوئی عیاری سے خبردار کر دیں۔ تاکہ وہ اس کے دامِ فریب میں نہ آسکے۔"

کپتان درازو تھوڑی دیر چپ چاپ سوچتا رہا۔ اس کے بعد بولا "بہت اچھا جیسی آپکی مرضی... اس کے علاوہ اور کوئی صورت بھی مجھے نظر نہیں آتی۔"

میں نے درازو کا ہاتھ بڑے جوش سے دبایا۔ اور شکر گذاری کے آنسو میرے رخساروں پر بہنے لگے۔

"لیکن اگر ڈورچیسٹر کو بے نقاب کر دیا گیا تو وہ یقیناً پکڑا جائے گا۔" میرے نوجوان یونانی دوست نے یکایک پُرخیال انداز سے کہا۔ "خیر اس کا مضائقہ نہیں۔ آپ کونٹ آف لوورنو سے یہ بات طے کر لیں کہ وہ آپ کو نتیجہ سے واقف کریں تاکہ ہمیں اس کی اطلاع وقت پر مل جائے۔ اور چونکہ مجھے احتمال ہے کہ ڈورچیسٹر اپنی

گرفتاری کے بعد ہمارا راز فاش کر دے گا. اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ہم وقت پر خبردار ہو کر یہاں سے بہ آسانی رخصت ہو سکیں۔"

"دیکھئے، جو کچھ مجھے کرنا ہے آپ کے روبرو ہی کرتا ہوں۔" میں نے کہا. اور یہ کہہ کر میں نے قلم دوات لے کر خط لکھنا شروع کیا۔

جہاز آلوٹ پر

مائی ڈیر کونٹ آف لوورنو

آپ اس خط پر میرا نام پڑھ کر ضرور متعجب ہوں گے. لیکن معاملہ چونکہ اشد ضروری اور فوری توجہ کا محتاج ہے اس لیئے میں تفصیلات میں داخل نہیں ہوتا. ہاں ایک درخواست آپ سے کرتا ہوں. اور مجھ کو یقین ہے کہ پرانے دوستانہ کی خاطر آپ ضرور اس کو قبول کریں گے. مسز میتھیو ہیسلیٹ، ان کی دختر اور نواسی لیگ ہارن کے کسی ہوٹل میں مقیم ہیں. ایک بھاری خطرہ نامعلوم ذریعہ سے ان کو درپیش ہے اور ایک انگریز جو اسی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے دوستی کے پردہ میں ان سے بے وفائی کر رہا ہے. ہر چند اس انگریز نے بھیس بدلا ہوا ہوگا. تاہم مجھ کو یقین ہے کہ آپ اس کو بہ آسانی پہچان لیں گے. کیونکہ یہ وہی ناہنجار ڈورنیپر ہے۔

ایک بات خاص طور پر میں اس سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں. اور وہ یہ ہے کہ جو کارروائی آپ کریں اس میں نہ میرا نام زیر بحث آئے اور نہ جہاز آلوٹ کا. فی الحقیقت اس رقعہ کا حال بھی کسی کو معلوم نہ ہونا چاہیئے جو میں لکھ رہا ہوں. اس کے ساتھ ہی میں درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ جو نتیجہ آپ کی کارروائی کا نکلے اس کی اطلاع فی الفور مجھے دی جائے. میں آپ کو تکلیف دیتا ہوا ہچکچاتا ہوں. تاہم مجھے امید ہے کہ آپ میری خاطر یہ زحمت قبول کرنے سے انکار نہ کریں گے. آخر میں میری استدعا ہے کہ جس وقت ڈورنیپر پکڑا جائے اور مسز میتھیو کو اصل حقیقت معلوم ہو چکے، تو

آپ پھل پھول یا ایسی ہی کوئی اور چیز بطور تحفہ جہاز آ لوٹے کے کپتان کنارسس کو بھیجدیں۔ اس کی اطلاع مجھ کو مل جائے گی۔ اور میں سمجھ لوں گا کہ آپ کی کوشش بارآور ہوئی۔

آپ کی اور بیگم صاحبہ کی صحت و درازی عمر کی بہترین دعاؤں کے ساتھ
میں ہوں آپ کا صادق
جوزف ولمٹ

یہ خط میں نے اس خیال سے فرانسیسی زبان میں لکھا کہ کپتان درازو اس کا مضمون پڑھ سکے۔ اور اس کو معلوم ہو جائے کہ میں نے کوئی بات ایسی نہیں لکھی جو اس کے جہاز یا اس کی ذات یا اس کے افسروں کے متعلق شکوک پیدا کرنے والی ہو۔

"بس میرا اطمینان ہو گیا"۔ کپتان درازو نے خط کا مضمون پڑھنے کے بعد کہا "مگر میں اس کا حامل بننا منظور نہیں کر سکتا۔"

یہ کہہ کر اس نے گھنٹی بجائی۔ اور وہی خوش پوش خادم نمودار ہوا۔ کپتان درازو نے یونانی زبان میں چند الفاظ اس سے کہے۔ اس عرصہ میں میں نے خط کو بند کر کے اس پر مہر لگا دی تھی۔ چنانچہ نوکر نے وہ خط میرے ہاتھ سے لے لیا اور چپ چاپ رخصت ہوا۔

"میرے خیال میں آپ یہیں ٹھہریں"۔ درازو نے مجھ سے کہا "فی الحال آپ کو کونٹ آف لوورنو سے پرے ہی رہنا چاہیئے۔"

"درازو میرے عزیز دوست"۔ میں نے جوش سے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "اس وقت آپ نے مجھ پر وہ احسان کیا ہے جس کو میں تازیست نہ بھول سکوں گا۔"

"ولمٹ میں سچ مچ تمہارا دوست ہوں" نوجوان یونانی نے اسی طرح پُرجوش لہجہ میں کہا۔ اور اس کے بعد وہ بھی رخصت ہو گیا۔

میں اب اپنی کیبن میں تنہا تھا۔ مگر وہ میری ذہنی حالت بیشتر کی نسبت کتنی بدلی ہوئی تھی۔ معلوم ہوتا تھا میری کوششیں نیک انجام تک پہنچ گئی ہیں جو کام مجھے کرنا تھا پورا ہو گیا۔ اور اب سر میتھیو ہیسلیٹن، انیبل اور اس کی ماں کا لیبوور کے دام فریب سے بچ جانا یقینی تھا۔ اس خیال کے آتے ہی اتنی خوشی میرے دل کو ہوئی جسے ضبط کرنا محال تھا۔ معلوم ہوتا تھا خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے غیر ممکن کو ممکن بنا دیا۔ یوم گذشتہ کو قریباً اسی وقت جہاز ٹائی رول کی شکست اور غرقابی کے بعد میں کس قدر ملول و دل گرفتہ تھا۔ حالانکہ آج صورت حال بالکل ہی بدلی ہوئی تھی۔ اور میں درازو کے دوستانہ رویہ پر ہر طرح خورّم و مسرور تھا۔ مگر میں اپنی اس وقت کی ذہنی حالت کے بیان سے اس داستان کو بلاضرورت لمبا کرنا نہیں چاہتا۔ مختصر یہ کہ مجھ کو یہ سوچ کر ناقابل بیان خوشی ہوئی کہ اب انیبل اور اس کے رشتہ داروں کو خطرۂ عظیم سے یقینی طور پر بچا لیا جا سکے گا۔

قریباً ایک گھنٹہ گذر گیا۔ اس کے بعد وہی خوش پوش نوکر دبے پاؤں میرے کمرہ میں آیا۔ اور چہرہ پر اس طرح کے آثار مسرت لئے ہوئے گویا کام کی نوعیت نہ جانتے ہوئے بھی اس کو معلوم تھا کہ جو کچھ اس نے کیا ہے وہ میرے حق میں فائدہ مند ہو گا۔ کہنے لگا۔

"مسٹر ولمٹ آپ کا کام ہو گیا۔ میں نے وہ خط کونٹ آف لوورنو کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ان سے کہہ دیا کہ آپ اس خط کو پاکر نہ چونکیں۔ اور نہ تعجب ظاہر کریں بلکہ جس وقت آپ اپنی کشتی پر چلے جائیں تو وہاں اس کو

کھول کر پڑھیں۔ کونٹ نے اشارہ سے ان ہدایات کی تعمیل کا وعدہ کیا ہے۔ اور اس طرح میں جانتا ہوں کہ آپ کا کام خوش اسلوبی سے پورا ہو جائے گا۔ اب وہ اور ان کی بیگم رخصت ہو گئے۔ ان کی بادبانی کشتی کافی دور چلی گئی۔ اس لئے کپتان درازو نے میری معرفت آپ سے کہلا بھیجا ہے کہ جب آپ کا جی چاہے دوبارہ صحن جہاز پر آ سکتے ہیں۔"

میں نے اس اطلاع کے لئے نوکر کا شکریہ ادا کیا اور صحن جہاز کی طرف چلا۔ کپتان درازو جنگلے کے پاس کھڑا اس مقام کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جہاں خوشنما کشتی ہلکی ہلکی لہروں سے کھیلتی ساحل کی طرف جا رہی تھی۔ مگر اس نے میری طرف بالکل توجہ نہ دی۔ میں نے جب پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا تو لیبوورکا خوفناک چہرہ سیڑھیوں سے اوپر اٹھا ہوا تھا۔ لیکن اب مجھے اس ہیبت ناک چہرہ سے کسی طرح کی دہشت نہ ہوئی۔ کیونکہ مجھ کو یقین تھا کہ خدا کی اپنی مہربانی سے اس مرد نابکار کی سوچی ہوئی سازشیں بالکل خاک میں مل گئیں۔

باب ۱۳۲

حادثات

میں صحن جہاز پر کھڑا اس کشتی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جو کونٹ آف لوورنو اور اس کی بیگم کو لیگ ہارن کی طرف لئے جاتی تھی۔ کہ ناگاہ میری نظر ایک اور چھوٹی سی کشتی کی طرف گئی۔ جو بندرگاہ کی سمت سے کھلے سمندر کی طرف آ رہی تھی۔ اس کے سپید بادبان ہوا سے پھولے ہوئے اس کی سرعت رفتار کی دلیل

تھے۔ چند لمحوں کے عرصہ میں دونوں کشتیاں ایک دوسرے کے پاس پہنچ گئیں حتیٰ کہ ان میں صرف دوسو گز کا فاصلہ رہ گیا۔ اور میں نے اندازہ سے معلوم کیا کہ وہ دوسری کشتی جہاز ابھیقین یا آنو کی طرف ... کیونکہ ہمارے جہاز کا موجودہ نام یہی تھا... آرہی ہے۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ لینو ور دوربین لگائے ان دونوں کشتیوں کی طرف ہی دیکھ رہا ہے۔ اور اب مجھے معلوم ہوا کہ اس کے خوفناک چہرہ پر فتحمندی اور مسرت کے آثار نمایاں ہیں۔ میں نے یہ ظاہر کئے بغیر کہ میں اس کی طرف دیکھتا ہوں چھپی نظروں سے اس کے چہرہ کا مشاہدہ کیا۔ تو پورا یقین ہو گیا کہ میرا اندازہ صحیح تھا۔ یعنی واقعی وہ کسی نامعلوم وجہ سے مسرور تھا۔ اتنے میں خوشی کی ہلکی دبی ہوئی چیخ اس کے منہ سے نکلی۔ اور وہ تیز چل کر اس مقام کی طرف گیا جہاں کپتان دراز و کھڑا تھا۔ اور اس سے اس نے چند الفاظ جلد جلد کہے۔

اس وقت پہلی مرتبہ اصل حقیقت کا شبہ میرے دل میں پیدا ہوا۔ ضرور اس کشتی میں جو ساحل کی طرف آرہی تھی سر میتھیو ہیبلیٹن، مسز لینو ور اور انیبل سوار تھے۔ اور انہی کے پہلو میں بدکردار ڈورچیسٹر بھی بیٹھا تھا۔ جہاز کا ایک ملازم میرے قریب دوربین ہاتھ میں لئے کھڑا تھا۔ میں نے وہ دوربین اس سے لے لی اور کسی طرح کا جوش ظاہر کئے بغیر اس آدمی کی طرح جو سمندر کا سرسری نظارہ کر رہا ہو کشتی کی طرف دیکھا۔ اب صاف نظر آ گیا کہ دو مرد اور دو عورتیں اس پر سوار ہیں تھوڑی دیر غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان میں ایک سر میتھیو ہیبلیٹن اور دوسری انیبل کی پیاری صورت ہے۔ اس موقعہ پر میں اگر انتہائی ضبط سے کام نہ لیتا تو یقیناً اضطراب و پریشانی کی چیخ میرے منہ سے نکل جاتی۔ کیونکہ اس کا مطلب صاف لفظوں میں یہ تھا کہ جن کو میں اپنے زعم میں محفوظ سمجھے ہوئے تھا وہ حالت لاعلمی میں دہن شیر کی طرف کھچے چلے آتے تھے۔ اور وہ اگر ایک بار اس جہاز پر آ گئے

تو پھر کوئی طاقت حتیٰ کہ کپتان درازو کی اپنی طاقت بھی ان کو نہ بچا سکتی تھی۔

میرے ہاتھ بے اختیار کانپنے لگے۔ کاش کونٹ آف لووڑنو نے میرے خط کا مضمون پڑھ لیا ہو۔ اور وہ انہیں وقت پر پہچان لے۔ اس کی مجھے بہت کم امید تھی کہ وہ اس کو پہچان سکے گا۔ کیونکہ جب وہ مارکو اوبرٹی کے برج میں قید ہوئے تھے تو گو کونٹ نے ہی اپنی مدد سے ان کو بچایا تھا۔ تاہم جہاں تک مجھ کو معلوم تھا اسے ان کی صورت دیکھنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ اس مایوسی کے مقابلہ میں یہ امید بھی میرے دل میں پیدا ہوئی کہ کونٹ ڈورچسٹر کو ضرور پہچانتا ہوگا۔ کیونکہ اس سے وہ اچھی طرح واقف اور صورت آشنا تھا۔ لیکن پھر خیال آیا کہ ممکن ہے اس ناہنجار نے اس قدر عیاری سے بھیس بدلا ہو کہ اس کی صورت پہچانی نہ جا سکے۔ کبھی یہ سوچ کر جی گھبرانے لگتا کہ ممکن ہے وہ کشتی کونٹ آف لووڑنو کی اپنی کشتی کے پاس سے گذر کر جہاز کی طرف آ جائے۔ اور کبھی یہ خیال امید افزا بنتا کہ کیا تعجب کونٹ نے میرے خط کا مضمون پڑھ لیا ہو۔ اور جب وہ اس کشتی کو جہاز کی طرف آتے دیکھے تو سمجھ لے کہ یہی وہ خطرہ ہے جس کا ذکر اشارۃً میرے خط میں درج تھا۔ گو ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ وہ اس خطرہ کی نوعیت سے واقف نہ ہو سکے۔ کیونکہ میرے خط کا مضمون بالکل غیر واضح اور مبہم تھا۔

غرض کئی طرح کے متضاد خیالات میرے دل کو پریشان کر رہے تھے۔ اور گو ان سب باتوں کی تحریر میں کافی عرصہ لگا ہے تاہم حقیقت میں وہ سب چند ثانیوں کے عرصہ میں ظہور پذیر ہوئیں۔ اس اثنا میں میری آنکھیں بدستور ان دونوں کشتیوں کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ اور اوہ میں بیان نہیں کر سکتا کس طرح خوشی کی لہر میرے دل میں پیدا ہوئی جب میں نے کونٹ کی کشتی کو سیدھا راستہ چھوڑ کر اس کشتی کی طرف جاتے دیکھا جس پر سر میتھیو اور اس کے اعزا سوار تھے۔ دوسری کشتی نے بھی کونٹ کی کشتی کو اپنی

طرف آتا دیکھ کر ذرا سا رُخ بدلا۔ پھر چلتے چلتے ٹھہر گئی۔ چند منٹ کے عرصہ میں دونوں کشتیاں بالکل ایک دوسرے کے قریب پہنچ گئیں۔ اس وقت میرے منہ سے ضبط کی انتہائی کوشش کے باوجود دبے ہوئے لہجہ میں یہ الفاظ نکلے "خدا کا شکر ہے کہ وہ بچ گئے۔"

عین اس وقت مسٹر لیوور کی کرخت آواز یہ کہتے سُنائی دی "اگر وہ لوگ واپس چلے گئے تو کیا ہوگا؟" مڑ کر دیکھا تو وہ کپتان درازو کے پاس کھڑا یہ سوال اس سے پوچھ رہا تھا۔

چونکہ میری طرف اس کی پیٹھ تھی۔ اس لئے وہ معلوم نہ کر سکا کہ میں پاس ہی کھڑا اس کی گفتگو سن رہا ہوں۔

"آپ ہی کہئے کہ اس صورت میں میں کیا کر سکتا ہوں؟" درازو نے سرد لہجہ میں کہا۔ مگر اس کی آواز کافی بلند تھی جس سے میں یہ سمجھے بغیر نہ رہ سکا کہ وہ یہ الفاظ مجھ کو سُنا کر کہہ رہا ہے "غالباً آپ مجھ سے اس بات کی توقع نہیں رکھتے کہ میں اپنے آدمی بھیج کر اس کشتی کو زبردستی جہاز تک لے آؤں۔ کیونکہ جتنے جنگی جہاز بندرگاہ میں کھڑے ہیں اس واقعہ کو دیکھ لیں گے۔ اور اس کے بعد ہمارے جہاز کا ان سے بچ نکلنا محال ہوگا۔ یہ صحیح ہے کہ ہم نے جہاز ٹائی رول کا مقابلہ کر کے اس کو شکست فاش دی تھی۔ تاہم میں اتنا سادہ لوح نہیں ہوں کہ دو تین جنگی جہازوں کی موجودگی میں کوئی اس طرح کی حرکت کروں جو میری میرے ملاحوں اور میرے جہاز کی تباہی کا موجب ہو۔"

"تو پھر اب کیا کیا جائے؟" لیوور نے پریشان ہو کر پوچھا۔

"اس کا جواب میں کیا دوں؟" ڈاکو سردار نے کہا "میں نے اپنے معاہدہ کی شرطیں پوری کر دیں۔ اور اپنے جہاز کو اس جگہ تک لے آیا۔ اب یہ فرض آپ کا یا

آپ کے کارکن کا ہے کہ ان لوگوں کو دھوکے یا فریب سے جس طرح ممکن ہو میرے جہاز پر لے آئیں۔ اگر یہ غیر ملکی جنگی جہاز موجود نہ ہوتے تو اس کشتی کو جس میں وہ لوگ سوار تھے زبردستی کھینچ لانا بھی ممکن تھا۔ مگر ان جہازوں کے ہوتے یہ کسی طرح ممکن نہیں ہے کہ میں اس خطرۂ عظیم کو مول لوں۔ جس کے لئے کوئی فاتر العقل دیوانہ ہی آمادہ ہوسکتا ہے۔"

یہ کورا جواب پاکر لینوور ایک طرف کو ہٹ گیا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے بھی منہ پھیر کر دوربین کی راہ سے دیکھنا شروع کیا۔ معلوم ہوا کہ دونوں کشتیاں پاس ہی پاس کھڑی ہیں۔ اور جو لوگ ان پر سوار ہیں ان میں کچھ باتیں ہو رہی ہیں اب میرے دل سے رہا سہا اندیشہ بھی نکل گیا۔ اور مجھے پورا یقین ہو گیا کہ مسٹر ہیمیو اور خاتونیں اب محفوظ ہیں۔ میں نے جب چھپی نظروں سے لینوور کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ فکر و تشویش کے آثار اس کے چہرہ پر نمودار تھے۔ میں بہ آسانی سمجھ سکتا تھا کہ اس کے دل میں کیا خیالات گذر رہے ہیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا دوسری کشتی جہاز اینجین کی طرف آئے گی یا لیگ ہارن کو واپس چلی جائے گی۔"

دفعتاً وہ پھر کپتان دارزو کی طرف مڑا اور کہنے لگا: "بالفرض وہ صحیح جہاز پر آگئے تو اس صورت میں تو آپ ان کو زیر حراست رکھنے کا وعدہ کرتے ہیں؟"

"یقینی طور پر" ڈاکو سردار نے کہا۔ "اس کے چند منٹ بعد ہم بادبان پھیلا کے یہاں سے رخصت ہو جائیں گے۔ کیونکہ ہوا موافق ہے اور وہ ہمارے سفر میں رکاوٹ پیدا نہ کرے گی۔ شروع میں وہ جنگی جہاز جو ساحل کے پاس کھڑے ہیں۔ یہ سمجھیں گے کہ ہم صرف اِدھر اُدھر گشت لگا رہے ہیں۔ لیکن جب آخر کار ہم دور پہنچ جائیں گے۔ تو پھر ان کو اختیار ہے جو جی چاہے سمجھیں۔ اب مسٹر لینوور غالباً اس بارے میں آپ کا اطمینان ہو گیا ہوگا کہ جو امداد ممکن ہے میں آپ کو دینے کے لئے تیار رہوں لیکن نا ممکن بات

پر میرا کوئی اختیار نہیں۔"

"بے شک یہ صحیح ہے! لینور نے مری ہوئی آواز سے تسلیم کیا۔ اور اس کے بعد وہ بھی ان کشتیوں کی طرف دیکھنے لگا۔

اس وقت میری نگاہ بھی اس مقام کی طرف گئی تو دیکھا اب دونوں کشتیاں ساحل کی طرف چلنے لگی ہیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ کونٹ آف لوور لو نے اپنا فرض عین وقت پر ادا کر دیا۔ اور انیبل اور اس کے عزیز رشتہ دار سب کے سب اس مصیبت سے بچ گئے جس میں وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے مبتلا ہونے لگے تھے۔

اب مجھ میں اتنا حوصلہ نہ ہوا کہ لینور کی طرف دیکھتا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اس صورت میں وہ میرے چہرہ پر آثار مسرت دیکھ کر ضرور شک کرنے لگے گا۔ کہ جو کچھ عمل میں آیا وہ میری ہی تحریک پر ہوا ہے۔ اور جب تھوڑی دیر پیشتر کونٹ آف لوور لو اس جہاز پر آیا تھا تو ضرور میں نے کوئی بات اس کو سمجھا دی تھی۔

"آہ وہ بچ گئے.... وہ ہمارے قابو میں آتے آتے نکل گئے!" یہ الفاظ تھے جو عالم اضطراب میں لینور کے منہ سے نکلے۔ اور جب میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ دراز دکے پاس کھڑا فریاد کر رہا ہے اور اس کے بعد اس نے بڑبڑاتے ہوئے کچھ کہا۔

"جی نہیں۔ یہ غیر ممکن تھا۔" ڈاکو سردار کی آواز کہنے سنائی دی "میں نے خود اس کو سارا عرصہ اس کی کیبن میں بند رکھا تھا۔"

اس جواب کو سن کر میرے لئے یہ سمجھنا بہت مشکل نہ تھا کہ لینور نے میری نسبت دراز د سے کوئی سوال پوچھا ہے اور یہ اس کا جواب ہے۔

"ممکن ہے" گبرٹے نے ڈاکو سردار سے گفتگو کرتے ہوئے کہا "کونٹ اور کونٹس آف لوور لو نے سر میتھو اور خاتونوں کو پہچان لیا ہو اور وہ اس خیال سے

لیگ ہارن واپس گئے ہوں کہ وہاں ایک دوسرے سے ملاقات کریں۔ میرا خیال ہے کل ڈورچیسٹر کو ضرور کامیابی ہوگی لیکن آہ اگر ڈورچیسٹر بجائے خود پھانا گیا؟"

"کیا ایسا بھی ہوسکتا ہے؟" درازدو نے جلدی سے پوچھا "کیونکہ اگر ایسا ہو تو پھر ہمیں اپنے جہاز اور جان و مال کی حفاظت کی فکر کرنا چاہیئے۔ مسٹر ڈورچیسٹر کی گرفتاری کی صورت میں خدا معلوم حالات کیا صورت اختیار کریں اور وہ ہمارے برخلاف کیا کچھ کہے۔"

"نہیں! نہیں! یہ غیر ممکن ہے" لینوورنے جواب دیا۔ "ڈورچیسٹر کسی حال میں آپ کا راز ظاہر نہ کرے گا۔ اس کے علاوہ اسے بالکل معلوم نہیں کہ آپ کا جہاز درحقیقت کس قسم کا ہے۔ میں نے اپنے خط میں محض اتنا ہی لکھا تھا کہ وہ ان لوگوں کو کشتی پر بٹھا کر اس خوشنما جہاز کی طرف لے آئے جس پر یونانی جھنڈا لہرا رہا ہوگا۔"

"خیر ہمیں حالات کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔" درازدو نے کہا۔ "ہم کل تک اور انتظار کرلیں گے۔ بلکہ اس کے بعد بھی اگر کوئی خاص واقعہ پیش نہ آیا جس کی وجہ سے ہمیں فوری رخصت پر مجبور ہونا پڑے۔"

"آہ۔ کیا آپ کئی دن تک انتظار کرسکتے ہیں؟" کبرٹے نے پوچھا۔ "اگر ایسا ہو تو پھر امید باقی ہے۔ اس صورت میں مجھے اس بات کا بھی یقین ہوجائے گا کہ آپ اپنا فرض ایمانداری سے ادا کرنا چاہتے ہیں۔"

حالتِ جوش میں وہ اس حقیقت کو بھی بھول گیا کہ میں ان کے بالکل پاس کھڑا ہوں۔ اور ان کی ساری باتیں سن سکتا ہوں۔ ممکن ہے اس نے سوچا ہو کہ اسے چونکہ صحیح حالات کا علم نہیں نہ اس نے میری سازش کو رد کرنے کی کوشش کی ہے اس لیئے خواہ وہ میری باتوں کو سنے یا نہ سنے معمولی بات ہے۔ اس کا خیال تھا کہ میں جہاز پر یقیناً قیدی ہوں۔ اور اس کی سوچی ہوئی سازش میں

رخنہ اندازی نہیں کرسکتا ۔

خیر میری نظروں کے سامنے دونوں کشتیاں لیگ ہارن کو واپس چلی گئیں اور جلدی ہی بندرگاہ کی اندرونی حد میں نظروں سے غائب ہوگئیں۔ میرا دل خوشی سے معمور تھا۔ پس میں اپنی مسرت کے مزے لینے کیبن میں چلا گیا۔ مگر میں کپتان درازو کی شرافت نیک طبعی اور فیاضی کا کچھ کم احسان مند نہ تھا جس نے میری اتنی بڑی امداد کی اور میری خاطر اپنے اصولوں کو توڑنا تک منظور کیا۔ اس کے بعد قریباً دو گھنٹے گذر گئے اور رات کی تاریکی چاروں طرف پھیلنے لگی۔ اس عرصہ میں میں پھر صحن جہاز پہ نہیں گیا۔ کیونکہ میں نہ چاہتا تھا کہ میرے چہرہ کے انداز سے کسی طرح کا شبہہ لینورکے دل میں پیدا ہو۔ اور وہ سمجھنے لگے کہ ڈاکو سردار نے اپنے معاہدہ کی شرطیں پوری نہیں کیں۔ دو گھنٹے کے بعد وہی خوش پوش خادم میرے کیبن میں آیا۔ اس کے ہاتھ میں چاندی کا بہت بڑا تھال تھا جس پر کئی طشتریوں میں انگور، سنترے اور متفرق مٹھائیاں رکھی تھیں۔

"کپتان درازو نے یہ تحفہ آپ کے لئے بھیجا ہے" اس نے اندر آ کر کہا۔ "ذرا سی دیر گذری کونٹ آف لوورنو نے کپتان درازو کے اس حسن سلوک سے متاثر ہو کر جو اُن کی آمد پہ اس جگہ کیا گیا تھا بہت سے ٹوکرے پھلوں، مٹھائیوں اور شراب کی بوتلوں کے بھیجے تھے۔"

اس کے بعد نوکر تو رخصت ہو گیا۔ مگر ان پھلوں کا مطلب میں نے پوری طرح سمجھ لیا۔ "کونٹ آف لوورنو کی فیاضی کا اس سے بہتر ثبوت کیا ہو گا کہ اس نے میری درخواست پر حرف بحرف عمل کیا۔ اس تحفہ کا مطلب صاف لفظوں میں یہ تھا کہ ڈورچیسٹر پکڑا گیا۔ اور سر میتھیو اور اس کے رشتہ دار اب ہر طرح محفوظ ہیں!

ایک گھنٹہ اور گذر گیا۔ اس کے بعد درازو میرے کمرہ میں داخل ہوا۔ میں نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر گرمجوشی سے ہلایا۔ اور پرجوش لفظوں میں اس کی

عنایت کا شکریہ ادا کیا۔

"میں نے لینوور سے کہا تھا کہ آپ ساحل پر ہو آئیں" ڈاکو سردار نے مجھ سے کہا "تاکہ ڈورچیسٹر سے ملنے کا کوئی ذریعہ ہو تو آپ اس سے مل سکیں۔ میں نے یہ بھی اس کو سمجھا دیا تھا کہ اگر احتیاط سے کام لیا گیا تو لیگ ہارن میں آپ کی موجودگی کا حال مسز میتھیو ہیسلیٹن اور خاتونوں سے پوشیدہ رہے گا۔ خیر اس نے میری صلاح مان لی اور چلا گیا عنقریب اس کو معلوم ہو جائے گا کہ اس کی سوچی ہوئی ترکیبیں سب کی سب ناکام رہیں اور ڈورچیسٹر پکڑا گیا۔ کیونکہ کونٹے نے جو پھل پھول اور میوے ہمیں بھیجے ہیں ان کا مطلب یہی ہے۔"

"کیا آپ کی رائے میں لینوور دوبارہ اس جہاز پر واپس آئے گا؟" میں نے پوچھا۔

"اس بارے میں افسوس ہے کوئی قطعی رائے ظاہر نہیں کر سکتا۔" درازو نے جواب دیا۔ "گو سچ پوچھئے تو اس کی واپسی بے کار ہے کیونکہ جو تجویزیں اس نے سوچی تھیں وہ ناکام رہیں۔ البتہ وہ اس خیال سے واپس آ سکتا ہے کہ ہمارے جہاز پر سوار ہو کر جس قدر جلد ممکن ہو مسز زیمن ٹکنی سے رخصت ہو جائے۔ خیر ایک گھنٹے کے عرصہ میں سب حال واضح ہو جائے گا۔ کیونکہ تب تک کشتی واپس آ جائے گی اور میں اس وقت آپ کو نتیجہ سے خبردار کر سکوں گا۔"

اتنا کہہ کر درازو اس طرح تیز چلتا رخصت ہو گیا۔ گویا وہ مجھے اپنے احسانات کا شکریہ ادا کرنے کا موقع بھی نہ دینا چاہتا تھا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد نوکر کھانا لے کر آ گیا۔ جسے کئی دن کے بعد پہلی مرتبہ میں نے سچی اشتہا کے ساتھ کھایا۔ کوئی ایک گھنٹے کے عرصہ میں درازو پھر میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ "لینوور پکڑا گیا۔ مگر اس نے یا ڈورچیسٹر نے یا ممکن ہے ان دونوں نے ہمارے جہاز کی اصل حقیقت ظاہر کر دی اب حکام کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہی جہاز ایمپینا ہے جو ڈاکے ڈالا کرتا ہے۔ اب ہم جلد از جلد

رخصت ہو جانا چاہتے ہیں۔ افسوس آپ کو خشکی پر اُتارنے کی مہلت بھی نہ مل سکی:"
اتنا کہہ کر کانسٹنٹائین جلدی سے رخصت ہو گیا۔ اور اس کے فوراً بعد صحن جہاز پر ہنگامہ کی آوازیں سُنائی دینے لگیں۔ اور وہ تیاریاں شروع ہو گئیں جو کسی جہاز کی روانگی کے وقت ضروری ہوا کرتی ہیں۔ لنگر اُٹھا لیا گیا۔ اور درازو نے مختلف احکام صادر کرنے شروع کئے۔ دفعتاً شام کی بڑھتی ہوئی تاریکی میں بندرگاہ کی طرف سے ایک شعلہ چمکا۔ اُس کے ساتھ ہی توپ چلنے کی پُرشور آواز سُنائی دی۔

میں جب صحن جہاز پر گیا تو جہاز ایتھین کے بادبان پھیلائے جا چکے تھے۔ اور ان میں ہوا بھر چکی تھی۔ فوراً ہی جہاز نے حرکت کرنی شروع کی۔ اس وقت ایک اور توپ فائر کی گئی۔ یہ انگلستان کے جنگی جہاز نے چلائی تھی۔ اور اس کا گولہ ہمارے جہاز سے بمشکل چھ گز کے فاصلہ پر پانی میں گرا۔ مگر یہ عالم درازو کے گہرے سکون کا تھا کہ اس خطرہ کی حالت میں بھی وہ بالکل نہ گھبرایا۔ بلکہ پورے اطمینان کے ساتھ احکام صادر کرنے میں مشغول رہا۔ جن کی تعمیل اس کے ماتحتوں کی طرف سے حیرت انگیز عجلت کے ساتھ ہوتی تھی۔ اس اثنا میں جنگی جہاز پے در پے گولے چلاتا رہا۔ بلکہ میں نے دیکھا اب وہ بھی بادبان پھیلا کر پیچھا کرنے کی تیاریاں کرنے لگا تھا۔ ادھر فرانسیسی جہاز بھی تیار ہوتا دیکھا گیا۔ میں درازو سے کسی قدر فاصلہ پر کھڑا تھا کیونکہ اپنی بڑھی ہوئی مصروفیت کی وجہ سے وہ فی الحال گفتگو نہ کر سکتا تھا۔ سردست اس نے مقابلہ کرنے کی کوشش فضول سمجھی۔ اس لئے جنگی جہاز کے گولوں کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور چونکہ اب ہمارا جہاز خاصی تیز رفتار سے چلنے لگا تھا اس لئے انگریزی یا فرانسیسی جہازوں کے گولے اس پر کوئی اثر پیدا نہ کر سکے۔ اتنے میں گہری تاریکی چاروں طرف چھا گئی۔ باد تند چلنے لگی اور آسمان کی عام حالت سے یہ معلوم ہونے لگا کہ طوفان کی آمد آمد ہے۔

جہاز ایفیجین کے بادبان پوری طرح پھیلے ہوئے تھے اور تیز ہوا اس کو اُڑائے لئے جاتی تھی۔ رات کو نیچے کے شیشہ سے نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ فرانسیسی جہاز پیچھے پیچھے چلا آ رہا ہے لیکن انگریزی جہاز کا کہیں پتہ نہیں۔ اتنے میں جہاز ایفیجین کو لنگر اٹھائے ایک گھنٹہ کا عرصہ گذر چکا تھا۔ ہر طرح مطمئن ہونے کے بعد درازو نے جہاز کی نگہداشت اپنے نائب کے سپرد کی۔ اور خود کھانا کھانے کے لئے نیچے اُترا۔ ایسا کرتے ہوئے وہ اس مقام کے پاس سے گذرا۔ جہاں میں کھڑا تھا۔ اور دبے لفظوں میں اس نے مجھ سے کہا "پانچ منٹ کے بعد نیچے آجایئے"

اس عرصہ کے بعد میں جب اپنی کیبن میں پہنچا تو وہی خوش پوش خادم یہ پیغام لے کر آیا کہ کپتان درازو نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔ میں جب اس کی کیبن میں گیا تو نوجوان ڈام کو سردار نے مجھے بیٹھ جانے کے لئے کہا۔

"اس وقت تک مجھے گفتگو کی مہلت نہ مل سکی تھی" اس نے مجھ سے کہا "مگر میں خوب جانتا ہوں آپ ان حالات سے واقف ہونے کے لئے بیتاب ہونگے جو لنگ ہارن میں پیش آئے تھے۔ میں نے لینوور کو اپنی کشتی پر سوار کر کے بھیجا تھا اور اس کے ساتھ ایک میٹ سادہ کپڑوں میں روانہ کیا تھا۔ تاکہ وہ پیچھے پیچھے رہ کر حالات کا مشاہدہ کر سکے۔ راستہ میں پولیس کی ایک جماعت نے لینوور کو گرفتار کر لیا لیکن ہمارا آدمی پھر بھی اس کے پیچھے پیچھے چلتا گیا۔ اور عدالت میں پہنچ کر یہ معلوم کرنے کا منتظر ہوا کہ کیا کارروائی کی جاتی ہے آخر کار جب اس کو پورا یقین ہو گیا کہ اب لینوور کے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں تو وہ پیچھے مڑا۔ اس کی غلطی تھی کہ ناحق اتنا وقت ضائع کیا۔ مگر اس کا خمیازہ اس کو جلدی ہی بھگتنا پڑا۔ پولیس کے آدمی دوڑ میں آ گئے اور فریقین میں مقابلہ شروع ہو گیا۔ آخر کار پولیس کو پسپا ہونا پڑا۔ اور میرے آدمی جنہیں کوئی گزند نہ پہنچا تھا، جس قدر تیزی رفتار سے ہو سکا

ایتھین کی طرف آئے۔ بس یہی سارے حالات ہیں۔" پھر اپنے چہرہ پر حقارت کے آثار پیدا کر کے اس نے کہا "جہاں تک اس شخص لینوور کی گرفتاری کا تعلق ہے مجھے اس کا ذرا بھی افسوس نہیں۔ گو فی الحال یہ جاننا مشکل ہے کہ اس پر کیا الزام عائد کیا جائے گا؟"

"میرے عزیز دوست اطمینان فرمایئے۔" میں نے اس پر کہا "کہ یہ گرفتاری ضرور اس سزا یابی کا پیش خیمہ ہوگی جس کا وہ ہر لحاظ سے مستوجب ہے۔ لیکن میں نہیں جانتا کن لفظوں میں آپ کا ..."

"نہ بس میرا شکریہ ادا کرنے کی حاجت نہیں۔" نوجوان یونانی نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "اسی قدر کافی ہے کہ ہم ایکدوسرے کے گہرے دوست ہیں۔"

"یہ صحیح ہے لیکن میں اسے کافی نہیں سمجھتا۔" میں نے کہا "میں اپنی شکرگذاری کا ثبوت بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے وہ احسان مجھ پر کیا ہے جسے میں تا زیست فراموش نہیں کر سکتا۔ اور جس کا حق ادا کرنا بھی میرے اختیار میں نہیں ہے۔ مگر آپ کو میرے وعدہ پر اعتبار ہے اور میں سچے دل سے کہتا ہوں کہ کبھی کوئی ایسا لفظ میرے منہ سے نہ نکلے گا۔ جو آپ کی ضرر رسانی کا موجب ہو۔ میں ناشکرا نہیں ہوں۔ اور یقین کیجئے کہ ہمیشہ آپ کی راحت و خوشحالی کے لئے دست بہ دعا رہوں گا۔"

کانسٹنٹائین نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر زور سے دبایا۔ مگر کوئی لفظ اس کے منہ سے نہ نکل سکا۔ معلوم ہوتا تھا اس کا دل جذبات سے پر ہے۔ تاہم اس کی آنکھوں کی چمک سے ظاہر تھی۔ آخر کار اس نے محض اس قدر کہا "ہم زندگی بھر ایکدوسرے کے دوست بنے رہیں گے۔"

"ہاں"۔ میں نے کہا۔

"اور کوئی وقت آئے گا" اس نے جوش سے بھرائی ہوئی آواز سے کہا "جب

آپ میراڈا کو ہونا بھی بھول جائیں گے۔ یا کم از کم اس واقعہ کی یاد فراموش کرنے کی کوشش کریں گے لیکن خیر ہمیں اس مضمون پر زیادہ گفتگو نہ کرنی چاہیئے۔ دونوں جہاز بڑے زور سے ہمارا پیچھا کر رہے ہیں۔ ایک سے تو خیر ہم بچ کر نکل جاتے لیکن دوسرا چونکہ تیز رفتار ہے اس لئے اس سے بچنا سہل نہ ہوگا۔ تو بھی ہم کو نوّے فیصدی امید ہے اور اگر بصورتِ انتہا دشمن کا جہاز بالکل ہی قریب آ پہنچا تو پھر اس سے وہی سلوک کرنا پڑے گا جو پیشتر ہم نے تمائی رول سے کیا تھا۔ بہرحال اس کا میں آپ کو پورا یقین دلاتا ہوں کہ یوں ہی موقعہ ملا آپ کو خشکی پر اُتار دیا جائے گا۔ اور میں ایک سچے اور بہی خواہ دوست کی حیثیت میں آپ کی خوشی اور خوش حالی کے لئے دعا گو رہوں گا۔ فی الحال میں صحن جہاز پر جا کر دیکھتا ہوں کہ سب کام ٹھیک ہو رہا ہے یا نہیں اور اگر آپ بھی وہیں آنا چاہیں تو میری طرف سے کھلی اجازت ہے۔ اس کے باوجود مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے سے بہت زیادہ بے تکلفی نہ برتیں۔ تاکہ ملاحوں کے دلوں میں یہ شبہ پیدا نہ ہو جائے کہ لیبوور کی ناکامی ہماری مشترک کوششوں کا نتیجہ تھی؟"

اس کے تھوڑی دیر بعد میں جب صحن جہاز پر پہنچا تو ہوا خاصی تیز ہو گئی تھی۔ اور لہروں پہ جھاگ نظر آتے تھے۔ مگر بہادر جہاز ایتھین بادبان پھیلائے بدستور جوشِ عناصر کا مقابلہ کرتا چلا جاتا تھا۔ ایک دو بار ہم نے رات کو دیکھنے کے آئینہ کی راہ سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرانسیسی جہاز بدستور چلا آتا ہے۔ کیونکہ اس نے بھی سارے بادبان پھیلا رکھے تھے۔ رات اندھیری تھی اور سیاہ بادلوں کے دل آسمان پہ چھائے ہوئے تھے۔ ہم کو پورا یقین تھا کہ عنقریب تیز آندھی چلنے لگے گی۔ جو ممکن ہے بحری طوفان کی صورت اختیار کر لے۔ چنانچہ اسی طرح ہوا تقریباً آدھ گھنٹہ کے عرصہ میں ہوا اس زور سے چلنے لگی کہ دراز دنے کچھ بادبان لپیٹ لینے کا حکم دیا۔ لیکن

اب بھی جہاز ایھتین غیر معمولی سرعت سے چلتا رہا۔ کوئی ایک گھنٹے کے عرصہ میں ہوا کی تندی اتنی بڑھی کہ جہاز کی سلامتی کے لالے پڑ گئے۔ مجھ کو ایسا معلوم ہونے لگا کہ آندھی کا کوئی پُرزور جھونکا جہاز کے مستولوں کو توڑ پھوڑ کر اسے یقینی طور پر اُلٹ دے گا۔ لیکن جہاز ایھتین ہر طرح کے خطروں کے مقابلہ میں بڑی بے تکلفی سے چلتا گیا۔ گوڈاکو سردار کے حکم سے اس کے کچھ اور بادبان لپیٹ لینے پڑے۔

آخر جب ایک گھنٹہ اور گزرا تو فرانسیسی جہاز دکھائی دینا بند ہو گیا۔ لیکن اب طوفان پوری شدت اختیار کر چکا تھا۔ اور سطح بحر پر اونچی اونچی لہریں اُٹھنے لگی تھیں جن کے ٹکرانے سے پانی اُڑ اُڑ کر صحن جہاز پر بھی گرتا تھا جس سے میرے کپڑے جلدی ہی شرابور ہو گئے۔ یہ حالت دیکھ کر درازو نے مجھے نیچے کیبن میں اتر جانے کا حکم دیا۔ مگر ان خطرات کو دیکھتے ہوئے جو ہمارے جہاز کو درپیش تھے میں نیچے جاتا ہوا گھبراتا تھا۔ کیونکہ میرا خیال تھا کہ اگر بدترین حالات پیش آئے۔ تو میرے لئے کیبن کی تنگ چار دیواری کے بدلے کُھلے صحنِ جہاز پر سلامتی کا زیادہ امکان ہوگا۔ پس میں نے اپنے دوست سے یہی کہا کہ مجھے صحنِ جہاز پر کسی طرح کی تکلیف نہیں ہے۔

"کیا آپ نہیں دیکھتے کہ شدید طوفان آرہا ہے؟ درازو نے مجھ سے کہا۔ آندھی اس زور سے چلنے لگی ہے کہ ہم ایک بھی بادبان پھیلا ہوا نہیں رکھ سکتے۔ تاہم جہاز ایھتین نے اس سے بدتر حالات کا مقابلہ کیا ہے۔ اور مجھے انجام کے بارے میں کوئی اندیشہ نہیں۔"

"تو بھی اس طرح کے حالات میں خطرہ کا امکان ہر وقت موجود ہے۔" میں نے کہا۔

"آہ میرے عزیز دوست۔" درازو نے جواب دیا۔ "خطرہ تو ہر جگہ موجود ہے۔

وہ جس طرح خشکی پر پیش آسکتا ہے اسی طرح پانی پر بھی۔ تاہم جب یہ دیکھا جائے کہ ہمارا جہاز ہر طرح کے موسمی حالات کا مقابلہ کر چکا ہے اور ملّاح بھی سب کے سب تجربہ کار ہیں ... "

"اور کپتان بھی اپنے فن کا ماہر کامل" میں نے فقرہ ختم کرتے ہوئے کہا "ان حالات میں خطرہ کا امکان بہت کم ہو جاتا ہے۔ غالباً یہی آپ کے کہنے کا مطلب ہے۔"

خیر جیسا کہ درازو نے کہا تھا، اس کے بعد جلدی ہی سارے بادبان لپیٹ لئے گئے۔ لیکن جہاز پھر بھی تیزی رفتار سے چلتا رہا۔ لہریں اب پہاڑ کے برابر اونچی اٹھنے لگی تھیں اور ان کی چوٹیاں برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں کی مانند سپید جھاگ سے چمکیلی نظر آتی تھیں۔ موجوں کی کثرت بالکل یہ نظارہ پیش کرتی تھی گویا ہمارے چاروں طرف ایک متحرک قبرستان ہے۔ اور اس کی قبریں کبھی اونچی اٹھتیں اور کبھی نیچے جھک کر نظروں سے غائب ہو جاتی ہیں۔ جوش میں آیا ہوا سمندر اپنی لامحدود طاقت کے عجیب اور حیرت انگیز کرشمے دکھا رہا تھا۔ درازو سے پھر ایک بار ملنے کا اتفاق ہوا تو اس نے بتایا کہ ہم جزیرہ البا اور کارسیکا کے بیچوں بیچ گذر رہے ہیں کیونکہ یہ راستہ البا اور اٹلی کے درمیانی راستہ کے مقابلہ میں قابل ترجیح ہے۔

اس اثنا میں جہاز کے پمپوں کی پوری طرح دیکھ بھال کی جا چکی تھی۔ تاکہ وقت ضرورت ان سے کام لیا جا سکے۔ آخر کار آدھی رات کے عمل پر جہاز کے دوسرے لفٹنٹ نے درازو سے آکر کچھ کہا۔ اس اطلاع کو پا کر ڈاکو سردار خود اس مقام کی طرف گیا جہاں پمپ لگے ہوئے تھے۔ میں بھی یہ سوچ کر کہ جہاز کو کوئی خطرہ درپیش ہے اس مقام کی طرف ہو لیا اور اس وقت معلوم ہوا کہ جہاز میں پانی داخل ہونے لگا ہے۔ چونکہ شگاف غیر معمولی طور پر بڑا تھا اس لئے پمپوں سے بزور کام لینا

پڑا۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کپتان درازو اپنی کیبن میں جاکر بحری نقشہ کا معائنہ کرنے لگتا۔ کیونکہ جیسا بعد ازاں معلوم ہوا جہاز ایتھین کے لئے بحیرۂ روم کے اس حصّہ کی سیاحت کا یہ پہلا ہی موقعہ تھا۔ باقی ملاحوں کو پمپوں پر کام کرتے دیکھ کر میں بھی ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور گو کپتان درازو نے بڑے اصرار کے ساتھ کہا کہ میرے پاس کام کرنے کو کافی آدمی موجود ہیں۔ تاہم میں نے ان کی مدد کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھا۔ اس کے بعد جس تندہی سے میں نے کام کیا اس سے درازو اور اس کے ملاحوں کی نظروں میں میری عزت دوبالا ہو گئی۔

صحیح وقت تو یاد نہیں مگر اندازہ سے کہتا ہوں کہ رات کا ایک بجا تھا کہ جہاز ایتھین بڑے زور سے کسی چیز کے ساتھ ٹکرایا۔ ٹکر اس زور کی تھی کہ اس کے ہر حصّہ میں تیز تھرتھری پیدا ہو گئی۔ اور کئی ملاح جو بے خبری میں کھڑے کام کر رہے تھے، تختۂ جہاز پر گر پڑے۔ ایک لحظہ کے لئے ہمارا جہاز کسی چوٹ کھائے ہوئے آدمی کی طرح سناٹے میں آگیا۔ لیکن اس کے بعد پھر آگے کو چلنے لگا۔ البتہ اتنا معلوم ہوا، کہ کوئی چھپی ہوئی چٹان یا خشکی کا قطعہ ضرور اس کے نیچے آگیا ہے۔ وہ آدمی جو پہیہ کے پاس کھڑا تھا اسے اتنی سخت چوٹ آئی کہ ایک لحظہ کے لئے وہ بالکل بے ہوش ہو گیا۔ اور اتنے میں یہ بھی معلوم ہوا کہ جہاز کی پتوار ٹوٹ گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جہاز نے بے مدعا اِدھر اُدھر حرکت کرنا شروع کر دیا۔ اور درازو جو اپنے کمرہ میں بحری نقشے کا معائنہ کر رہا تھا دوڑا دوڑا اوپر آیا۔ یہاں پر میں ایک بات اور بھی لکھ دینا چاہتا ہوں جس کا علم مجھے اس واقعہ کے بہت عرصہ بعد ہوا تھا یعنی یہ کہ وہ چھپی ہوئی چٹان نقشہ میں کہیں درج نہ تھی اس لئے جو کچھ ہوا، وہ کپتان درازو یا اس کے ملاحوں کی لاپروائی کی وجہ سے نہ تھا۔

لیکن گو اب ہمارے لئے سخت خطرہ کا سامنا تھا، تاہم کانسٹنٹائین نے جیسا

اس کی عادت تھی اوسان نہ ہارے۔ وہ ہر طرح کے احکام گہرے سکون و استقلال کے ساتھ جلد جلد صادر کرتا رہا۔ کسی طرح کی پریشانی یا سراسیمگی اس کے انداز میں نہ پائی جاتی تھی۔ جہاز کو ہموار رکھنے کے لئے ایک بادبان پھیلا دیا گیا۔ اور پتوار کی جگہ پُر کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ لیکن اس حادثہ کو پیش آئے چھ سات ہی منٹ گذرے تھے کہ آندھی کی چیختی ہوئی آوازوں کے ساتھ ملی ہوئی ایک آدمی کی آواز جو جہاز کے اگلے حصے میں کھڑا تھا۔ درازو سے کچھ کہتے سُنائی دی۔ اس اطلاع کو پاکر درازو نے مجھ کو بتایا کہ اب جہاز کی سلامتی کا خدا حافظ ہے۔ کیونکہ تھوڑے فاصلہ پر لہریں خشکی سے ٹکراتی دکھائی دے رہی ہیں اور ہمارا جہاز بے بسی کی حالت میں اسی طرف کو کھچا جا رہا ہے۔

الفاظ کپتان درازو کے منہ سے نکلے ہی تھے کہ لہروں کی پُر شور آواز سنائی دینے لگی جس سے خطرہ کی پوری تصدیق ہوگئی۔ میں نے جس وقت جہاز کے پہلو کی طرف نظر ڈالی تو جھاگ ہی جھاگ نظر آئی۔ اتنے میں جہاز اس طرح کی چیختی ہوئی آواز کے ساتھ گویا اس کی ٹکر سمندر کی تہ سے اٹھی ہوئی کسی بہت اونچی دیوار سے ہوئی ہو۔ چلتا چلتا ٹھہر گیا۔ لہریں صحن جہاز کے اوپر سے گذرنے لگیں۔ میں نے ایک رسّی کو پکڑنے کی کوشش کی۔ مگر وہ ہاتھ میں آتے آتے رہ گئی۔ اور اس کے ایک لمحہ بعد دم گھٹنے کا وہ احساس جو غرقابی کا لازمہ ہے، ہونے لگا۔ جوش میں آیا ہوا پانی مجھ کو صحن جہاز سے بہاکر بہت دُور کھلے سمندر میں لے گیا۔ اور میں ایک بے حقیقت تنکے کی طرح کھولتی ہوئی لہروں کے بے رحم تھپیڑے کھانے لگا۔ اس میں شک نہیں اسی طرح کا واقعہ ایک دفعہ پیشتر کنٹ کے ساحل پر اس وقت پیش آیا تھا جب نابنجار بینووسے نے مجھ کو تارکانِ وطن کے جہاز پر سوار کر کے کسی نامعلوم مقام کو بھیجنے کی کوشش کی تھی۔ تاہم میری اس وقت کی حالت اُس پہلی حالت کے مقابلہ میں زیادہ خراب تھی۔

خیر میں نے جس طرح ممکن تھا تیرنے کی کوشش شروع کی۔ اس کے ساتھ ہی یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنے لگا کہ جہاز ایتھین کہاں ہے مگر وہ کہیں نظر نہ آسکا۔ فاصلہ پر ایک روشنی جھلملاتی دکھائی دی۔ اور میں نے یہ سمجھ کر کہ وہ جہاز کے لیمپ کی روشنی ہے اسی طرف تیرنا شروع کیا۔ گو سچ پوچھئے تو وہ تیرنا کیا سمندر کے بے رحم تھپیڑوں سے اِدھر اُدھر دھکیلا جاتا تھا۔ کیونکہ کبھی کوئی پہاڑ جیسی لہر مجھ کو ہوا کی رفتار سے کسی ایک مقام کی طرف لے جاتی اور کبھی ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی نامعلوم طاقت مجھے نیچے ہی نیچے کھینچے لئے جاتی ہے۔ عین اس وقت جب میں اپنی سلامتی سے بالکل مایوس ہونے لگا تھا میرے پاؤں خشکی کے ساتھ لگ گئے۔ میں نے جلدی سے سنبھلنے کی کوشش کی۔ ایک بہت بڑی لہر سمندر سے میری طرف کو چلی آرہی تھی۔ مگر میں اس کے آگے آگے دوڑ نکلا۔ میرے آگے سمندر کا پانی کھولتے ہوئے پانی کی طرح جھاگ دار اور سپید تھا۔ مگر میں نتیجہ سے لاپروا آگے ہی آگے دوڑتا گیا لہر مجھ سے تھوڑی دور پیچھے آکر رہ گئی۔ اور میں اس یقین کے ساتھ کہ آخر کار خشکی پر پہنچنے کے قابل ہو گیا ہوں تھوڑی دیر اور آگے دوڑ کر اس مقام کے پاس جہاں پانی آکر رہ جاتا تھا۔ ضعف سے نیم جان خشکی پر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔

جب مجھے ہوش آیا تو کوئی آدمی میرے اوپر جھکا ہوا کھڑا تھا اور کسی کی آواز عنایت آمیز لہجہ میں مجھ کو مخاطب کر رہی تھی۔ گو میں اس آواز کو فوراً ہی نہ پہچان سکا۔ آخر کار جب رفتہ رفتہ میرے دماغی قویٰ بحال ہوئے تو میں نے جانا کہ یہ درازد کی آواز ہے۔ اس کے فوراً بعد میں نے یہ بھی معلوم کیا کہ ایک اور آدمی اس کے پہلو میں میرے اوپر جھکا ہوا کھڑا ہے۔ بعد ازاں معلوم ہوا وہ جہاز ایتھین کا نوجوان خوش پوش خادم تھا۔ لیکن باقی ماندہ ملاح اور افسر... وہ کدھر گئے؟ اور خوشنما بہادر جہاز ایتھین کیا ہوا؟ بڑے افسوس کے ساتھ کانسٹنٹائین درازد نے میرے سوالوں

کے جواب میں بتایا کہ جہاں تک میرا خیال ہے ہم تین آدمی ہی اس بدنصیب جہاز سے بچے ہیں۔ جو ٹکڑے ٹکڑے ہو کر سمندر کی لہروں پر ادھر اُدھر بہتا پھر رہا تھا اور جس کے کچھ تختے کھلے سمندر کی طرف بہہ گئے تھے اور کچھ ساحل کے پاس آ کر جمع ہو گئے تھے۔ اس وقت معلوم ہوا کہ ہم جزیرہ کارسیکا کے ساحل پر پہنچ گئے ہیں۔

میں اُٹھ کر دو زانو ہو گیا اور اس غیبی مدد کے لئے بارگاہ ایزدی میں شکرانہ ادا کیا۔ دراز و اور نوکر نے بھی میری تقلید کی۔ آخر جب ہم دعا سے فارغ ہو چکے، تو اس روشنی کی طرف چلے جو مجھ کو سمندر سے نظر آئی تھی۔ اور جو قریباً پاؤ میل کے فاصلہ پر جھلملا رہی تھی۔ اُس طرف جاتے ہوئے مجھ کو معلوم ہوا کہ نوکر کی جان کانسٹنٹائین نے بچائی تھی۔ چنانچہ جن پُر جوش لفظوں میں یونانی خادم نے اپنے مہربان آقا کا شکریہ ادا کیا میں تازیست ان کو نہ بھولوں گا۔ مگر دراز و خاموش، افسردہ اور غمگین تھا۔ اسے اپنے ملاحوں کی موت کا رنج تھا جن سے اس کو دلی محبت تھی۔ اسے اپنے جہاز کی غرقابی کا بھی کچھ کم افسوس نہ تھا۔ کیونکہ اس پر وہ ہمیشہ فخر و ناز کیا کرتا تھا۔ پھر اس کے علاوہ میں بہ آسانی سمجھ سکتا تھا کہ جہاز کی بربادی سے کپتان دراز و کی امیدوں کو بھاری صدمہ پہنچا ہے کیونکہ وہ آس جو عرصۂ قلیل میں آئندہ گذارہ کے لئے بہت سی دولت جمع کرنے کی اس کو تھی اب بالکل خاک میں مل گئی!

چلتے چلتے ہم ایک چھوٹی سی جھونپڑی کے پاس پہنچ گئے۔ اسی جھونپڑی سے وہ روشنی خارج ہوتی تھی جسے دیکھ کر ہم یہاں تک آئے تھے۔ ایک سن رسیدہ مرد اُس کی بیوی، تین لڑکے اور دو لڑکیاں اس میں رہتی تھیں۔ دروازہ کھٹکھٹانے پر اُسے فوراً کھول دیا گیا۔ اور جب اس گھر کے رہنے والوں نے ہماری حالتِ زار دیکھی یعنی جب ان کی نگاہ ہمارے نچڑتے ہوئے کپڑوں، برہنہ سروں اور بھیگے ہوئے بالوں کی طرف گئی تو وہ فوراً سمجھ گئے کہ ہم کسی تباہ شدہ جہاز سے بچ کر آئے ہیں۔ اس کی مزید تصدیق

ہمارے بیانات سے ہوگئی۔ اور گھر کے لوگوں نے جہاں تک ان کی طاقت میں تھا، ہماری امداد کی۔ ہمارے لئے صاف ستھرے کپڑے مہیا کئے گئے۔ کاشتکار کے تینوں لڑکوں نے اپنا ایک ایک سوٹ ہمیں پہننے کے لئے دیا۔ اور لڑکیاں کھانے کا سامان تیار کرنے میں مشغول ہوئیں۔ اسے کھاکر اور تھوڑی سی گھر کی بنی ہوئی شراب پینے کے بعد ہمارے مُردہ تنوں میں جان آئی۔ تو دراز و نے کاشتکار کو بتایا کہ ہم یونان کے رہنے والے ہیں اور ہمارا جہاز سامانِ تجارت لئے جا رہا تھا۔ اس نے اس کا نام بھی کچھ بتایا جو مجھے اس وقت یاد نہیں رہا۔ لیکن وہ بہرحال ایتھین یا آوٹ سے مختلف تھا۔ بعدازاں ہمیں سونے کے لئے چارپائیاں مہیا کی گئیں۔ اور ہم نے رات کے باقی ماندہ چند گھنٹے بے خبری کی نیند میں گذار لیے۔

دن نکلا تو ناشتہ سے فارغ ہو کر ہم تینوں ساحل کی طرف گئے۔ جہاں ہمارا جہاز ٹوٹا تھا۔ دیکھا تو اس کے لاتعداد ٹکڑے کچھ سطح آب پر تیرتے اور کچھ خشکی پر بکھرے ہوئے پڑے تھے۔ عجیب حسن اتفاق سے جہاز کا وہ ٹکڑا جس پر اس کا نام آوٹ درج تھا انہی ٹکڑیوں میں مل گیا۔ دراز و نے ایک گڑھا کھود کر اس کو اس میں دفن کیا۔ کیونکہ پانی میں پھینک دینے کی صورت میں اس کا پھر کسی مقام پر خشکی پہ پہنچ جانا یقینی تھا۔ جہاز کی ٹوٹی ہوئی لکڑیوں کے علاوہ ہم نے پانچ لاشیں بھی پانی میں تیرتی ہوئی دیکھیں جن کے خط و خال بگڑے اور پیٹ پھولے ہوئے تھے۔ انہی میں ایک نوٹرس کی لاش بھی تھی۔ مگر کوئی قیمتی چیز یعنی کوئی صندوق یا کپڑوں کا بکس یا کوئی اور ایسی ہی چیز خشکی پر پڑی ہوئی نہ پائی گئی۔ اور جس مقام پر جہاز ایتھین زیرِ آب چٹانوں کے ساتھ ٹکرایا تھا وہاں تو اس کی کوئی ایک نشانی بھی نظر نہ آئی۔ دونوں بازو لپیٹے کانسٹنٹائین دراز و غمگین و افسردہ چپ چاپ کھڑا تھا۔ سختی کے آثار اس کے چہرے پر نمودار تھے۔ مگر اس کے ضبط کا یہ عالم تھا کہ آنسو کا ایک قطرہ بھی اس

کی آنکھوں سے نہ گرا۔

خیر ہم نے لاشوں کو یکجا کیا، اور ایک بادبان کا ٹکڑا جو ٹوٹے ہوئے مستول کے ساتھ بہ کر ساحل پہ آ لگا تھا لے کر اس سے ان کو ڈھک دیا۔ وہاں سے کاشتکار کی جھونپڑی کو واپس جاتے ہوئے دراز و نے ہلکی غمزدہ آواز سے کہا، "ہمیں اس جگہ ٹھہر کر ان بدنصیبوں کے آخری مراسم ادا کر دینے چاہئیں۔ اس کے بعد..."

وہ کہتا کہتا رُک گیا گویا نہیں جانتا تھا کہ اس کے بعد اسے کیا کرنا ہوگا۔ اس پر میں نے نازک پیرایہ میں اشارۃً کہا کہ فلارنس کے ایک ساہوکار کے پاس میرا بہت سا روپیہ جمع ہے آپ اس سے حسب ضرورت کام لے سکتے ہیں۔

"میرے عزیز دوست" اس نے جوش سے تھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا "اس عنایت کے لئے میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن فی الحال مجھے روپیہ کی فوری ضرورت درپیش نہیں۔ خوش قسمتی سے حادثہ کے وقت میری جیب میں بہت سا روپیہ موجود تھا اور وہ میری فوری ضرورتوں کے لئے کافی ہوگا۔ لیکن سب سے بڑا خیال مجھے مستقبل کا ہے۔ جس کے متعلق تم میرے خیالات کو بہتر طریقہ پر سمجھ سکتے ہو" یہ کہتے ہوئے اس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور میں جان گیا کہ اس کا دل لیونورا کی طرف سے بے حد فکرمند ہے۔

"خیر آپ کو مایوس نہ ہونا چاہئے" میں نے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا

"آپ کا کہنا صحیح ہے" اس نے جلدی سے کہا۔ "یاس کو دل میں جگہ دینا بزدلوں کا شیوہ ہے۔ اور میں بزدل نہیں ہوں مستقبل کے بارے میں جس طرح ممکن ہوگا میں کوئی صورت پیدا کرنے کی کوشش کروں گا"

اس جگہ میں چند منٹ کے لئے اپنی داستان روک کر یہ بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جزیرہ کا وہ حصہ جس پہ ہم پہنچے، بنجر اور صحرائی تھا۔ صرف اس

جھونپڑی کے نواحات میں چند سو ایکڑ اراضی زیر کاشت تھی اور میرے خیال میں موسمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ قطعہ اراضی کافی زرخیز تھا۔ قریباً ایک میل آگے ایک چھوٹا سا گاؤں آباد نظر آتا تھا جس میں مشکل سے دس بارہ جھونپڑیاں اور درختوں کی چوٹیوں سے اوپر اٹھا ہوا ایک گرجا کا کلس دکھائی دیتا تھا۔ سمت مقابل میں قریباً پون میل کے فاصلہ پر کھنڈرات کا ایک ڈھیر تھا جس کے بارے میں معلوم ہوا کہ یہاں کسی زمانہ میں ایک خانقاہ واقع تھی۔ گرد و نواح میں بہت کم درخت دکھائی دیتے تھے۔ اور جس قدر تھے وہ اس زیر کاشت اراضی میں ہی اُگے ہوئے تھے جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔

ہم جب جھونپڑی میں پہنچے تو کھانا تیار تھا۔ اس سے فارغ ہو کر دراز و نے ان لاشوں کی تدفین کے بارے میں جسے ہم ساحل بحر پر چھوڑ آئے تھے کاشتکار سے مشورہ کیا۔ وہ نیکدل آدمی اسی وقت گاؤں کے پادری کی صلاح لینے چلا گیا اور اس کے تھوڑی دیر بعد پادری ان بدنصیبوں کی لاشوں پر فاتحہ پڑھنے کے لئے آ پہنچا۔ لاشوں کے لئے نہ تابوت مہیا ہو سکتے تھے نہ ان کو حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ دراز و نے صلاح دی کہ ان کو وہیں ساحلی ریت میں دفن کر دینا چاہیئے چنانچہ ہم سب نے مل کر ان لاشوں کو وہیں گڑھے کھود کر ان میں دبا دیا۔

باب ۱۳۳

سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ

گہری شام ہو گئی تھی اور ہم سب کاشتکار کی جھونپڑی میں آگ کے پاس

بیٹھے تھے کہ گفتگو کا رُخ ان کھنڈرات کی طرف پلٹا جن کا ذکر اشارتًا اوپر کیا گیا ہے۔

کاشتکار کہنے لگا: "کسی زمانہ میں یہاں ایک بہت بڑی خانقاہ آباد تھی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ نہ صرف جزیرہ کارسیکا بلکہ سرزمین یورپ میں مشہور تھی۔ لاتعداد اوقاف اس کی ملکیت تھے اور جو راہب اس میں رہتے تھے ان کی طرف سے ہر آنے والے کا جو اس خانقاہ میں شب باش ہوتا پرتپاک خیر مقدم ہوتا تھا۔ یہ خانقاہ اتنی وسیع تھی کہ اگر آپ ان کھنڈرات کے وسط میں کھڑے ہو کر چاروں طرف دیکھیں تو جہاں تک نظر جائے گی وہ سب اس خانقاہ کی ہی املاک ہونگی اس جگہ کا بڑا پادری جسے لارڈ ایبٹ کہتے تھے نہ صرف کلیسائی حلقوں میں خاص اہمیت رکھتا تھا بلکہ اس کا دنیاوی مرتبہ بھی امراء کی طرح بلند تھا اور چونکہ اس زمانہ میں اٹلی فرانس حتیٰ کہ ملک ہسپانیہ کے لوگ بارہا اس جزیرہ پر حملہ آور ہوتے تھے اس لئے لارڈ ایبٹ نے خانقاہ اور اس کے متعلق اراضی کی حفاظت کے لئے بہت سی فوج رکھی ہوئی تھی۔ روایت ہے کہ بارہا اس خانقاہ کے پادریوں نے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے عصا ہاتھ سے رکھ کر تلوار اُٹھائی۔ اور سروں پر کلیسائی ٹوپ کے بدلے جنگی خود اوڑھے محاربات صلیبیہ کے زمانہ میں اس خانقاہ کی طرف سے دوسو آدمیوں کی جماعت سرزمین مقدس میں عیسائی فوجوں کی کمک کے طور پر بھیجی گئی تھی۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہا ہے حتیٰ کہ رچرڈ شیر دل شاہ انگلستان نے سلطان صلاح الدین سے صلح کرلی۔"

"بے شک میں نے بھی اس خانقاہ کا حال کتابوں میں پڑھا ہے۔" میں نے اس پر کہا۔ "بڑی مشہور جگہ تھی۔ مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اتنے وسیع اوقاف کی موجودگی میں وہ تباہ کیونکر ہوگئی؟"

"اس کی داستان لمبی اور دردناک ہے۔" کاشتکار نے کہا۔ "لیکن اگر آپ اس کو سننے سے اُکتا نہ جائیں تو میں اس کے سارے حالات جو میرے سننے میں آئے ہیں آپ کے روبرو بیان کر سکتا ہوں۔"

اس پر میں نے کہا۔ "اُکتانے کا تو ذکر کیا ہم اس داستان کو دلچسپی کے ساتھ سنیں گے۔ آپ شوق سے بیان کریں۔"

اس کے بعد کچھ اور لکڑیاں جلتی آگ میں جھونک دی گئیں۔ شراب کی ایک نئی بوتل مہیا کی گئی۔ اور ہمارے مہماں نواز میزبان نے وہ داستان اس طرح بیان کرنی شروع کی۔

"یوں تو کارسیکا پر بہت سی قومیں حکومت کرتی رہی ہیں تاہم ان سب میں زیادہ جبر و تعدی اہل جنیوا کی طرف سے ہوا تھا جو کسی زمانہ میں اس جزیرہ کے حاکم تھے۔ آپ نے تو سب حال تاریخوں میں پڑھا ہو گا۔ اس لئے یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ کسی زمانہ میں جنیوا کی جمہوریت بحیرۂ روم کی سب سے مشہور بحری طاقت تھی۔ جس نے بارہا ترکی بیڑوں کو بھی نیچا دکھایا۔ کئی سو سال تک جنیوا والے کارسیکا پر حکمراں رہے۔ جس کی خاص وجہ یہ تھی کہ وہ نہ صرف فوجی طاقت خوب رکھتے تھے بلکہ اس جزیرہ کے امیروں کو روپے کا لالچ دے کر اپنے ساتھ ملائے رکھتے تھے۔ یہاں سے قریباً پانچ میل کے فاصلہ پر ایک بہت بڑے قلعہ کے کھنڈرات اب تک موجود ہیں۔ وہ قلعہ کسی زمانہ میں سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ سے عین ملحق تھا۔ اس قلعہ پر کارسیکا کے ایک معزز خاندان مانٹی ڈورو کا قبضہ تھا۔ مانٹی ڈورو کے نواب بڑے طاقتور تھے۔ اور انہوں نے صلیبی جنگوں میں نیز اس سے بیشتر کارسیکا کی جنگوں میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے تھے۔ اب میں آپ کی توجہ سترہویں صدی کے آخری حصہ کی طرف دلاتا ہوں جس زمانہ میں اس قلعہ کا مالک کونٹ آف مانٹی ڈورو نام کا ایک بڑا عیاش اور بدقماش شخص

تھا۔ یہ بات عام طور پر مشہور تھی کہ جینوا والے اس کو مالی مدد دے کر اس کے ذریعہ سے اس جزیرہ پر اقتدار قائم رکھے جاتے ہیں۔ مگر اتنی فضول خرچی خدا نے مانٹی ڈورو کی فطرت میں داخل کی تھی کہ اگر خزانہ قارون بھی اس کو حاصل ہوتا تو اس کا پیٹ نہ بھرتا ہر وقت اس کو روپیہ کی مانگ لگی رہتی تھی اور اس کا معمول تھا کہ راتوں کو اپنے سیاہ کار آدمیوں کی مختصر جماعت لے کر ہمسایوں کی اراضی پر حملہ کرتا اور مال واسباب کی قسم سے جو چیز ہاتھ آتی۔ حتیٰ کہ بھیڑ بکریاں تک بھی اڑا لے جاتا۔ ہمسائے چونکہ ناتواں اور کمزور تھے اس لئے کچھ نہ کر سکتے تھے۔ فقط لارڈ ایبٹ جو سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کا منتظم تھا اس کو ترکی بہ ترکی جواب دیتا۔ چنانچہ جب کبھی کونٹ اپنے آدمیوں کو لے کر خانقاہ پر چڑھائی کرتا تو لارڈ ایبٹ کے آدمی اس کا بزور مقابلہ کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ کونٹ آف مونٹی ڈورو کو لارڈ ایبٹ سے سخت نفرت ہو گئی تھی۔ اور چونکہ وہ انتہائی کینہ پرور، جوشیلا، عیاش اور اوباش آدمی تھا اس لئے اس نے اپنے جی میں عہد کر لیا کہ جس طرح بن آئے گی خانقاہ کے لاٹ پادری کو نیچا دکھا کے چھوڑوں گا۔"

"آپ کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ شخص مونٹی ڈورو بڑا ہی موذی اور ناپاک تھا۔" میں نے اس پر کہا۔

"دیکھئے داناؤں کا قول ہے۔" کاشتکار نے جواب دیا۔ "کہ ابلیس لعین بھی اتنا بدسیرت نہیں جتنا اس کو ظاہر کیا جاتا ہے مگر کونٹ آف مونٹی ڈورو کی جتنی برائی کی جائے کم ہے۔ محض اس کی اپنی شرمناک حرکتوں کی وجہ سے اس کی نوجوان اور حسین بیوی قبل از وقت مری۔ اور اس کا اکلوتا بیٹا انیس ۱۹ سال کی عمر میں باپ کی بدافعالیوں سے اتنا برگشتہ خاطر ہوا اور اس نے اس کے جور وجفا کو یہاں تک ناقابل برداشت پایا کہ ایک رات چپ چاپ قلعہ سے رخصت ہو گیا۔ اور پھر معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کہاں ہے کدھر گیا۔ مگر اس کے متعلق میں آگے چل کر تفصیلات بیان کروں گا۔ فی الحال مجھ کو سلسلہ

داستان جاری رکھنا چاہیئے ''۔

اس قدر حال بیان کرنے کے بعد ہمارے میزبان نے تھوڑی سی شراب پی کر اپنا حافظہ تیز کیا اور اس کے بعد سلسلہ داستان جاری رکھ کر کہنے لگا۔

''میں پیشتر بیان کر چکا ہوں کہ کونٹ آف مونٹی ڈورو کو سینٹ بار تھولومیو کی خانقاہ کے لاٹ پادری اور اس کی جمعیت سے سخت نفرت تھی۔ اس زمانہ میں حکام تنگ دست تھے۔ کیونکہ جینوا کی جمہوریت کا چراغ ٹمٹمانے لگا تھا اور وہ لوگ اپنی سلب ہوتی ہوئی طاقت برقرار رکھنے کے لئے جزیرہ کے امراء کو گاہ بگاہ روپیہ کی معقول رقمیں پیش کرتے رہنا ضرور سمجھتے۔ تاکہ اس ذریعہ سے وہ ان کی حامی و مددگار رہیں۔ اس زمانہ تک جس کا میں ذکر کر رہا ہوں یعنی سنہ ۱۶۹۷ء تک عبادت گاہوں پر کوئی ٹیکس نہ تھا۔ جینوا والے ڈرتے تھے کہ اگر ہم نے جزیرہ کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی کی تو جو لوگ پہلے ہی ان سے نالاں و بیزار تھے زیادہ بگڑ جائیں گے۔ دوسری بات یہ بھی تھی کہ خود اہلِ جینوا رومن کیتھولک کے پیرو تھے۔ اس لئے باقی ہر چیز پر ٹیکس لگاتے ہوئے وہ ان خانقاہوں پر جو اُن کے اپنے مذہب کی یادگار تھیں محصول لگانے کی جرأت نہ کر سکتے تھے۔ غرض یہ صورت معاملات کی تھی کہ کونٹ آف مونٹی ڈورو نے ایک نئی تجویز سوچی جس سے سرکاری خزانہ بھی پُر ہو سکتا تھا۔ اور وہ بدلہ بھی جو وہ عرصہ دراز سے سینٹ بار تھولومیو کے ساکنوں سے لینا چاہتا تھا بسہولت لیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے جینوی حکام کو نہ صرف جزیرہ کی عبادت گاہوں پر ٹیکس لگانے بلکہ ان ٹیکسوں کی نوعیت متفرق اور وسیع کرنے کا بھی مشورہ دیا۔ اس نے کہا کہ جس خانقاہ میں جتنے زیادہ آدمی رہتے ہوں اس پر اتنا ہی زیادہ ٹیکس لگایا جائے۔ ایسا کرتے ہوئے اس کی جائداد کا حساب بھی مدنظر رکھا جائے اور جو زر نقد یا سامان چاندی یا سونے کا اس جگہ موجود ہو اس کو بھی قابلِ محصول تصور کیا جائے۔ کونٹ آف مونٹی ڈورو

جو کینہ پروری اور عیاری میں اپنا ثانی نہ رکھتا تھا. بخوبی جانتا تھا کہ اس ذریعہ سے سینٹ بار تھولومیو کی خانقاہ پر سب سے زیادہ بوجھ پڑے گا اور اس طرح میری عداوت پوری ہو جائے گی. جنیوی حکام نے جزیرہ کے اکابر و اعیان سے مشورہ لیا تو سب نے رضامندی ظاہر کی خصوصًا اس لئے کہ انہی لوگوں کو اُن کے جداگانہ حلقوں کے محصولات کا اسیسر اور معتمد مقرر کیا گیا تھا۔ اب کونٹ آف مونٹی ڈورو کی دلی امید بر آئی۔ وہ خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔ اجیشیو سے جو اس جزیرہ کا صدر مقام ہے اپنے قلعہ میں واپس آیا تو اس کا دماغ عرش بریں پر پہنچا ہوا تھا اتنے میں نئے محصولات کی اطلاع خانقاہ والوں کو بھی پہنچ چکی تھی۔ چنانچہ لاٹ پادری اور دوسرے تہمت ایک مشورتی کونسل کی صورت میں جمع ہو کر سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیئے. مخفی نہ رہے کہ خانقاہ والوں کے پاس زرنقد کے علاوہ بے شمار سونے اور چاندی کے قیمتی برتن موجود تھے۔ حتیٰ کہ عام روایت تھی کہ شاہانِ یورپ میں کسی کے پاس نہ اتنی دولت ہے اور نہ ایسے قیمتی برتن جو اس خانقاہ میں موجود ہیں. اوقات کی آمدنی وسیع تھی. اراضی زرخیز اور کاشتکار خوشحال تھے لاٹ پادری اور اس کے نائب تہمتوں کو یہ سوچ کر سخت صدمہ ہوا کہ اتنا بھاری محصول جو صحیح معنوں میں لوٹ تھی، اُن پر عائد ہونے والا ہے۔ اُن کو جائز ٹیکس ادا کرنے میں کسی حال میں انکار نہ تھا. مگر وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ نئے محصولات سراسر ناجائز اور رعایا پر بار ہیں۔ اور ان کا بڑا حصّہ گورنمنٹ کے نام پر حاصل کرنے کے بعد ہمارے مسلمہ دشمن کونٹ آف مونٹی ڈورو کے پاس جائے گا . . ."

"پھر آخر کار اُن لوگوں نے کیا فیصلہ کیا؟" میں نے اس حکایت سے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"جب انہوں نے دیکھا کہ بچاؤ کی کوئی صورت ممکن نہیں اور نہ مقابلہ کا امکان

باقی ہے تو انہوں نے ایک خاص ترکیب سوچی۔ اس میں شک نہیں ان کے پاس کونٹ آف مونٹی ڈورنہ کی زبردستی کا مقابلہ کرنے کے لیے کافی سپاہ موجود تھی۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ خوب جانتے تھے کہ اگر اس موقعہ پر ہماری طرف سے مقابلہ کی کوشش کی گئی تو کونٹ اپنی امداد کو جنیوی فوجیں بلا لے گا۔ اور اتنی بڑی جمعیت کا مقابلہ بہرحال غیر ممکن ہوگا۔ بس آخری فیصلہ جو کیا گیا یہ تھا کہ محصول کی ادائیگی تو کی جائے مگر ایک حد خاص تک۔"

"معاف کیجئے میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا" یمانے اس نئے نقرہ سے متعجب ہو کر کہا۔

"دیکھئے میں سب حال عرض کرتا ہوں۔" کاشتکار نے جواب دیا۔ "انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ ٹیکس جہاں تک ممکن ہوگا کم مقدار میں ادا کریں گے۔ اس مطلب کے لیے انہوں نے اپنے خاص خاص مزارعین کو جمع کیا۔ اور ان سب کے لگان گھٹا دیئے۔ اس طرح ان کی اپنی آمدنی بھی کم ہو گئی۔ پھر جو زائد مکانات تھے وہ سب گروا دیئے۔ اس طرح ان کی عمارت کا رقبہ محدود ہو گیا۔ تیسری بات انہوں نے یہ کی کہ وہ سونے چاندی کے برتن جو اُن کے پاس صدیوں سے چلے آتے تھے، سب کو گلوا کر دھات کی اینٹیں بنوا لیں اور صرف ایک چیز باقی رہنے دی یعنی وہ مقدس برتن جو اصطباغ کے لئے گرجا میں رکھا رہتا ہے۔ یہ سب کچھ کرنے کے بعد وہ اطمینان کے ساتھ کونٹ ڈی مونٹی ڈورو کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ آخرکار ایک دن وہ بھی آ پہنچا۔ اس نے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ خانقاہ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جسے فوراً کھول دیا گیا اور راہبوں نے سرد مہری سے اس کا خیر مقدم کیا۔ کونٹ اپنے ساتھ ایک محاسب لیتا آیا تھا جس نے عمارت کا موجودہ حدود اربعہ بیان کیا۔ اور بتایا کہ اس کے خاص خاص حصے حال ہی میں گرا دیئے گئے ہیں۔ اس سے کونٹ

کو بھاری صدمہ ہوا۔ خیر اس نے لگان کا کاغذ مانگا اس کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جائداد کی آمدنی پہلے سے نصف رہ گئی ہے۔ اس سے وہ اور زیادہ جھلّا گیا۔ مگر جب اس کو معلوم ہوا کہ سیم و زر کے جتنے برتن خانقاہ میں موجود تھے وہ معہ چند ایک کے، جو عبادت گاہ میں رکھے رہتے تھے غائب کر دیئے گئے ہیں۔ تو اس کی جھنجھلاہٹ کی کوئی انتہا باقی نہ رہی۔ جوش میں بھر کر اٹھا اور پُرشور آواز سے کہنے لگا "یہ صریحاً دھوکا دہی اور جعل سازی ہے میں اس خانقاہ کا ہر ایک حصہ کھُدوا کر یہ برتن تلاش کراؤں گا اور اگر ان کو گلوا دیا گیا ہے تو سونے چاندی کی ڈلیوں پر محصول لے کر جاؤں گا" لیکن جب کونٹ کے آدمی تلاش کرنے چلے تو نہ برتن مل سکے اور نہ سونے چاندی کی اینٹیں۔ کونٹ کے غصہ کا کیا ٹھکانا تھا۔ اس نے حالتِ جوش میں قابلِ احترام اسقف کے منہ پر تھپڑ مارا اور اُسے تخت سے کھینچ کر نیچے گرا دیا۔ لارڈ ایبٹ لہولہان فرش زمین سے اُٹھا اور بددعا دے کر کونٹ کو ذلت سے باہر کر دیا۔ اس کے بعد ایک بڑا ہیبت ناک نظارہ دیکھنے میں آیا۔ کونٹ نے پٹکے سے تلوار سونت لی۔ اور اسقف اعظم کے سر پر مار کر اسے ہلاک کر دیا۔ سارے رہبنت اکٹھے ہو گئے۔ سب کے چہروں پر سراسیمگی اور پریشانی برستی تھی۔ اور ہر شخص مونٹی ڈورو کو بددعائیں دیتا تھا۔ لیکن کونٹ کی حالت یہ تھی کہ اپنے کئے ہوئے فعل پر متاسف ہونے کی بجائے اس نے اس بنا پر کہ ادائے محصول سے انکار اور وصول کنندوں کا مقابلہ کیا گیا ہے لوٹ کی کھُلی اجازت دے دی۔ جھنیوں کو عمارت سے نکال دیا گیا۔ جو قیمتی سامان تھا ضبط ہوا۔ اور خانقاہ کی عمارت میں آگ لگا دی گئی۔ مگر اس سینہ زوری کے باوجود نہ وہ سونے چاندی کے برتن دستیاب ہوئے نہ اُن کی بنی ہوئی اینٹیں۔ جس وقت خانقاہ کی عمارت سے شعلے اُٹھنے شروع ہوئے تو کل مزارع اور کاشتکار جمع ہو گئے اور انہوں نے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر کونٹ آف مونٹی ڈورو اور اس کی جمعیت کا

مقابلہ کیا لیکن شکست فاش کھائی۔ اور بے شمار آدمی ہلاک ہوئے۔ اس کے
بعد کونٹ کے آدمیوں نے اس زرخیز زمین کو تاراج کیا۔ گھر کے گھر جلا دئے اور
جن مکانات سے تھوڑی دیر پہلے خوشی کے قہقہے بلند ہوتے تھے۔ وہاں آن کی آن
میں اُلّو بولنے لگا۔ بہت سے بدنصیب موسم سرما کی شدت کو ناقابلِ برداشت
پاکر مر گئے۔ کچھ نامعلوم اطراف کو فرار ہوئے۔ ان کے ریوڑ اور گلّے ضبط کر لئے
گئے اور سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ سے ملحق جس قدر اراضی تھی سب ویران
کردی گئی۔ کچھ لوگ جو اِن مصیبتوں سے زندہ بچ رہے وہ جزیرہ کے اور اور حصّوں
میں جا بسے۔ غریب راہبوں نے دوسری عبادت گاہوں میں پناہ لی اور ان میں سے
بعض ملک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ یہ اراضی جو اب میرے پاس ہے اس زمانہ میں
میرے ایک بزرگ کے پاس تھی۔ وہ چونکہ سن رسیدہ آدمی تھا اور لڑائی جھگڑوں
سے ہمیشہ الگ رہتا تھا اس لئے وہ تو کسی نہ کسی طرح بچ گیا تاہم کونٹ کے لشکر
نے اس کی زمین بھی تاراج کردی۔ وہ لوگ اس کے مویشی ہنکا کر لے گئے اور وہ بدنصیب
اسی غم کی بیماری سے مر گیا۔ بعد ازاں اس کے بیٹے نے محنتِ شاقہ سے اس گھر کی
تباہ شدہ جائداد کی اصلاح کی۔ اس کے چند سال بعد کونٹ آف مونٹی ڈورو بھی
ہلاک ہوا۔ ایک روز اس کا گھوڑا بے قابو ہو کر بھاگ نکلا اور سوار سمیت بلندی سے
گہرائی میں اگرا جس سے دونوں ہلاک ہو گئے۔ ان کی کچلی ہوئی لاشیں بعد ازاں ساحلِ
بحر کے پاس پائی گئیں۔ کونٹ کا بیٹا پہلے ہی کسی طرف کو رخصت ہو گیا تھا۔ وہ
باپ کے مرنے پر بھی واپس نہ آیا۔ قلعہ اور زمین کا وارث کون بنتا؟ ہوتے ہوتے کونٹ
کا خطاب بالکل مٹ گیا۔ قلعہ کی دیواریں گرنی شروع ہو گئیں۔ حتّٰی کہ اب کونٹ آف
مونٹی ڈورو کی وسیع اراضی متفرق آدمیوں کے قبضہ میں آچکی ہے۔ روایت مشہور
ہے گو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں کہ اس کے کچھ عرصہ بعد نوجوان کونٹ یعنی مونٹی

ڈورو کا بیٹا جو عدم پتہ ہوا تھا ان اطراف میں پھرتے دیکھا گیا۔ مگر کوئی تحقیق نہ کر سکا کہ آیا وہ درحقیقت کونٹ کا بیٹا تھا یا کوئی اور آدمی ؟ اس نے کچھ حالات بھی اِدھر اُدھر پھر کے دریافت کئے۔ اور اس کے بعد اس آدمی کی طرح جو اپنے باپ کے گناہوں کی بھیانک فہرست کو دیکھ کر دہشت زدہ ہو' دوبارہ کسی غیر ملک کو چلا گیا۔ بظاہر وہ اس خطاب کو قبول کرنے سے ہچکچاتا تھا جس میں خونی جھلک آمیز تھی۔ ایک ایسے نالائق آدمی کا بیٹا کہلانے کے مقابلہ میں اس کو غربت و افلاس کی زندگی قابل ترجیح معلوم ہوئی۔ اور وہ جدھر سے آیا تھا اسی طرف واپس چلا گیا۔"

"مگر ان سونے چاندی کی اینٹوں کا کیا حشر ہوا جو برتنوں کو گلا کر تیار کی گئی تھیں؟" میں نے پوچھا۔

"اُن کا حال پھر کسی کے سننے میں نہیں آیا!" کاشتکار نے جواب دیا۔ "روایتیں بہت سی مشہور ہیں مگر ان کی اصل حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ خانقاہ کے لاٹ پادری نے وہ اینٹیں کسی خفیہ مقام پہ دبوا دی تھیں جس کا راز اس کے ساتھ ہی ضائع ہو گیا۔ کچھ اور لوگ کہتے تھے کہ سارا سونا چاندی اور خانقاہ کی باقی قیمتی چیزیں ایک جہاز پہ لدوا کر اٹلی بھیج دی گئیں۔ اور راہبوں کا اپنا ارادہ وہاں جا کر ایک اور عبادت گاہ قائم کرنے اور اس طرح جنیوی حکام اور کونٹ آف مونٹی ڈورو کے دوسرے مظالم سے محفوظ رہنے کا تھا۔ فی الحقیقت خیال کیا جاتا ہے کہ راہبوں میں سے بعض جن کا عہد شباب تھا روانہ بھی ہو گئے اور جو خزانہ اس ملک میں بھیجا جا چکا تھا اس پر قبضہ کر کے وہاں ایک نیا معبد قائم کر لیا۔ اور جو لوگ سن رسیدہ تھے وہ کارسیکا کی دوسری عبادت گاہوں میں پناہ گزیں ہوئے مگر یہ کہنا سخت مشکل ہے کہ ان میں سے کون سی روایت صحیح ہے اور کون سی غلط۔

ہاں اتنا معلوم ہے کہ اس سانحہ کے بعد مختلف اوقات میں بہت سے لوگ سینٹ بارتھولومیو کے کھنڈروں کو اس خیال سے کھودنے کے لئے آئے کہ وہ دفینہ جو موجود تھا شاید مل سکے۔ خدا معلوم ان کوششوں میں کسی خوش نصیب کو کامیابی ہوئی یا نہیں لیکن اگر ہوئی تو اس کا حال کسی پر ظاہر نہ ہو سکا۔"

"میری اپنی رائے یہ ہے" میں نے اس موقعہ پر کہا "کہ راہبوں نے خانقاہ کی ساری دولت کسی غیر ملک کو روانہ کر دی۔ اور یہ صحیح خیال ہو گا کہ اس روپیہ کی مدد سے کم عمر راہبوں نے نئی خانقاہ آباد کی۔ مگر یہ تو فرمائیے کونٹ آف مونٹی ڈوردو کے جانشیں کا حال اس کے بعد بھی معلوم ہو سکا یا نہیں؟"

"نہ بالکل نہیں۔"

"گویا وہ جائداد جو اس خطاب سے ملحق تھی تب سے لاوارث چلی آتی ہے۔" میں نے کہا "میرے خیال میں یہی وجہ ہو گی کہ جزیرہ کا یہ حصہ غیر آباد اور ویران ہے۔ اور آبادی کا نشان صرف آپ کی جھونپڑی اور اس گاؤں کی صورت میں نظر آتا ہے جو یہاں سے تھوڑے فاصلہ پر واقع ہے۔"

"آپ کا فرمانا صحیح ہے" کاشتکار نے تسلیم کیا "کونٹ کی اراضی اتنی مدت بلا کاشت رہی کہ اب اس کو آباد کرنا بھی کارے دارد۔ ممکن تھا زمانہ گذرنے پر کچھ لوگ اس کے مختلف حصوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ شاید آگے چل کر کوئی دعوے دار پیدا ہو جائے۔ کسی کو اپنا روپیہ خطرہ میں ڈالنے کی ہمت نہ ہو سکی۔ اگر آپ اور آپ کے ساتھی کچھ روز یہاں قیام کریں۔ تو میں بڑی خوشی سے آپ کو خانقاہ اور قلعہ کے کھنڈرات دکھلانے لے جا سکتا ہوں۔"

"میں اس کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ میرے دوست ..." اور یہ کہتے ہوئے میں نے درازو کی طرف دیکھا۔

"میرا ارادہ کل صبح رخصت ہو جانے کا تھا" کانسٹنٹائن درازو نے کہا "تاہم میں اپنے عزیز دوست کی خاطر ٹھہر جاؤں گا۔ کل ہم ان کھنڈرات کی سیر کرنے چلیں گے۔ اور اس کے بعد پرسوں رخصت ہو جائیں گے"۔

یہاں پر یہ گفتگو ختم ہو گئی۔ مگر میں اپنے کمرہ میں جا کر سونے سے پہلے بڑی دیر تک ان ساری تفصیلات پر غور کرتا رہا۔

دوسرے دن صبح کو ناشتہ سے فارغ ہو کر میں نے درازو اور نوکر کو ساتھ لیا اور ہم تینوں کھنڈرات دیکھنے چلے۔ کاشتکار نے ہمارے ساتھ چلنے کا وعدہ تو کیا تھا مگر اسے کوئی خاص کام پیش آ گیا اس لئے اس نے کہا کہ میں اپنی جگہ اپنے بیٹے کو بھیجنے کے لئے تیار ہوں۔ ہم نے اس خیال سے انکار کر دیا کہ لڑکوں کو مختلف کام کرنے ہوں گے۔ اور ہم ان کے کاموں میں حائج نہ ہونا چاہتے تھے اس کے علاوہ کھنڈرات کا فاصلہ بہت زیادہ نہ تھا۔ نہ ہمیں کسی رہبر کی ضرورت تھی۔ پس ہم تینوں ہی اس طرف کو چل دیئے۔

دس منٹ کے عرصہ میں ہم ان کھنڈروں کے پاس جا پہنچے۔ قریباً نصف ایکڑ اراضی پر جابجا اینٹ پتھروں کے ڈھیر تھے جن پر امتداد زمانہ سے لمبی گھاس اور خودرو پودے اُگ گئے تھے۔ کہیں کہیں شکستہ دیواریں اب تک کھڑی تھیں گرجا کا مشرقی حصہ خاصی اچھی حالت میں محفوظ تھا۔ اور ہم نے اس کے آثار سے معلوم کیا کہ یہ عمارت کسی زمانہ میں صنعت کا بے نظیر نمونہ ہو گی۔ مجھے ہمیشہ سے پرانے کھنڈروں سے بہت دلچسپی رہی ہے مگر میں نے دیکھا ہے کہ جو تعریف کھنڈروں کی پہلے سننے میں آتی ہے وہ حقیقت میں دیکھی نہیں جاتی۔ جس سے دیکھنے والوں کو ضرور مایوس ہونا پڑتا ہے۔ موقعہ پر جا کر دیکھا جاتا ہے کہ یا تو کہنے والے نے یا کتاب کے مصنف نے اپنے بیان میں ضرورت سے زیادہ مبالغہ آرائی

کی تھی چنانچہ ایسی ہی مایوسی مجھے ان کھنڈروں کو دیکھ کر ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ لمبی گھاس میں ادھر اُدھر پھرنے کے بعد ہم مشکل سے دو تین ایسے مقامات کا اندازہ کر سکے جہاں کسی زمانہ میں اس مشہور و معروف خانقاہ کے کمرے واقع تھے۔

اس کے باوجود میری اپنی حالت میں تخیّل اس شکستہ عمارت کی بگڑی ہوئی حالت کا نقشہ پیش کرنے میں کافی مدد دیتا رہا۔ میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ ایک بہت وسیع گرجا کے اندر کھڑا ہوں۔ اور اونچے اونچے ستون جس کی چھت کو سہارا دیئے ہوئے ہیں اور جابجا رنگدار شیشہ کی کھڑکیاں لگی ہیں۔ مجھے وہ معبد بھی نظر آیا جس پر چڑھنے کے لئے سنگ مرمر کی خوشنما سیڑھیاں بنی تھیں اور میں نے دیکھا کہ اس خانقاہ کے پجاری لمبی عبائیں پہنے عبادت میں مشغول ہیں۔ ایک اور مقام پر جہاں شکستہ دیواریں کھڑی تھیں مجھے اس مقام کا نقشہ دکھائی دیا جہاں اس خانقاہ کے رہنے والے بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ ایک ٹوٹی ہوئی کوٹھڑی بھی مجھے دکھائی دی جس میں ایک پادری اپنے جسم کو گناہوں کی آلائش سے صاف کرنے کے لئے سینہ کوبی اور تازیانہ زنی کر رہا تھا۔ کسی قدر فاصلہ پر مجھے ایک حجرہ کے آثار دکھائی دیئے جو قبرستان سے ملحق تھا۔ عالم خیال میں میں نے دیکھا کہ اس کے ایک طرف اونچی دیوار ہے اور دوسری جانب متعدد ستون چھت کو سہارا دینے کے لئے کھڑے ہیں۔ فرش بھاری پتھروں کا بنا ہوا ہے۔ مجھے اس حالت میں دو تین سیاہ پوش صورتیں بھی نظر آئیں (جو درحقیقت میرے واہمہ کی پیدا کردہ تھیں) جن کے چہرے کپڑوں میں کسی قدر ڈھکے ہوئے تھے۔ اور یہ لوگ اس حجرہ کے ایک گوشہ میں بیٹھے تسبیح پھیرنے میں مشغول تھے۔ ان کھنڈروں کے ایک حصہ میں ٹوٹے

ہوئے اصطبل کے آثار نظر آئے جہاں کسی زمانہ میں پختہ فرش ہوتا تھا، لیکن اب اس پر خودرو جھاڑیاں اس کثرت سے اُگی ہوئی تھیں، کہ فرش کی صحیح حالت پہچاننا غیر ممکن تھا۔ میرے جوش میں آئے ہوئے تخیّل نے دیکھا کہ کچھ لوگ اس خانقاہ کے لاٹ پادری کو سہارا دے کر اس کی حلیم خچر پر سوار کرنے میں مشغول ہیں اور ایک وردی پوش نوکر ادب سے گردن جھکائے چاندی کے تھال پر پیالے میں کوئی چیز لیئے کھڑا ہے۔ تاکہ پادری صاحب باہر جانے سے پیشتر تھوڑی سی شراب چکھ کر فرحت حاصل کر سکیں۔ مختصر یہ کہ وہ سب نظارے جو کسی زمانے میں جب یہ خانقاہ آباد تھی دیکھے جاتے ہوں گے۔ مجھ کو ان کھنڈروں میں کھڑے ہو کر محض اپنے تخیّل کی مدد سے دکھائی دیئے۔

اس جگہ میں یہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ دراز دگو میرے ساتھ یہاں تک چلا آیا تھا۔ تاہم اس کی طبیعت بدستور افسردہ اور غمگین تھی۔ بے شک ایک روز پہلے اس نے بڑے زور سے یہ بات کہی تھی کہ میں افسردگی کو دل میں جگہ نہ دوں گا تاہم جو سانحہ اس کو پیش آیا وہ ایسا نہ تھا کہ اس کی طبیعت پر اثر انداز ہوئے بغیر رہتا۔ میری طرح اس نے بھی کاشتکار کی کہانی گو سُنی تھی۔ تاہم بغیر کسی دلچسپی کے، کیونکہ نہ اس نے اس حکایت کے بارے میں کوئی سوال پوچھا تھا اور نہ واقعات پر کسی طرح کی رائے زنی کی تھی۔ چنانچہ اب میرے ساتھ اپنے وفادار خادم کو لئے وہ سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کے کھنڈروں سے گذرتا ہوا بدستور افسردہ و غمگین تھا۔ یقیناً اس کے خیالات کی رَو بہت دُور پہنچی ہوئی تھی۔ جب کبھی میں کسی چیز کی طرف اس کی توجہ دلاتا تو وہ اس طرح چونکتا گویا حالتِ خواب سے یکایک بیدار ہوا ہے۔ اور گو وہ میری باتوں سے دلچسپی ظاہر کرتا تھا۔ تاہم میرے لئے یہ سمجھنا دشوار نہ تھا کہ واقعہ میں اس کو ان باتوں سے کوئی حقیقی دلچسپی

نہیں ہے۔ غرض میں اپنے جی میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ ایک رات رات کے عرصہ میں اس کی حالت میں عظیم تغیر واقع ہو گیا ہے۔ اس کا جہاز غرقاب ہوا۔ ملاح مارے گئے اور گھر تک کا کوئی وسیلہ باقی نہیں رہا حتیٰ کہ اب وہ دلیر، جری اور اولوالعزم سردار جو کسی رکاوٹ کو ناقابلِ مغلوب تصور نہ کرتا تھا۔ حزن و یاس کی تصویر بنا ایک اجنبی کی حیثیت میں اس جزیرہ میں پھرتا تھا۔ نہ کوئی تجویز مستقبل کے بارے میں اس کے ذہن میں آتی تھی نہ یہی اس کو معلوم تھا کہ وہ پھر کب اور کیونکر اپنی پیاری بیوی زارا سے مل سکے گا۔ خود میں نے بھی اس سے کسی طرح کے سوالات پوچھنا غیر مناسب سمجھا۔ کیونکہ اس طرح کی باتوں سے اس کے جی کو رنج ہی پہنچ سکتا تھا۔ بہر حال اس کی حالت قابلِ رحم تھی اور میں تہ دل سے اس کے ساتھ ہمدردی کرتا تھا۔ اس کا نوکر بھی مالک کی حالت دیکھ کر افسردہ و غمگین تھا مگر اس کی حالت میں یہ اختلاف ضرور دیکھا گیا کہ وہ ان کھنڈروں کی ہر ایک چیز سے گہری دلچسپی لے رہا تھا۔

خیر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے قریباً ایک گھنٹہ اس شاندار عمارت کے شکستہ آثار کی دیکھ بھال کرنے کے بعد ہم اس طرف کو جا رہے تھے جدھر میں نے اندازہ سے معلوم کیا تھا کہ کسی زمانہ میں اس خانقاہ کا قبرستان واقع ہوگا۔ ہم تینوں تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے چپ چاپ چلے جاتے تھے کہ ناگاہ میرے پاؤں کے عین نیچے زمین اندر کو دھس گئی میں ایک گڑھے میں گر پڑا۔ اور تھوڑی دیر کے لئے اپنے ساتھیوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو گیا۔ مبادا اس کا مطلب یہ سمجھا جائے، کہ میں کسی گہرے گڑھے میں گرا تھا۔ یہ واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ گہرائی جس میں میں گرا واقعہ میں بہت زیادہ نہ تھی۔ تاہم اس کے چاروں طرف اونچی اونچی گھاس جو قریباً ہماری کمر تک پہنچتی تھی اُگی ہوئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ صرف ایک گز کی گہرائی تک گرنے سے میری صورت دونوں ساتھیوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو گئی

مجھے غائب پاکر وہ دونوں حالتِ اضطراب میں دوڑتے دوڑتے اس مقام کی طرف آئے مگر یہ دیکھ کر ان کا اطمینان ہوگیا کہ کوئی شدید حادثہ پیش نہیں آیا - میری ٹانگیں کسی قدر چھل گئی تھیں - اور بدن کو صدمہ بھی پہنچا تھا مگر ان دو باتوں کے علاوہ کوئی غیر معمولی چوٹ مجھ کو نہ آئی تھی۔

"میرے خیال میں اس جگہ کسی کی قبر ہوگی" میں نے گڑھے سے نکلتے ہوئے کہا "کیونکہ اگر میرا اندازہ بالکل ہی غلط نہیں تو یہ مقام مجھ کو اس خانقاہ کے راہبوں کا قبرستان معلوم ہوتا ہے"

یہ کہتے ہوئے میں نے ٹھوس زمین پر کھڑے ہوکر دوبارہ اس مقام کی طرف دیکھا اور اس وقت معلوم ہوا کہ اس کے اندر چند ٹوٹی ہوئی سیڑھیاں بنی ہیں - زیادہ غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہ شگاف جو میرے گرنے سے پیدا ہوا - قریباً ڈھائی فٹ مربع اور چوکور تھا - اس سے مجھے بڑی حیرت ہوئی اور میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ شاید لکڑی یا پتھر کا بنا ہوا کوئی چور دروازہ اس جگہ چھپا ہوا تھا - جو میرا بوجھ پڑنے سے کھل گیا - اور یہی باعث میرے گرنے کا ہوا - سیڑھیوں کے متعلق جو اندازہ میں نے قائم کیا - اس کی بھی مابعد کے معائنہ سے پوری تصدیق ہوگئی۔

میں نے اس کا ذکر دراز و اور اس کے نوکر سے بھی کیا اور بعد ازاں نیچے جھک کر گڑھے کے اندر ہاتھ ڈالا - لکڑی اور پتھر کے چند ٹکڑے میرے ہاتھ آئے اور اسو قت میں نے دیکھا کہ لکڑی کے ٹکڑے کے ساتھ لوہے کے قبضے لگے ہوئے تھے جنہیں امتدادِ زمانہ نے زنگ لگاکے بالکل کمزور بنا دیا تھا۔

معلوم ہوتا ہے یہ کسی طرح کا چور دروازہ تھا جس کو چھپانے کے لئے قصداً مٹی بچھا دی گئی تھی" میں نے کہا" لیکن سوال یہ ہے کہ یہ دروازہ کس مقام کی طرف لے جاتا ہے - یقیناً اس کے اندر کسی کی قبر نہیں ہوسکتی - کیونکہ کوئی چھوٹے سے

چھوٹا تابوت بھی اس کی راہ سے گذر نہیں سکتا۔ میرے عزیز دوست درازو" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "کیا تعجب ہے کہ تقدیر ہمیں اس مقام کی طرف لے آئی ہو۔ جہاں اس تاریخی خانقاہ کا خزانہ دفن تھا"۔

"معاف کیجئے میرا یہ خیال نہیں"۔ درازو نے خشک لہجہ میں جواب دیا۔ "جس تقدیر نے میرے عالی شان جہاز ابتھین کو غرق کیا اور میرے بہادر ملاحوں کو موت کا نشانہ بنایا وہ کیا اب اتنی رحمدل ہو گئی ہو گی کہ ہمیں اس خزانہ کے پاس لے آئے؟"

"خیر صاحب اس گڑھے کے اندر خانقاہ کا دفینہ ہو یا نہ ہو" میں نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا۔ "اس میں شک نہیں کہ دریافت عجیب ہے اور چونکہ فی الحال اور کوئی کام ہم کو درپیش نہیں اس لئے کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ ہم ایک آدھ گھنٹہ ان اسرار کی دیکھ بھال میں صرف کریں؟"

یہ کہتے ہوئے میں پھر اس گڑھے میں اتر کر جہاں تک ممکن تھا دونوں ہاتھوں کی مدد سے گری ہوئی مٹی نکالنے لگا جیسا میں نے بیان کیا ہے گڑھے کے نیچے کچھ سیڑھیاں دکھائی دیتی تھیں مگر ان پر اس قدر مٹی گری ہوئی تھی کہ ان کا بالائی حصہ بمشکل نظر آتا تھا۔ دس منٹ سے زیادہ عرصہ تک میں اس کوشش میں مشغول رہا۔ لیکن بہت کم مٹی صاف ہو سکی اور اس کے بعد یکایک کسی چیز کے تہ خانہ کے اندر گرنے کے باعث بہت سی مٹی نیچے گری۔ اور میرے چاروں طرف گرد وغبار کا بادل سا چھا گیا۔ پتھروں اور مٹی کے ڈھیلوں کے سیڑھیوں سے لگ کر کسی زیریں مقام کی طرف گرنے کی آواز سنائی دی۔ اور جب آخر کار گرد وغبار دور ہوا تو میں نے دیکھا کہ واقعی جس مقام پر میں بیٹھا ہوں اس کے نیچے کسی تہ خانہ میں اترنے کا راستہ موجود ہے۔

نوجوان خادم تو پہلے ہی اس کارروائی کو گہری دلچسپی سے دیکھتا رہا تھا

مگر اب درازو نے بھی اس سے دلچسپی لینی شروع کی۔ اس کو مخاطب کر کے میں نے کہا۔

"اس مقام کے نیچے کوئی تہ خانہ ضرور ہے گو میں نہیں جانتا کہ اس کے اندر کیا ہے۔ کیا خانقاہ کا خزانہ اس میں دفن ہے یا کسی کی لاش؟"

شگاف کو اور زیادہ غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ اس کا دہانہ کچھ اور بھی چوڑا کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ لکڑی کے چند نوکدار ٹکڑوں کی مدد سے جو میرے ہاتھ آ گئے تھے میں نے اس شگاف کو چوڑا کرنا شروع کیا حتیٰ کہ وہ اتنا فراخ ہو گیا کہ ہم میں سے کوئی ایک آدمی بڑی آسانی سے اس کے اندر اتر سکتا تھا۔ لیکن تہ خانہ کے اندر گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اس لئے میں اس ڈر سے اندر جاتا ہچکچاتا تھا کہ ممکن ہے اس کے اندر کوئی اندھا کنواں یا باولی ہو اور بے تحاشا اندر جانے سے کوئی حادثہ پیش آئے۔ روشنی حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ اس لئے کچھ عرصہ ہم لوگ شش و پنج میں رہے کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ مگر اس کے بعد دفعتاً یہ نیا خیال میرے دل میں پیدا ہوا، کہ آدمی کی آنکھ میں قدرت نے یہ عجیب تاثیر رکھی ہے کہ روشنی اور اندھیرے دونوں کو دیکھنے کی خوگر ہو سکتی ہے۔ اور چونکہ میں نے ہی اس تہ خانہ کو دیکھنے کی تحریک کی تھی، پس میں پیچھے ہٹ کر بزدل کہلانا پسند نہ کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ گو درازو نے آگے آگے اترنے کی خواہش ظاہر کی۔ تاہم میں نے اسے روکا۔ اور سب سے پہلے خود تہ خانہ میں اُترنے پر آمادہ ہوا۔

میں نے ایک لمبی سی کھانچ ہاتھ میں لی اور اس کو اندھوں کی طرح ٹیکتا چلنے لگا تاکہ ایک تو اس کا سہارا حاصل رہے دوسرے یہ بھی معلوم ہو جائے کہ سیڑھیاں کس جگہ پہنچکر ختم ہوتی ہیں۔ اور ان کے خاتمہ کے آگے خشکی ہے یا پانی۔ اس طرح ساری احتیاطیں عمل میں لانے کے بعد میں نے سیڑھیاں گن گن کر اُترنا شروع کیا۔ کوئی بارہ سیڑھیاں اترنے کے بعد میں دو یا تین منٹ کے لئے اس خیال سے ٹھہر گیا کہ نظر

اندھیرے میں دیکھنے کے لائق ہو جائے۔ اس وقت معلوم ہوا کہ ایک کافی چوڑا زمین دوز کمرہ ہے۔ قریباً سولہ فٹ مربع۔ اور اس کے ایک جانب ایک کالی سی چیز پختہ قبر سے ملتی جلتی بنی ہے۔ لاٹھی جو میرے ہاتھ میں تھی اس کے ذریعہ سے معلوم ہو گیا کہ نیچے خشک زمین ہے۔ چنانچہ میں آخری سیڑھی سے اُتر کر اس مقام کی طرف چلا۔ جہاں وہ کالی سی چیز نظر آتی تھی۔ معلوم ہوا کہ کالے سنگ مرمر کی ایک چھوٹی سی قبر ہے جس کی لمبائی چھ فٹ اور اونچائی تین فٹ کے قریب تھی۔

یہ معلوم کرنے کے بعد میں پیچھے مڑا۔ اور اپنے ساتھیوں کو ان حالات سے مطلع کیا اس پر دراز و بھی نیچے اُترا مگر اس نے ذکر کو اس خیال سے تہ خانہ کے باہر ہی کھڑے رہنے دیا کہ مبادا کوئی آدمی ادھر آنکلے۔ دراز و کے آنے تک میری آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کی اچھی طرح خوگر ہو گئی تھیں۔ اور گو بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ وہ تعویذ کسی معمولی قبر کا ہے جس میں اس خانقاہ کے رہنے والے کسی بزرگ کا مدفن ہے۔ تاہم تھوڑی دیر کے بعد یہ خیال بے اختیار میرے دل میں پیدا ہوتا کہ ممکن ہے اس کے نیچے کوئی اور ہی چیز پوشیدہ ہو۔

"دیکھئے یہ ایک قبر ہے۔" میں نے دراز و کی رائے معلوم کرنے کی نیت سے کہا۔

"میرے خیال میں سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کے کسی راہب کی لاش اس میں دفن ہو گی۔" اس نے جواب دیا۔ "اور اگر واقعی ایسا ہے تو پھر سمجھنا چاہیئے کہ ہماری ساری محنت اکارت گئی۔ اور کوئی خاص چیز دستیاب نہ ہو سکی۔"

"خیر میں نے تو شروع میں ہی آپ سے کہہ دیا تھا" میں نے ہنستے ہوئے کہا "کہ میں کسی دفینہ کی امید پر اس جگہ نہیں آیا۔ اس کے باوجود" میں نے گہری سنجیدگی سے کہا "اور بڑی امر واقعہ ہے کہ میں اس تربت کو کسی لاش کا مدفن نہیں سمجھتا۔"

"کیا واقعی!" دراز و نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ اور میں نے اندازہ سے معلوم

کیا کہ امید اور جوش کی تھرتھری اس کے لہجہ میں پائی جاتی تھی "کیا آپ کی رائے میں..."

"میں نے فی الحال کوئی خاص رائے اس معاملہ کی نسبت قائم نہیں کی" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "تاہم میرا اندازہ یہ کہتا ہے کہ اس قبر کی تیاری کا اصلی مطلب کسی لاش کا مدفن بنانا نہیں تھا۔ اس لئے کہ اول تو اس تہ خانہ کا دہانہ اتنا تنگ ہے جس کی راہ سے کسی لاش کا اُتارا جانا دشوار ہے۔ دوسرے اس خانقاہ کے متعلق بعض خاص مقامات ضرور ایسے ہوں گے جن میں اس کے اکابر کی لاشیں دفن کی جاتی ہوں۔ پس قبرستان کے اندر ایک تہ خانہ بنانے اور اس پر چور دروازہ لگانے کا کیا مطلب؟ علاوہ بریں یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ یہ تہ خانہ مدت دراز سے اسی طرح بند کا بند پڑا تھا۔ کبھی کوئی آدمی اس کے اندر نہیں اترا۔ اور آج بھی محض حسن اتفاق سے ہمیں اس کا حال معلوم ہو گیا... نہیں میرے دوست اگر یہ اس خانقاہ کے کسی بزرگ کا مزار ہوتا تو اسے ہرگز اس احتیاط کے ساتھ چھپایا نہ جاتا۔"

"آپ کا خیال صحیح معلوم ہوتا ہے" درازو نے آخر کار کہا "کیا تعجب کہ وہ حکایت جو کاشتکار نے کل رات ہم سے بیان کی تھی صحیح ہو اور یہ مقام..."

"مجھے اس حکایت کی درستی پر کبھی شک نہ ہوا تھا" میں نے کہا "لیکن ساتھ ہی میرا خیال تھا کہ جو حضرات اس خانقاہ میں رہا کرتے تھے وہ روانہ ہوتے وقت سارا قیمتی سامان اپنے ساتھ لے گئے۔ لیکن مقابلہ میں یہ بھی ممکن ہے کہ اس دفینہ کا حال چونکہ صرف اس جگہ کے لاٹ پادری کو معلوم تھا اور اس کی موت اچانک واقع ہوئی تھی اس لئے وہ راز اس کے ساتھ ہی قبر میں دفن ہو گیا ہو۔"

"کیا آپ کے کہنے کا یہ مطلب ہے" درازو نے اب جوش سے تھرائی ہوئی آواز میں پوچھا "کہ ممکن ہے یہ جگہ..."

"میرے عزیز دوست" میں نے جواب دیا "جوش میں آنے کا موقعہ نہیں اور

نہ یہ ایسا وقت ہے کہ میں اس معاملہ کی نسبت کوئی اس قسم کی رائے ظاہر کروں، جس کی ممکن ہے بعد ازاں تردید ہو جائے۔ مناسب یہ ہے کہ ہم اس مرمری قبر کا بغور معائنہ کریں اور اگر کوئی اس قسم کا ذریعہ نظر آئے ...“

اس سے پہلے کہ میں فقرہ ختم کر سکتا درازو اس بہت بڑے پتھر کے ایک سرے کے پاس کھڑا ہو گیا جو اس قبر نما تعویذ پہ لگا ہوا تھا۔ اور میں نے اس کے دوسری جانب جگہ لی۔ مل کر ہم دونوں نے اس پتھر کو ہلانے یا ادھر اُدھر ہٹانے کی بے حد کوشش کی مگر کامیابی حاصل نہ کر سکے۔

”کاش ہمارے پاس روشنی ہوتی“ درازو نے آہ بھر کر کہا۔ ”کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ ہم کسی بہانہ سے ...“

”واپس جا کر روشنی لانے کا انتظام کریں۔ یہ آپ کا مطلب ہے؟“ میں نے درازو کا فقرہ مکمل کرتے ہوئے کہا اور پھر خود ہی اس کا جواب دے کر ”نہیں فی الحال یہ ایک غیر ممکن سی بات ہے ... لیکن آہ! یہ کیا چیز ہے؟ لوہے کا بنا ہوا ایک لٹو جس کے نیچے شاید کوئی خفیہ کمانی چھپی ہو؟“

جس چیز کو دیکھ کر کلمۂ حیرت میرے منہ سے نکلا وہ درحقیقت آہنی لٹو کی قسم سے کوئی چیز تھی۔ پتھر کی سطح سے اونچی اُٹھی ہوئی نہیں۔ بلکہ ایک کھوکھلے مقام کے اندر گھسی ہوئی۔ میں نے جس وقت پتھر کو ناقابلِ جنبش پا کر اپنا ہاتھ پیچھے ہٹایا، تو وہ اتفاقاً اس لٹو کے ساتھ جا لگا۔ اب میں نے اسے اندر کی طرف دبانے کی کوشش کی مگر بے سود۔ پھر اسے باہر کی طرف کھینچا اور ادھر اُدھر گھمایا مگر اس سے بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ اس کے باوجود میرے لئے اس یقین کو دل سے خارج کرنا غیر ممکن تھا کہ یہ لٹو کی شکل کی چیز بغیر کسی مطلب کے نہیں لگائی گئی۔ اور عنقریب ہم اس ذریعہ سے کوئی بالکل ہی نئی اور عجیب بات دریافت کر سکیں گے۔

اتنے میں دراز دو بھی میرے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اندھیرے میں ٹٹول کر اس لٹو کو چھوا۔ اور کئی کئی طریقوں پر اسے حرکت دینے کی کوشش کی۔ جب وہ اس کام میں مشغول تھا میں نے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جہاں تک ممکن تھا اس مقام کی بناوٹ دیکھنے کی کوشش کی۔ اس وقت معلوم ہوا کہ اسی طرح کا ایک اور لٹو دوسری جانب بھی لگا ہے۔ جب میں نے اس جگہ کے باقی حصّوں کو زیادہ غور کے ساتھ دیکھا تو اس طرح کے دو لٹو اور بھی مجھے دکھائی دیئے۔ گویا چاروں طرف چار لٹو لگے ہوئے تھے۔ ان کا حال دراز دو سے بیان کرتے ہوئے میں نے کہا "جہاں تک میرا خیال ہے ان لٹوؤں کو زیادہ تعداد میں صرف اس لئے لگایا گیا ہے کہ دیکھنے والا سمجھے وہ محض آرائش کے لئے لگے ہیں۔ حالانکہ میرا اپنا جی یہ کہتا ہے کہ انہی چاروں لٹوؤں میں سے کسی ایک میں اس تربت کے کھولنے کا راز پوشیدہ ہے... آہ دیکھیے میرا خیال صحیح نکلا!"

الفاظ میرے منہ سے نکلے ہی تھے کہ لٹوؤں میں سے ایک ہاتھ لگانے سے ڈھیلا معلوم ہوا۔ میں نے اسے اندر کی طرف دھکیلا پھر باہر کی طرف کھینچا۔ مگر جب اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا تو پھر اسے ایک طرف کو گھمایا۔ اس آخری کوشش میں مجھے کامیابی حاصل ہوئی۔ یعنی نہ لٹو ایک طرف کو گھومنے لگا۔ گو اس چیز کی طرح جو زنگ آلود ہو اس کے گھمانے میں بہت سی محنت صرف کرنی پڑی۔ خیر جوں جوں میں نے اس کو گھمایا اس کا پیچ ڈھیلا ہوتا گیا حتیٰ کہ آخر کار وہ لٹو بالکل میرے ہاتھ میں آ گیا اور اس وقت میں نے معلوم کیا کہ قریباً ایک انچ لمبی لوہے کی کیل پتھر کے اندر لگی ہے جس کے اوپر یہ لٹو جما ہوا تھا۔ اب میں نے اس کیل کو ادھر ادھر ہلانے یا اندر کی طرف دبانے کی کوشش کی۔ مگر اس میں مجھے بالکل کامیابی حاصل نہ ہوئی وہ کیل اپنی جگہ بالکل بے حرکت رہی۔

میں نے جب درازو سے اس کا ذکر کیا تو وہ کہنے لگا: "میری اپنی رائے میں یہ لٹو محض سجاوٹ کے لئے لگے ہیں۔ باقی زنگ کی وجہ سے ہلائے نہیں جا سکے۔ ایک کو آپ نے حسن اتفاق سے گھما کر نکال لیا ہے مگر اس سے عملی طور پر کوئی فائدہ حاصل ہوتا نظر نہیں آتا۔"

"شاید آپ ہی کا خیال صحیح ہو" میں نے جواب دیا: "لیکن میرا اس بارے میں آپ سے اختلاف ہے۔"

اس جگہ سے ہٹ کر میں بالمقابل اس سنگی لحد کے دوسری لگے ہوئے لٹو کی طرف گیا۔ اور کئی منٹ تک اس کے ہلانے کی کوشش کرتا رہا۔ آخری مرتبہ میں اپنی کوششوں کو بے سود پا کر اس لٹو کو زور سے اپنی طرف کھینچ رہا تھا کہ ناگاہ وہ چھوٹ کر میرے ہاتھ میں آ گیا۔ اور میں اپنے ہی زور سے پیچھے کی طرف گر پڑا اس کے ساتھ ہی کسی آہنی سلاخ کے پتھر سے ٹکرانے کی آواز سنائی دی۔ آخر کار جب میں اٹھ کر اس معمے کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ ایک لمبی سلاخ اس لٹو کے ساتھ سنگی تربت سے باہر نکل آئی ہے۔

"اوہ کیا آپ کو چوٹ تو نہیں آئی؟" درازو نے جلدی سے پاس آ کر کہا۔

"نہیں میں ہر طرح اچھا ہوں" میں نے جواب دیا: "لیکن میرا دل یہ کہتا ہے کہ وہ راز جس کی ہم کو تلاش تھی اب عنقریب حل ہو جائے گا۔"

اس کے بعد رفتہ رفتہ میں نے سب حال درازو کو سمجھایا۔ دراصل یہ لمبی سلاخ اس سنگی تعویذ کے آر پار لگی تھی۔ اس کے ایک جانب وہ لٹو تھا جس کے ذریعہ سے میں اسے کھینچنے میں کامیاب ہوا۔ اور دوسرے سرے پر وہ دوسرا لٹو جسے میں نے پیشتر ڈھیلا کر کے اتارا تھا اپنی پہلی کوشش میں میں صرف اس لئے اس سلاخ کو اپنی طرف کھینچنے میں ناکام رہا تھا کہ وہ لٹو جو دوسری طرف لگا ہوا تھا اسے ہلنے

نہ دیتا تھا۔ ورنہ حقیقت میں کام کا لٹو یہی تھا۔ اور باقی تین جو مختلف اطراف میں لگے ہوئے تھے محض زیبائش کے خیال سے یا اس لئے لگائے گئے تھے کہ دیکھنے والا مغالطہ میں پڑ جائے۔

خیر اس منزل پر پہنچ کر میں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش شروع کی کہ سلاخ کے باہر نکل آنے سے عملی فائدہ کیا ہوگا؟ سب سے پہلے ہم نے اس چپٹے پتھر کو۔ جو قبر کے اوپر لگا تھا جنبش دینے کی کوشش کی۔ مگر اس کو ہلانے میں اب بھی کامیابی حاصل نہ کر سکے۔

"اچھا، اب یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا اس قبر کا وہ حصّہ جس میں یہ لٹو لگا تھا ہل سکتا ہے یا نہیں" میں نے کہا "میرا اپنا خیال یہ ہے کہ اس لٹو دار سلاخ کو لگانے کا مطلب یہی تھا کہ اس قبر کا وہ حصہ اپنی جگہ سے نہ ہلے!"

میری درخواست پر دراز نے مدد دینی شروع کی۔ چنانچہ ہماری مشترکہ کوششوں سے پتھر کا وہ ٹکڑا جس کے بیچ میں یہ سلاخ لگی ہوئی تھی باہر نکل کر بھاری آواز کے ساتھ تہ خانہ کے گیلے فرش پر آ رہا۔ دراز کے منہ سے خوشی کی دبی ہوئی چیخ نکلی۔ مگر میری اپنی حالت عجیب تھی۔ یہ یقین میرے دل میں جاگزیں ہو چکا تھا کہ کوئی غیر معمولی اہمیت کی دریافت عنقریب عمل میں آیا چاہتی ہے۔ اس خیال سے مجھے اپنے دماغ میں چکر آتا معلوم ہوا۔ دراز کے منہ سے نکلی ہوئی مدھم چیخ اس بات کی علامت تھی کہ وہ خود بھی مسرت و امید محسوس کرنے لگا ہے۔

"خیر اب دیکھئے کہ اس کے اندر کیا ہے" دفعتًہ اس نے کہا "کچھ عرصہ پیشتر میں اپنی جمعیت کا سردار تھا مگر اس مہم کی سرکردگی کا فخر چونکہ آپ کو حاصل ہے اس لئے آپ ہی اس سوراخ میں ہاتھ ڈالنے کی ابتدا کریں۔"

میں نے تعمیل کی اور اس چھوٹے سوراخ میں جو پتھر کے گر جانے سے پیدا ہوا

تھا ہاتھ ڈالا۔ اس وقت جو چیز مجھے اپنے ہاتھ سے لگتی محسوس ہوئی اس نے ناقابلِ بیان مسرت کی تیز لہر میرے بدن میں پیدا کر دی۔ کیونکہ اس چیز کی بناوٹ اور اس کی ساخت اور اس کا بوجھ ساری باتیں اس بات کی دلیل تھیں کہ جو اندازہ میں نے قائم کیا تھا آخرکار صحیح نکلا۔ اس وقت اتنی عظیم خوشی میرے دل کو ہوئی کہ تھوڑی دیر کے لئے میں ایک لفظ تک منہ سے نہ کہہ سکا۔

"دراز و میرے دوست" آخرکار میں نے اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ "جوش میں آنے کا مقام نہیں۔ لیکن اس دریافت کے بعد میں کہہ سکتا ہوں کہ آدمیوں کی جانوں کے نقصان سے قطع نظر آپ کے جہاز کی پوری تلافی ہو گئی میرے دوست اب تم اس سے دس ہزار گنا زیادہ دولت مند بن سکو گے جتنا تم خواب میں کبھی بن سکتے تھے۔"

"ولمٹ میرے عزیز" دراز و نے جوش سے تھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "مجھ کو اگر اس دریافت سے کوئی خوشی ہے تو محض اپنی لیونورا کی خاطر ہے ..."

اتنا کہہ کر وہ برادرانہ محبت کے ساتھ مجھ سے لپٹ گیا۔ اور میرے شانہ پر سر رکھ کر زار زار رونے لگا۔

باب ۱۳۴

کونٹ آف مونٹی ڈورو

سلسلہ داستان جاری رکھنے سے پیشتر میں اس قبر کی تفصیل بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ جو آخرکار دفینہ سے پُر ثابت ہوئی۔ یہ بات تو پہلے ہی واضح

کی جا چکی ہے کہ وہ لٹو دار سلاخ جسے میں آخر کار باہر کھینچ لانے میں کامیاب ہوا۔ لمبائی میں اس کے ایک سے دوسرے سرے تک جاتی تھی۔ پھر قبر کا وہ حصہ جس میں سے لوہے کی سلاخ گذرتی تھی سنگ مرمر کے ایک بڑے ٹکڑے کا بنا ہوا تھا جو سلاخ نکل آنے کے بعد ڈھیلا ہو کر خود بخود نیچے کی طرف کھل گیا۔ بعد کے حالات سے معلوم ہوا کہ بڑا پتھر جو اس قبر کے اوپر رکھا ہوا تھا اس کی اندرونی سطح پر لوہے کے تین کنڈے لگے تھے۔ اور انہی کے بیچ میں ہو کر وہ لوہے کی سلاخ گذرتی تھی۔ چنانچہ جس وقت یہ پتھر اپنی جگہ پر رکھ دیا جائے اور وہ سلاخ اندر کی طرف لگے ہوئے آہنی حلقوں سے گذرے۔ نیز جب اس کے سرے پر لگا ہوا دوسرا لٹو کس دیا جائے تو پھر اس پتھر کو ہلانا یا سلاخ کو باہر نکالنا کسی ناواقف حال آدمی کے لئے عملی طور پر ناممکن تھا۔ میرے خیال میں یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ قبر کے اطراف میں جو دو دو لٹو اور موجود تھے وہ محض زیبائش کے خیال سے یا اُس آدمی کے لئے جو اُسے کھولنے کی کوشش کرے مغالطہ پیدا کرنے کو لگائے گئے تھے اس سے یہ ظاہر کرنا مطلوب تھا کہ ان لٹوؤں میں سے کوئی اس راز سے تعلق نہیں رکھتا جس سے واقف ہونا اس جگہ کو کھولنے میں مدد دیتا تھا۔

قبر کو کھول کر دیکھنے پر معلوم ہوا کہ اس کے اندر بہت سی چاندی کی سلاخیں اور تھوڑی سی مقدار سونے کی اینٹوں کی دفن تھی۔ ان کے علاوہ بڑے بڑے پتھر کے بنے ہوئے برتن سونے چاندی کے سکوں سے بھرے ہوئے موجود تھے۔ ایک پانچواں برتن مقابلتاً چھوٹا اور بھی تھا جس میں بیش قیمت جواہرات محفوظ تھے مثلاً سونے کی بنی ہوئی زنجیریں ہیروں سے جڑی ہوئی انگوٹھیاں اور ایسی ہی کئی چیزیں جن کی قیمت کا صحیح اندازہ اوقاتِ فرصت ہی میں بہتر ہو سکتا تھا۔ ہمارا تیسرا ساتھی یعنی وہ نوکر جو درازو کا ہم جماعت تھا اب تک تہ خانہ کے باہر کھڑا پہرہ دے

رہا تھا۔ اب اس کو بھی اس قیمتی راز کی دریافت سے آگاہ کیا گیا۔ یہ بیان کرنا لاحاصل ہے کہ اس اطلاع کو پاکر اس کو بھی بے حد خوشی ہوئی۔ لیکن مبادا یہ سمجھا جائے کہ وہ خود اس دولت میں حصہ لینے کے خیال سے خوش تھا۔ میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس کی خوشی سب سے زیادہ اپنے آقا کپتان درازو اور اس سے دوسرے درجہ پر میری وجہ سے تھی۔ یعنی وہ اس خیال سے خوش تھا کہ اتنی بڑی دولت ہم دونوں کو مل گئی۔ اپنے فائدہ کا خیال اسے قطعاً نہ تھا۔ اس بے چارے کو لیونورا کی ذات یا اس سے عشق کا حال تو بالکل معلوم نہ تھا۔ جو درازو کو اس خاتون سے تھا۔ نہ وہ ان کی شادی کے واقعہ سے ہی خبردار تھا۔ پس اس کو جس بات سے خوشی حاصل ہوئی یہ تھی کہ اس کے آقا کو جہاز اچھین کی غرقابی سے جو بھاری نقصان پہنچا تھا اس کی اس ذریعہ سے بوجہ احسن تلافی ہو جائے گی۔ میری وجہ سے یوں اس کو مسرت تھی کہ رفتہ رفتہ جہاز پر رہتے ہوئے اس کو مجھ سے ایک طرح کا اُنس ہو گیا تھا۔ مختصر یہ کہ جتنی خوشی اس دریافت سے میرے یا کانسٹنٹائین درازو کے دل کو ہوئی تھی اتنی ہی یا اس سے بھی زیادہ اس اطلاع کو پاکر نوکر کے دل کو ہوئی۔ میں بجائے خود بہت مسرور تھا لیکن سچ پوچھئے تو میری خوشی اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ درازو اور اس کے نوکر کے لئے تھی۔ کیونکہ میں نے شروع میں ہی اس بات کا فیصلہ کر لیا تھا کہ اس دولت کی تقسیم کس طریقہ پر ہونی چاہیئے۔ فی الحال یہ جاننا سخت مشکل تھا کہ اس دفینہ کی صحیح قیمت کیا ہوگی۔ تاہم میرا اندازہ تھا کہ وہ پچاس ساٹھ ہزار پونڈ سے کم کا نہ ہوگا۔ اور بہت ممکن ہے کہ اس سے بھی زیادہ کا ہو۔ بڑی دیر تک ہم اس دریافت کی خوشی میں کسی معاملہ پر سنجیدگی سے غور نہ کر سکے۔ آخر بڑی دیر کے بعد جب ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا جوش کم ہوا۔ تو میں نے کانسٹنٹائین درازو کو مخاطب کر کے کہا۔

"میرے خیال میں اب آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ کیوں میں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ اس معاملہ کی نسبت کسی قسم کی اطلاع ہمیں اپنے میزبان کاشتکار کو نہ دینی چاہیئے۔ اس مطلب یہ نہیں کہ مجھے اس شخص سے کوئی بدگمانی ہے۔ بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ کوئی راز تبھی تک محفوظ رہ سکتا ہے جب تک وہ ایک حلقۂ محدود کے اندر بند اگر اس کا علم کاشتکار کو ہو گیا ہوتا تو نہ معلوم یہ خبر کہاں سے کہاں پہنچتی۔ پھر یا تو حکام اس دولت پر قبضہ کرنے کی فکر کرتے۔ یا سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کے مجاوروں کے نام لیوا جو دوسرے ملکوں میں بستے ہیں اور جن کا درحقیقت اس دولت پر کوئی حق نہیں، دعوے دار بن کر کھڑے ہو جاتے۔ اور اب جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں اس کو غور کے ساتھ سنئے۔ بڑی ضرورت اس خزانہ کو انتہائی احتیاط کے ساتھ یہاں سے نکال کر لے جانے کی ہے اور میں خوشی سے آپ لوگوں کو اس کام میں مدد دوں گا۔ گو میرا اپنا اس پر ذرا بھی حق نہیں ہے۔ میں یہ دولت آپ دونوں کی ملکیت سمجھتا ہوں۔ اور اگر میرا اس میں کوئی حصہ تھا بھی تو وہ میں نے خوشی سے آپ لوگوں کو دے دیا ہے۔"

"نہیں۔ یہ غیر ممکن ہے" دراز دستے پر جوش لہجہ میں کہا۔ "ہم کیا اتنے ہی خود غرض ہیں کہ آپ کی فیاضی سے ناجائز فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں؟ اگر آپ اس دولت میں حصہ لینا منظور نہیں کرتے، تو بلا سے۔ ہر ایک چیز کو یہیں پڑا رہنے دیا جائے ..."

"خیر اس کے متعلق ہم عنقریب فیصلہ کریں گے" میں نے اپنے دوست کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اس اثنا میں ہمیں اس خزانہ کو بحفاظت چھپانے کی فکر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس کو یہاں سے نکال کر لے جانے کا عمل تو وقت لے گا۔"

درازو نے اس مشورہ کی اہمیت کو تسلیم کیا اور تھوڑی دیر صلاح و مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ سامان کو فی الحال وہیں رہنے دیا جائے۔ البتہ جاتے وقت ہم اس تہ خانہ کا منہ اس طریقہ پر بند کر دیں کہ اگر کوئی آدمی اس طرف سے گذرے تو اس کے دل میں کسی طرح کا شبہ پیدا نہ ہو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ایک بہت بڑا پتھر اٹھا کر ہم نے اوپر کا دہانہ بند کر دیا۔ پھر کچھ مٹی اس پر ڈال کر پیروں سے دبا دی اور ٹوٹے ہوئے پتھر ادھر اُدھر سے اٹھا کے اس طرح اس پر جمع کر دیئے کہ کسی کو اس جگہ کے کھودے جانے کے متعلق شبہ پیدا نہ ہو سکتا تھا۔

اس سے فارغ ہو کر ہم اس مقام سے رخصت ہوئے۔ مگر اتنی خوشی ہمارے دلوں کو تھی کہ پاؤں کہیں کے کہیں پڑتے تھے۔ اور کانسٹنٹائین درازو اور نوکر کی آنکھوں میں تو کچھ ایسی چمک پیدا ہو رہی تھی کہ بمجبوری مجھے کہنا پڑا آپ لوگ ضبط سے کام لیں ورنہ مجھے ڈر ہے کہ اس راز کو جسے چھپانے کی اتنی کوشش کی گئی ہے۔ آپ کی نگاہیں ظاہر کر دیں گی۔

"میری رائے میں بہتر ہوگا کہ ہم لوگ سیر کرتے ہوئے مونٹی ڈورو کے منہدم قلعہ تک ہو آئیں۔" درازو نے صلاح دی۔ "جب ہم آج صبح جھونپڑی سے چلنے لگے تو ہم نے اپنے میزبان سے بیان کیا تھا کہ ہم قلعہ کے کھنڈر دیکھنے جائیں گے۔ پس اگر ہم یہیں سے واپس لوٹ گئے تو کاشتکار کے دل کو شک ہوگا۔ اس کے علاوہ تھوڑی دیر ادھر اُدھر پھرنے سے ہمیں تبادلۂ خیالات کا موقعہ بھی مل جائے گا۔ اور دلوں کا جوش بھی جو چہروں سے ظاہر ہوتا ہے ٹھنڈا پڑ جائے گا۔"

"تو آیئے اس طرف کو چلیں۔" میں نے کہا۔ "وہ مقام یہاں سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے لیکن ہمارے لئے یہ فاصلہ کچھ زیادہ نہیں۔"

مونٹی ڈورو کے تباہ شدہ قلعہ کی طرف جاتے ہوئے میں نے پھر اسی مضمون

کو تازہ کیا جس کا اثر ہم سب کے دلوں پہ طاری تھا۔

"میرے عزیز دوست" میں نے درازو سے مخاطب ہو کر کہا "میں نے اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ اس دولت میں قطعاً حصہ نہ لوں گا۔۔۔ ٹھہریے آپ میرا قطع کلام نہ کیجئے۔ بلکہ جو کچھ میں کہتا ہوں اس کو غور کے ساتھ سنیئے۔ میرے پاس فوری ضرورتوں کے لئے کافی روپیہ موجود ہے اور اس سے چند ماہ کا گزارہ بخوبی چل جائے گا۔ اس کے بعد آئندہ نومبر میں میری قسمت کا آخری فیصلہ ہونا ہے۔ اس وقت یا تو مجھے وہ خوشی حاصل ہو گی جس کے سامنے دولت کی مسرت کوئی چیز نہیں۔ یا مجھے اس غمگینی کا شکار بننا پڑے گا۔ جسے دولت کم نہیں کر سکتی۔ اس کے باوجود دونوں حالتیں پیش نظر رکھتے ہوئے میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ مجھے ہر لحاظ سے کامیابی کی امید ہے اور ناکامی کا اندیشہ بالکل نہیں۔ لیکن دونوں حالتوں میں مجھ کو روپیہ کی حاجت نہیں ہے۔ کیونکہ میں آپ کے اصرار پر اس دولت کا کچھ حصہ لے بھی لوں تو سر میتھیو سیبلیٹن کو جب اس کا علم ہو گا تو وہ مجھے اس کو پاس نہ پھٹکنے دے گا۔ بلکہ میرا اپنا خیال یہ ہے کہ اس دولت کے ہوتے ہوئے مجھے اپنی کامیابی کی اتنی امید نہ ہو گی جتنی اس کے بغیر اب ہے۔"

"گویا آپ کی رائے میں" درازو نے پر خیال انداز سے کہا "اس دولت پر قبضہ کرنا خلاف اخلاق فعل ہے؟"

"ٹھہریئے میں اپنی رائے کو پوری طرح واضح کر دینا چاہتا ہوں۔" میں نے جواب دیا "اس میں شک نہیں صحیح معنوں میں یہ فعل خلاف اخلاق ہے۔ کیونکہ دنیا کے سب ملکوں کا دستور ہے کہ دفینہ، پانے والوں کو نہیں ملتا۔ وہ یا تو اصلی وارثوں کے پاس جاتا ہے یا بحق سرکار ضبط کر لیا جاتا ہے۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے کیا حالات پیش آمدہ میں ہمیں اس پر قبضہ کرنا چاہیئے یا نہیں؟ اپنے بارے میں میں کہہ سکتا ہوں، کہ نہ فی الحال مجھے اس دولت کی حاجت ہے اور نہ خواہش۔ اس لئے میں اس فعل کو خلاف

اخلاق جانتا ہو اس میں حصہ لینا نہیں چاہتا لیکن مقابلہ میں آپ کی حالت جُدا ہے۔ ایمان کی پوچھیئے تو میں کوئی زبردست پابند اخلاق یا اصول خاص پر چلنے والا آدمی نہیں ہوں۔ پس میں اگر آپ کو بیش بہا دولت سے دست بردار ہونے کا مشورہ دوں تو میری طرف سے یہ کوری بناوٹ میں داخل ہوگا۔ جائز اور اصولی طور پر یہ دولت اسی کی ہونی چاہیئے جو اسے پائے۔ مگر قانون اس حقیقت کو نہیں مانتا اس لئے اس دولت کا مالک قانوناً کوئی اور ہی آدمی سمجھا جائے گا۔ تاہم ساری باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھ کو یہ بیان کرنے میں تامل نہیں ہے کہ اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو ضرور اس پر قبضہ کر لیتا۔ یعنی اس فعل کو ناجائز سمجھتے ہوئے بھی مجھے اس پر قبضہ کرنے سے تامل نہ ہوتا۔"

دراز و میرے اس بیان کو گہری توجہ سے سنتا رہا۔ اس کے بعد تھوڑی دیر ہم چپ چاپ آگے کو چلتے گئے۔ بظاہر وہ کسی گہری سوچ میں پڑا ہوا تھا۔ آخر کار اس نے کہا "میرے عزیز دوست ولمٹ۔ زیادہ نہیں تو آپ کو اپنے حصہ کی دولت ضرور لے لینی چاہیئے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ اندازہ کے مطابق اس دفینہ کی مالیت ساٹھ ہزار پونڈ سے کم نہ ہوگی۔ کیا آپ بغیر سوچے سمجھے اس سے دست بردار ہونا چاہتے ہیں؟ رہ گیا یہ سوال کہ سر میتھیو ہیسلیٹن اس کے بارے میں کیا خیال کریں گے۔ تو اس کی حاجت ہی کیا ہے کہ ان کو واقف حال ہونے کا موقعہ دیا جائے؟ آپ اپنے حصہ کی چیزوں کو فروخت کر کے زر نقد حاصل کر سکتے ہیں۔ اور آپ کو اختیار ہے کہ وہ روپیہ خواہ کسی غیر ملک میں جمع کرا دیں یا اسی ملک میں رہنے دیں اور بوقت ضرورت اس سے کام لیں۔"

مونٹی ڈھروو کے قلعہ کی طرف جاتے ہوئے ہم اس سوال پر بڑی دیر تک بحث کرتے رہے مگر میں نہیں چاہتا کہ ان سب دلیلوں کو جو دراز و کی طرف سے

پیش ہوئیں۔ یا جن کو میں نے خود اپنی طرف سے پیش کیا تفصیل کے ساتھ بیان کروں کیونکہ اس سے ناظرین کی دلچسپی میں فرق آنے کا احتمال ہے۔ مختصر یہ کہ قلعہ کے کھنڈروں تک پہنچنے کے وقت تک ہم اس بارے میں کوئی فیصلہ کن رائے قائم نہ کر سکے۔ ایک طرف میں اس بات پر زور دے رہا تھا کہ اپنے حصہ کی دولت نہ لوں گا۔ مقابلہ میں دراز دکو اصرار تھا کہ آپ ضرور ایسا کریں کیونکہ وہ آپ کا حق ہے

"خیر فی الحال ہمیں اس بحث کو ترک کر دینا چاہیئے" میں نے کھنڈروں کے پاس پہنچ کر آخر کار کہا" سر دست ہمیں عہد گذشتہ کی اس مشہور یادگار کی عظمت کے نشانات دیکھنے ہیں۔ اس کے بعد جیسا ہوگا دیکھا جائے گا"

سینٹ بارتھولومیو کی خانقاد کی مانند قلعہ مونٹ ڈورد کے کھنڈرات بھی دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ البتہ دونوں میں یہ فرق ضرور تھا کہ سابقہ کھنڈر تو بالکل منہدم ہو چکے تھے مگر قلعہ کے آثار مقابلتاً بہتر حالت میں تھے۔ گرجے اور دیواریں بڑی حد تک صحیح سالم تھیں۔ اور ایک برج تو اس قدر اچھی حالت میں تھا کہ اس کی ایک اینٹ بھی اکھڑی ہوئی نظر نہ آتی تھی۔ اس کے باوجود امتداد زمانہ سے فرش منہدم ہو چکا تھا۔ چھت گر پڑی تھی اور سیڑھیاں بھی کہیں نظر نہ آتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ برج کے اندر کھڑے ہو کر دیکھا جائے تو نیلگوں آسمان صاف دکھائی دیتا تھا۔

وہ خندق جو کسی زمانہ میں قلعہ کے گرد بنی ہوئی ہوگی اب تک باقی تھی۔ اور اس میں پچھلی بارشوں کا گندا اور بدبودار پانی جمع تھا۔ صحن میں خود رو پودے اور جھاڑیاں بکثرت اگی ہوئی تھیں۔ البتہ شکستہ دیواروں کی حالت سے یہ معلوم کرنا بہت دشوار نہ تھا کہ کسی زمانہ میں قلعہ کی وسعت کتنی تھی۔ بڑے پھاٹک کے دونوں طرف دو گول برج تھے۔ جن میں سے ایک تو وہی تھا جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے لیکن دوسرا منہدم ہو چکا تھا۔ اس مقام پر خندق کو پاٹنے کے لئے لکڑی کا پل

بنا ہوا تھا۔ قلعہ کی ساخت مستطیل تھی۔ اور اندرون عمارت کا وہ حصہ ٹوٹی پھوٹی دیواروں اور شکستہ دروازہ کی صورت میں اب تک موجود تھا جس سے کسی زمانہ میں قید خانہ کا کام لیا جاتا تھا۔ یہیں ایک تہخانہ بنا ہوا تھا۔ جس کا دہانہ اب پتھروں اور اینٹوں کے گرنے سے بند ہو چکا تھا۔ اور اس میں بھی جا بجا جنگلی گھاس اُگی ہوئی تھی۔

جس طرح سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ میں ہوا تھا اسی طرح یہاں بھی میرے تخیل نے پرواز شروع کی۔ اور مجھے گذرے ہوئے زمانہ کی خیالی تصویریں دکھائی دینے لگیں۔ ایسا معلوم ہوا قلعہ پھر اپنی اصلی حالت پر بنا ہوا ہے فصیلوں پر جا بجا جنگجو سپاہی زرہ بکتر پہنے کھڑے ہیں۔ اور ان کے ہتھیاروں کی جھنکار تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کانوں میں آتی ہے۔ اتنے میں ایک پُرشکوہ صورت خاندان مونٹ ڈورو کے کسی نام لیوا کی اشکاری لباس پہنے قلعہ کے ایک حصہ سے باہر آتی دکھائی دی۔ نوکروں نے کسا کسایا گھوڑا حاضر کیا۔ اور وہ اس پر سوار ہو کر شکار کھیلنے چلا گیا۔ پھر ایسا معلوم ہوا کہ قلعہ کے صحن میں نائٹ اور لیڈیاں لاتعداد نوکروں کے ساتھ جمع ہیں۔ ایک جانب بے شمار گھوڑے کھڑے ہیں جن کے پختہ فرش پر بے صبری سے سم مارنے اور ہنہنانے سے شور سا پیدا ہو رہا ہے۔ کونٹ آف ڈورو اپنے کتوں میں گھرا ہوا شکار کھیلنے چلا ہے۔ ساتھ ساتھ کچھ اہلکار ہاتھوں پر باز لئے جا رہے ہیں اور ان کے پیچھے خوش پوش کمسن نوکروں کا ہجوم ہے۔ پھر یہ نظارہ بدل گیا اور ایسا معلوم ہوا کہ دشمن سے جنگ جاری ہے۔ پُرشور نعرے آسمان کی طرف اُٹھ رہے ہیں۔ باہر محاصرین کی فوج اس طرح جمی کھڑی ہے جیسے شہد کی مکھیاں چھتے پر۔ اور محصورین فصیلوں پر چڑھ کر ان پر وار کرتے اور انہیں ہلاک کر کے خندقوں میں گراتے یا ہزیمت دے کر پسپا ہونے پر مجبور کر رہے ہیں۔۔۔

مگر میں اس بیان کو طول دینا نہیں چاہتا۔ مبادا ناظرین یہ سمجھیں کہ میں بلا ضرورت

اپنی داستان کو لمبا کر رہا ہوں۔ مختصر یہ کہ ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک دراز و اور میں نوکر کو ساتھ لئے کھنڈروں کا گشت کرتے رہے اور آخر کار تھک ہار کر ایک مقام پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں دو کا عمل ہو گیا تھا جبح کے بعد ہمیں کھانا بھی نصیب نہ ہوا تھا۔ اور اس محنت کے بعد جو ہمیں خانقاہ کے کھنڈروں میں کرنی پڑی تھی۔ ہم بھوک اور پیاس محسوس کرنے لگے تھے۔ کوئی آبادی آس پاس نظر نہ آتی تھی۔ چنانچہ میں نے دراز و سے کہا کہ پانی تو تھوڑی دور اس ندی میں جو نصف میل کے فاصلہ پر بہتی ہے مل جائیگا۔ مگر کھانے کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ اس کے لئے ہمیں اس وقت تک انتظار کرنا پڑے گا حتیٰ کہ کاشتکار کی جھونپڑی میں پہنچ جائیں۔

جب ہم میں یہ باتیں ہو رہی تھیں ایک آدمی ٹوٹی ہوئی دیوار کے پیچھے سے ہماری طرف آتا دکھائی دیا۔ اس کی شکل و صورت بارعب تھی۔ قد لمبا۔ یعنی کم از کم چھ فٹ اونچا، بدن تار کی طرح سیدھا، جسمانی ساخت مضبوط لیکن اعضاء ہلکے پھلکے اور موزوں، عمر اس کی چالیس سال کے قریب تھی۔ رنگت سیاہی مائل زیتونی آنکھیں کالی مگر بے حد تیز اور بھویں ابھری ہوئی اور نمایاں تھیں۔ آدمی ہر چند شکیل و وجیہہ تھا۔ تاہم اس کے چہرہ کے آثار سے تھکن، پریشانی اور اضمحلال ظاہر ہوتا تھا جس کی وجہ ممکن ہے کسی قسم کی بداعتدالی یا تفکرات کی کثرت یا ان دونوں باتوں کا اشتراک ہو۔ لباس عمدہ اور گلے میں مخملی گریبان کا ڈھیلا کوٹ تھا جس کو باندھنے کے لئے سیاہ ریشم کے پھندنے دار ڈورے لگے ہوئے تھے۔ انداز و اطوار سے وہ کسی امیر گھرانے کی یادگار معلوم ہوتا تھا۔ اور وہ ہم سے بڑے اخلاق و اخلاص کے ساتھ ملا۔

دراز و سے میری گفتگو فرانسیسی زبان میں ہو رہی تھی۔ اب اس شخص نے بھی اسی زبان میں ہم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"صاحبو! جو باتیں آپ میں ہو رہی تھیں وہ بغیر کسی نیت یا ارادہ کے میرے کانوں میں پہنچ گئی ہیں۔ اور میں یہ عرض کرنے کو حاضر ہوا ہوں کہ اگر آپ منظور کر سکیں تو میں ان کھنڈرات کو دیکھنے کے لئے اس طرف آتے ہوئے جو کھانا اپنے ساتھ لایا تھا اس میں آپ بھی شریک ہو سکتے ہیں۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے ہماری اجازت کا انتظار نہ کرتے ہوئے اپنے لبادہ کے نیچے سے ایک چھوٹا سا دستی باسکٹ نکالا۔ اور ایک چوڑے پتھر سے میز کا کام لیتے ہوئے اس پر اپنے سپید رومال کا دستر خوان بچھا دیا۔ ایک چھوٹی سی ڈبل روٹی کے علاوہ سرد گوشت کا سنبوسہ اور پینے کے لئے ایک شیشی شراب کی اس کے پاس تھی ان سب چیزوں کو حاضر کرتے ہوئے اس نے مسکرا کر کہا "چونکہ مجھے ان ویران کھنڈروں میں آپ کا شرف نیاز حاصل کرنے کی امید نہ تھی اس لئے میں اپنے ساتھ ایک ہی گلاس لایا تھا لہٰذا اب مجھ کو اسی پر کفایت کرنی پڑے گی" قدرتی طور پر میں نے اور درازو نے اس کی عنایت کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور چونکہ اس شخص کے انداز بے تکلفانہ تھے اس لئے ہم کو اس کی دعوت قبول کرنے میں کسی طرح کی جھجک نہ ہوئی۔ معلوم ہوتا تھا وہ نیکدل اور نیک طینت ہونے کے علاوہ اعلیٰ سوسائٹی سے میل جول رکھنے کا عادی ہے۔ چنانچہ یہ بات کھانا کھاتے ہوئے اس کے انداز تکلم اور اس کے الفاظ سے جلدی ہی واضح ہو گئی۔

"میری رائے میں آپ لوگوں سے یہ پوچھنا لاحاصل ہوگا" اس نے مسکراتے ہوئے کہا "کہ آپ اس جزیرہ کے رہنے والے نہیں بلکہ کسی دوسرے ملک کے باشندے ہیں" اور پھر خاص طور سے میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا "آپ غالباً جرمن یا انگریز ہیں؟"

"میں انگلستان کا رہنے والا ہوں" میں نے جواب دیا۔

"میں آپ کے ملک سے خوب واقف ہوں" اجنبی نے اب مجھ سے بزبان انگریزی

گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے ایک سے زیادہ موقعوں پر وہاں جانے کا اتفاق ہوا ہے اور میں کئی سال تک لندن میں بھی رہا ہوں۔ آپ کے ساتھی غالباً یونانی ہیں؟"

میں نے اس کے آخری سوال کا جواب بصورتِ اثبات دیا۔ لیکن مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ اب اس نے درازو اور اس کے نوکر سے ان کی اپنی زبان یعنی یونانی میں گفتگو شروع کر دی۔ مگر اس کے بعد فوراً ہی اس نے پھر فرانسیسی زبان استعمال کرنی شروع کی۔ تاکہ میں بھی اس گفتگو میں حصہ لے سکوں۔ ایک شستہ خیال اور مہذب شریف آدمی کی مانند کسی طرح کا بے جا تکبر ظاہر کئے بغیر وہ ہم میں سے ہر ایک کے ساتھ مساوی سلوک کرتا رہا۔ اس نے یہ بھی نہ پوچھا کہ آپ لوگ کس سلسلہ میں یہاں آئے ہیں۔ البتہ اپنی طرف سے اس نے بیان کیا کہ میں شوقیہ سیر و سیاحت کر رہا ہوں۔ اور محض رفع استعجاب کے لئے ان کھنڈروں کو دیکھنے چلا آیا تھا۔ جن سے ایک خوفناک روایت کی یاد وابستہ ہے۔ دورانِ گفتگو میں معلوم ہوا کہ تورانو اُس کا نام اور وہ اس جزیرہ کا باشندہ ہے۔ گو اس کی عمر کا بیشتر حصہ ممالک غیر میں بسر ہوا ہے کیونکہ کافی گذارہ رکھنے کے باعث اس کو سیر و سیاحت کا شوق پورا کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آسکتی تھی۔ میں نے برسبیلِ تذکرہ اس سے پوچھا: "کیا آپ نے سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کے کھنڈر بھی دیکھے ہیں؟" جس کا جواب اس نے بصورتِ اثبات دیا۔ بلکہ یہاں تک بیان کیا کہ "میں نے پچھلے ہفتہ وہاں رہ کر ان کھنڈروں کا نقشہ تیار کیا تھا" چنانچہ وہ نقشہ اس نے ہم کو دکھایا بھی۔ معلوم ہوا اپنی دوسری قابلیتوں کے علاوہ اس کو فن نقشہ کشی میں بھی کافی مہارت ہے۔

اپنے بارے میں ہم نے اس کو بتایا کہ ہمارا جہاز اس جزیرہ کے ساحل کے قریب خشکی پر چڑھ کر پاش پاش ہو گیا تھا اور ہم اب پاس ہی ایک کاشتکار کے

مکان پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں نے بھی اس جہاز کی تباہی کا حال سنا ہے اور ہمارے معجزانہ بچاؤ پر مبارکباد دی۔ معلوم ہوا وہ اسی روز رخصت ہو جانا چاہتا تھا۔ تاہم اس نے امید ظاہر کی کہ ہم شاید پھر بھی ایکدوسرے سے ملیں۔ اس کے کچھ عرصہ بعد جب ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو ہم میں سے ہر شخص اس اجنبی کے حسن سلوک اور اس کے دوستانہ برتاؤ سے خوش تھا جس نے اس بے تکلفی سے ہمیں اپنے کھانے کا حصّہ دار بنایا۔

جھونپڑی کی طرف جاتے ہوئے ہم میں پھر وہی بحث چھڑ گئی۔ جو مونٹی ڈورو کے قلعہ کے کھنڈروں میں اجنبی کے آنے سے عارضی طور پر رُک گئی تھی۔ کانسٹنٹائین نے مجھ سے درخواست کی کہ آپ دفینہ کے متعلق اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کریں۔ مگر میں نے اپنی بات پر اڑے رہنے کی کوشش کرتے ہوئے ہر بار یہی کہا کہ میں اس میں قطعی حصّہ نہ لوں گا۔ اس لئے آپ اس بحث کو تازہ نہ کریں۔ اس کے باوجود دراز و نئی نئی دلیلیں پیش کرتا رہا۔ اس کی فیاضانہ طبیعت کو اس خیال سے بہت صدمہ ہوتا تھا کہ میں اس دولت میں برابر کا حصّہ دار بننا نہیں چاہتا۔ اس نے یہاں تک کہا کہ شاید آپ اس دولت کا حصّہ لینا کسرشان تصور کرتے ہیں۔ اور جو بات دوسروں کو کرنے کے لئے کہتے ہیں اس پر خود عمل کرنا نہیں چاہتے۔ میں نے دوبارہ اس کو سمجھایا کہ میری اور آپ کی حالتوں میں فرق ہے۔ میں نے کئی کئی طریقوں پر کوشش کی کہ اس گفتگو کو ختم کر دیا جائے۔ مگر وہ کسی نہ کسی ذریعہ سے پھر اس کو تازہ کر لیتا تھا۔ حتیٰ کہ جھونپڑی کے پاس جا کر ہمیں بمجبوری اس ذکر کو ترک کر دینا پڑا۔

ہم جس وقت کاشتکار کی جھونپڑی کے پاس پہنچے۔ تو گہری شام ہو گئی تھی۔ اندر گئے تو دیکھا کہ ایک اور شخص وہاں بیٹھا ہے۔ عمر اس کی لگ بھگ میری عمر کے برابر تھی۔ مگر اس نے بڑا شاندار لباس پہنا ہوا تھا۔ ہر چند اس کو شکیل و وجیہ نہیں کہہ سکتے۔

تاہم اس کے چہرہ کے انداز میں کوئی مخصوص شان پائی جاتی تھی - اور اس کے انداز و اطوار دل خوش کن تھے - رنگت سپید بال سنہرے جس سے میں نے فوراً اندازہ کر لیا کہ وہ اگر میرے ملک کا رہنے والا نہیں تو کم از کم سرد ملک کا باشندہ ضرور ہے - لیکن جیسا کہ بعد ازاں معلوم ہوا جزیرہ کارسیکا کے باشندوں کا خون اس کی رگوں میں بہتا تھا اور لیون اس کا نام تھا - یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ اپنے نوکر کے ہمراہ گھوڑے پر سوار ہو کر یہاں آیا ہے اور بعض وجوہات سے جو عنقریب بیان کی جائیں گی، اس نے اس جھونپڑی میں قیام کیا ہے۔

اس داستان کو جو پہلے ہی کافی لمبی ہو چکی ہے اور زیادہ طویل نہ کرنے کے خیال سے میں اس نوجوان کے آنے کے حالات جو در حقیقت دوران گفتگو میں معلوم ہوئے تھے اپنے لفظوں میں اختصار کے ساتھ بیان کر دینا ہی کافی سمجھتا ہوں - مگر ایسا کرنے سے پیشتر تمہید کے طور پر بعض ایسے حالات کی تفصیل ضروری ہے جو اس زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں جب سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ نہ صرف قائم اور برقرار بلکہ عروج پر تھی - میں بیان کر چکا ہوں کہ اس جگہ کا منتظم لارڈ ایبٹ کہلاتا تھا اور قدیم سے یہ دستور چلا آتا تھا کہ وہی اس خانقاہ کا دینی اور دنیوی سرگروہ سمجھا جاتا تھا - زیادہ صاف لفظوں میں وہ نہ صرف اس خانقاہ کا لاٹ پادری ہوتا تھا بلکہ اس کی عمارت متعلقہ جائداد اور اراضی کا نواب بھی - گویا جو شخص اس خانقاہ کا لاٹ پادری منتخب ہو اس کو دینی اور دنیوی دونوں طرح کے اختیارات حاصل ہوتے تھے - جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے آخری لاٹ پادری کی موت کونٹ آف مونٹی ڈورو کے ہاتھوں واقع ہوئی تھی - اس کے بعد چونکہ خانقاہ کی عمارت جلا کر خاک سیاہ کر دی گئی اور سب جھنت تتر بتر ہو گئے اس لئے کوئی اس کا جانشین منتخب نہ ہو سکا - دوسرے لفظوں میں از روئے قانون جو آدمی مرا - وہی سینٹ بارتھولومیو کا مالک اور امین تھا

اس کا ایک چھوٹا بھائی "کمزور، فاتر العقل اور زمانہ کی نرم رفتار کے مطابق چلنے والا اور بھی تھا۔ مگر اس میں نہ اتنی دلیری تھی نہ حوصلہ کہ وہ لارڈ ایبٹ کی موت کا انتقام لیتا۔ یا اس کے قاتل کونٹ آف مونٹی ڈڈرو کو سزا دیتا۔ یہ شخص اس جزیرہ کے شہر اجیشیو میں رہتا اور لیون نام رکھتا تھا۔ اور اس کی عمر کا بیشتر حصہ مالی اور تجارتی مشاغل میں بسر ہوا تھا۔ وہ شادی شدہ اور کنبہ دار تھا۔ لیکن جب اپنی غلامانہ عادات کے باوجود وہ جنیوی حکام کی سختیوں کا نشانہ بنا۔ اور مصالحت کی انتہائی کوششیں کر کے بھی حکام کو نرمی پر آمادہ نہ کر سکا تو اس نے اپنے وطن سے بھاگ کر ملک فرانس میں پناہ لی۔ یہ اس کے بھائی کے قتل اور خانقاہ کی تباہی کے کچھ عرصہ بعد کا واقعہ ہے۔ رفتہ رفتہ اس کا خاندان فرانس سے چل کر انگلستان پہنچا۔ وہیں ان لوگوں کے رشتے ناطے ہوئے اور اس طرح اہل کارسیکا کا خون انگریزی خون سے آمیز ہو گیا جس نوجوان کو میں نے اب کاشتکار کی جھونپڑی میں بیٹھے دیکھا وہ اسی خاندان کا آخری نام لیوا تھا۔ اور اس طرح بالواسطہ مقتول ایبٹ کا وارث بھی وہی تھا۔ اس سانحہ کے بعد حالات میں عظیم تبدیلیاں واقع ہو چکی تھیں۔ تاہم اس سرزمین میں اس شخص کی موجودگی دلچسپی سے خالی نہ تھی۔

میرے خیال میں یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ جزیرہ کارسیکا پر اہل جنیوا کی حکومت کا خاتمہ مدتوں پیشتر ہو چکا تھا۔ اور اب یہ جگہ فرانس کے قبضہ میں تھی لیکن جو انقلاب اس سرزمین کو دیکھنے نصیب ہوئے جو پریشانیاں اس کے باشندوں کو اٹھانی پڑیں جو فیصلے مختلف حاکموں نے یکے بعد دیگرے کبھی کسی باشندہ کے حق میں اور کبھی کسی کے برخلاف صادر کئے۔ اس نے معاملات اندرونی میں عجیب گڑبڑ پیدا کر دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مختلف آدمی مختلف جائدادوں کے حقدار بن کر اپنے اپنے دعوے پیش کرنے لگے۔ ان آپس کے جھگڑوں کا یہ نتیجہ ہوا

کہ خاندانی عناد بڑھ گئے۔ دشمنیاں پھیلیں۔ جوش انتقام نے نمایاں صورت اختیار کی۔ اور حالات آخر کار نہایت ابتر ہونے لگی تھی کہ مجبوراً پارلیمنٹ فرانس کو ایک نیا قانون پاس کر کے جزیرہ کارسیکا میں نافذ کرنا پڑا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اجیثیو میں ایک خاص کمیشن بیٹھا جس کا فرض محض یہ تھا کہ تقسیم اراضی کی جانچ کر کے بے لاگ فیصلے صادر کرے۔ اس کمیشن کے تقرر سے جزیرہ کارسیکا میں بڑا جوش پھیلا۔ جو لوگ صاحب جائداد تھے انہیں فکر دامنگیر ہوئی اور جن کے پاس کچھ نہ تھا وہ اس امید سے خوش ہونے لگے کہ ممکن ہے ان کے دعوے کا فیصلہ ان کے حق میں ثابت ہو۔ چونکہ فرانس نے اس کمیشن کے ساتھ ہی ایک معقول فوجی جمعیت ہر قسم کے فتنہ دفساد کو دبانے کے لئے مقرر کر دی تھی۔ اس لئے دلوں میں جوش رکھتے ہوئے اہل جزیرہ خاموش تھے۔ اور ممبران کمیشن اپنے کام کو اطمینان کے ساتھ کر سکتے تھے۔ چونکہ اس مسند کے سارے اراکین انصاف پسند اور قابل تھے اس لئے وہ انصاف کا ہر حال میں خاص خیال رکھتے تھے۔ اور جس زمانہ کا یہ ذکر ہے اس کمیشن کو اس جزیرہ میں آئے تقریباً ایک سال کا عرصہ گذر چکا تھا۔

جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے اس کمیشن کی کارکردگی کی بدولت جزیرہ کارسیکا کی تقسیم اراضی میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ جو لوگ اس اصول پہ زمینوں پر قبضہ کئے بیٹھے تھے کہ قابض آدمی نوے فیصدی کا حقدار ہوتا ہے انہیں اپنی اراضی جائز وارثوں کو دینے پہ مجبور ہونا پڑا۔ جو مدت سے مایوس ہوئے بیٹھے تھے۔ نئے نئے مالک بن گئے۔ غریب امیر ہو گئے اور امیروں کو مفلسی کا منہ دیکھنا پڑا۔ گویا ایک بھاری انقلاب جائز اور ریزا من جزیرہ کی حدود میں رونما ہونے لگا۔ دراصل لیون کا بھی اسی سلسلہ میں اس جگہ آنا ہوا تھا۔ اور اس کا دعوےٰ یہ تھا کہ وہ جائداد جو چند سال پیشتر مقتول ایبٹ کے قبضہ میں تھی جائز وارث کی حیثیت میں

اب اس کو ملنی چاہیئے ۔

معلوم ہوا لیون کے والدین کچھ عرصہ پیشتر انتقال کر چکے تھے ۔ اس کا باپ خاندان لیون کا جانشین اسی جزیرہ کا رہنے والا تھا ۔ لیکن ماں انگلستان کی رہنے والی تھی ۔ فی الحال اس نوجوان کو معقول گذارہ حاصل تھا لیکن دولت کی چاہ کسے نہیں ہوتی سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ سے متعلق اراضی پر قبضہ کرنے کی کشش اس کو یہاں لے آئی ۔ جس زمانہ کا یہ ذکر ہے اس سے کچھ عرصہ پہلے لیون انگلستان میں رہا کرتا تھا ۔ مگر جب بالغ ہونے کے بعد سے اس کمیشن کے تقرر کا حال معلوم ہوا ۔ تو وہ اپنا دعویٰ پیش کرنے اس ملک میں چلا آیا ۔ جن وکیلوں سے اس نے مشورہ لیا ان کا خیال تھا کہ معاملہ انتہا درجہ پیچیدہ ہے تو بھی پرانے رجسٹروں اور دقیانوسی فائلوں کی دیکھ بھال کرنے کے بعد آخر کار یہ بات معلوم ہوئی کہ بہت سے لوگ جو خانقاہ کی اراضی پر ان دنوں قابض ہیں در اصل اس پر کوئی حق نہیں رکھتے ۔ لیکن سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ عام طور پر خیال کیا جاتا تھا خانقاہ کی بربادی کے بعد یہ اراضی جنیوی حکام کی طرف سے مونٹی ڈورو کے حوالے کر دی گئی تھی جس کے ہاتھوں وہ سانحہ پیش آیا تھا گو اس کی تصدیق میں کوئی دستاویز اب تک دستیاب نہ ہوئی تھی ۔ تاہم ممکن یا اغلب سمجھا جاتا تھا کہ کوئی ایسی ترکیب نکل آئے جس صورت میں یہ ثابت کرنے کا بار لیون کے ذمے ہوگا کہ مونٹی ڈورو کا خاندان تلف ہو چکا اور اب کوئی اس کا جائز وارث نہیں ہے ۔ اب گویا نوجوان لیون کی راہ میں سب سے بڑی روک یہی حائل تھی ۔ کیونکہ اس کو پورا یقین تھا ... اور ایک اس پر کیا منحصر ہے سبھی لوگ اس حقیقت سے آشنا تھے کہ مونٹی ڈورو کا خاندان نابود ہو چکا اور اب کوئی اس کا نام لیوا باقی نہیں ہے ۔ تاہم علمی طور پر اس کا ثبوت بہم پہنچانا مشکل اور دشوار تھا ۔ اس کی طرف سے چند وکیل مقام اجیشیو میں اس کے مقدمہ کی تیاری میں مشغول تھے

اور اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر وہ خود بارتھو لومیو کی اس جائداد کو دیکھنے چلا آیا تھا جس پر وہ قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ اس کی آمد نہ صرف اس خیال سے تھی کہ ایک نظر اس جائداد کو دیکھ لے بلکہ اس لئے بھی کہ ممکن ہے مقامی طور پر کوئی ایسی اطلاع مہیا ہو سکے جو مقدمہ کی تیاری میں فائدہ مند ثابت ہو۔ یہی وجہ اس کے اس جگہ آنے اور کاشتکار کی جھونپڑی میں قیام کرنے کی تھی۔ نیک دل کاشتکار نے اس کی اچھی مہمان نوازی کی اور اسے بڑے تپاک سے اپنے ہاں رکھا۔

یہ حالات تھے جو ہم کو جھونپڑی میں آنے کے بعد معلوم ہوئے اور چونکہ ان کا میری داستان سے گہرا تعلق ہے اس لئے میں نے یہاں پر اُن کو درج کرنا ضروری سمجھا ہے۔ لیون بڑا خلیق اور ملنسار آدمی تھا۔ اور اس سے جلدی ہی ہمارا دوستانہ ہو گیا۔ ہم نے اس کو بتایا کہ ہم قلعہ اور خانقاہ کے کھنڈر دیکھنے گئے تھے اور وہیں تورانو نام کے ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو ہماری طرح کھنڈر دیکھنے گیا تھا۔ تاہم جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے ہم نے اس خزانہ کا حال بالکل نہ کہا جو ہمیں سینٹ بارتھولومیو کے تہ خانہ میں ملا تھا۔ اس طرح بڑی رات گئے تک باتیں ہوتی رہیں۔ پھر جب ہم اپنے کمروں میں آرام کرنے کے لئے گئے تو میں بڑی دیر تک سارے حالات پر غور کرتا رہا۔

باب ۱۳۵

اجیشیو کا سفر

اگر اس بارے میں کوئی تامّل اب تک میرے دل میں باقی تھا کہ مجھے اپنے حصّہ کی دولت کے بارے میں کیا طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ تو وہ اس شخص کی آمد سے زائل ہو گیا۔ جو صحیح معنوں میں اس سارے مال و دولت کا اصلی دعویدار تھا اب اگر میں اس دفینہ میں حصّہ لینا چاہتا بھی تو اپنے ضمیر کی آواز دبانا غیر ممکن ہو گیا ہاں درازو کی حالت جدا تھی۔ وہ اگر اپنے حصّہ کی چیز لینا چاہتا تھا تو میں اس کا مزاحم ہونا پسند نہ کرتا تھا۔ اور سچ پوچھئے تو لیون کا دعوٰے اگر صورتِ کامیابی حاصل کر لے تو محض ایک قانونی نکتہ کی وجہ سے اس کو اس دولت کا حقدار بنا سکتا تھا ورنہ کوئی حق قدرتی یا اخلاقی اسے سینٹ بارتھولومیو کی اراضی یا جائداد پر حاصل نہ تھا۔ کیونکہ اس خانقاہ کی جائداد اور آمدنی گدی نشین پادریوں کے لئے وقف تھی نہ کہ خاندان لیون کے افراد کے لئے۔ پس میری رائے میں لیون کا دعوٰے اس دفینہ کے متعلق اتنا زبردست نہ تھا کہ اسے اس سے آگاہ کرنا میرا اخلاقی فرض ہوتا۔ میرے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ اس جائداد میں اپنے حصہ سے دست کشی کر لوں۔ اور چونکہ درازو بار بار مجھے اپنا حصہ لینے پر اکساتا تھا اس لئے میں نے جو آخری طریق عمل سوچا یہ تھا کہ کل سویرے ناشتہ کرنے کے بعد یہاں سے کسی طرف کو رخصت ہو جاؤں۔

لیکن بڑا سوال یہ پیدا ہوا کہ کہاں جاؤں ؟ میرے ہیبلیٹن ہال میں واپس

جانے کی تاریخ ابھی کئی مہینے دور تھی۔ سوچ سوچ کر خیال آیا کہ اٹلی کو واپس چلنا چاہیئے۔ اول تو اس لئے کہ میں یہ تحقیق کرنا چاہتا تھا کہ لیگ ہارن میں لینو ور اور ڈور چیسٹر کا کیا حشر ہوا۔ دوم اس لئے کہ میں کونٹ آف لوورنو کا اس عنایت و احسان کے لئے شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا۔ جو اس نے میری تحریر پر عمل کر کے ڈور چیسٹر کو پکڑوانے اور میرے عزیزوں کو بچانے کے ذریعہ سے مجھ پر کیا۔ تیسری وجہ میرے اٹلی جانے کی یہ بھی کہ میں چاہتا تھا کونٹ آف ایولینو اور انٹونیا ڈی لوڈ ولی کی ہیم شادی میں حصہ لوں۔ یہ سارے خیالات مجھے سفر اٹلی پر مائل کرتے تھے۔ لیکن مقابلہ میں ایک خیال اور بھی تھا۔ یعنی اب جبکہ میں ایک بار کارسیکا میں آچکا تھا تو مجھے اس کا صدر مقام اجیشیو بھی دیکھتے جانا چاہیئے۔ جس کا فاصلہ اس جھونپڑی سے پچاس میل کے قریب تھا۔ خیر آخری فیصلہ جو میں نے کیا یہ تھا کہ پہلے اجیشیو کی سیر کر کے پھر اٹلی کا سفر کروں گا۔

غرض اس سے اگلی صبح کو جب سارے آدمی ناشتہ کر رہے تھے تو میں نے کاشتکار، اس کے کنبہ لیون اور اپنے یونانی دوستوں کی موجودگی میں بیان کیا کہ میرا ارادہ آج ہی اجیشیو جانے کا ہے۔ کیونکہ مجھے انگلستان میں اپنے بعض دوستوں کے نام خط روانہ کرنے ہیں۔ اس اطلاع کو پاکر دراز وادر اس کے نوکر نے بڑی حیرت ظاہر کی مگر میں نے ان کو سمجھایا کہ آپ لوگ فی الحال یہیں ٹھہریں۔ آپ کو میری وجہ سے جلدی کرنے کی کیا حاجت ہے۔ میں اُدھر سے فارغ ہو کر پھر آپ سے آملوں گا۔

اس گفتگو کے بعد میں نے کاشتکار سے پوچھا کہ اجیشیو جانے کا بہترین راستہ کونسا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے لڑکوں میں سے ایک آپ کو چھکڑے پر سوار کر کے قریب ترین قصبہ میں چھوڑ آئے گا جس کا فاصلہ یہاں سے سات میل کے لگ بھگ ہے۔ وہاں سے آپ گاڑی کرایہ کر کے اجیشیو پہنچ سکتے ہیں۔ میں نے اس مشورہ کے لئے

شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جس وقت جھگڑا انیاد ہو جائے میں چلنے کے لئے تیار ہوں۔

ناشتہ کی میز سے اٹھا تو درازو میرے ساتھ ساتھ جھونپڑی سے باہر آگیا اور مجھے علیحدہ لے جاکر ملامت آمیز لہجہ میں کہنے لگا "میرے عزیز دوست۔ آخر کیوں آپ اتنی جلدی رخصت ہو جانا چاہتے ہیں؟"

"دیکھئے میں سب حال صاف صاف عرض کرتا ہوں" میں نے جواب دیا "چونکہ آپ ازراہ فیاضی بار بار اسی مضمون کو دہراتے ہیں اس لئے میں میدان چھوڑ کر رخصت ہو جانا چاہتا ہوں۔ آپ جیسے محتاط اور تجربہ کار آدمی کو یہ سمجھانے کی حاجت نہیں کہ اس دفینہ کو نکالنے میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے۔ تاہم آپ کی اجازت سے ..."

"آپ شوق سے مشورہ دیجئے" درازو نے کہا "میں ضرور اس پر عمل کرونگا"

"جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آپ کل صبح قریباً اسی وقت رخصت ہو جائیں اور جاتے ہوئے یہ کہیں کہ میں بستیا جا رہا ہوں۔ یہ اس لئے کہ اگر آپ نے اجیشیو کا نام لیا تو یہ لوگ سوچیں گے کیوں دونوں ساتھ ساتھ رخصت نہ ہو گئے۔ کاشتکار کی گاڑی اسی طرح آپ کو کسی قریبی مقام پر چھوڑ آئے گی۔ وہاں آپ دن بھر رہیں اور جب شام کا دھندلکا پھیلنے لگے تو کھنڈروں کی طرف ہولیں۔ مخفی نہ رہے کہ میں یہ سب باتیں اشارۃً آپ سے کہتا ہوں۔ ورنہ آپکو اختیار ہے کہ جو طریقہ بہتر نظر آئے اُس پر عمل کریں"

"نہیں۔ میں آپ ہی کے کہنے پر عمل کروں گا" درازو نے کہا "مگر میرے عزیز میں پھر ایک بار آپ سے گذارش کرنا چاہتا ہوں"..

"دیکھئے میں بمنت آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ذکر کو تازہ نہ کیجئے" میں نے اپنے دوست سے کہا "اور اب چونکہ ہم ایکدوسرے سے جدا ہونے لگے ہیں۔

اور معلوم نہیں حالات پھر ہمیں کب ایکدوسرے سے ملائیں۔ اس لئے میں سچے دل سے دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کو راحت اور خوشی دے۔ سدا آپ کو خوشحالی نصیب رہے اور اپنی بیوی نورا کے ساتھ رہ کر آپ اپنی بقیہ زندگی نیکی، انصاف اور ایمانداری کے ساتھ گذاریں۔ شاید پھر کبھی ہمارا ایک دوسرے سے میل ہو جائے۔ لیکن بفرض محال ایسا نہ ہو تو اس حالت میں بھی یقین فرمایئے کہ مجھے آپ کا خط پا کر بے حد خوشی ہو گی۔ اس وقت سے لے کر آئندہ ماہ نومبر تک میں نہیں جانتا بر اعظم یورپ میں کہاں کہاں پھرتا ہوں۔ اس لئے میں کوئی خاص پتہ آپ سے عرض نہیں کر سکتا۔ البتہ ماہ نومبر کے بعد اگر آپ میرے نام لندن کے بڑے ڈاکخانہ کی معرفت خط روانہ کریں تو وہ ضرور مجھ کو مل جائے گا۔ اور اب میرے دوست الوداع!"

"خدا حافظ میرے عزیز دوست ولمٹ۔" دراز و نے مجھ سے بغلگیر ہوتے ہوئے کہا: "آپ کے احسانات کو میں جب تک زندہ ہوں نہ بھولوں گا۔ اور یقین کیجئے کہ میری آئندہ زندگی پچھلی خطاؤں کی اصلاح اور درستی میں بسر ہو گی۔ خدا آپکو برکت دے اور ہمیشہ خوش رکھے۔"

اس رخصتی نظارے نے ہم دونوں کو بے حد متاثر کر دیا تھا۔ مگر چونکہ اتنے میں کاشتکار کا چھکڑا تیار ہو کر آ گیا تھا اس لئے مجھے اس پر سوار ہونا پڑا۔ رخصت ہونے سے پیشتر میں نے درازو کے نوکر کو بھی دوستانہ الوداع کہی۔ نیکدل کاشتکار اور اس کے کنبہ کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا۔ اور سینیر لیون سے رخصت کی اجازت چاہی۔ کاشتکار کا سب سے بڑا بیٹا مجھے قریبی قصبہ تک چھوڑنے ساتھ گیا جہاں کم و بیش ایک گھنٹہ کے عرصہ میں ہم پہنچ گئے۔ جدا ہونے سے پہلے میں نے اس نوجوان کو کچھ معاوضہ دینے کی کوشش کی مگر وہ ادب و استقلال کے ساتھ انکار کرتا رہا۔ ناچار مجھے یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ اجینیو پہنچ کر کوئی چیز بطور تحفہ ان لوگوں کو

بھجوادوں گا۔ وہاں سے میں نے گاڑی کرایہ کی اور سہ پہر ہونے تک کارسیکا کے صدر مقام اجیشیو میں پہنچ گیا۔

میں نے اس شہر کے ایک بڑے ہوٹل میں قیام کیا۔ اور چونکہ میرا سارا سامان جہاز یقین کے ساتھ غرقاب ہوگیا تھا اس لئے سب سے پہلے ضرورت کی چیزیں خریدیں خوش قسمتی سے وہ گشتی چھٹی جس کے ذریعہ سے میں مختلف مقامات پر روپیہ حاصل کرسکتا تھا میری پاکٹ بک میں محفوظ تھی۔ اور گو وہ پانی سے بھیگ گئی تھی تاہم اس کے حروف ثابت اور قائم تھے۔ پس میں نے اس کی مدد سے اجیشیو کے ایک ساہوکار سے حسب ضرورت روپیہ حاصل کیا۔ اور اس کے ذریعہ سے جو چیزیں درکار تھیں خریدیں میں نے چند چیزیں کاشتکار اور اس کے کنبہ کے لئے بھی خریدیں۔ اور ان کو اگلی گاڑی میں اس کے پتہ پر بھجوا دیا۔

اس رات ہوٹل کے قہوہ خانہ میں کھانا کھاتے ہوئے میری ایک کارسیکن مرد شریف سے ملاقات ہوئی جس سے باتوں باتوں میں کمیشن اراضی کے معاملات کا ذکر آگیا۔ میں نے اس کو بتایا کہ حال میں میری ملاقات سینیر لیون سے ہوئی تھی جو سینٹ بارتھولومیو کی اراضی کے دعوے دار ہیں۔ مگر یہ بات میں نے قصداً پوشیدہ رکھی کہ یہ ملاقات کہاں ہوئی تھی۔ معلوم ہوا کہ شخص مذکور اس مقدمہ کے حالات سے پوری طرح واقف ہے۔

کہنے لگا: یہ امر انتہائی مشکوک ہے کہ سینیر لیون کو اپنے دعوے میں کامیابی حاصل ہوسکے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اراکین کمیشن اپنا فیصلہ قانونی شہادت کی بنا پر صادر کریں گے۔ باقی معاملات سے انہیں کوئی سروکار نہ ہوگا۔ پس اگر خاندان مونٹی ڈورو کی طرف سے کسی شخص نے دعویٰ پیش کیا کہ جنیوی حکام نے سینٹ بارتھولومیو کی اراضی اس کے اسلاف کو دی تھی تو ممبران کمیشن اسی کے حق میں فیصلہ کریں گے۔ اور

اس طرح سینیر لیون کو ناکامی ہوگی۔ ہاں اگر اس کے مقابلہ میں مونٹی ڈورو والے اپنا حق ثابت نہ کر سکے اور وہ ہار گئے تو پھر فیصلہ سینیر لیون کے حق میں صادر ہوگا۔"

"مگر میرے سننے میں یہ بات آئی تھی" میں نے اس پہ کہا۔ "کہ مونٹی ڈورو کا خاندان مدت گذری فنا ہو چکا اور اب کوئی اس کا نام لیوا باقی نہیں ہے..."

"اس کے برعکس" میرے نئے دوست نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "یہ یقین کرنے کی معقول وجوہ موجود ہیں کہ اس خاندان کے افراد اب تک باقی ہیں۔"

"اوہ۔ کیا واقعی؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔ "ابھی کل شام کا ذکر ہے کہ سینیر لیون نے اس کے برخلاف رائے ظاہر کی تھی..."

"مگر میں جو بات آپ سے کہہ رہا ہوں وہ آج صبح کی ہے۔" مرد شریف نے جواب دیا۔ "میں ٹھیک نہیں کہہ سکتا وہ کیا حالات ہیں جو ممبران کمیشن کی نظروں میں لائے گئے ہیں۔ البتہ سینیر لیون کے ایک وکیل نے جس سے میں واقف ہوں آج سہ پہر مجھ کو بتایا تھا کہ یہ یہ باتیں اس کے سننے میں آئی ہیں۔ جیسا کہ آپ سمجھ سکتے ہیں اس کمیشن کی وجہ سے اجیشیو کے اکثر وکیلوں کیلئے روزگار کا دروازہ کھل گیا ہے۔ بہت سے لوگ پرانے نسب نامے تلاش کرنے میں مشغول ہیں اور بعض نے جو زیادہ اولوالعزم ہیں یہاں تک کیا ہے کہ اپنے ایجنٹ غیر ملکوں میں بھیج کر ان لوگوں کو بلوایا ہے جو اس اراضی کے دعوے دار ہو سکتے تھے۔ اس سلسلہ میں میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس جگہ اجیشیو میں کسیلی نام کا ایک بڑا ہوشیار آدمی ہے اس نے ان پرانے خاندانوں کا پتہ لگایا ہے جن کی زمینیں مدتوں پیشتر زبردستی ان سے چھین لی گئی تھیں۔ غیر ممکن تھا کہ ایسا آدمی مونٹی ڈورو یا سینٹ بارتھولومیو کی اراضی کے متعلق غافل رہتا کسی نہ کسی طریقہ پر اس نے کونٹ آف مونٹی ڈورو کے جانشینوں کا پتہ لگا لیا۔

اور اب وہ اس کوشش میں ہے کہ ان کو اراضی دلا کر خود اس ذریعہ سے نفع حاصل کرے چنانچہ اس مطلب کے لیئے اس نے اپنے ایک معتمد ایجنٹ کو دور دراز ملکوں میں بھیجا تھا۔ وہ آدمی کل رات جہاز پر واپس آیا ہے اور آج ہی صبح سینیر کیسلی نے اس آدمی کی حاصل کردہ معلومات کی بنا پر بعض باتیں کمیشن کے روبرو بیان کی ہیں لیکن وہ کیا باتیں ہیں؟ اس کا حال مجھے معلوم نہیں۔ کیونکہ یہاں پر میری معلومات کا خاتمہ ہے۔ البتہ افواہاً سُنا گیا ہے کہ کیسلی کے ایجنٹ نے کونٹ آف مونٹی ڈورو خاندان کا ایک آدمی تلاش کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے اور اس کو عنقریب عدالت کے روبرو پیش کیا جائے گا۔"

"آہ۔ اگر ایسا ہے تو سینیر لیون کے حق میں بہت بُرا ہوا" میں نے اس پر کہا۔

"تاہم وہ ایک مالدار آدمی ہے۔۔۔ گو اس سے یہ لازم نہیں آتا" میں نے جلدی سے اپنے سابقہ فقرہ کو درست کرتے ہوئے کہا "کہ مونٹی ڈورو خاندان کا وہ آدمی جس کا ذکر آپ کرتے ہیں سینٹ بارتھولومیو کی جائداد پر سہل قبضہ حاصل کر سکے گا!"

"آپ کا فرمانا درست ہے" میرے نئے دوست نے کہا "مگر کیسلی نے تحقیقات کے ذریعہ سے یہ بات معلوم کی ہے کہ سینٹ بارتھولومیو کی اراضی اس زمانہ کے جنیوی حکام نے کونٹ آف مونٹی ڈورو کے حوالہ کر دی تھی۔۔۔"

"تاہم اتنا تو آپ کو بھی معلوم ہوگا" میں نے جلدی سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "کہ کوئی روایت اس قسم کی سننے میں نہیں آئی جس سے پایا جائے کہ کونٹ آف مونٹی ڈورو نے اس اراضی پر حقیقتاً قبضہ کیا۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر یہ اراضی اس طرح تباہ و برباد کیوں ہوتی۔۔۔؟"

"جو کچھ آپ کہتے ہیں واجب اور درست ہے" شخص مذکور نے تسلیم کیا "مگر سینیر کیسلی نے اس اعتراض کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ اس کے متعلق تسلی بخش جواب

سوچ رکھا ہے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ خانقاہ کے لاٹ پادری کی ہلاکت کے واقعہ پر اتنا جوش اس زمانہ میں ملک کے اندر پھیلا ہوا تھا اور لوگ خانقاہ کی تباہی اور راہبوں کی بربادی پر اس قدر بپھرے ہوئے تھے کہ کونٹ آف مونٹی ڈورو تندخو اور جوشیلا ہونے کے باوجود کلیسا کی اراضی کو فوراً اپنی اراضی میں شامل کرنے کی جرأت نہ کرسکا۔ پس وہ اس وقت کا منتظر ہوا کہ زمانہ کی رفتار اس واقعہ کی یاد لوگوں کے دلوں سے محو کردے۔ بعدازاں وہ اپنی نو یافتہ اراضی پر قبضہ جمایا ہی چاہتا تھا کہ ناگاہ ایک ٹیلے سے گر کر اس کی موت واقع ہوگئی۔"

"یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ سینیر کیبلی بڑا دور اندیش اور نکتہ رس آدمی ہے" میں نے کہا "اور جہاں تک دلائل کا تعلق ہے اس بیان کو تسلی بخش بھی سمجھا جاسکتا ہے۔ لیکن بڑا سوال یہ ہے کہ کیا ممبرانِ کمیشن اس سے مطمئن ہونگے ان کے روبرو استدلال کی کوئی حقیقت نہیں۔ وہ تو ثبوت طلب کرتے ہیں...."

"بے شک" باشندہ کارسیکا نے تسلیم کیا "ان کو ایسی دستاویز درکار ہوں گی جن سے پایا جائے کہ جنیوی حکام نے واقعی خانقاہ کی اراضی کونٹ آف مونٹی ڈورو کے حوالہ کی تھی۔ اگر اس قسم کا ثبوت مہیا ہوگیا تو سینیر کیبلی کی فتح ہے"

"لیکن آپ کو یاد ہوگا کہ یہ واقعہ قریباً ڈیڑھ سو سال پہلے ظہور میں آیا تھا پس سینیر کیبلی کے پاس اس کے متعلق تحریری ثبوت کی موجودگی کیونکر ممکن ہوسکتی ہے"

"اس طرح کہ سینیر کیبلی جس دفتر کا مالک ہے وہ مدت مدید سے قائم چلا آتا ہے چنانچہ اس کے پیش رو اور اسلاف مدتوں مونٹی ڈورو خاندان کے مختلف نوابوں کے وکیل مقرر رہے ہیں"

"آہ۔ تب تو حالت جدا ہے" میں نے کہا "خیر اگر مونٹی ڈورو خاندان کا کوئی آدمی دعوے دار بن کر نکلا تو مقدمہ دلچسپ ضرور ہوگا"

"یہی سب کا خیال ہے" شخص مذکور نے جواب دیا "ذاتی طور پر مجھے بھی اس معاملہ سے آپ کی طرح کوئی خاص دلچسپی نہیں محض ایک مادہ استعجاب ہے جو دل میں کشش پیدا کرتا ہے۔"

اس کے تھوڑی دیر بعد یہ گفتگو ختم ہوئی اور میں اس سے رخصت ہوا۔ اس سے اگلا دن شہر اجلیشیو کے نظارے دیکھنے میں بسر ہوا مگر کوئی خاص قابل ذکر واقعہ پیش نہ آیا۔ رات کا کھانا کافی روم میں میں نے تنہا کھایا۔ کیونکہ وہ مرد شریف جس کی گفتگو اوپر درج ہوئی ہے کسی کام پر گیا ہوا تھا۔

اس سے اگلے روز میں ناشتہ سے فارغ ہو کر تین چار گھنٹے بازاروں کا گشت کرتا رہا۔ ایک بار خیال آیا کہ کیا درازو اور اس کے خادم نے میرے مشورہ پر عمل کر کے شب گذشتہ کو دفینہ نکال لیا ہو گا مجھے اس خیال سے افسوس بھی ہوا کہ کیوں میں نے کانسٹنٹائین سے یہ بات نہ کہہ دی کہ اس بارے میں جو کارروائی تم کر دگے اس کا حال مجھ کو بھی لکھتے رہنا۔ خیر مجھے اس کی کامیابی میں کوئی خاص رکاوٹ نظر نہ آتی تھی اس لئے میں نے یہی سمجھا کہ وہ اس خزانہ پر قبضہ کرنے میں ضرور کامیاب ہو گیا ہو گا قریباً دو بجے میں لنچ کھانے ہوٹل میں واپس گیا۔ مگر جیسے ہی کافی روم میں داخل ہوا، وہی مرد شریف جو میز کے پاس بیٹھا تھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور بے تابانہ کہنے لگا "کہئے کیا نئی خبر آپ نے سن لی؟"

"کونسی خبر؟" میں نے پوچھا "کیا کوئی خاص واقعہ پیش آیا ہے؟"

"سینیر لیون یعنی وہ بدنصیب نوجوان جس کا ذکر ہم میں ہوا تھا" اس نے رُکتے رُکتے کہا "اس بے چارے کو قتل کر دیا گیا۔"

"کیا سینیر لیون کو کسی نے مار ڈالا" میں نے حیرت سے چونکتے ہوئے پوچھا۔ اس نیک دل نوجوان کو جس کی شکل وصورت ظاہر کرتی تھی کہ وہ کسی کو ایذا پہنچانے کے

ناقابل ہے!"

"جی ہاں اسی کو قتل کر دیا گیا!" کارسیکن مرد شریف نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا: "کل رات اس کی لاش سینٹ بارتھو میو کے کھنڈروں میں پائی گئی۔"

"میرے خدا! کھنڈروں میں؟"

"جی ہاں۔ لیکن شکر ہے کہ قاتل گرفتار ہو گئے۔" میرے نئے دوست نے جلدی سے کہا: "وہ دونوں یونانی ہیں!"

"دو آدمی ... یونانی! یونانی!" یہ الفاظ مری ہوئی آواز سے میرے منہ سے نکلے۔ اور ضعف جانی سے میری یہ حالت ہوگئی کہ اگر کوئی چاہتا تو مجھے تنکے سے چھو کر گرا سکتا تھا۔

"خیال فرمایئے کتنا دہشت ناک واقعہ ہے۔" باتونی کارسیکن نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا: "وہ جس کو آپ نے ایک دو روز پہلے بھلا چنگا دیکھا تھا آج کنج لحد سے ہم آغوش ہے۔"

"مگر... کیا آپ کو پورا یقین ہے۔" میں نے حیرت سے اپنے دوست کے منہ کو تکتے ہوئے پوچھا "کہ اس کو قتل کرنے والے دو یونانی ہیں؟"

"صاحب اس میں کسی شک و شبہہ کی گنجائش نہیں۔" کارسیکن نے جواب دیا "معلوم ہوا کہ ان کا جہاز جزیرہ کے ساحل پہ پاش پاش ہوا تھا۔ اور وہ اس جھونپڑی میں ٹھہرے ہوئے تھے جس میں سینیر لیون نے قیام کیا تھا۔"

"رحم خدا۔ کیا یہ ممکن ہے؟" بے اختیاری میں میرے منہ سے نکلا۔ اور عین ممکن تھا کہ بے خبری میں یہ الفاظ بھی کہہ دیتا کہ میں خود اس جہاز پہ سوار تھا اور ان دونوں آدمیوں سے خوب واقف ہوں۔ لیکن یہ سوچ کر رُک گیا کہ یہ تو جان بوجھ کر مبتلائے مصیبت ہونے کا سامان ہے۔ بس میں نے زبان پہ آئے ہوئے الفاظ روک کر گفتگو

کو دوسرے پہلو پر ڈالتے ہوئے کہا: "میں ان نواحات میں ایک اور مقام پر ٹھہرا ہوا تھا۔ وہیں میری سینئر لیون اور ان دو یونانیوں سے ملاقات ہوئی تھی جن کا ذکر آپ کرتے ہیں لیکن میری رائے میں... یہ غیر ممکن سی بات ہے... کہ... "

میں کہتا کہتا رک گیا۔ الفاظ منہ سے ادا کرنے دشوار ہو گئے۔ خیال آیا ممکن ہے جس وقت درازو اور اس کا نوکر دفینہ نکال رہے تھے لیون بھی اس جگہ پہنچ گیا ہو اس نے ان کو حراست یا انکشاف کی دھمکی دی ہو اور درازو نے حالتِ جوش میں اسے جان سے مار ڈالا ہو۔ افسوس۔ حالات صریحًا ان کے برخلاف تھے۔ مگر میں اس خیال کو جی میں لا کر یہ سوچتے ہوئے افسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ اب بدنصیب لیونورا کا کیا حال ہو گا۔

"کیا آپ کو ان حالات کا علم ہے جن میں یہ سانحہ پیش آیا تھا؟" میں نے دفعتًا اس آدمی سے پوچھا۔

"بس اسی قدر حالات مجھ کو معلوم ہیں جو میں نے آپ سے بیان کر دیئے"۔ کارسیکن نے جواب دیا۔ "آج ہی ایک آدمی یہ اطلاع لے کر لیون کے وکیل کے پاس آیا تھا۔ لیکن دونوں قیدیوں کو چونکہ پا بہ زنجیر کر کے اجیشیو لایا جائے گا اس لئے پورے حالات جلدی ہی واضح ہو جائیں گے۔"

"تاہم عقل باور نہیں کرتی کہ ایسا ہوا ہو۔" میں نے پرخیال انداز سے کہا "ان دو یونانیوں میں سے ایک، تو کمسن لڑکا تھا... یہ بات قرین قیاس نظر نہیں آتی کہ اس نے یہ سنگین جرم کیا ہو۔"

"خیر صاحب ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے آپ عنقریب دیکھ لیں گے"۔ کارسیکن نے کہا۔ "رہ گیا اس صدمہ کا سوال جو آپ کے دل کو ہوا ہے تو ایسا کون ہے جس کو یہ سوچ کر رنج و غم نہ ہو گا کہ ان تین آدمیوں میں سے جن سے چند روز پیشتر ملنے کا اتفاق ہوا تھا

دو قاتل ہیں اور ایک مقتول؟

مگر الفاظ میں طاقت نہیں کہ میری اس وقت کی ذہنی حالت کو واضح کر سکیں اپنے جی کو سکون دینے کے لئے مجھے سب سے زیادہ خلوت و تنہائی کی ضرورت تھی اسلئے جلدی ہی اٹھ کر اپنے کمرہ میں چلا گیا اور جو حالات سنے تھے اُن پر غور کرنے لگا۔ دراز و ایک قاتل!... مانا وہ بحری قزاقوں کا سردار تھا اور اس نے کھُلی جنگ میں بہتوں کو موت کا نشانہ بنایا تھا، مگر اس طرح کا قتل اس کے ہاتھوں سرزد ہو! فہم اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہ تھا لیکن مقابلہ میں کوئی وجہ نہ تھی کہ اس آدمی کے بیان پر شک کیا جائے۔

"افسوس! افسوس!" میں نے اپنے جی میں کہا" میرے عزیز دوست دراز و۔ اگر سچ مچ تم نے دولت کی لالچ میں اپنی روح کو شیطان کے حوالہ کرنا منظور کیا اور تمہارا وہ خادم جو اتنا پاکباز اور معصوم نظر آتا تھا اس جرم میں تمہارا مددگار رہا ہے تو... میں نہیں جانتا اس دنیا میں کوئی کس کی صورت پر اعتبار کرے!"

چھٹی جلد کا تیسرا حصہ ختم ہوا

گردشِ آفاق

چھٹی جلد

چوتھا حصّہ

باب ۱۳۶

خوفناک قتل

اس واقعہ کے قریباً ایک گھنٹہ بعد میں اس شہر کے بازاروں میں بے مدعا پھر رہا تھا یا نہیں کیونکر وہاں پہنچا اتنا بھی معلوم نہیں کب ہوٹل سے نکلا اور کس مطلب کے لئے نکلا ایک عجیب طرح کا ناقابل بیان جوش مجھ پہ طاری تھا۔ دہشت ناک اضطراب میری رُوح کو پریشان کر رہا تھا۔ میرے لئے یہ سمجھنا دشوار و غیر ممکن تھا کہ ایک ایسا نیک طینت بہادر اور شریف انسان جیسا کہ ورازو کنارس تھا جرم قتل کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ یہ سوچ کر میرے جی کو کچھ صدمہ ہونے لگا کہ ایک ایسے شکیل آدمی کی زندگی کا خاتمہ گلوٹین کی چھری سے ہوگا۔ دنیا اس کو قاتل کہے گی اور ہر طرف سے لعنت کے آوازے اس پر کسے جائینگے افسوس بدنصیب لیونورا کے لئے اس کے ڈاکو ہونے کا صدمہ ہی کیا کم تھا کہ اب وہ اس کی سزا یابی پر دل شکستہ ہو کر سسک سسک کر جان دے گی! یہ سب ایسی باتیں تھیں جن کا خیال ہی ذہن میں آنے سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگتا تھا۔

میں اسی طرح بے مدعا ایک بازار سے گذر رہا تھا اور اپنے ہی خیالات میں محو گرد و نواح کے حالات سے بالکل بے خبر تھا کہ ناگاہ خلقت کی پُر شور آوازیں کانوں میں آئیں۔

میں چوکنا ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس وقت معلوم ہوا کہ خلقت کا ہجوم بازاروں میں اکٹھا ہو رہا ہے۔ اور مکانوں کی کھڑکیوں میں جا بجا مرد اور عورتیں جمع ہیں۔ ہر شخص کی آنکھیں بازار کے موڑ کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ جب میں نے بھی اس طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ گھوڑوں کے سموں کی کھڑ کھڑاہٹ، پہیوں کی مدھم گڑگڑاہٹ سے ملی ہوئی سنائی دے رہی ہے۔ دیکھتے دیکھتے ایک چوپہیہ گاڑی میرے پاس سے گذری۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ دراز وا اور اس کا خوش پوش نوکر دو سپاہیوں کی حراست میں پابہ زنجیر بیٹھے ہیں۔ اور گھوڑ سوار پولیس گاڑی کے دو رویہ ان کے ساتھ ساتھ چل رہی ہے۔ میں نے قصداً ایک طرف کو منہ پھیر لیا۔ اور خلقت کے ہجوم میں شامل ہو گیا کیونکہ یہ دردناک نظارہ میرے لئے ناقابل برداشت تھا۔ خیر وہ گاڑی میرے پاس سے گذر گئی۔ بے شمار آدمی اس کے پیچھے ہلڑ مچاتے ہوئے گذرے۔ پھر اس کے چند منٹ بعد ویسی ہی ایک اور گاڑی اس طرف سے آتی نظر آئی جس کی بند کھڑکیوں کو دیکھ کر میرے لئے یہ سمجھنا دشوار نہ ہوا کہ اس میں بدنصیب مقتول کی لاش بند ہے گاڑی بان کے پہلو میں دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ دونوں وہی کاشتکار اور اس کا بڑا لڑکا ہیں جن کی جھونپڑی میں ہم ٹھہرے تھے انہوں نے بھی مجھ کو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ میں تیز چل کر آگے بڑھا اور گاڑیبان کو رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے کاشتکار سے کہا "اوہ! کیا یہ ممکن ہے کہ یہ واردات ان لوگوں نے کی ہو...؟"

"افسوس! افسوس!" نیکدل دہقان نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ "وہ بات جو ظاہراً ناممکن تھی درحقیقت پیش آئی۔ اور اب میں یہ سوچ کر شرمسار ہوں کہ میں نے ان کمبختوں کو اپنے مکان میں جگہ دی۔ آپ کے لئے میرے دل میں بے حد حسرت ہے اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آپ ان بدبختوں کی سیرت سے یقیناً لاعلم ہوں گے ورنہ

غیر ممکن تھا کہ آپ ان کے ساتھ ساتھ رہتے۔"

"تاہم سارا حال مجھ کو بتائیے۔" میں نے بے تابانہ کہا۔ "مجھے یقین نہیں آتا کہ..."

کاشتکار نے اپنے بیٹے کو گاڑی سے اترنے کا اشارہ کیا اور وہ اتر کر میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ پھر جب گاڑی رخصت ہو گئی تو میں اس کو ساتھ لے کر ہوٹل کی طرف چلا۔ کیونکہ گو میں اس کی زبانی سارے حالات سننے کو بے قرار تھا تاہم یہ نہ چاہتا تھا کہ اس ہیبت ناک جرم کے متعلق سر بازار گفتگو کی جائے۔

"اچھا اب سارا حال شروع سے آخر تک مجھ کو بتائیے۔" میں نے ہوٹل میں پہنچ کر اسے ایک کرسی پیش کرتے ہوئے کہا۔

"واقعہ یہ ہے۔" نوجوان نے بیان کرنا شروع کیا۔ "کہ کل صبح آپ کے رخصت ہو جانے کے بعد سینیر لیون سیر کرنے گئے تھے۔ وہ پھرتے پھراتے خانقاہ کے کھنڈروں میں چلے گئے یہ اس وقت کا ذکر ہے جب میں آپ کو گاڑی پہ بٹھا کر پاس والے قصبہ کی طرف لے جا رہا تھا۔ والد کا بیان ہے کہ جس وقت لیون نے کھنڈروں کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو دونوں یونانیوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ اشارے کئے۔ اور اس کے تھوڑی دیر بعد وہ بھی ان کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ والد نے اس وقت اس واقعہ کو کوئی خاص اہمیت نہ دی تاہم اس بات کو نہایت عجیب سمجھا۔ کہ دونوں یونانی اس کے پیچھے پیچھے کھنڈروں تک گئے۔ خیر میں جب آپ کو چھوڑ کر مکان پہ واپس پہنچا تو تھوڑی دیر بعد وہ تینوں بھی وہیں آ گئے۔ اس وقت سینیر لیون نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میں اپنے یونانی دوستوں کا بے حد ممنون احسان ہوں کہ انہوں نے کھنڈروں کی دیکھ بھال میں میرا ساتھ دیا۔ بعد ازاں دن بھر کوئی خاص واقعہ پیش نہ آیا۔ البتہ اگلے روز یعنی کل صبح بڑے یونانی نے ہم سے کہا کہ اب ہم لوگ رخصت ہوتے ہیں اور یہاں سے بستیا جائیں گے۔ اس پر میں جس طرح

آپ کو گاڑی پر سوار کر کے پاس والے قصبہ تک چھوڑنے گیا تھا اسی طرح ان کے ساتھ جانے کو آمادہ ہو گیا۔ چنانچہ وہ ہم سب کو اور سینیر لیون کو الوداع کہہ کر رخصت ہوئے اور میں ان کو شہر میں پہنچا کر واپس آگیا۔"

اس قدر حال بیان کرنے کے بعد کاشتکار کا لڑکا دم لینے کے لئے رکا مگر جلدی ہی سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہنے لگا۔

"اسی سہ پہر کو دیہاتی چٹھی رساں جو گھوڑے پر سوار ہو کر گشت کیا کرتا ہے ہماری جھونپڑی میں آیا اور کہنے لگا کہ رات کی گاڑی سے آپ کا ایک بکس آیا رکھا ہے آپ ڈاکخانہ جا کر اس کو وصول کر لیں۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ وہ بکس اجینٹیوس سے آیا ہے اور اس پر والد کا پتہ درج ہے۔ یہ اطلاع پا کر میں نے وہی گاڑی جوت لی جس پر آپ کو بٹھا کر لے گیا تھا اور بکس لانے چلا۔ اس وقت سہ پہر کے چار بج چکے تھے۔ بکس وصول کرنے کے بعد میں جب واپس آنے لگا تو کیا دیکھتا ہوں وہ دونوں یونانی جو آپ کے ساتھ جھونپڑی میں ٹھہرے تھے ایک طرف سے چلے آرہے ہیں۔ مجھے ان کو دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کیونکہ انہوں نے ... بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ان میں سے ایک نے جو دونوں میں بڑا ہے صاف لفظوں میں کہا تھا کہ ہم سیدھے بستیا کو جائیں گے۔ ان حالات میں مجھے ان کو وہیں پھرتا دیکھ کر بڑا تعجب ہوا۔ ان کے اپنے چہروں پر بھی مجھ کو دیکھ کر آثار اضطراب پیدا ہو گئے۔ اور ان کو مجبوراً مجھ سے گفتگو کرنے کے لئے ٹھہر جانا پڑا۔ مگر میں یہ دیکھے بغیر نہ رہ سکا کہ بے تابی کے آثار ان کے چہروں پر نمودار تھے۔ بظاہر ان کو اس بات سے پریشانی تھی کہ ہماری ایک دوسرے سے یہ خلاف توقع ملاقات ہو گئی۔ میں نے ان کو بتایا کہ میں ایک بکس لینے آیا ہوں اور بڑے یونانی نے اپنی موجودگی کے بارے میں یہ عذر پیش کیا کہ سرائے کے سب گھوڑے تھکے ماندے تھے۔ تازہ دم گھوڑوں کے نہ ملنے سے یہیں ٹھہر جانا پڑا۔ مجھے ان کا یہ

عذر کچھ بے جا سا معلوم ہوا۔ تاہم میں نے ذکر کو طول دینا پسند نہ کرتے ہوئے ان کو الوداع کہی۔ اور رخصت ہوا۔ تھوڑی دور آگے جاکر پوسٹ ماسٹر سے ملاقات ہوئی اور چونکہ گھوڑوں کی بہم رسانی کا کام بھی اسی کے ذمہ تھا اور میری اس سے بے تکلفی تھی اس لئے میں نے برسبیل تذکرہ اس سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے آج آپ مسافروں کے لیے گھوڑے مہیا نہ کر سکے ؟ اس نے میرے سوال پر تعجب ظاہر کیا اور کہنے لگا کہ ہمارے ہاں گھوڑوں کی کیا کمی ہے۔ آج تو دن بھر کوئی مسافر آیا ہی نہیں۔ اس لئے سبھی گھوڑے تازہ دم ہیں۔ اس سے مجھ کو اور بھی زیادہ حیرت ہوئی۔ تاہم میں نے یہ سوچ کر معاملہ کو نظر انداز کر دیا۔ کہ اگر یہ لوگ کسی وجہ سے فوراً ہی رخصت ہونا نہیں چاہتے۔ تو بلا سے مجھے ان کی نقل و حرکت سے کیوں دلچسپی ہو۔ مگر اس کے باوجود رہ رہ کر یہ خیال میرے دل میں آتا تھا کہ کیوں ان دونوں کے چہروں پر مجھ سے مل کر آثارِ اضطراب پیدا ہوئے اور کیوں انہوں نے ایک اس طرح کے چھوٹے سے معاملہ میں ناحق جھوٹ بولنا گوارا کیا۔ جھونپڑی کی طرف واپس جاتے ہوئے یہ خیالات رہ رہ کر میرے دل میں پیدا ہوتے رہے۔ لیکن جب میں مکان پر پہنچا تو ایک اور ہی عجیب اطلاع ملی جس نے میری پریشانی میں بے حد اضافہ کر دیا۔"

"وہ کیا ؟" میں نے جلدی سے پوچھا۔

"دیکھئے۔ میں عرض کرتا ہوں۔" نوجوان نے جواب دیا "آپ کو یاد ہوگا کہ جو جہاز ساحل پر آکر ٹوٹا تھا اس کی لکڑیاں پانی میں ادھر اُدھر تیرتی پھر رہی تھیں ان میں سے بعض کو سمندر کی موجوں نے خشکی پر لاکر ڈال دیا تھا۔ والد نے اپنے ایک آدمی کو حکم دیا کہ ان لکڑیوں کو جمع کر کے جھونپڑی میں لے آؤ۔ تاکہ ان کو ایندھن کے طور پر استعمال کر لیا جائے۔ گاڑیبان نے اس کی تعمیل کا وعدہ کیا مگر اس کو ساحل پر جانے کی فرصت نہ مل سکی۔ آخر کار کل سہ پہر کو وہ لکڑیاں جمع

کر دے گیا اور ابھی اس کام میں مصروف تھا کہ سامنے سے ایک چھوٹا سا جنگی جہاز آتا نظر آیا۔ اس نے ساحل کے قریب پہنچ کر ایک کشتی پانی میں اُتاری اور ایک افسر اس پر سوار ہو کر خشکی پر آیا۔ اس کی زبانی معلوم ہوا کہ اس کا تعلق ملک فرانس کے ایک جنگی جہاز سے ہے اور اسی نے اس رات آپ کے جہاز کا پیچھا کیا تھا جب اس کو غرقابی کا سانحہ پیش آیا..."

"آہ - یہ بے شک صحیح ہے" میں نے جلدی سے کہا "لیکن..."

"صاحب ہمیں پورا یقین ہے کہ آپ ان لوگوں سے جُدا تھے" کاشتکار کے لڑکے نے فوراً کہا۔

"تو بھی کس طرح...؟"

"ٹھہریئے میں سب حال عرض کرتا ہوں جنگی جہاز کے افسر نے خشکی پر آ کر دریافت کیا کہ کونسا جہاز یہاں آ کر ٹوٹا اور غرق ہوا تھا۔ گاڑی بان کسی طرح کے حالات بیان نہ کر سکا۔ تاہم اتنا اس نے بتایا کہ دو یونانی اور ایک انگریز اس جہاز سے بچے تھے۔ اور وہ ہماری جھونپڑی میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ افسر مذکور نے بعض اور سوالات پوچھے لیتے۔ بیں اس کی نگاہ لکڑی کے ایک ٹکڑے پر جا پڑی جو زمین سے کسی قدر باہر نکلا ہوا تھا۔ معلوم ہوا اس لکڑی کو کسی نے ریت میں دبا دیا تھا۔ مگر پانی کی لہروں کے اس مقام پر سے گذرتے رہنے کے باعث وہ ٹکڑا باہر نکل آیا۔ جنگی جہاز کے افسر نے پاس جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ اسی شکستہ جہاز کا ایک ٹکڑا ہے اور اس پر جہاز کا نام آؤ دلج ہے۔ اس دریافت نے افسر مذکور کو زیادہ چوکنا کر دیا۔ اور وہ سیدھا ہماری جھونپڑی کی طرف آیا۔ وہاں اس نے والد کو اطلاع دی کہ جو جہاز ساحل پر آ کر ٹوٹا تھا۔ وہ دراصل ایقین نام کا ایک یونانی ڈاکو جہاز تھا۔ جس نے کچھ عرصہ سے لیوانٹ کے اطراف میں دہشت پھیلا

رکھی تھی۔ والد کو اس خیال سے بے حد رنج ہوا کہ انہوں نے کیوں ان سفاک ڈاکوؤں کو اپنے مکان میں پناہ دی۔ مگر جہاز کے افسر نے یہ کہہ کے ان کا اطمینان کرا دیا کہ تیسرا آدمی جو انگریز تھا... مراد آپ سے ہے... ہرگز ڈاکو نہیں بلکہ ایک نہایت عزت دار آدمی اور گرینڈ ڈیوک آف ٹسکنی کے بھتیجے کونٹ آف لوورنو کا گہرا دوست ہے۔
ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ میں بھی وہ پارسل لے کر واپس آ گیا جس کو چھڑانے قصبہ تک گیا تھا۔ اس وقت جب مجھ کو حالاتِ پیش آمدہ کا علم ہوا تو میں نے اپنی طرف سے اطلاع دی کہ وہ دونوں یونانی ابھی تک کہیں نہیں گئے۔ بلکہ اسی قصبہ میں گشت کرتے پھر رہے ہیں۔ اس پر فرانسیسی افسر اُن کو گرفتار کرنے کے لئے آمادہ ہو گیا۔ اس نے سب آدمیوں سے درخواست کی کہ اس معاملہ میں انتہائی رازداری برتی جائے۔ اس نے سادہ کپڑوں کا ایک سوٹ اور گھوڑا مستعار لیا۔ اور اس ارادہ سے قصبہ کی طرف چلا کہ مقامی حکام سے کہہ سُن کر دونوں یونانیوں کو اپنی حراست میں لے لے۔ یا اگر اس کی صورت ممکن نہ ہو پھر جہاز پر واپس جا کر ملاحوں کو مسلح کر کے ساتھ لائے۔
اس کی غیر حاضری میں ہم نے وہ بکس کھول کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپ نے روانہ کیا ہے اور اس میں وہ تحفے بند ہیں جن کے بھیجنے کا آپ نے ازراہِ عنایت وعدہ کیا تھا۔"

"آپ لوگوں کی مہمان نوازی کے شکریہ کے طور پر" میں نے اپنی طرف سے کہا۔ "مگر کہتے جایئے آپ کا بیان بے حد دلچسپ ہے۔"

"جیسا میں عرض کر رہا تھا فرانسیسی جہاز کا افسر قصبے کا پھیرا کر کے جلدی ہی واپس آ گیا۔ اس کی زبانی معلوم ہوا کہ اس نے قصبہ کے میئر سے دونوں یونانیوں کی گرفتاری کے بارے میں ذکر کیا تھا مگر اس نے بتایا کہ میں ان کی حوالگی کا اختیار نہیں رکھتا۔ کیونکہ قزاقی کا جرم ان کے برخلاف پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچا تو بھی قانوناً ان کے برخلاف کوئی کارروائی کرنے کا مجاز نہ ہونے کے باوجود وہ ہر ممکن

طریقہ پر اس کی مدد کرنے کو تیار تھا بشرطیکہ وہ یعنی فرانسیسی افسر اُن کی گرفتاری کا فرض اپنے اوپر لینے پہ آمادہ ہو۔ اس پر فرانسیسی جہاز کے ملاحوں کو طلب کیا گیا اور چونکہ وہ اپنے ساتھ جہاز سے کسی طرح کے ہتھیار نہ لائے تھے اس لئے ہم نے اپنے پاس سے ضروری اسلحے مہیا کئے۔ اس جگہ میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ فرانسیسی افسر کے قصبہ سے واپس آنے سے پیشتر سینیئر لیون نے کھنڈروں کی طرف جانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ چاند سویرے ہی نکل آئے گا اور میں اس کی روشنی میں کھنڈروں کا نظارہ دیکھنا چاہتا ہوں ہم نے اس وقت اس بات کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا اور اس کے چلے جانے پر محض اتنا ہی کہا کہ وہ عجیب ہی خیالات کا انسان ہے۔ خیر سینیئر لیون کے جانے کے تھوڑا عرصہ بعد جب فرانسیسی افسر ملاحوں کو ساتھ لے کر یونانیوں کی گرفتاری کے لئے رخصت ہونا چاہتا تھا ایک آدمی گھوڑا دوڑاتا ہماری جھونپڑی کی طرف آیا معلوم ہوا وہ قصبہ کی پولیس کا ایک مخبر ہے جسے میئر نے دونوں یونانیوں کی نقل و حرکت کی نگرانی پر مقرر کیا تھا۔ اس کی زبانی معلوم ہوا کہ انہوں نے ایک چھوٹی سی گاڑی کرایہ کی اور چونکہ وہ اسے خود چلانا چاہتے تھے اس لئے ضمانت کی خاطر گھوڑے اور گاڑی کی قیمت کے طور پر کچھ رقم مالک کے پاس جمع کرا دی وہ جب گاڑی پر سوار ہو کر چلے تو پولیس کا مخبر بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ مگر وہ اتنے فاصلہ پر رہا کہ وہ اس کی موجودگی سے خبردار نہ ہو سکیں اس طرح آگے پیچھے چلتے یہ لوگ خانقاہ کے کھنڈروں کی طرف گئے۔ وہاں سے پولیس کا مخبر گھوڑا دوڑاتا ہمیں اس واقعہ کی اطلاع دینے آیا کہ دونوں یونانی اب کھنڈروں میں پھر رہے ہیں۔ اس وقت ہمیں سینیئر لیون کا خیال آیا اور بدترین اندیشے ہمارے دلوں میں پیدا ہونے لگے۔ سوچ آئی کہ دونوں یونانیوں نے

رخصت ہونے سے پیشتر لیون کو اس بات کے لئے آمادہ کیا ہو کہ وہ رات کو کھنڈروں میں ان سے ملے اور وہ کوئی فاسد ارادہ اس کے برخلاف رکھتے ہوں۔ اس خیال کے آتے ہی فرانسیسی افسر، اس کے ملّاح، پولیس کا مخبر، میں اور والد، ہم سب کھنڈروں کی طرف روانہ ہوئے اور دو ٹولیاں بنا کر دونوں طرف سے کھنڈروں میں داخل ہوئے۔ جس پارٹی میں میں تھا وہ مشرقی سمت سے اندر گئی۔ مگر ہم چند ہی قدم آگے بڑھے تھے کہ چاند کی روشنی میں کیا دیکھتے ہیں ایک آدمی بے حس و حرکت پڑا ہے۔ جھک کر دیکھا تو معلوم ہوا بدنصیب لیون ...
ہاں وہ جو ذرا سی دیر پہلے بھلا چنگا تھا اس کے بدن پر چھ سات زخم تھے مگر جس آلہ سے وہ زخم لگائے گئے تھے وہ تلاش کرنے کے باوجود نہ مل سکا۔ کوئی چیز اس کی جیبوں سے نکالی نہ گئی تھی اور چونکہ لاش ابھی گرم تھی اس لئے ہم نے قدرتی طور پر یہ نتیجہ نکالا کہ اس کو ذرا سی دیر پہلے کسی نے قتل کیا ہے اور قاتل ہمارے پیروں کی آواز سن کر بھاگا ہے۔ اتنے میں دوسری جماعت جو فرانسیسی افسر کی سرکردگی میں مغرب سے کھنڈروں میں داخل ہوئی تھی وہ بھی وہیں آگئی۔ اور اس وقت ہم نے دیکھا کہ دونوں یونانی اس جماعت کی حراست میں ہیں۔ معلوم ہوا وہ چپکے چپکے اس مقام کی طرف جا رہے تھے جہاں انکی گاڑی کھڑی تھی کہ عین فرار کی کوشش میں پکڑے گئے!"

"لیکن یہ تو بتلایئے" میں نے ان حالات کو سن کر پریشانی کے لہجہ میں دریافت کیا۔ "گرفتاری کے بعد انہوں نے کیا کہا؟ کیا انہوں نے اپنی بے گناہی پر زور دیا تھا؟"

"دیکھئے میں سب حال عرض کرتا ہوں" کاشتکار کے لڑکے نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا۔ "جب دونوں جماعتوں کے ملنے پر جرم کا حال معلوم ہوا،

اور سب نے کہا کہ انہی دو شخصوں نے بدنصیب لیون کو ہلاک کیا ہے۔ تو کمسن یونانی نے ایک ہیبت ناک چیخ ماری۔ اور بیہوش ہو کر فرش زمین پر گر پڑا۔ لیکن بڈھے نے جس کے بارے میں معلوم ہوا دراز و اس کا نام ہے اور جو ڈاکو جہاز کا سردار تھا نخوت کا انداز اختیار کیا اور اپنے چہرہ پر اس طرح کے آثارِ دہشت نمودار کئے گویا وہ اس ذریعہ سے اپنی بے گناہی کا اظہار کرنا چاہتا تھا۔"

"آہ!" میرے منہ سے بے اختیار نکلا "لیکن خیر کہتے جایئے..."

"دراز و نے بڑی حقارت سے الزام قتل کو غلط قرار دیا" کاشتکار کے لڑکے نے دوبارہ کہنا شروع کیا "مگر حالات کی شہادت زبردست تھی اس کی بناوٹ سے کس کا اطمینان ہو سکتا تھا؟ ہم لوگ دونوں کو گرفتار کر کے میئر کے پاس لے گئے اور اس نے ان کے ابتدائی بیانات قلمبند کئے فرانسیسی افسر نے جب دیکھا کہ ان پر قتل عمد کا الزام عائد ہو چکا تو اس نے ڈاکہ زنی کے الزام پر زور دینے کی حاجت نہ سمجھی۔ اور یہی کافی خیال کیا کہ ان کے برخلاف قتل کا مقدمہ چلایا جائے"

"مگر صاحب مجسٹریٹ کے روبرو اُن کا انداز کیسا رہا؟" میں نے اس سے دریافت کیا۔

"دراز و پُروقار تھا مگر اس کے غصہ اور جوش نے گہرے سکون کو جگہ دے دی تھی۔ اس کا نوجوان ساتھی البتہ سخت ہراساں معلوم ہوتا تھا! اس کو گرد و نواح کے حالات کی کچھ بھی خبر نہ تھی اور وہ تھوڑی دیر کے بعد سہارے کے لئے دراز و کے ساتھ لگ جاتا تھا اور وہ اس کے کان میں تسلی بخش الفاظ کہتا۔ گو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ الفاظ کیا تھے۔ ہاں اتنا دیکھا گیا کہ جب کبھی وہ اس کو تسلی دیتا تو اس کے نوجوان ساتھی کے چہرہ پر رونق سی آجاتی

مگر تھوڑی دیر کے بعد پھر وہی دہشت اور پریشانی ظاہر ہونے لگتی تھی۔ دراز وسے سوالات پوچھے گئے تو اس نے جرم سے صاف انکار کر دیا۔ مگر اس سوال کے متعلق کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ کہ وہ دونوں رات کے وقت کھنڈروں میں کیا کرتے پھر رہے تھے۔ انتہائی اصرار کے باوجود وہ دونوں بالکل خاموش رہے جیسا کہ آپ سمجھ سکتے ہیں ان کا انکار بجائے خود قانون کی نظروں میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ خیر ابتدائی کارروائی جلدی ہی ختم ہو گئی اور میئر نے حکم صادر کر دیا کہ دونوں قیدیوں پر باقاعدہ مقدمہ چلایا جائے چنانچہ رات کو وہ دونوں حوالات میں رکھے گئے۔ سینیر نیون کی جیبوں میں بعض کاغذات پائے گئے تھے اُن سے جو معلومات حاصل ہوئیں ان کے سلسلہ میں اسی وقت ایک قاصد اجیشیو میں اس کے وکیل کے پاس بھیج دیا گیا۔ تاکہ وہ اس کی افسوسناک موت کی خبر پہنچا دے۔ میئر نے مجھے اور والد کو بطور گواہ حاضر ہونے کی تاکید کی تھی۔ چنانچہ آج ہم دونوں صاحب مجسٹریٹ کے روبرو بیانات دینے آئے ہیں۔ اوہ سینیر ولمٹ۔ کتنا بھاری صدمہ یہ سوچ کر دل کو ہوتا ہے کہ ہم نے ایسے شخصوں کو اپنے مکان میں پناہ دی۔ ان کی جوانی دیکھئے ان کی شکل وصورت اور طور واطوار کا خیال کیجئے۔ کیا ایسے ہولناک جرم کی توقع ان سے ہو سکتی تھی؟ میں تو یہ سوچ کر لرزہ براندام ہوا جاتا ہوں، کہ آپ کیونکہ چند روز تک ایسے خونی آدمیوں کے ساتھ جہاز پر رہے ...."

"میں سخت پریشان ہوں" میں نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ "بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کوئی ہیبت ناک خواب میرے دیکھنے میں آیا ہے۔ اور عنقریب جاگنے پر معلوم ہوگا کہ جو کچھ نظر آیا فرضی اور موہوم تھا۔"

"کاش ایسا ہوتا!" کاشتکار کے لڑکے نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ "مگر

میں کیا اس ہیبت ناک منظر کو بھول سکتا ہوں جو مجھے کھنڈروں میں نظر آیا تھا میں نے اپنی آنکھوں سے بدنصیب لیون کی نعش دیکھی ہے... اور اب مہربانی سے مجھے رخصت دیجئے کیونکہ مجھ کو مجسٹریٹ کی کچہری میں شہادت دینے جانا ہے۔"

اس کے جانے کے بعد بھی میں بڑی دیر تک حالات پیش آمدہ پہ غور کرتا رہا ... مگر سچ پوچھئے تو اضطراب و پریشانی کی موجودہ حالت میں میرے اندر غور کرنے کی طاقت ہی کہاں تھی۔ ایک عجیب طرح کی دہشت اس خیال سے دل پہ طاری تھی کہ کانسٹنٹائین درازو اور اس کا نوعمر خادم دونوں قاتل ہیں۔

اس حالت میں دو یا تین گھنٹے گزر گئے۔ اور میں انہی فکروں میں ڈوبا ہوا بے خبری کی سی حالت میں بیٹھا رہا۔ اتنے میں دروازہ کھلا اور ہوٹل کا نوکر کھانے کے متعلق دریافت کرنے آیا۔ اپنی موجودہ پریشانی میں پہلے میرا ارادہ صاف انکار کر دینے کا تھا۔ کیونکہ بھوک زائل ہو چکی تھی اور کوئی چیز کھانے کو جی نہ چاہتا تھا۔ لیکن پھر خیال آیا کہ اگر میں نے اتنی زیادہ پریشانی ظاہر کی تو ہوٹل کے سب لوگ چہ می گوئیاں کرنے لگیں گے۔ ممکن ہے اس سلسلہ میں مجھ پر بھی کسی طرح کا شک کیا جائے۔ یا مجھ کو شہادت کے لئے طلب کر کے پوچھا جائے کہ تمہیں کن حالات میں ڈاکوؤں کے جہاز پر سفر کرنا پڑا تھا۔ چونکہ میں نہ چاہتا تھا کہ میرے نجی معاملات پر لوگوں کو اظہار رائے کا موقع ملے اس لئے میں نے ہوٹل کے نوکر کو مناسب جواب دے کر رخصت کیا اور اس کے تھوڑی دیر بعد کھانا کھانے کے کمرہ میں چلا گیا۔

وہاں میری ملاقات پھر ایک بار اس آدمی سے ہوئی جس نے بیشتر لیون کے مقدمہ اور اس کے قتل کے حالات مجھ کو بتلائے تھے۔ معلوم ہوا کہ جس وقت صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں درازو اور اس کے ساتھی کے مقدمہ کی سماعت ہوئی تو وہ

وہیں موجود تھا۔ اس نے بتایا کہ بڑے یونانی کی طرف سے تو غیر معمولی ضبط و سکون کا اظہار ہوا۔ گو اس کے چہرے پر بھی زردی چھائی ہوئی تھی مگر اس کے ساتھی کی یہ حالت تھی کہ معلوم ہوتا تھا وہ عدالت کے روبرو دوزانو ہو کر اپنے جرم کا اقبال کرنے کو آمادہ ہے۔ میں نے اس شخص سے واردات کے سلسلہ میں کئی اور سوالات پوچھے لیکن اس کی زبانی صرف ایک نئی بات معلوم کر سکا یعنی یہ کہ خون کے داغ درازو کے کپڑوں پر دیکھے گئے ہیں۔

اس نئی اطلاع نے جرم کے بارے میں رہے سہے شکوک میرے دل سے نکال دیئے۔ تاہم میں نے پوچھا۔

"کیا ملزم نے اس سوال کے متعلق کوئی بیان دیا کہ اگر اس نے خون نہ کیا تھا تو اس کے کپڑوں پر وہ داغ کہاں سے آئے؟"

"اوہ! اس کے جواب میں کچھ حیلہ سازی اس نے کی تھی مگر اس سے کسی کا اطمینان کیونکر ہو سکتا ہے؟" شخص مذکور نے جواب دیا۔ "اس کا عذر تھا کہ کل سہ پہر اس کے ہاتھ پر اتفاقاً زخم آ گیا تھا چنانچہ اس نے اپنا ہاتھ بھی دکھایا اور واقعی اس پر ایک ہلکی سی خراش موجود تھی۔ مگر اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ خون کے اتنے بڑے بڑے داغ جو اس کے کپڑوں پر دیکھے گئے اس ذراسی خراش سے لگ گئے ہوں گے۔ لیکن خون کے وہ داغ موجود نہ ہوں تو بھی حالات سراسر ان کے خلاف ہیں۔ اور کسی طرح کی حیلہ سازی ان کو جرم سے بری الذمہ قرار نہیں دے سکتی۔"

"آپ کی رائے میں مقدمہ کی سماعت کب تک شروع ہو گی؟" میں نے پوچھا۔

"کم و بیش تین ہفتہ کے عرصہ میں۔" میرے دوست نے جواب دیا۔ "ہاں

دراز و اگر چاہے تو قانونی رکاوٹیں پیدا کر کے آغاز سماعت کو اور پیچھے ڈال سکتا ہے!"

"کیا کوئی وکیل اس کے اور اس کے ساتھی کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کر رہا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"فی الحال نہیں"۔ شخص مذکور نے جواب دیا۔ "دراصل ان کو اس وقت تک وکیل کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ علاوہ بریں جو کارروائی اب تک ہوئی ہے محض تمہیدی اور ابتدائی تھی۔ اور اس میں کسی وکیل کی حاجت نہ تھی۔ یوں تو کمرۂ عدالت کے آس پاس بے شمار وکیل ہیرا پھیری کرتے تھے مگر ملزموں کو ان کی خدمات حاصل کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی۔ بہرحال اگر ان کے پاس کافی روپیہ موجود ہے تو وکیلوں کی کمی نہیں۔ اور اگر ان کے پاس روپیہ نہیں ہے تو پھر عدالت کسی معزز وکیل کو سرکاری خرچ پر ان کی پیروی کے لئے مقرر کر دے گی۔ مگر عام خیال یہ ہے کہ کمسن یونانی عدالت سشن میں حاضر ہوتے ہی اقبال جرم کر لے گا جس کے بعد اس کے ساتھی کا بھی سارا دم خم نکل جائے گا۔ اس واقعہ سے شہر میں بڑا جوش پھیلا ہوا ہے۔ میرے خیال میں اگر دراز و پر محض ڈاکہ زنی کا الزام ہوتا تو سب لوگ اس سے ہمدردی کرتے کیونکہ وہ بڑا قبول صورت جوان ہے۔ مگر چونکہ اس پر قتل عمد کا خوفناک الزام عائد ہوا ہے۔ اس لئے ہر شخص کو اس سے نفرت ہے۔ سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ اس خوشنما صورت کے نیچے دراصل شیطان چھپا ہوا ہے!"

اس شخص کی باتیں سنکر افسوس کی گہری آہ بے اختیار میرے منہ سے نکل گئی اور میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ انسان کو کبھی کسی کی ظاہری صورت پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نہایت زہریلے سانپ ہی سب سے زیادہ خوشنما

ہوتے ہیں۔ مگر آدمی کے دل کی تھاہ کس نے پائی ہے؟ اس کے اسرار ناقابلِ حل ہیں۔ کوئی نہیں جان سکتا کہ کس قدر برائی اس کی تہ میں پوشیدہ ہو سکتی ہے جتنا زیادہ مجھے فطرتِ انسانی سے واقف ہونے کا موقعہ ملا تھا اتنی ہی زیادہ حیرت مجھ کو اس کے وسیع امکانات پر ہوتی تھی۔ ہر چند میں نے تھوڑی سی عمر میں ہی وسیع تجربہ حاصل کیا تھا۔ تاہم فطرتِ انسانی کے متعلق مجھ کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ اس حد فاصل کو معلوم کرنا جو نیکی اور بدی کے درمیان حائل ہے۔ آدمی کے لئے اتنا ہی محال و غیر ممکن ہے جتنا وقت کے ساحل پر کھڑے ہو کر دوام کے سمندر کو دیکھتے ہوئے حدِ افق معلوم کرنے کی کوشش!

باب ۱۳۷

وکیل صاحب کا دفتر

اس رات میں جب سونے کے لئے لیٹا تو بے حد ملول و پریشان تھا ان حالات کی بنا پر جو میرے سینے میں آئے تھے یہ معلوم کرنا بہت مشکل نہ تھا کہ دراز دو اور اس کے نوکر نے واقعی بدنصیب لیون کو قتل کیا ہے... یا ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ اس جرم کا مرتکب دراز و اکیلا ہوا ہو۔ اور نوکر محض اس کا خاموش تماشائی ہو۔ مگر جرم قتل کے مرتکب وہ دونوں ہوں یا ایک۔ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش مطلق نہ تھی کہ ان کا اس جرم سے براہِ راست تعلق ہے۔ ضرور انہوں نے پہلے سے سوچ کر اور ارادہ کر کے لیون کو قتل کیا۔ اسی مطلب کے لئے وہ ضرورت سے زیادہ قصبہ میں ٹھہرے رہے۔ اسی غرض

کو مدنظر رکھ کر انہوں نے گاڑی بان کے بغیر گاڑی کرایہ کی۔ اور بعد ازاں کھنڈروں میں جاکر لیون کو ہلاک کر دیا بے شک کاشتکار کے لڑکے کا یہ خیال بالکل صحیح تھا کہ جھونپڑی سے رخصت ہونے سے پیشتر انہوں نے لیون کو اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ وہ مقررہ وقت پر اُن کھنڈروں میں جائے۔ وہیں موقعہ پاکر انہوں نے اس کو مار دیا یا ممکن ہے انہوں نے لیون کو کھنڈروں میں آنے کے لئے واقعی آمادہ نہ کیا ہو۔ بلکہ وہ محض اتفاقاً وہاں اس سے ملے ہوں اور اس جگہ لیون کو دیکھ کر درازو نے اس کو قتل کر دیا ہو۔ مگر یہ جزوی اختلافات تھے۔ ان سے جرم کی نوعیت میں بالکل فرق نہ آتا تھا۔

یہ اور ایسے ہی لاتعداد خیالات میرے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔ بڑی دیر تک میں اس سوال کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتا رہا۔ اور اس طرح سوچتے ہوئے کئی نئے سوالات دل میں پیدا ہوئے جن کا جواب پانا بظاہر مشکل تھا۔ سب سے پہلا سوال تو اس طرح پیدا ہوا یہ تھا کہ کس لئے درازو اور اس کے ساتھی نے لیون کو قتل کیا؟ جہاں پر اس بدنصیب کی لاش پائی گئی وہ جگہ اس مقام سے کافی دور تھی۔ جہاں خزانہ دفن تھا۔ اگر لیون اُن دونوں کو تہ خانہ کے اندر دولت سمیٹتے دیکھا اور وہ حالتِ اضطراب میں اس کو جان سے مار دیتے تو ایک بات تھی۔ لیکن کھنڈروں کے اس دور افتادہ مقام پر اس بدنصیب کا قتل کیا معنی رکھ سکتا تھا؟ پھر اس کے علاوہ حالات سے ظاہر ہوتا تھا کہ جس وقت قتل کی واردات ظہور میں آئی تو وہ دونوں یعنی درازو اور اس کا نوکر اس جگہ پہنچے ہی تھے۔ اور انہوں نے خزانہ نکالنے کا عمل شروع نہ کیا تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو قتل کی خبر کے ساتھ ہی دفینہ کی موجودگی کی اطلاع بھی مشہور ہو جاتی۔ حالانکہ بصورتِ موجودہ کسی کو اس کا

علم تک نہ تھا لیکن اگر ایسا ہو تو پھر لیون کو ہلاک کرنے کی حاجت کیا تھی؟ سوچتے سوچتے خیال آیا کہ حرص انسان کو اندھا بنا دیتی ہے۔ درازو اس دفینہ کو پانے کے لیے بے تاب تھا۔ وہ ہر ایک آدمی کو شک کی نظروں سے دیکھتا اور ہر ایک سے بدگمانی کرتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے اس حالتِ جوش میں اس نے بدنصیب نوجوان کو کھنڈروں میں پھرتا دیکھ کر اسے جان سے مار ڈالا۔ اسے کیا خبر تھی کہ پولیس اس کی نقل وحرکت کی جاسوسی کر رہی ہے اور وہ اس واردات کے فوراً بعد پکڑا جائے گا۔ بس یہی اس راز کا ممکن حل نظر آتا تھا مگر واردات کے صحیح حالات کچھ ہی ہوں اس میں کلام نہ تھا کہ درازو مجرم ہے اور وہ نوکر بھی اگر براہِ راست اس جرم کا شریک نہیں تو اس سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور رکھتا ہے۔

بڑی دیر تک کروٹیں لیتا میں ان قیاسات پر نظر دوڑاتا رہا۔ اس حالت میں ایک سوال رہ رہ کر میرے جی کو پریشان کر رہا تھا۔ اور وہ یہ کہ جس وقت درازو کے جرم کی اطلاع لیونورا کے کانوں تک پہنچے گی تو کیا ہوگا۔ جس وقت اس بدنصیب خاتون کو یہ خبر یکایک موصول ہوگی کہ اس کا شوہر قاتل اور قزاق ہے تو یقیناً وہ اس صدمۂ عظیم کی تاب نہ لا کر یا تو وہیں مُردہ اور بے جان فرشِ زمین پر گر جائے گی۔ یا ایک جگر دوز چیخ مار کر دیوانی ہو جائے گی۔ حیران ہو کر سوچتا تھا کہ مجھے اس موقعہ پر کیا کرنا چاہیئے؟ کیا ایک سچے عیسائی کی مانند میرا یہ فرض نہیں کہ سوٹیاوکشیا جا کر یہ ہولناک خبر سب سے پہلے رفتہ رفتہ سینیر پورٹسی کے کانوں تک پہنچاؤں اور اس کے بعد وہ موقعہ اور محل کا خیال رکھتے ہوئے اپنی بدنصیب بھتیجی کو سارے حالات سے مطلع کریں۔ مگر اس نتیجہ پر پہنچتے ہی دوسرا سوال یہ پیدا ہو گیا کہ کیا مجھے ایسا

کرنا چاہیئے؟ ناظرین کو یاد ہوگا کہ میں نے درازو سے اس بات کا وعدہ کیا تھا کہ اس کے بارے میں کسی طرح کی اطلاع جج صاحب یا لیونورا کو نہ دوں گا۔ پھر خیال آیا کہ انسان کے ارادوں پر سب سے زیادہ حالات اثر ڈالتے ہیں۔ مجھے بھی حالات کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ کیا تعجب کہ درازو بھی اس بات سے خوش ہو کہ میں نے یہ فرض لیونورا کی بہتری کو مدنظر رکھ کر اپنے ذمہ لیا۔ آخر کار میں نے اگلے روز اس سے حوالات میں مل کر اس بارے میں تبادلۂ خیالات کرنے کا ارادہ کرلیا۔ اور اس فیصلہ پر پہنچا ہی تھا کہ غنودگی طاری ہونے لگی۔ اور اسی حالت میں آنکھ لگ گئی۔

صبح کو سو کر اُٹھا تو ان سارے حالات کی یاد جو یوم گذشتہ کو سننے میں آئے تھے ایک ہیبت ناک خواب کی مانند دل میں باقی تھی۔ مگر جلدی ہی اس بات کا یقین ہو گیا کہ جو کچھ میرے سننے اور دیکھنے میں آیا وہ خواب نہیں حقیقت ہے۔ اُس فیصلہ کو یاد کر کے جو میں نے سوتے وقت کیا تھا میں نے اس ارادہ کو مضبوط کرلیا کہ جیلخانہ کے قواعد کو مدنظر رکھ کر یا تو خود درازو سے ملنا چاہیئے یا اگر اس کی اجازت نہ ہو تو پھر خط کے ذریعہ سے اس کو اپنے ارادہ سے مطلع کر دینا چاہیئے۔ میں نے سوچا کہ اس بارے میں اپنے اس سکاریسکن دوست سے جس نے سارے حالات مجھ کو بتلائے تھے۔ مشورہ کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ منہ ہاتھ دھو اور کپڑے بدل کر میں اس کی تلاش میں کافی روم میں گیا۔

وہ ناشتہ کی میز پر بیٹھا ہی چاہتا تھا۔ میں بھی اس میز کے دوسری جانب بیٹھ گیا۔ اس نے میری توجہ اجیشیو کے اخبار میں چھپی ہوئی ایک خبر کی طرف دلائی، جس کا ماحصل یہ تھا کہ درازو اور اس کے نوکر کی پیروی کے لئے سینیر کیسلی کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ اس سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ

ملزم اپنے جرم کا اقبال کرنا نہیں چاہتے۔ کم ازکم درازو کی طرف سے اب اقبال جرم کی کوئی صورت ممکن نہ تھی۔ اور یہ تو مجھ کو پہلے ہی معلوم تھا کہ اس کا نوکر اتنا وفادار ہے کہ انتہائی حالات میں بھی درازو کی منشا کے برخلاف کوئی کام نہ کرے گا۔

میرے خیال میں یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ سینیر کیبلی وہی صاحب تھے جو مونٹی ڈورو کی جائداد کے متعلق پیروی کر رہے تھے۔ دوران گفتگو میں میں نے اپنے کارسیکن دوست سے کہا کہ میں چونکہ ان شخصوں سے واقف ہوں جو درازو کے قریبی رشتہ دار اور اس کی بہتری چاہنے والے ہیں۔ اس لئے میری خواہش ہے کہ بدترین خبریں اور لوگوں کی زبانی ان کے کانوں تک پہنچنے سے پہلے اپنے طور پر ان واقعات کی اطلاع ان کو پہنچا دوں۔ تاکہ وہ رفتہ رفتہ اس صدمۂ عظیم کے لئے تیار ہو جائیں جو ان کو درازو کی سزایابی کی صورت میں برداشت کرنا پڑے گا۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں چاہتا ہوں کہ ایسا کرنے سے پیشتر درازو کی رضامندی حاصل کر لوں۔ کیونکہ وہ لاکھ مجرم ہو اپنے اندر قوت احساس رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ایک نہایت اچھا اصول ہے کہ جب تک کسی آدمی کا جرم ثابت نہ ہو ہمیں اس کو بےقصور ہی سمجھنا چاہیئے۔ اس پر میرے دوست نے جواب دیا کہ آپ اس بارے میں سینیر کیبلی سے مشورہ کر لیں اور وہ جس طرح کہیں عمل کریں۔ میں ناشتہ سے فارغ ہو کر ان کا دفتر آپ کو دکھا دوں گا۔

ناشتہ کے بعد ہم سینیر کیبلی کے دفتر کی طرف روانہ ہوئے مگر جس وقت ہم بازاروں سے گذر رہے تھے تو مجھے ایک آدمی سامنے سے آتا نظر آیا۔ جس کی شکل وصورت پہچانی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ دفعتاً یاد آیا کہ یہ وہی

سینیر تورانو ہے جس نے مونٹی ڈیورو کے قلعہ میں میرے، درازو اور اس کے نوکر کے ساتھ مل کر کھانا کھایا تھا۔ وہ مجھے دیکھ کر چلتے چلتے ٹھہر گیا اور مصافحہ کرتے ہوئے کہنے لگا "کہئے آپ کا ارادہ کب تک اس شہر میں ٹھہرنے کا ہے؟"
میں نے موزوں الفاظ میں اس کا جواب دیا اور کہا "غالباً آپ نے وہ ہولناک خبر سنی ہوگی جو ہر شخص کی زبان پر ہے اور جس کے سلسلہ میں وہ دو یونانی پکڑے گئے ہیں جنہیں آپ نے کھنڈروں میں میرے ساتھ دیکھا تھا؟"

"اوہ۔ کیا آپ کا اشارہ اس وارداتِ قتل کی طرف ہے جو کھنڈروں میں ہوئی تھی؟" سینیر تورانو نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے پوچھا "اس کی اطلاع کچھ کچھ میرے کانوں تک پہنچی ہے مگر پوری طرح نہیں، کیونکہ میں کل رات ہی ایتھنز میں وارد ہوا ہوں۔"

"جی ہاں میرا اشارہ اسی جرم کی طرف ہے۔" میں نے جواب دیا "بعض اتفاقی حالات نے مجھے ان یونانیوں سے ملا دیا تھا اور ہم کچھ عرصہ اکٹھے رہے مگر یقین سمجھئے کہ یہ خیال کبھی میرے دل میں پیدا نہ ہوا تھا کہ وہ ایک ایسے فعلِ شنیع کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔"

"آپ کا فرمانا صحیح ہے۔" سینیر تورانو نے جواب دیا "میں خود یہ سوچ کر حیرت میں ڈوبا جاتا ہوں کہ وہ دو آدمی جن میں سے ایک ابھی کمسن نوجوان ہے کیونکر ایسے بھیانک جرم کے مرتکب ہوئے ہوں گے۔ مگر کیا یہ ممکن ہے کہ یہ وہی دو یونانی ہیں جن کے متعلق عام افواہیں گرم ہیں؟"

"جی بے شک انہی میرے ساتھیوں کو جرم قتل میں گرفتار کیا گیا ہے جن سے آپ ملے تھے۔" میں نے افسوسناک لہجہ میں تسلیم کیا "اور مجھے یہ سوچ کر بے حد رنج ہوتا ہے کہ ان کے برخلاف شہادت اس قدر مضبوط ہے کہ ان کے جرم کے

بارے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی ؟

"اُف راحم خدا! کیا یہ ممکن ہے ؟" سینیر تورانو نے افسوس سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا "آپ لوگوں سے میری ملاقات صرف ایک بار اور وہ بھی عرصۂ قلیل کے لئے ہوئی تھی ۔ مگر اتنے ہی میں آپ سب کے لئے میرے دل میں نہایت اچھے خیالات جاگزیں ہو گئے تھے ۔ میں اُن دو یونانیوں کو شریف و نیک اطوار سمجھتا تھا ۔ ان میں جو بڑا ہے اس کی شکل وصورت سے شجاعت اور مردانگی تو بے شک ظاہر ہوتی تھی ۔ مگر اس کا خواب میں بھی خیال نہ آسکتا تھا کہ وہ جرم قتل کا مرتکب ہو گا ۔ افسوس! افسوس! مجھے تو اب بھی ان باتوں کا یقین نہیں آتا !"

سینیر تورانو کے چہرے سے گہرا اضطراب ظاہر ہوتا تھا جیسا اس آدمی کے چہرہ پر ہوا کرتا ہے جسے کوئی ناقابل یقین بات سننے کا اتفاق ہوا ہو ۔ اُس کی گفتگو سے وہ عزّت جو میرے دل میں اس کے لئے پیدا ہو چکی تھی وہ چند زیادہ ہو گئی ۔ اس نے مجھ کو بتایا کہ میں پاس ہی فلاں ہوٹل میں ٹھہرا ہوں اور آپ کسی وقت مجھ سے وہاں ملیں ۔ میں نے اس کا وعدہ کیا اور کہا کہ اگر میں کچھ عرصہ اور یہاں رہا تو ضرور آپ کا نیاز حاصل کرنے آؤں گا ۔ بعدازاں میں اسی کارسیکن دوست کے ساتھ جس کی زبانی مجھے سارے حالات کا علم ہوا تھا سینیر کیسلی کے دفتر کی طرف روانہ ہوا ۔ اور چونکہ اس کو کچھ اور کام تھا اس لئے وہ مجھے وہاں پہنچا کر رخصت ہو گیا ۔

میں جب اندر گیا تو دیکھا کہ ایک فراخ کمرہ میں دس بارہ محرّر مختلف کاموں میں مشغول ہیں ۔ سینیر کیسلی سے ملاقات کے انتظار میں مجھ کو تقریباً ایک گھنٹہ اس جگہ بیٹھنا پڑا ۔ اور جب آخر کار اندر گیا تو دیکھا کہ وکیل صاحب ایک سِن رسیدہ آدمی ہیں ۔ جن کے چہرہ سے ذکاوت اور ذہانت ظاہر ہوتی ہے ۔

آنکھیں تیز اور متجسّس اور انداز سے بیدار مغزی اور ہوشیاری پائی جاتی تھی۔ پہلا اندازہ جو میں نے قائم کیا یہ تھا کہ بڑا تجربہ کار اور سیانا آدمی ہے اور اپنا وقت کسی حال میں ضائع کرنا پسند نہیں کرتا۔ جوں ہی میں نے اپنا کارڈ پیش کیا وہ کہنے لگا "آہ مسٹر ولمٹ مجھے آپ سے ملنے کی بڑی خواہش تھی اچھا ہوا آپ آگئے۔ میں بخوبی سمجھ سکتا ہوں کہ آپ کا آنا کس کام کے سلسلہ میں ہوا ہے۔"

میں نے مختصر لفظوں میں اپنی آمد کا مدعا ظاہر کیا جس کے بعد سینیر کیبلی نے کہا "میرا اپنا ارادہ تھا کہ کسی وقت آپ سے ملوں گا۔ درازو نے مجھ سے آپ کا ذکر کیا تھا۔ اس کو معلوم ہے کہ آپ اجیشیو میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور اس کی اپنی آرزو یہ تھی کہ آپ ازراہ عنایت وہ فرض پورا کریں جس کا ذکر آپ نے کیا ہے۔"

"میں بشوق اس کے لئے آمادہ ہوں" میں نے جواب دیا "کیا اس کی خواہش مجھ سے ملنے کی ہے؟"

"وہ آپ سے ملنے کو بے تاب ہے" سینیر کیبلی نے جواب دیا "مگر میری اپنی رائے پوچھئے تو فی الحال اس ملاقات کی ضرورت نہیں۔ اس سے اور کچھ نہیں تو دو تین دن کی تاخیر واقع ہو گی۔ اور جو کام آپ کرنا چاہتے ہیں اس میں ہرج واقع ہوگا یعنی ممکن ہے آپ کے سوٹیاوکشیا پہنچنے سے پہلے ساری خبریں اس جگہ پہنچ جائیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ درازو سے آپ کی ملاقات اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ صاحب مجسٹریٹ اس کی تحریری اجازت دیں اور وہ کسی سرکاری کام کے سلسلے میں بستیا گئے ہیں۔ مجھے درازو کی زبانی آپ کے حالات کا علم ہو چکا ہے یعنی کس طرح اس نے آپ کو اپنے جہاز پر زیر حراست رکھا تھا اور کس قدر فیاضانہ سلوک آپ نے اس سے کیا۔ پس وہ چاہتا ہے کہ آپ اس کی گرفتاری کی

خوفناک خبر اس جگہ پہنچانے کا فرض ادا کریں جہاں اس کا جلد یا بدیر پہنچنا یقینی ہے کیونکہ اس صورت میں صدمہ کی شدت یقینی طور پر گھٹ جائے گی۔"

"لیکن یہ تو فرمایئے" میں نے دفعتاً پوچھا "کیا اس شہادت کو کمزور کرنے کی کوئی صورت ممکن ہے جو درازو اور اس کے ساتھی کے برخلاف پائی جاتی ہے؟"

"آہ۔ تو کیا آپ ان دونوں کو مجرم تصور کرتے ہیں؟" سینیر کسیلی نے پوچھا۔

"یہ میرے بس کی بات نہیں ہے۔" میں نے افسوسناک لہجہ میں کہا "حالات کی شہادت اتنی زبردست ہے کہ کوئی اور رائے قائم کی ہی نہیں جا سکتی۔ لیکن فرمایئے آپ کی اپنی رائے کیا ہے؟"

سینیر کسیلی نے جواب دینے سے پہلے شانوں کو حرکت دی۔ پھر کہا "شہادت اس میں شک نہیں زبردست ہے مگر اس کے باوجود درازو اور اس کا ساتھی اپنی بے گناہی پر برابر زور دے رہے ہیں مسٹر ولمٹ آپ سے کیا پردہ ہے۔ مقدمہ کے حالات کو دیکھتے ہوئے میں خود نہیں جانتا کس طرح کسی جیوری کو ان کی بیگناہی کا یقین دلایا جا سکتا ہے۔ وہ مجرم ہوں یا بے قصور۔ مگر حالات کی شہادت اتنی زبردست ہے کہ کوئی معجزہ ہی ان کو بچائے تو بچا سکتا ہے۔"

"بدقسمتی سے معجزے اس زمانہ میں ظاہر نہیں ہوتے۔" میں نے غمناک لہجہ میں کہا۔ "اس کے باوجود مجھے یقین ہے کہ درازو نے کچھ حالات ضرور آپ سے بیان کئے ہوں گے۔ جن کی بنا پر آپ اس کی بے گناہی ثابت کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں۔"

"کئے تو بے شک ہیں۔ مگر ان کا استدلال کمزور ہے۔" سینیر کسیلی نے جواب دیا "درازو کا بیان ہے کہ اس مشہور روایت کو سن کر جو خانقاہ کے کھنڈروں کے بارے

میں مشہور ہے وہ دفینہ تلاش کرنے وہاں گیا تھا۔ چونکہ اس کا ارادہ اس راز کو پوشیدہ رکھنے کا تھا اس لئے وہ اور اس کا ساتھی کاشتکار کے گھر سے یہ کہہ کر رخصت ہوئے تھے کہ ہم سیدھے بسنیا جائیں گے۔ بعد ازاں جب ہم سب بل آف آدنمر کھنڈروں کی طرف جا رہے تھے تو اُن کو پیروں کی آواز سنائی دی۔ انہوں نے سمجھا شاید کچھ لوگ اور بھی اس دفینہ کی جستجو میں آئے ہیں۔ محض ان سے دُور رہنے کے خیال سے وہ اس مقام کی طرف گئے۔ جہاں انہوں نے کرایہ کی گھوڑا گاڑی چھوڑی تھی۔ اس وقت ناگاہ چند آدمیوں نے ان کو نرغہ میں لے لیا۔ انہی میں فرانس کے جنگی جہاز کا لفٹننٹ شامل تھا جس نے ان پر قزاقی کا الزام عائد کیا۔ اس کے فوراً بعد ایک اور جماعت وہاں آگئی اور اس جماعت کے آدمیوں نے قتل کا بھیانک الزام ان پر عائد کیا۔ حالانکہ درازو کا بیان ہے کہ وہ اور اس کا ساتھی اس آخری جرم سے بالکل بے قصور ہیں۔

میں نے سینیٹر کیبلی کے بیان کو گہری دلچسپی کے ساتھ سُنا اور اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ درازو نے یہ بات اب بھی پوشیدہ رکھی ہوئی ہے کہ وہ دفینہ کس جگہ موجود ہے۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ وہ بری ہونے کی امید دل میں رکھتا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ بریت حاصل کرنے کے بعد پھر ان کھنڈروں میں جا کر مال و دولت پر قبضہ کر لے۔ خیال آیا۔ کیا سچ مچ اس کو اس معجزہ کا انتظار ہے۔ جس کا سینیٹر کیبلی نے طنزاً ذکر کیا تھا؟ مجھے درازو کے طرزِ عمل پر بڑی حیرت ہوئی اور اس کے بعد یہ نیا خیال دل میں پیدا ہوا کہ ممکن ہے وہ قید خانہ سے فرار ہونے کی امید رکھتا ہو۔ اور چونکہ آدمی طبعاً دلیر تھا اس لئے کوئی نہ کوئی طریقہ اس نے بچاؤ کا سوچ لیا ہوگا۔

"بہرحال آپ ان دونوں کو مجرم تصور کرتے ہیں" سینیٹر کیبلی نے مجھ سے کہا

مگر ایسا ہونا قدرتی ہے کیونکہ حالات کی شہادت ناقابل تردید ہے۔ اس کے باوجود درازو بار بار کہتا ہے کہ میرا دوست جوزف ولمٹ کبھی مجھ کو مجرم نہ سمجھے گا۔ خلقت مجھ سے لاکھ بدگمان ہو میرے دوست ولمٹ کو ضرور میری بے گناہی کا یقین رہے گا۔ یہ اس کے الفاظ ہیں:

"کاش میں اس کو بے گناہ سمجھ سکتا"۔ میں نے پرجوش لہجہ میں کہا۔ "اس کے لئے اگر مجھ کو کسی بھاری ایثار پر مجبور ہونا پڑتا... یا کوئی طاقت مجھے اپنی عمر کے چند سال قربانی کے طور پر پیش کرنے کے لئے مجبور کرتی تو میں اس کے لئے بھی آمادہ تھا سینیر کیسلی! میری سب سے بڑی آرزو اب بھی یہ ہے کہ بدنصیب درازو کی بے گناہی ثابت ہو اور حالات ایسے پیش آئیں کہ مقدمہ کی سماعت میں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جائے کہ وہ بعض غلط فہمیوں کا شکار رہا۔ ہر ملک کی عدالتی تاریخوں میں اس طرح کے لاتعداد واقعات نظر آتے ہیں کہ ایک ناکردہ گناہ آدمی کسی ہولناک الزام میں حاضر عدالت ہونے پر مجبور رہا لیکن آخرکار اس کی بے گناہی ثابت ہو گئی۔ کاش اس موقعہ پر بھی اسی طرح ہو!"

"مسٹر ولمٹ۔ آپ کی بلند حوصلگی اور فیاضی میں کلام نہیں"۔ کیسلی نے خوش ہو کر جواب دیا۔ "مگر جیسا پیشتر میں نے کہا تھا حالات پیش آمدہ میں آپ کے لئے کیا کسی شخص کے لئے بھی درازو اور اس کے ساتھی کو بے گناہ تصور کرنا غیر ممکن ہے۔ میں ہرچند اس کا وکیل ہوں اور اس کو بری کرانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کروں گا تو بھی یہ امر واقعہ ہے کہ میں اپنے دل میں اس کے مجرم ہونے کا پورا یقین رکھتا ہوں۔ میں نے مقدمہ کی پیروی کے لئے اس جزیرہ کے ایک اور وکیل کی خدمات حاصل کر لی ہیں"۔

"لیکن فرض کیجئے وہ معجزہ جس کا آپ نے ذکر کیا تھا ظہور میں آجائے"! میں نے

قطع کلام کرتے ہوئے کہا: "اور آپ دراز وا اور اس کے ساتھی کو بری کرا سکیں، تو اس صورت میں کیا ان لوگوں پر دوسرے الزام یعنی قزاقی میں مقدمہ نہ چلے گا؟"

"نہیں۔ اس لئے کہ ان کے برخلاف قزاقی کا الزام لگایا ہی نہیں گیا" سینیر کسیلی نے کہا: "بالفرض ایسا کیا جاتا تو اس ملک کی عدالتیں اس مقدمہ کی سماعت کے نا اہل تھیں کیونکہ یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتی کہ اشخاص مذکور نے جرم قزاقی کا ارتکاب فرانس یا امریکا کے کسی جہاز کے برخلاف کیا ہے لیکن فی الحال میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ مجھے بے حد مصروفیت ہے اس لئے میں اس ملاقات کو یہیں ختم کرتا ہوں۔"

"ٹھہریئے صرف ایک بات اور دریافت طلب باقی ہے" میں نے کہا۔ "مجھ کو بتایا گیا تھا کہ آپ کی خدمات تقسیم اراضی کے اس مقدمہ میں بھی حاصل کی گئی ہیں جو ایک عدالتِ خاص کے روبرو پیش ہے۔ سننے میں آیا تھا کہ عنقریب کونٹ آف مونٹی ڈورو کی جائداد کے متعلق بعض عجیب حالات ظاہر ہوں گے۔"

"وہ مقدمہ بہت دلچسپ ہوگا۔" سینیر کسیلی نے اس طرح کے خشک لہجہ میں کہا جس سے پایا جاتا تھا کہ وہ میرے اظہار استعجاب پر ناراض ہے اور مجھے اس طریقہ پر فہمائش کرنا چاہتا ہے۔ یہ دیکھ کر میں نے فوراً عذر خواہی کی۔ مگر وہ کہنے لگا: "مسٹر ولمٹ آپ میرا مطلب غلط سمجھے ہیں۔ میرے لئے آپ کی شان میں کچھ کہنا غیر ممکن ہے۔ میرے لفظوں کا مطلب صرف یہ تھا کہ مونٹی ڈورو کی جائداد کا مقدمہ اس سے بہت زیادہ دلچسپ ہوگا جتنا لوگوں کا خیال ہے۔ ابھی دو گھنٹے ہوئے اس سلسلہ میں ایک نیا دعویدار پیدا ہوا ہے۔ وہ ایک ایسا آدمی ہے جس کے حالات کبھی میرے سننے میں نہ آئے تھے۔ وہ میرے پاس آ کر بعض ایسی عجیب باتیں بیان کر گیا ہے کہ میں خیال کرنے لگا ہوں شاید اسی کو تقسیم جائدادیں

زالرب مقتد ہے !!

"تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ معاملہ بتدریج زیادہ پُر پیچ ہوتا جا رہا ہے"۔ میں نے کہا۔

مسٹر کیسلی نے گھڑی نکال کر وقت دیکھا پھر کہا۔ میں صرف پانچ منٹ اور آپ کو دوں گا۔ واقعہ یہ ہے کہ شروع میں مجھے معلوم ہوا تھا کہ آخری کونٹ آف مونٹی ڈورو کے جانشینوں کے دو سلسلے ہیں۔ میں نے اس سراغ کی پیروی میں بہت سا خرچ برداشت کیا تھا۔ مگر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ جانشینوں کا ایک سلسلہ معدوم ہو گیا۔ لیکن آج اس شخص کی آمد نے ثابت کر دیا کہ دونوں سلسلے بدستور قائم ہیں۔ لیکن ذکر درازو کے مقدمہ کا تھا۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جس قدر جلد ممکن ہو سوٹیا وکشیا جانے کی کوشش کیجئے۔ ابھیشیو سے آج ہی سہ پہر ایک جہاز اس طرف کو روانہ ہوگا اور ایک دن رات کے عرصہ میں آپ وہاں پہنچ جائیں گے۔ یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ آپ اس خوفناک اطلاع کو جہاں تک ممکن ہو نرم لفظوں میں پہنچانے کی کوشش کریں۔ آپ کی شرافت سے قوی امید ہے کہ آپ اس ناگوار فرض کو بحسن و خوبی ادا کریں گے۔ تاہم ایک بات ہے جس کی میں یاددہانی کرنا چاہتا ہوں۔ درازو نے بزور مجھ سے کہا تھا کہ اگر آپ رخصت ہونے سے پیشتر اس سے نہ مل سکیں تو لیونورا اور اس کے چچا کو اس کی بے گناہی کا یقین دلانے کی پوری کوشش کریں اور ان سے کہہ دیں کہ گو حالات سردست درازو اور اس کے ساتھی کے برخلاف ہیں تاہم درحقیقت وہ اس جرم کے مرتکب نہیں ہوئے"۔

"بڑا ناخوشگوار فرض ہے"۔ میں نے افسوسناک لہجہ میں کہا۔ "خیر میں اس کو پورا کرنے کی کوشش کروں گا"۔

اس کے تھوڑی دیر بعد میں سینیر کیسلی کے دفتر سے رخصت ہو کر بندرگاہ میں پہنچا اور سوٹیا وکشیا جانے والے جہاز کا ٹکٹ خریدا۔ ہوٹل میں پہنچ کر جلد جلد سامان باندھا اور اپنے کارسیکن دوست کو الوداع کہہ کے دو بجے جہاز پہ سوار ہوا۔ اس کے دوسرے دن ٹھیک اسی وقت میں سوٹیا وکشیا جا پہنچا۔

باب ۱۳۸

واپسی

سوٹیا وکشیا کے گھاٹ پر اتر کر میں نے ایک گاڑی کرایہ کی اور سیدھا اس ہوٹل میں گیا جہاں پیشتر قیام کیا تھا۔ اس جگہ تھوڑی دیر ٹھہر کر میں نے نوکروں کی زبانی یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ آیا ان واقعات کی خبریں جو کارسیکا میں ظہور پذیر ہوئے تھے سوٹیا وکشیا پہنچ چکی ہیں یا نہیں۔ معلوم ہوا ابھی ان کا حال اس جگہ تک نہیں پہنچا۔ اس سے میرے دل کو قدرے اطمینان ہوا اور دوبارہ گاڑی میں بیٹھ کر میں نے کوچبان کو سینیر پورٹی سی کے بنگلہ کی طرف چلنے کا حکم دیا۔

سارا راستہ کئی کئی طرح کے خیالات میرے جی کو بے تاب کرتے رہے۔ اُس وقت کے بعد جب میں اس شہر سے رخصت ہوا تھا کیسے عجیب اور حیرت انگیز واقعات ظہور میں آ چکے تھے۔ اور کسقدر پریشانیاں مجھے نصیب ہوئی تھیں۔ میرا ڈاکوؤں کے جہاز پہ مجبوری حالات میں رہنا، ہیبت انگیز لڑائی، خوفناک طوفان، جہاز کی غرقابی، دفینہ کی دریافت اور وہ ہولناک الزام جو دو یونانیوں کے برخلاف عائد کیا

گیا تھا... یہ اتنے عجیب واقعات تھے جو کسی آدمی کی عمر بھر کے لئے کافی سمجھے جا سکتے تھے حالاں کہ میری حالت میں وہ چند یوم کے عرصہ قلیل میں پیش آئے۔ اور اب کتنا بھیانک وہ فرض تھا جس کو میں انجام دینے چلا تھا۔ یہ سوچ کر میرا دل بے اختیار سینہ میں بیٹھنے لگا۔ کہ جب حسین لیونورا اس خبر کو سنے گی تو اس کا وہی حال ہو گا گویا میں نے اپنے ہاتھ سے تیز خنجر اس کے سینہ میں گھونپ دیا!

آخر کار گاڑی سینیر لوریٹسی کے بنگلہ پر پہنچ کر ٹھہر گئی۔ اور اس وقت منوں بوجھ مجھے اپنے دل پر محسوس ہونے لگا۔ میری ضعف جانی کا یہ عالم تھا کہ گاڑی سے اُترنا محال ہو گیا۔ خیر جس طرح ممکن ہو سکا میں دروازہ کی طرف گیا۔ اتنے میں جج صاحب نے کھڑکی سے مجھے آتے دیکھ لیا تھا۔ وہ دوڑے دوڑے آئے اور بڑے تپاک کے ساتھ ملے۔ مگر اس حالت میں بھی میرے لئے یہ دیکھنا بہت دشوار نہ ہوا کہ ان کے چہرہ کی رنگت پیلی آنکھوں کے گرد حلقے اور گہرے اضطراب کے آثار ان کی ہر ادا میں پائے جاتے تھے جس وقت انہوں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکالا۔ تو آنسوؤں کے قطرے بے اختیار ان کی آنکھوں سے بہ نکلے جس سے میں نے جانا کہ واقعاتِ پیش آمدہ کے بارے میں کچھ نہ کچھ حالات ضرور ان کے کانوں تک پہنچ چکے ہیں۔ میں یہ جاننے کو بے تاب تھا کہ انہیں کس قدر حالات معلوم ہیں۔ مگر زبان میں طاقت نہ تھی کہ ان سے براہ راست اس معاملہ کی نسبت کچھ دریافت کروں۔ بڑی مشکل سے آخر کار محض اتنا میرے منہ سے نکلا "فرمایئے آپ کی بھتیجی..."

جج صاحب نے مایوسانہ سر ہلایا اس کے بعد پیچھے مڑ کر کمرۂ نشست کی طرف ہو لئے۔ میں بھی ان کے ساتھ ساتھ وہاں گیا۔ لیونورا اس جگہ موجود نہ تھی سینیر لوریٹسی نے میری طرف دیکھا اور یہ معلوم کرنے کے بعد کہ اضطراب و

پریشانی کے آثار میرے اپنے چہرہ پر نمودار ہیں۔ رکتے ہوئے کہا "کیا اس بدنصیب نوجوان کے متعلق ان حالات کے علاوہ جو مجھ کو معلوم ہیں آپ کوئی اور منحوس خبر لائے ہیں؟"

"خدا کے لئے پہلے آپ بتائیں کہ کس قدر حالات بیشتر آپ کو معلوم ہیں؟" میں نے کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"بہت زیادہ ... اتنے جو میری اور میری بدنصیب بھتیجی کی بقیہ زندگی تلخ کرنے کے لئے کافی ہیں" جج پوریٹسی نے غمناک لہجہ میں کہا "مجھے معلوم ہے کہ کنارس اور درازدوا ایک ہی آدمی کے دو نام ہیں۔ اُف! میں بیان نہیں کرسکتا کتنا بھاری صدمہ اس اطلاع کو پاکر میرے دل کو ہوا تھا جس وقت یہ منحوس خبر لیگ ہارن سے موصول ہوئی تو یہ جی چاہتا تھا کہ زہر کھا کے جان دے دوں ... اور آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ اس طرح کا خیال اس آدمی کے دل میں پیدا ہونا جو قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہو کیسے بھاری رنج و غم کا ثبوت دیتا ہے مگر اس سے بھی زیادہ تکلیف اس خیال سے مجھ کو ہوتی تھی کہ میں یہ بھیانک خبر بدنصیب لیونورا کے کانوں تک کس طرح پہنچاؤں گا۔ اس غریب کو سارے حال سے واقف کرنا میرا فرض تھا۔ مگر ایسا کرنے کا حوصلہ بھی مجھ میں نہیں تھا۔ بدنصیب لیونورا! صحیح حالات سن کر اس کے نازک دل کو کتنا بھاری صدمہ ہوگا ... مگر کس لئے آپ روتے ہیں؟ میرے عزیز دلمٹ خدا کے لئے جو بات ہو صاف صاف کہہ دیجئے کیا کوئی اس سے بھی زیادہ ہیبت ناک خبر ہے جو آپ لے کر آئے ہیں؟ آہ اگر ایسا ہو تو مجھ کو حالتِ فکر میں نہ رکھئے ..."

امر واقعہ یہ ہے کہ غم زدہ بڈھے کی حالتِ زار دیکھ کر میری اپنی آنکھوں سے اشک خون بہنے لگے تھے۔ میں ضبط کی انتہائی کوشش کرتا۔ مگر آنسو بے اختیار بہے جاتے

تھے۔ اس نے فوراً معلوم کر لیا کہ میں کوئی بہت ہی بڑی خبر لے کر آیا ہوں۔ یکایک اپنے جذبات پر قابو پا کر اس نے پُرسکون لہجہ میں کہا: "میرے عزیز دلمٹ جو بات ہو صاف صاف کہہ دیجئے۔ میں سب حال سننے کو تیار ہوں۔ میں ایک سچے اور پابند مذہب عیسائی کی طرح ہر ایک نئی آفت کو استقلال کے ساتھ جھیلوں گا۔ آپ زیادہ تامل نہ کریں اور بتائیں کیا اس بدنصیب نے اپنی جان ضائع کر لی؟ یا حکام نے اس کو جرم قزاقی میں گرفتار کیا۔ مہربانی سے میرے اور بدنصیب لیونورا کے محسوسات کا خیال نہ کر کے جو بات ہو جلد کہہ دیں۔"

یاد نہیں کس طرح میں نے اصل حقیقت کا اظہار کیا۔ میری پریشانی اس درجہ بڑھی ہوئی تھی، دماغ میں جوش آمیز خیالات کا اتنا ہجوم تھا اور اضطراب کی آندھی میرے سینہ میں اس زور سے چل رہی تھی کہ مجھے وہ الفاظ قطعاً یاد نہیں جن کے ذریعہ سے میں نے درازو کے متعلق نئی ہیبت ناک خبر جج صاحب کو سنائی۔ ہاں اتنا یاد ہے کہ سب حال سن کر بدنصیب آدمی مدھم کراہٹ کے ساتھ کرسی کی پیٹھ پر جھک گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی بند دروازہ کے باہر سے ایک ہلکی سی چیخ سنائی دی۔ پھر اس طرح کا مدھم سا شور پیدا ہوا جیسا کسی بھاری چیز کے گرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک ہولناک شبہ میرے دل میں پیدا ہو گیا۔ میں اپنی جگہ سے اٹھ کر دوڑتا ہوا دروازہ کی طرف گیا اور جب اسے کھول کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ لیونورا زرد رو اور بے ہوش فرش زمین پر پڑی ہے۔ معلوم ہوتا ہے غمزدہ خاتون نے میری آمد کی اطلاع پا کر اس خیال سے کہ میں کوئی منحوس خبر لایا ہوں اور وہ خبر اس کے شوہر سے تعلق رکھتی ہے اپنے جوش پر قابو پانے کی طاقت نہ رکھتے ہوئے دروازہ کے باہر چھپ کر ہر ایک بات سن لی تھی یعنی اس کو معلوم ہو گیا تھا کہ کانسٹنٹائن جس پر وہ اب

بھی جان نچھاور کرتی تھی فوجداری حوالات میں قید ہے اور اس پر قتل کا الزام عائد کیا جا چکا ہے!

میں نے اس کو دونوں بازوؤں پر اٹھایا اور کمرہ نشست میں لے جا کر صوفے پر لٹا دیا۔ پھر اس کے چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے دینے شروع کیے اس اثنا میں اس کا سن رسیدہ چچا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے کے ناقابل وہیں اس کے پہلو میں دو زانو ہو کر بلک بلک کے روتا تھا۔ میری دلی خواہش یہ تھی کہ ایک اس طرح کے دردناک موقع پر کسی نوکر کو نہ بلایا جائے۔ مگر جب لیونورا کی غشی دور نہ ہو سکی اور وہ لاش کی طرح زرد اور بے حرکت ہو گئی تو یہ احتمال پیدا ہوا کہ ممکن ہے وہ اسی حالت میں پڑی پڑی مر جائے۔ مجبور ہو کر میں نے گھنٹی بجائی۔ اسی وقت دو خادمائیں حاضر ہوئیں اور وہ اس کو اٹھا کر اس کے کمرہ میں لے گئیں۔ اسی وقت ڈاکٹر کی خدمات حاصل کی گئیں۔ آخر بڑی مشکل سے اس کو ہوش میں لایا جا سکا مگر اس کے ساتھ ہی غمزدہ خاتون کو کڑاکے کا تپ بخار چڑھ گیا اور اس نے ہذیان شروع کر دیا۔

وہ رات میں نے جج صاحب کے بنگلہ پر ہی بسر کی۔ اور جہاں تک ممکن تھا بدنصیب مرد ضعیف کو ضبط و سکون کی تلقین کرتا رہا۔ میری کوششوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ آخرکار ان مصیبتوں کو تسلیم و رضا سے برداشت کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ میں نے رفتہ رفتہ وہ حالات اس سے بیان کیے جو اس شہر سے رخصت ہونے کے بعد پیش آئے تھے۔ اور بتایا کہ کیونکر مجھے سفر کے دوران میں گرفتار کر کے ڈاکوؤں کے جہاز پر پہنچایا گیا۔ اور کیونکر اس کے بعد مجھ کو مجبوراً دراز دو کے ساتھ رہنا پڑا۔ میرے بیان کے خاتمہ پر سینیر لوریٹی نے درخواست کی کہ آپ فی الحال سوٹیا وکشیا سے رخصت نہ ہوں۔ اور کل ضرور مجھ سے ملیں۔ بہتر

اس کا وعدہ کیا اور رخصت ہوا۔

چونکہ میں نے جج صاحب کے بنگلہ پر آ کر گاڑی بان کو رخصت کر دیا تھا اس لئے پیدل ہی ہوٹل کی طرف چلا۔ میرا دل بے حد اداس تھا اور خیالات رہ رہ کر اس سوال کی طرف جاتے تھے کہ مصیبت زدہ لیونورا کا کیا حال ہوگا؟ ہوٹل میں پہنچا تو آٹھ بج چکے تھے۔ اس خیال سے کافی روم میں گیا کہ دل بہلاؤ کے لئے دو گھڑی اخبار دیکھوں گا۔ یا اگر کوئی آدمی مل گیا تو اس سے باتوں میں وقت کٹے گا۔ مگر دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا ہی تھا کہ ایک پہچانی ہوئی آواز "بالکل صحیح بالکل ٹھیک" کا معروف فقرہ کہتے سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی کسی نے پرشور قہقہہ لگایا۔ اس کے ایک لمحہ بعد میں اپنے دوست مسٹر کلیک مین اور مسٹر سالٹ کوٹ کے سامنے کھڑا تھا!

"میرے نہایت عزیز دوست ولمٹ" آخر الذکر نے میرا ہاتھ زور زور سے ہلاتے ہوئے کہا۔ "کہئے آپ اتنے دن کہاں رہے؟ اور کدھر غائب ہو گئے؟ جب آپ حسب وعدہ روما واپس نہ آئے تو مجبوراً ہمیں آپ کی تلاش میں یہاں آنا پڑا۔"

"بالکل صحیح بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے فرط مسرت سے میرا ہاتھ اس طرح ہلاتے ہوئے کہا گویا وہ کسی پمپ کا ہینڈل تھا۔ "کیا وہ مثل آپ نے نہیں سنی کہ جب ولی پہاڑ کے پاس نہ گیا تو پہاڑ کو ولی کے پاس جانا پڑا... یا نہیں میں بھول گیا۔ وہ مثل غالباً یوں تھی کہ جب پہاڑ ولی کے پاس نہ گیا تو ولی کو اس کے پاس جانا پڑا... اور ہاں اس سلسلہ میں یاد آ گیا کہ ایک روز جب میں بیوہ گلن بکٹ کے مکان پر رہتا تھا تو میں نے گھنٹی بجائی۔ لیکن جب وہ بڑی دیر تک نہ آئی تو میں خود اس کی تلاش میں باورچی خانہ میں گیا اور اس وقت دیکھا کہ وہ میز کے نیچے

بے خبر پڑی سوتی ہے... ایک خالی بوتل میز کے اوپر رکھی تھی۔ یاد نہیں وہ خالی تھی یا آدھی بھری ہوئی، یا شاید پوری ہی ہو۔ یہ میں سوچ کر بتاؤں گا..."

"کیا واقعی آپ لوگ مجھ کو تلاش کرنے سوٹیاوکشیا میں آئے ہیں؟" میں نے اپنے دوستوں سے پوچھا۔

"میں کیا جھوٹ آپ سے کہتا ہوں" مسٹر سالٹ کوٹ نے کہا۔ "آپ جب قطعاً غائب ہو گئے، نہ خود واپس آئے اور نہ کوئی خط ہی لکھا..."

"بالکل صحیح بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے کرسی کی پیٹھ پر جھک کر بہت سی نسوار چڑھاتے ہوئے کہا: "مجھ کو اپنے دوست کے بیان پر نوجوان شینک سپنڈلز کا واقعہ یاد آ گیا جو کسی زمانہ میں مجھ کو ہر ہفتے خط لکھا کرتا تھا۔ مگر جب ایک بار میں نے اس کو بیس پونڈ قرض دیئے تو اس نے خطوں کا جواب دینا یک قلم موقوف کر دیا۔ یہ کوئی تیس سال کا ذکر ہے۔ اس وقت یہ بات میری سمجھ میں نہ آئی تھی... اور اب بھی نہیں آئی۔ میں تب سے آج تک اس سوال پر غور کرتا رہا ہوں"..

اور فقرہ کو ناتمام ہی چھوڑ کر ڈامنی نے اپنی قوت حافظہ تیز کرنے کے لئے شراب کا ایک بڑا گلاس پر کر کے پینا شروع کر دیا۔

"مسٹر ولمٹ۔ تشریف رکھئے" سالٹ کوٹ نے کہا "اب اتفاق سے آپ ملے ہیں تو ہم آپ کو کہیں جانے نہ دیں گے۔ فرمایئے کیا شراب کی نئی بوتل منگاؤں یا پنچ تیار کروں یا آپ کی خاطر سر کے بل کھڑا ہو جاؤں...؟"

"بالکل صحیح بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے پھر ایک بار گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا: "میں جب بچہ تھا تو ہمیشہ سر کے بل کھڑا ہوا کرتا تھا۔ یاد نہیں اس حالت میں مجھ کو تکلیف ہوتی تھی یا آرام ملتا تھا اور ہاں... اس سلسلہ میں یاد آ گیا کہ ایک روز میں نے اپنے دوست سالٹ کوٹ کو دیکھا کہ وہ اور بیوہ

گلن بکٹ اس بات کا مقابلہ کر رہے تھے کہ دونوں میں لمبا کون ہے۔ مگر سالٹ کوٹ تم کو یاد ہوگا کہ اس موقعہ پر جیسا کہ معمول ہے تم ایک دوسرے کی پیٹھ سے پیٹھ لگا کر کھڑے ہونے کی بجائے مُنہ کی طرف مُنہ کر کے کھڑے تھے اور میں جب اچانک اندر گیا تو اچھی طرح یاد ہے ایک تڑاخے کی آواز بھی مجھ کو سُنائی دی تھی۔ میرے خیال میں وہ اس طرح کی آواز تھی گویا آپ بیوہ گلن بکٹ کو بوسہ دے رہے تھے۔ ممکن ہے یہ ایک بالکل ہی غلط خیال ہو یا ممکن ہے .... لیکن خیر میں اس کے متعلق سوچ کر بتاؤں گا۔"

"ڈامنی۔ خدا کے لئے یہ لاحاصل بحث چھوڑ دو" مسٹر سالٹ کوٹ نے جس کی خوشنما نیلی آنکھوں میں مسرت کی چمک پیدا ہو گئی تھی قہقہہ مار کر کہا "اور بوتل ادھر آنے دو۔ تاکہ ہمارے دوست ولمٹ کو بھی شراب چکھنے کا موقع مل سکے۔" پھر میری طرف مڑ کر "ہاں یہ بتائیے آپ آج دفعتاً کہاں سے نمودار ہو گئے؟"

"بالکل صحیح بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے کہا "یہی الفاظ میں نے اس آدمی سے کہے تھے جو ایک دفعہ بڑا سا لٹھ ہاتھ میں لئے جھاڑیوں کے پیچھے سے نکل کر میرے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔ یاد نہیں اس نے کچھ جواب دیا یا نہیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے پیشتر اس نے وہ لٹھ میرے سر پہ رسید کیا۔ جس سے میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر جب ہوش آیا تو دیکھا کہ وہ آدمی غائب ہے اور اس کے ساتھ میرا بٹوہ بھی! میں نے اندازہ سے معلوم کیا کہ وہی میرا بٹوہ نکال لے گیا ہوگا۔ مگر میں تحقیق نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ سب کچھ میری لاعلمی میں ہوا تھا۔ اور ہاں ... اس سلسلہ میں یاد آ گیا کہ ایک روز میرے دوست لیرڈ آف ٹن ٹوس کوبیش ڈیل نے کہا تھا ... وہ سکوبیش ڈیل نہیں جیسے ایک بچہ کے

قتل میں پھانسی کی سزا ہوئی تھی۔" یہ فقرہ اس نے میری طرف مڑ کر پُراہمیت انداز سے کہا۔" نہیں اس سکویش ڈیل کے ساتھ ٹن ٹو کا حصہ شامل نہیں تھا۔ اور یہ ویسی ہی مثال ہے جیسے کسی بلی کی دُم ندارد ہو۔"..

"ڈامنی خدا کے لئے چُپ رہو۔" اس کے دوست سالٹ کوٹ نے مشکل سے ہنسی ضبط کر کے کہا۔" اور جو کچھ مسٹر ولمٹ کو بیان کرنا ہے اسے سننے کا موقعہ دو۔" پھر میری طرف مڑ کر" آہ۔ یہ تو بتایئے اس خوبصورت یونانی کا کیا ہوا جو آپ کے ساتھ ہی رخصت ہوا تھا۔ وہ اِن دنوں کہاں ہے؟"

میں نے وہ حالات جو دراز و کی زندگی کے واقعاتِ حال سے تعلق رکھتے تھے ان دو بالونی شخصوں کے روبرو بیان کرنے غیر مناسب سمجھے۔ اس لئے محض اتنا کہہ کر ٹال دیا کہ وہ ان دنوں جزیرہ سکارسیکا میں ہے جہاں کچھ مشکلات اس کو درپیش ہیں۔"

"بالکل صحیح بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے کہا۔" میرا پہلے دن سے خیال تھا کہ وہ آدمی ضرور مشکلات میں پھنسے گا۔ کیونکہ میں نے دیکھا تھا اس نے انتہا درجے چست فراخ کوٹ پہن رکھا تھا۔ اور سالٹ کوٹ تم کو یاد ہوگا کہ بیوہ گلن بکٹ کا آوارہ گرد بھتیجا پیرسی گینڈلاگن بالکل ایسا ہی کوٹ پہنا کرتا تھا۔ مگر ٹھہرو اس سلسلہ میں وہ لفظ مجھ کو یاد ہیں جو میں نے ایک مرتبہ بسلی آڈل ہیڈ کے ساتویں بیٹے سنیڈی سے اس وقت کہے تھے جب وہ آتشدان کی راہ سے فرش زمین پر گرا تھا..."

"کہیئے کب آپ یہاں آئے؟" سالٹ کوٹ نے میری طرف مڑ کر پوچھا۔

میں نے جواب دیا۔" کل رات۔"

"ہم نے اس جگہ آتے ہی ہوٹل والوں سے پوچھا تھا۔ کیا اس نام کے کوئی صاحب یہاں آئے ہیں؟" مسٹر سالٹ کوٹ نے کہنا شروع کیا۔ "معلوم ہوا کہ آپ تین چار روز یہاں رہ کر کسی مقام کو رخصت ہو گئے تھے ہمیں اس اطلاع کو پاکر بہت افسوس ہوا۔ لیکن خوشی کی بات ہے کہ دوبارہ آپ سے ملنے کا اتفاق ہو گیا۔ تاہم کیا بات ہے آپ اس نادر شراب کو نہیں پیتے؟ یہ اگر آپ کو ناپسند ہو تو میں رم کی بوتل منگا دوں۔ اس ہوٹل کی رم مشہور ہے۔ چنانچہ کل رات ڈامنی نے اس کے تین گلاس پیئے تھے!" اور یہ کہتے ہوئے مسٹر سالٹ کوٹ نے مجھے آنکھ سے پُر معنیٰ اشارہ کیا۔

"بالکل صحیح بالکل ٹھیک!" مسٹر کلیک مینن نے کہا۔ "اس رم کی تعریف کہاں تک کی جائے۔ صبح کو آنکھ کھُلی تو مجھے اس کا ایک گھونٹ پینا بھی یاد نہ تھا۔ اور اب جو سوچتا ہوں تو مجھے اس خیال سے بڑی حیرت ہوتی ہے کہ میں کل خواب گاہ تک کیونکر پہنچا۔ اچھی طرح یاد ہے کہ اوپر چڑھتے وقت سیڑھیاں بالکل سیدھی نظر آتی تھیں۔ میری حالت ٹھیک اس بلی سے ملتی تھی جس کے پنجوں میں اخروٹ کے چھلکے باندھ دیئے گئے ہوں..."

اس موقعہ پر سالٹ کوٹ ضبط نہ کر سکا اور اس نے پُرزور قہقہہ لگایا پھر ہنستے ہوئے کہنے لگا: "ڈامنی۔ کل رات تم بالکل بدمست ہو کر اُٹھے تھے۔"

"بالکل صحیح بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے ہلاس کی تین چار چٹکیاں چڑھاتے ہوئے پیچ و تاب کھا کر کہا۔ "گو اس کے انداز سے پایا جاتا تھا کہ وہ اپنے دوست کے لفظوں کی اہمیت کو پھر بھی نہیں سمجھا۔ "مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک بار میں جب کھانا کھانے گیا تھا۔ یا نہیں یہ اس وقت کا ذکر نہیں ہے..."

"کہئے روما کی کیا خبریں ہیں ؟" میں نے پوچھا۔

"کوئی خاص بات نہیں" سالٹ کوٹ نے جواب دیا۔ "پرسوں رات کا ذکر ہے کونٹ آف ٹوولی نے ہمیں کھانے پر مدعو کیا اور اس مطلب کے لئے اپنی گاڑی خاص طور پر ہوٹل میں بھیجی تھی۔ کھانے کی میز پر بہت سے آدمی جمع تھے۔ ہمارا دوست ڈامنی ایک سن رسیدہ بیوہ مارشنس کے پاس بیٹھا جس نے اپنے استخوانی چہرہ پر بے شمار پوڈر مل رکھا تھا۔ مگر کیا آپ کو معلوم ہے کہ ڈامنی نے اس موقع پر کیا کیا ؟ اس خاتون کو شراب کا گلاس پیش کرنے کی بجائے اپنی ہلاس کی ڈبیا آگے کر دی۔ اور کہا اس کی ایک چٹکی لے کر دیکھئے۔"

"بالکل صحیح بالکل ٹھیک !" ڈامنی نے کہا۔ "وہ بہت اچھی خاتون تھی مگر اس کی صورت دیکھ کر مجھ کو وہ دُم کٹی بلی یاد آ گئی۔"

اس موقعہ پر مسٹر سالٹ کوٹ نے کوئی اور ذکر چھیڑ دیا اور ڈامنی کا قصہ ناتمام ہی رہ گیا اس کے تھوڑی دیر بعد کرسی پر بیٹھے بیٹھے ڈامنی کی آنکھ لگ گئی۔ اور میں دس بجے رات تک سالٹ کوٹ سے باتیں کرتا رہا۔ وہ تو اس وقت بھی مجھ کو رخصت ہونے نہ دیتا تھا اور اس کو اصرار تھا کہ میں اس کے تیار کردہ پنچ کے دو گھونٹ پی کر جاؤں۔ بہرحال میں نے جس طرح ممکن ہوا گلو خلاصی کی۔

دوسرے دن صبح کو میرے دوست ابھی سوئے ہی پڑے تھے کہ میں ناشتہ سے فارغ ہو کر جج صاحب کی کوٹھی کی طرف چلا۔ اس جگہ پہنچ کر معلوم ہوا کہ لیونورا کی حالت اب تک خطرناک ہے اور گو ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ وہ شفایاب ہو جائیگی تاہم اس کی بیماری کے لمبا ہونے میں کلام نہ تھا۔ جج پورٹی سی بجائے خود بے حد پریشان تھے۔ مگر اس مصیبت میں بھی یہ ایک بات ان کے اطمینان کا ذریعہ تھی کہ لیونورا کے دماغ پر بے ہوشی کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ وہ کبھی تو بالکل چپ ہو جاتی

اور کبھی ہذیان کرنے لگتی۔ ان موقعوں پر کانسٹنٹائین کا نام بار بار اس کے منہ سے نکلتا۔ دوران گفتگو میں جج صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ اس مصیبت میں کوئی ذریعہ کانسٹنٹائین کی مدد کرنے کا ہے؟ کیونکہ وہ لاکھ برا ہو آخر ان کی بھتیجی کا شوہر تھا۔ جواب میں میں نے بتایا کہ درازد کے پاس فوری اخراجات کے لئے کافی روپیہ موجود ہے۔ نہ ہوتا تو میں خود اسے دے آتا۔ اس کے علاوہ میں عنقریب ابیشیو واپس جاؤں گا اور جس امداد کی ضرورت ہوگی اس سے دریغ نہ کروں گا۔"

"میں لیونورا کے مزاج سے اچھی طرح واقف ہوں" جج پورٹی سی نے کہا "اس لئے مجھے معلوم ہے کہ کانسٹنٹائین کے مجرم ہونے کا یقین اس کو کسی حال میں نہ ہوگا۔ اس میں شک نہیں اس کو زبردست شہادت کی بنا پر اس کا ڈاکو ہونا تسلیم کرنا پڑا۔ تاہم اس کا یقین کسی حال میں اس کو دلایا نہیں جا سکتا کہ وہ... میں اس خوفناک لفظ کو منہ سے نکالنے کی جرأت نہیں کر سکتا... کہ وہ قاتل ہے! اس لئے بدنصیب درازد کا انجام خواہ کچھ ہو غریب لیونورا اگر اس بیماری سے زندہ بچ گئی تو آپ کی اس مہربانی کے لئے ہمیشہ شکر گزار رہے گی جو آپ اس موقعہ پر درازد کے ساتھ کریں گے۔"

میں نے سارے پہلو سوچ کر یہی بہتر جانا کہ جلد از جلد ابیشیو واپس چلا جاؤں۔ اور جج صاحب سے کہا کہ میرا ارادہ اگلے جہاز پر رخصت ہو جانے کا ہے۔ لیکن معلوم ہوا کہ جہاز ابھی تین روز بعد روانہ ہوگا۔ اس لئے مجبوراً مجھے تین دن اور ٹھہرنا پڑا۔ ان ایام میں میرے وقت کا کچھ حصہ سینیر پورٹی سی کے مکان پر بسر ہوتا اور کچھ ہوٹل میں ڈامنی اور سالٹ کوٹ کے پاس۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ ایک جگہ کی دل گرفتگی دوسری جگہ کی دل لگی سے رفع ہو جاتی۔ میں نے کونٹ آف لوورنو کو شکریہ کا خط لکھا کہ انہوں نے اس چھٹی کی ہدایات پر عمل کیا جو میں نے

ڈاکوؤں کے جہاز سے لکھی تھی اور پوچھا کہ سر میتھیو ہیبلیٹن، ان کے رشتہ داروں، لیونورا اور ڈورچیسٹر کا کیا حال ہے۔ چونکہ میرا ارادہ جلد از جلد سوٹیا وکٹیا سے رخصت ہو جانے کا تھا اس لئے میں نے لکھا کہ اس خط کا جواب مجھ کو ایتھیو کے پتہ پر ہی روانہ کیا جائے۔

تین دن متواتر لیونورا شدہ بدھ بسر لئے ہذیان کرتی رہی۔ آخر تیسرے روز ڈاکٹر نے یہ کہہ کر تسلی دی کہ اب اس کی حالت خطرہ سے باہر ہے۔ گو اس کی کامل شفایابی میں اب بھی کافی عرصہ لگے گا۔ اس وقت میں نے محترم جج صاحب سے رخصت کی اجازت طلب کی۔ اور کوئی بہانہ کر کے ڈامنی اور سالٹ کوٹ سے بھی پیچھا چھڑایا کیونکہ اندیشہ تھا وہ میرے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو جائیں گے کوئی خاص مصروفیت ان کو درپیش نہ تھی۔ نہ ان کا کوئی خاص پروگرام تھا۔ جس طرف جی چاہتا اور جہاں کھانے پینے کو وافر ملتا وہیں کو چل دیتے۔

ایتھیو پہنچ کر میں سیدھا سینئر کیبلی کے دفتر میں گیا اور اس کو لیونورا کی شدید بیماری کی اطلاع دی۔ اس نے بتایا کہ درازو آپ کی واپسی کے لئے بے تاب ہے کیونکہ وہ آپ کی زبانی اپنی لیونورا کا حال سننا چاہتا ہے میں یوں بھی اس سے ملتا مگر حالتِ موجودہ میں چونکہ جج صاحب سے اس بات کا وعدہ کر چکا تھا کہ درازو سے مل کر جو امداد ممکن ہو گی اسے دوں گا۔ اسلئے دوسرے روز اس سے حوالات میں ملنے کا ارادہ کر لیا۔ کیبلی نے وعدہ کیا تھا کہ میں ضروری پاس آپ کے لئے مہیا کر دوں گا۔ مگر اس سوال پر ہمارا آپس میں فیصلہ ہو گیا کہ لیونورا کی شدید بیماری کی اطلاع درازو کے کانوں تک نہ پہنچائی جائے کیونکہ اس بدنصیب کی اپنی پریشانیاں ہی کیا کم تھیں کہ ان میں اس ذریعہ سے اور اضافہ کیا جاتا۔

ہوٹل میں پہنچا تو کونٹ آف لوورنو کا خط آیا رکھا تھا۔ اس کے مطالعہ سے وہ حالات جن کے جاننے کی مجھ کو خواہش تھی اچھی طرح واضح ہو گئے۔ کونٹ کے خط میں لکھا تھا کہ جس وقت جہاز ایتھین پر دراز و کے خوش پوش نوکر نے میرا دیا ہوا رقعہ اُن کے حوالہ کیا تو انہوں نے ایک ہی نظر دیکھ کر اندازہ سے معلوم کر لیا کہ میں اس جہاز پر آزاد نہیں ہوں۔ اس سے اس جہاز کے متعلق کئی طرح کے شکوک کونٹ کے دل میں پیدا ہو گئے۔ مگر جیسا ناظرین کو یاد ہوگا، میں نے اپنے خط میں اس بات پر زور دیا تھا کہ جہاز آلونڈ کے متعلق... کیونکہ ان دونوں جہاز ایتھین کا یہی نام تھا۔ وہ کسی طرح کا ذکر کسی آدمی سے نہ کریں۔ اس لئے کونٹ نے میری ہدایات پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ساحل کی طرف جلتے ہوئے راستہ میں وہ کشتی نظر آئی جس میں سر میتھیو ہیلیٹن، خاتونیں اور ڈورچیسٹر سوار تھے اور جو کھلے سمندر میں کھڑے ہوئے جہاز کی طرف آرہی تھی۔ کونٹ نے کشتیبان کو آواز دے کر روکا۔ ہرچند وہ سر میتھیو ہیلیٹن کا صورت آشنا نہ تھا تاہم اس نے ڈورچیسٹر کو اس کے تبدیل لباس کے باوجود فوراً پہچان لیا۔ اس کے بعد اس نے سر میتھیو سے چند منٹ علیحدگی میں گفتگو کی خواہش ظاہر کی بس ذراسی تنبیہ کافی تھی۔ مگر میری خواہش کے مطابق کونٹ نے میرا نام سر میتھیو کے روبرو نہ لیا صرف اتنا کہا کہ آپ اس شخص ڈورچیسٹر کی طرف سے محتاط رہیں جس وقت یہ باتیں ہو رہی تھیں تو ڈورچیسٹر کو سخت پریشانی لاحق تھی۔ مگر وہ کیا کر سکتا تھا سر میتھیو نے واقف حال ہوتے ہی کشتی کا رُخ ساحل کی طرف پھیرنے کا حکم دیا اور دونوں کشتیاں ایک کونٹ کی اور دوسری سر میتھیو ہیلیٹن کی ساتھ ساتھ چلتی ساحل پر پہنچ گئیں۔ اس وقت سر میتھیو کے چہرہ پر دبے ہوئے غصہ اور جوش کے آثار دیکھ کر ان کا مطلب ڈورچیسٹر نے یقینی طور پر سمجھ لیا ہوگا تاہم اتنے

آدمیوں کی موجودگی میں وہ بے بس تھا۔ خیر ساحل پر پہنچنے کے بعد کونٹ آف لوور نو نے ڈوورچسٹر کو اس الزام میں حوالۂ پولیس کر دیا کہ وہ کسی زمانہ میں مارکو ادبرنی ڈ کی جماعت سے تعلق رکھتا تھا۔ قدرتی طور پر سر میتھیو ہیبلیٹن اور خاتونوں کے دلوں میں یہ شبہہ جاگزیں ہو چکا تھا کہ اس سازش کی تہ میں شیطان سیرت لینوور کا ہاتھ کام کرتا ہے اور اس کی تصدیق جلدی ہی ڈوورچسٹر کے اقبالی بیان سے ہو گئی۔ کونٹ آف لوور نو کا بار بار شکریہ ادا کرنے کے بعد وہ لوگ اسی روز لیگ ہارن سے عازم انگلستان ہو گئے اور سر میتھیو نے رخصت ہوتے وقت کونٹ سے یہ بات کہی کہ میں نے برِاعظم یورپ کے سفر سے بھر پایا۔ جو کچھ اس جگہ آکر اب تک میں نے دیکھا وہی کافی ہے۔

ادھر جب ڈوورچسٹر کو ایک ایسے جرم میں گرفتار کیا گیا جس کی سزا موت تھی تو اس نے حالتِ اضطراب میں ساری باتوں کا اقبال کر لیا۔ یعنی اس نے بتا دیا کہ کس طرح لینوور نے اس کو آلۂ کار بنایا تھا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ لینوور نے درازدے سے کہا تھا کہ اس نے ڈوورچسٹر سے اس بات کا مطلق ذکر نہیں کیا کہ جہاز ابھی ڈاکوؤں کا جہاز ہے۔ بعد ازاں معلوم ہوا ہے کہ کم از کم اس معاملہ میں اس معاملہ میں اس نے راست بیانی کی تھی لیکن جب ڈوورچسٹر نے لینوور کی لکھی ہوئی خفیہ حرفوں کی چھٹی پیش کی اور اس کا مضمون پڑھ کر سنایا تو صاف ظاہر ہو گیا کہ اس کا مقصد سر میتھیو اور خاتونوں کو کشتی پر سوار کر کے اس جہاز پر لے جانا تھا۔ جب پولیس کو ان حالات کا علم ہوا تو انہوں نے جان لیا کہ جہاز آٹو درحقیقت جنگی جہاز نہیں جیسا کہ وہ اپنے آپ کو ظاہر کرتا تھا اور جب ایک بار شبہہ پیدا ہو گیا تو نہ صرف انگریزی اور فرانسیسی جہازوں کو خبردار کر دیا گیا بلکہ خفیہ نگرانی کا انتظام بھی شروع ہو گیا۔ میری نسبت کونٹ آف لوورنو

نے پولیس کو اس مضمون کا خط لکھ دیا تھا کہ جوزف دلمٹ مرد شریف و عزت دار ہے اس کے برخلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ بعد ازاں جب لیینوور خشکی پر اُترا۔ تو پولیس نے اس کو بھی اس الزام میں زیر حراست کر لیا کہ اس نے مارکوا وبرٹی سے خط و کتابت کی تھی اور ایک معزز انگریز خاندان کے افراد کو جو سرزمین ٹسکنی میں قیام پذیر تھا مبتلائے مصیبت کرنے کی کوشش کی۔ بعد کے حالات ناظرین کو معلوم ہی ہیں یعنی کس طرح ڈاکو جہاز کے ملاحوں کا لیگ ہارن کی پولیس سے مقابلہ ہوا اور کیونکر جہاز آلوٹا انھیں جنگی جہازوں کے تعاقب کے باوجود فرار ہوگیا۔ اس اثنا میں ڈورچیسٹر اور لیینوور کو فلارنس پہنچا دیا گیا۔ جہاں ڈیڑھ ماہ کے بعد ان کے مقدمہ کی سماعت ہونی تھی۔ اور چونکہ اس موقعہ پر میری شہادت ضروری تھی اس لئے کونٹ اُف لوورینو نے اپنے خط میں مجھ کو تاکید کی تھی کہ آپ اس موقعہ پر ضرور آیئے۔ خط کے آخر میں اس نے اپنی اور بیگم صاحب کی طرف سے دعائے خیر لکھی اور اس بات پر زور دیا کہ جب آپ فلارنس آئیں، تو ضرور ہم سے ملیں ورنہ ہم سمجھیں گے کہ آپ کا ادعائے دوستی باطل ہے:

یہ اس خط کا مضمون تھا۔ اور اس سے معلوم ہو گیا کہ مسٹر لیینوور کا گناہ آلود دور زندگی آخر کار جیل خانہ کی چار دیواری میں ختم ہوا۔ اس پر بھی ڈورچیسٹر کی طرح جو الزام عائد ہوا اس کی سزا موت تھی۔ اور صاف نظر آتا تھا کہ اب وہ دونوں اس دنیا میں چند روز کے مہمان ہیں۔ کونٹ آف لوورینو نے مجھ کو فلارنس آنے کی تاکید کی تھی۔ مگر میں اس کے بغیر بھی ضرور وہاں جاتا۔ کیونکہ یہ خیال بے اختیار میرے دل میں پیدا ہو چکا تھا کہ جب لیینوور کے خلاف سزائے موت کا حکم سنایا جائے گا تو ممکن ہے وہ ان گہرے اسرار کے متعلق جو میری ذات سے تعلق رکھتے تھے کچھ حالات بیان کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ اور اس ذریعہ سے شاید مجھ کو معلوم

ہو جائے۔ کہ کیوں ارل آف ایگلسٹن کے اشارہ و ایما پر وہ میرے درپے آزار ہوا تھا۔

باب ۱۳۹

عدالتِ خاص کا اجلاس

دوسرے دن قریباً دوپہر کو ایک بند لفافہ سینیر کیسلی کی طرف سے مجھے ملا۔ جس کو کھول کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس میں جیل خانہ کا پاس ہے۔ مجھے اس کا ہی انتظار تھا اس کو پاتے ہی میں درازو سے ملنے جیل خانہ کی طرف چل دیا۔ مگر جس وقت میں اس رنجدہ ملاقات کے لئے جیل خانہ کی طرف جا رہا تھا تو صدہا روح فرسا خیالات دل میں پیدا ہونے لگے۔ کیا نیرنگیٔ تقدیر تھی، کہ میں جس آدمی کو اتنا بہادر اور شجاع سمجھتا تھا اب وہ پھانسی کی کال کوٹھڑی میں پڑا ہے۔ درازو کے لئے میرے دل میں بڑی عزت تھی۔ مانا وہ ایک پیشہ ور قزاق تھا اور اس نے بہت سے کام خلاف قانون کئے تھے: تاہم میں اس کے اوصاف مردانہ کا قائل ہو چکا تھا۔ مگر افسوس اب یہ سوچ کر میرے دل کو بھاری صدمہ ہوا کہ میں اس شخص سے ملنے چلا ہوں جس نے لالچ کے بس ہو کر ایک بے گناہ کی جان لی۔ اور جس کی زندگی کا خاتمہ گلوٹین کے تختہ پر ہوگا۔ یہ اور ایسے ہی صدہا جگر پاش خیالات کا ہجوم میرے سینہ میں تھا۔ لیکن سب سے زیادہ رنج اس بات کا تھا کہ مجھے اس کے روبرو اس کی غم نصیب لیونورا کا ذکر کرنا پڑے گا جو اس کی گرفتاری کی خبر سُن کر نیم جان پڑی تھی اور جس سے اس کے جینے جی

دوبارہ ملنے کی کوئی امید باقی نہ تھی۔

انہی فکروں میں چلتا میں آخر کار جیل خانہ کے بھیانک پھاٹک کے پاس جا پہنچا۔ پہرہ دار نے پاس دیکھ کر مجھے داخلہ کی اجازت دی اور ایک سپاہی مجھ کو اس دروازہ کی طرف لے چلا۔ جو ایک سنگی ڈیوڑھی کے سرے پر بنا تھا دروازہ میں ایک چھوٹی سی کھڑکی کھول کر اس نے مجھے داخل ہونے کے لئے کہا۔ اور بتایا کہ دونوں قیدی اس کے اندر آپ کو ملیں گے۔

ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں کانسٹنٹائین اور اس کا نوجوان خادم پاس ہی پاس کھڑے تھے۔ ان کو فوراً ہی میری آمد کا حال معلوم نہ ہوا کیونکہ درازو اپنے ساتھی سے اپنے ملک کی زبان میں کچھ کہہ رہا تھا اور نوکر سر جھکائے دونوں ہاتھ جوڑے اس کی تقریر سننے میں محو تھا۔ ان کی حالت ظاہر کرتی تھی کہ بڑا آدمی چھوٹے کو تسلی دینے میں مشغول ہے اور چھوٹے کو بڑے کی ذات پر گہرا اعتماد ہے۔ اتنے میں درازو نے اپنا ہاتھ نوجوان کے سر پر مشفقانہ پھیرا۔ اور اس کی اس حرکت سے میں نے معلوم کیا کہ وہ خواہ مجرم ہوں یا بے گناہ۔ اس میں شک نہیں ان کو ایک دوسرے سے بہت گہری محبّت ہے۔ اُن کی دوستی میں ذرا فرق نہ آیا تھا۔ بلکہ وہ ایک دوسرے کی تکلیف میں حصّہ لے کر مصیبت کے صدمہ کو کم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ دفعتاً نوکر نے مجھ کو کھڑے دیکھ لیا اور اس کے منہ سے خوشی کی ایک دبی ہوئی چیخ نکلی۔

کانسٹنٹائین نے بھی میری طرف دیکھا اور تیز چلتا میری طرف کو آیا۔ مگر نوکر نے دو ہی قدم آگے چل کر اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے ڈھک لیا اور وہیں کھڑے ہو کر سسکیاں لے لے کر رونا شروع کر دیا۔ اس طریقہ پر وہ خوشی جو میری آمد پر اس کو ہوئی تھی آنِ واحد میں زائل ہو گئی۔ مگر اس واقعہ کا ایک نتیجہ

یہ ہوا کہ اگر ان بدنصیبوں کی تقصیر کے متعلق کوئی شبہ اب تک میرے دل میں باقی تھا تو اب بالکل دور ہو گیا۔ اب میری نظروں میں ان کے جرموں کی پوری تصدیق ہو گئی۔ نوکر کی یہ حرکت ثابت کرتی تھی کہ وہ مارے شرم کے آنکھ سے آنکھ ملانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

مگر جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے دراز وتیز چلتا میری طرف کو آیا۔ اور کہنے لگا "میرے عزیز دوست! میں اس عنایت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔" اس نے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ آگے نکالا تھا لیکن فوراً کچھ سوچ کر پیچھے کھینچ لیا۔ اور دونوں بازو چھاتی پر لپیٹ کر افسوسناک سرد مہری سے بولا "معاف کیجیے۔ میں بھول گیا سینیر کیلی نے مجھ کو بتایا تھا کہ آپ مجھ کو مجرم تصور کرتے ہیں۔"

"صاحب میں آپ کو اپنے دل کا حال ظاہر کرنے کے لئے مجبور نہیں کرتا۔" میں نے کسی طرح کی سرد مہری ظاہر نہ کر کے غمناک لہجہ میں کہا۔ "مگر ہاں اتنا کہنا پڑتا ہے کہ اس طرح کی حالت میں دلیری کی نمائش اچھی نہیں معلوم ہوتی۔"

الفاظ کا میرے منہ سے نکلنا تھا کہ دراز و کی گردن تن گئی۔ آنکھوں میں بجلی کی چمک پیدا ہوئی اور اس کے چہرہ پر غصہ کا بادل چھا گیا۔ لیکن یہ حالت صرف ایک لمحہ رہی اس کے بعد اس تیزی سے زائل ہو گئی کہ معلوم ہوتا تھا مجھ کو نظری دھوکا ہوا ہے اس کے چہرہ پر پہلے سے بھی زیادہ اداسی برسنے لگی۔ گردن میں خم آ گیا، نظریں نیچے جھک گئیں، اور اس کی حالت اس تناور درخت سے مشابہ نظر آنے لگی جو کبھی اپنے آپ کو جنگل کا بادشاہ سمجھتا رہا ہو مگر جس کو آندھی کا تیز جھونکا سرنگوں کر دے۔

"میری لیو نورا ..." اس نے مری ہوئی آواز سے کہا "کیا آپ اس سے ملنے گئے تھے؟ سینیر کیلی نے کل شام مجھ کو بتایا تھا کہ آپ اس کی بیماری کی خبر لائے ہیں؟ مہربانی سے فرمایئے کیا اس کی حالت خطرناک ہے یا وہ جلد شفایاب

ہو جائے گی ؟"

"جج صاحب نے جس ڈاکٹر کا علاج شروع کیا تھا اس کا بیان ہے کہ اب کسی خطرہ کا احتمال نہیں"۔ میں نے محتاط لفظوں میں جواب دیا۔

"اس نیک خبر کے لئے میں خدا کا ہزار بار شکریہ ادا کرتا ہوں"۔ کانسٹنٹائین نے پرجوش لہجہ میں کہا۔ "تاہم بتلایئے اور مجھ سے کوئی بات چھپانے کی کوشش نہ کیجئے۔ کیا وہ بھی مجھ کو مجرم تصوّر کرتی ہے؟"

"جج صاحب نے مجھ سے کہا تھا"۔ میں نے اس کے جواب میں کہنا شروع کیا۔ "کہ گو ان کی بھتیجی کو حالات کی شہادت سے مجبور ہو کر ماننا پڑا کہ اس کا شوہر ایک ڈاکو جہاز کا سردار تھا تاہم وہ اس بات کے ماننے کو ہرگز تیار نہیں ہے کہ وہ جرم قتل کا مرتکب ہو سکتا ہے!"

ان لفظوں کو سن کر خوشی کی وحشیانہ چیخ درازو کے منہ سے نکلی۔ چہرہ پہ رونق آگئی اور دونوں ہاتھ ملا کر اس طرح کی حالت میں کہ اس کی نگاہ اور آواز میں لامحدود مطالب چھپے تھے کہنے لگا: "خدا میری جان سے پیاری بیوی نورا پر اس گہرے اعتماد کے لئے صدہا برکتیں نازل کرے!"

اس تقریر کو سنکر میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اور آنکھیں بے اختیار آبگوں ہو گئیں۔ میں نے جلدی سے رومال آنکھوں پر پھیرا۔ اور جب اس کے بعد دیکھا تو معلوم ہوا کہ نوکر پھر ہمارے قریب آگیا ہے۔ معلوم ہوتا تھا وہ ان باتوں کو گہری دلچسپی کے ساتھ سنتا ہے مگر چونکہ کسی طرح کی حیرت اس کے چہرہ سے ظاہر نہ ہوتی تھی اس لئے میں نے جانا کہ جج صاحب کی بھتیجی سے درازو کے عشق اور شادی کا حال اس کو پہلے ہی معلوم ہے۔

"اور خود سینیر یو رٹی سی کی میری نسبت کیا رائے ہے؟" کانسٹنٹائین نے

یکایک پوچھا۔ "مگر نہیں میرے خیال میں یہ ایک غیرضروری سوال ہے کیونکہ وہ مجھے ضرور مجرم سمجھتے ہوں گے۔ مگر کچھ ہو وہ میری پیاری لیونورا کے اعتماد میں کمی پیدا نہ کر سکیں گے۔ آہ مسٹر ولمٹ! شاید حالات ایسے پیش آئیں کہ مجھ کو اس جرم کے عوض جان دینی پڑے جس کا ارتکاب میں نے نہیں کیا۔ تاہم دمِ آخر میں یہ خیال میرے لئے باعثِ تسکین ہوگا کہ اس دنیا میں کم از کم ایک دل ایسا موجود ہے جو میری بے گناہی کا پورا یقین رکھتا ہے۔ اور جب میری لاش کسی نامعلوم مقام پر دفن ہو کر سڑنے لگے گی، جب اس کی مٹی پر خودرَو گھاس اُگے گی تو ایک صحرائی پھول اس گھاس کے وسط میں ظاہر ہو کر اپنی خوشبو پھیلاتا رہے گا۔"

اس پُرجوش تقریر کے بعد وہ تھوڑی دیر کے لئے بالکل چپ ہو گیا۔ تاہم میں نے دیکھا کہ نوکر سہمی ہوئی نظروں سے میرے منہ کو تک رہا تھا۔ اتنے میں وہ آہستہ چلتا میرے پاس آیا۔ اور اپنا ہاتھ میرے بازو پر رکھ کر غمزدہ لہجہ میں بولا۔ "آہ مسٹر ولمٹ۔ اس کڑی آزمائش میں سب سے زیادہ رنجدہ خیال ہمارے لئے صرف یہ ہے کہ ایک ایسا فیاض آدمی جیسے آپ ہیں ہم کو مجرم تصور کرتا ہے۔"

اس کی نگاہ اور گفتگو کا انداز معصومیت کا مظہر تھا۔ ایک لحظہ کے لئے میں اس کے لفظوں کو سن کر بے تاب ہو گیا۔ مگر جلدی ہی دروازہ کی طرف مڑ کر میں نے کہا۔ "خدا کرے میں آپ کو بے گناہ سمجھ سکوں۔ مگر افسوس یہ ایک غیرممکن سی بات ہے۔"

"مسٹر ولمٹ!" کانسٹنٹائن نے مجھ سے چار آنکھیں کر کے کہا۔ "میں جانتا ہوں کہ کوئی معجزہ ہی میری بے گناہی ثابت کر سکتا ہے... میری اور اس نوجوان کی بھی جس سے میں اپنے چھوٹے بھائی کی طرح محبت کرتا ہوں۔ پھر یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ ہر زمانہ اور ہر ملک میں بےشمار بے گناہ لوگوں نے حالات کی شہادت سے

مجرم قرار پا کے جانیں دی ہیں بعض حالتوں میں ان بدنصیبوں کی بے گناہی کبھی ثابت نہیں ہوئی۔ لیکن بعض کی ان کی موت کے بعد پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے خیر مجھ کو یقین ہے کہ میری حالت میں ضرور ایسا ہو گا۔"

درازو کی اس تقریر کے دوران میں ایک گذرے ہوئے واقعہ کی یاد میرے دل میں پیدا ہو گئی یعنی مجھے یاد آیا کس طرح ڈچس ڈی پالن کے قتل کا شبہہ پہلے ایک اور شخص پر ہوا تھا لیکن بعد ازاں وہ جرم ڈیوک کے برخلاف ثابت ہو گیا۔ مگر فوراً خیال آیا کہ اس واردات کا حال جدا تھا۔ درازو کے برخلاف صریح اور صاف شہادت موجود تھی۔ اور یہ ایک ناممکن سا خیال تھا کہ وہ اس وقت سچ بول رہا ہو۔

"صاف نظر آتا ہے کہ میرے الفاظ آپ کا اطمینان نہیں کرا سکے۔" درازو نے افسوسناک لہجہ میں کہا۔ "اور جو بات آپ کے دل میں جاگزیں ہو چکی ہے آپ اسی کو صحیح سمجھتے ہیں۔ خیر میں اس کے لئے آپ کو الزام نہیں دیتا کیونکہ ساری دنیا مجھ کو مجرم تصور کر رہی ہے اور آپ بھی دنیا والوں کے ساتھ ہیں۔ تاہم اس سے پہلے کہ آپ رخصت ہوں میں چند الفاظ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ میں بے شک ایک ڈاکو جہاز کا کپتان رہا ہوں اور کھلی لڑائی میں جو داد شجاعت دے سکتا ہوں اس کا حال بھی آپ سے پوشیدہ نہیں۔ مگر یقین کیجئے کہ اس طرح کے قتل کا ارتکاب جس کے لئے مجھ کو گرفتار کیا گیا ہے مجھ سے اسی قدر ناممکن ہے جس قدر آپ سے۔ خیال فرمایئے اس بے چارے کی جان میرے لئے کیا قیمت رکھتی تھی۔ وہ میرا دشمن نہ تھا کہ میں اس کو مارتا۔ یہاں تک کہ ہم نے اس کو کھنڈرات میں پھرتے بھی نہ دیکھا تھا لیکن دیکھا بھی ہوتا..." وہ کچھ کہتا کہتا رک گیا۔ اور اس کے بعد کہنے لگا "میرے خیال میں اس گفتگو کو جاری

رکھنا لاحاصل ہے کیونکہ جو کچھ میں کہتا ہوں آپ اس کو ناقابلِ یقین تصوّر کرتے رہیں گے۔ خیر کوئی بات نہیں۔ میں آپ کو اس کے لئے برا نہیں کہتا۔ حالات ہی ایسے پیش آئے ہیں ...."

"سینیر دارازو" میں نے اس کے جواب میں کہا "یقین کیجئے۔ آپ کی بے گناہی کی خبر سن کر آپ کی لیونورا سے بھی زیادہ میرے دل کو خوشی ہو گی۔ لیکن شہادت اتنی زبردست ہے ...."

اس وقت دروازہ کھلا اور پہرہ دار نے اندر آکر اطلاع دی کہ ملاقات کا وقت ختم ہو گیا۔

"میں آپ سے یہ نہیں کہتا کہ دوبارہ مجھ سے ملنے کی تکلیف کریں" درازو نے غمناک لہجہ میں کہا "بلکہ میری رائے میں اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ مجھ کو مجرم تصوّر کرتے ہیں جتنا کم میل جول ہم میں ہو اتنا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ اس دوستی کے بعد جو ہم میں رہ چکی ہے یہ بدگمانی فریقین کے لئے باعثِ تکلیف ہو گی۔ البتہ اگر کوئی نیک خبر آپ کو سوٹیا وکشیا سے موصول ہو..."

"میں آپ کا مطلب سمجھ گیا" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "اور اطمینان رکھئے کہ جیسے ہی کوئی خبر آپ کی لیونورا کے بارے میں مجھ کو ملے گی میں اسے آپ کو پہنچانے میں تامّل نہ کروں گا۔ میرا ارادہ فی الحال اسی شہر میں قیام کرنے کا ہے۔ اگر کوئی خدمت ایسی ہو جو میں آپ کے لئے سرانجام دے سکوں ..."

اتنے میں پہرہ دار زیادہ بے چین ہونے لگا تھا اس لئے مجھ کو مجبوراً رخصت ہونا پڑا۔ بدنصیب یونانیوں کی نگاہ نے دروازہ تک میرا پیچھا کیا۔ مگر کسی کو مصافحہ کے لئے ہاتھ آگے نکالنے کی جرأت نہ ہوئی۔ دروازہ کے پاس پہنچ کر میں نے پھر ایک بار ان کی طرف دیکھا حسرت و یاس کے آثار ان کے

چہرہ پہ برس رہے تھے جیل خانہ سے نکل کر میں جب ہوٹل کی طرف جا رہا تھا تو خیالات رہ رہ کر اس ملاقات کی طرف جاتے تھے۔ حیران ہو کر سوچتا تھا کیونکر یہ لوگ اپنی بے گناہی ثابت ہونے کی امید رکھتے ہیں۔ جبکہ ان کے منہ سے نکلا ہوا ہر ایک لفظ ان کے جرم کی اور زیادہ تصدیق کر رہا ہے۔ دنیا کو تو خیر یہ بھی معلوم نہ تھا کہ انہوں نے بدنصیب یون کو کس لئے قتل کیا ہے مگر مجھ سے یہ بات پوشیدہ نہ تھی کہ دولت کے لالچ نے ان کو اس فعلِ شنیع پر آمادہ کیا۔ مگر کچھ ہو اُن کو خطاوار سمجھتے ہوئے بھی میں ایک عجیب طرح کی بے چینی اور کسک اپنے سینہ میں محسوس کرتا تھا۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ شہادت کی زنجیر میں کوئی کمزور لڑی ایسی نظر آئے جو اُن کی بے گناہی ثابت کرنے والی ہو مگر افسوس کامیابی حاصل نہ کر سکا۔

ہوٹل کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں سینیر تورانو سے ملاقات ہوئی۔ اس نے بڑے تپاک سے ہاتھ ملایا۔ اور رسمی گفتگو ہونے لگی مجھے غمناک اور افسردہ دیکھ کر اس نے وجہ پوچھی تو میں نے بتایا کہ ایک ضروری معاملہ کی وجہ سے میں ان دو یونانیوں سے ملنے گیا تھا۔ جو قتل عمد کے الزام میں گرفتار ہیں۔ سینیر تورانو کے چہرہ پہ رنج وغم کے آثار نمودار ہوئے اور اس نے کہا "یہ بڑی دردناک واردات ہے۔ ان کے وکیل سینیر کیلی نے مجھ کو بتایا تھا کہ ان کی بریّت کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔"

"کیا آپ سینیر کیلی سے واقف ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"قدرے قلیل۔" تورانو نے جواب دیا "لیکن آپ بہت افسردہ خاطر نظر آتے ہیں۔ کیا یہ نامناسب ہوگا کہ آپ رات کا کھانا مجھ سے مل کر کھائیں آپ اپنی جگہ اکیلے ہیں اور میرا بھی یہاں کوئی دوست نہیں۔ آپس کے میل جول

سے دل بہلاتے رہے گا"۔

میں آمادہ ہو گیا اور اس کے تھوڑی دیر بعد ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ وہ کارسیکن مرد شریف جس کا ذکر پیشتر کیا جا چکا ہے ہوٹل میں موجود نہ تھا اور چونکہ باقی مسافروں سے میری بہت ہی کم واقفیت تھی اس لئے میں نے سینیر تورانو کی دوستی کو غنیمت جانا۔ اس رات وقتِ مقررہ پر میں اس کے ہوٹل گیا جہاں اس نے میری پُرجوش تقدیم کی اور جب اس کے بعد ہم کھانے کی میز پر بیٹھے تو مختلف مضامین پر باتیں شروع ہوئیں۔ میں اس شخص کی طاقتِ گویائی دیکھ کر بہت متعجب ہوا وہ کئی دور دراز ملکوں کی سیاحت کر چکا تھا۔ سوسائٹی کے بہترین حلقوں سے اس کی واقفیت تھی۔ اس کی گفتگو اور کہانیاں بے حد مزے دار تھیں۔ سب سے زیادہ قابلِ تعریف اس کے اخلاق کی تہذیب تھی جس کا ثبوت اس کی ہر بات سے ملتا تھا ایمان کی پوچھئے تو اگر میرا دل اور اورانوں کی وجہ سے بے چین نہ ہوتا تو میرا وقت اس کی صحبت میں بڑے ہی مزے سے کٹتا۔

اس کے بعد قریباً تین ہفتے گزر گئے اور اس عرصہ دراز میں کوئی خاص قابلِ ذکر واقعہ پیش نہ آیا۔ دو خط مجھ کو سینیر پورٹی سی کی طرف سے موصول ہوئے جن میں لیونورا کی صحت یابی کی خبریں درج تھیں۔ گو وہ اب تک بستر سے ہلنے کے قابل نہ ہوئی تھی۔ بہرحال اب پوری ہوشمند اور حالات کو سمجھنے کے قابل تھی۔ مگر جج صاحب کے خطوں سے پایا گیا کہ ساری دنیا گو درازو کو مجرم تصوّر کرتی ہے تاہم اس کی نظروں میں وہ اب تک بے گناہ ہے۔

اس طویل عرصہ میں دو بار میں درازو سے ملاقات کرنے جیل خانہ گیا اور اس کو لیونورا کی صحت یابی کی اطلاع دی۔ مگر ان موقعوں پر اس نے یا اس کے ذکر تے کبھی اپنی بے گناہی کا ذکر نہ چھیڑا۔ سینیر کیسلی سے بھی دو تین بار ملنے کا

اتفاق ہوا۔ مگر کثرتِ اشغال سے اس کے ساتھ بہت ہی کم گفتگو ہو سکی۔ تورانو سے البتہ ہر روز میل ہوتا تھا اور عموماً ہم مل کر کھانا کھاتے تھے۔ جتنی زیادہ دوستی ہم میں بڑھی اتنا ہی زیادہ میں اس کو چاہنے لگا۔ دورانِ گفتگو میں معلوم ہوا کہ وہ ایک ضروری کام کے سلسلہ میں اجیشیو ٹھہرا ہوا ہے اور عنقریب اس کام سے فارغ ہو کر رخصت ہو گا۔

رفتہ رفتہ وہ دن قریب آ گیا جب درازو اور اس کے نوکر کے مقدمہ کی سماعت ہونی تھی۔ یہ بیان کرنا لاحاصل ہے کہ اجیشیو کے لوگوں میں اس مقدمہ کی وجہ سے بہت سنسنی پھیلی ہوئی تھی۔ بچہ، بوڑھا ہر شخص اس سے دلچسپی لیتا تھا اور ایک عجیب حسن اتفاق سے اسی عدالتِ خاص کو جس کے روبرو مونٹی ڈورو کے خطاب اور جائداد کا مقدمہ پیش تھا۔ اسی روز مقدمہ دیوانی کی سماعت کرنی تھی جس روز درازو اور اس کے نوکر کا فوجداری مقدمہ پیش ہونا تھا۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ عدالتِ خاص کے جج ہر ایک مقدمہ کی سماعت اس ترتیب کے ساتھ کرتے تھے جس ترتیب سے وہ مقدمے ان کے فائل میں درج تھے۔ کیسیلی ایک طرف فوجداری مقدمہ کی بھی پیروی کر رہا تھا اور دوسری جانب دیوانی عدالت میں بھی پیروکار تھا۔ مگر اس سے کوئی خاص دقت اس کو پیش آنے کا احتمال نہ تھا کیونکہ اوّل تو درازو اور اس کے ساتھی کے لئے اس نے ایک لائق وکیل کی خدمات حاصل کر لی تھیں اور اسی سے مقدمہ کی تیاری کرائی تھی۔ اس طرح فوجداری عدالت میں اس کی موجودگی کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ دوسری وجہ یہ ہوئی کہ دیوانی عدالتِ خاص کا اجلاس عدالتِ فوجداری کے دیوار بہ دیوار ہوتا تھا۔ فرانس کے قصرِ انصاف کی طرح اجیشیو میں بھی ساری عدالتیں ایک ہی وسیع عمارت کے اندر اجلاس کرتی تھیں۔ پس ضرورت پیش آنے پر سینیر کیسیلی بڑی آسانی کے ساتھ ایک سے دوسری

عدالت میں جا سکتا تھا۔

جب تک بدنصیب یونانیوں کی گرفتاری کا افسوسناک واقعہ پیش نہ آیا تھا مجھ کو ان حالات کی بنا پر جو اپنے سکارسیکن دوست کی زبانی معلوم ہوئے تھے مونٹی ڈورو کے مقدمہ سے گہری دلچسپی تھی لیکن جب دفعتاً درازو اور اس کے نوکر کی گرفتاری عمل میں آئی اور میرے خیالات ان کے مقدمہ کی طرف لگ گئے تو مونٹی ڈورو کی جائداد کے مقدمہ کا خیال قدرتی طور پر ذہن سے اتر گیا لیکن اس کے بعد دونوں مقدمات کا یوم سماعت قریب آیا تو وہ دلچسپی جو مونٹی ڈورو کے دیوانی مقدمہ سے مجھ کو تھی تازہ ہوگئی اور چونکہ فوجداری مقدمہ کی سماعت اس وجہ سے گیارہ بجے سے پہلے شروع نہ ہو سکتی تھی کہ کاشتکار اور اس کے بیٹے کو بطور گواہ طلب کیا گیا تھا اور وہ گیارہ سے پیشتر اجیشیو نہ پہنچ سکتے تھے اس لئے جب دس بجے کے عدالتی وقت پر مونٹی ڈورو کی جائداد کا مقدمہ اس عدالتِ خاص کے روبرو جو اس طرح کے معاملات کے فیصلہ کے لئے مقرر تھی پیش ہوا تو میں سیدھا اس کمرہ میں چلا گیا جہاں اس عدالت کا اجلاس منعقد ہوتا تھا۔

وہیں میری ملاقات اپنے سکارسیکن دوست سے ہوئی جس نے بتایا کہ میں آج ہی صبح فرانس سے واپس آیا ہوں۔ معلوم ہوا اس کو وہاں کوئی کام تھا اس لئے مجبوراً وہاں جانا پڑا۔ کمرۂ عدالت تماشائیوں سے کچھا کھچ بھرا ہوا تھا لیکن میں جانتا تھا کہ گیارہ بجے کے عمل پر جب عدالتِ فوجداری میں درازو اور اس کے نوکر کا مقدمہ پیش ہوگا تو بیشتر آدمی اس مقدمہ کو سننے وہاں چلے جائیں گے۔ دیوانی عدالت کے کمرہ میں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ سینیر کیسلی شہر کے دو نامی بیرسٹروں کے ساتھ کاغذات کے انبارِ عظیم کی پشت پر میز کے پاس بیٹھا ہے لیکن فریقِ مخالف کی طرف سے کوئی وکیل پیروی کرنے والا نظر نہ آتا تھا۔ اس کے باوجود جیسا فرانس

کی عدالتوں کا دستور ہے سرکاری وکیل جس کو اس ملک کی اصطلاح میں ڈپٹی پروکیورٹیر رائل یا سب اٹرنی جنرل کہتے ہیں مقدمہ کی کارروائی دیکھنے کے لئے موجود تھا۔ جیسا کہ ناظرین کو یاد ہوگا یہ خاص عدالت گورنمنٹ فرانس کی طرف سے ہی مقرر ہوئی تھی۔ اس لئے سب ضوابط اس ملک کے برتے جاتے تھے۔ کارروائی فرانسیسی زبان میں شروع ہوئی جس کو سمجھنا میرے لئے دشوار نہ تھا۔ مسند پر تینوں کمشنر، ججوں کی طرح لمبے چغے پہن کر بیٹھے تھے اور کمرہ کی فضا کسی عام عدالت انصاف سے ملتی جلتی تھی۔

سب سے پہلے کلرک آف دی کورٹ یعنی سررشتہ دار نے کھڑے ہو کر ایک مختصر سی تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ یہ مقدمہ کونٹ آف مونٹی ڈورو آنجہانی کی جائداد کے متعلق ہے اور عدالت خاص کو اس بات کا فیصلہ کرنا ہوگا کہ کون اس جائداد اور اس کے متعلقہ خطاب کا جائز وارث اور حقدار ہے۔ کونٹ آف مونٹی ڈورو کی اپنی جائداد کے علاوہ اس اراضی کی تقسیم بھی اس مقدمہ سے وابستہ ہے جو پیشتر سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ سے متعلق تھی اراضی کے مختلف حصوں پر فی الحال جن لوگوں کا قبضہ ہے ان میں سے اب تک کسی نے اپنے دعادی پیش نہیں کئے۔ اب فاضل عدالت اس تحریری شہادت کی بنا پر جو عنقریب پیش ہوگی اس بات کا فیصلہ کرے کہ اس اراضی کا مالک کون ہو۔"

سررشتہ دار کے بیٹھ جانے پر سرکاری وکیل نے ان لفظوں میں تقریر شروع کی "بہت سے لوگوں نے جو فی الحال ان ہر دو قطعات اراضی کے مختلف حصوں پر قابض ہیں، مجھ سے بات چیت کی ہے مگر میں نے ان کو یہی مشورہ دیا ہے، کہ وہ تقسیم اراضی کا فیصلہ عدالتِ خاص پر چھوڑ دیں جس کو صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے دشوار کام میں میں تاج کے نمائندہ کی حیثیت میں حتی الامکان مدد دوں گا۔ سر دست

جس آدمی کی طرف سے اُس اراضی کے قبضہ کا دعوٰے پیش ہے. اس کے حقوق پر غور کرنا اور ان حقوق کے متعلق آخری فیصلہ کرنا فاضلِ عدالت کا کام ہے۔ اگر اس نئے مدعی کا دعوٰی خارج ہوگیا تو جو لوگ فی الحال ان زمینوں پر قابض ہیں وہی ان کے مالک سمجھے جائیں گے اور معاملہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا لیکن اگر اس کے برعکس اس کا دعوٰے پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا تو پھر عدالت کے فیصلہ کے مطابق اور گورنمنٹ فرانس کے اس حکم کے تحت میں جس کے مطابق یہ عدالت خاص قائم ہوئی تھی ان لوگوں کو اپنے قطعات سے دست بردار ہونا پڑے گا۔ اور ان کا فرض ہوگا کہ پُرامن طریقہ پر کسی طرح کی مزاحمت کے بغیر اپنی اپنی زمینیں اس آدمی کے حوالہ کر دیں جس کے حق میں فاضلِ عدالت فیصلہ صادر کرے گی"

یہاں پر سرکاری وکیل کی تقریر ختم ہوئی اور ان دو وکیلوں میں سے ایک جن کی خدمات گیبلی نے حاصل کی تھیں۔ اور وہ جو بظاہر ان دونوں میں سینیر تھا اُٹھا۔ اور عدالت کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اس مقدمہ کی تمہید کے طور پر جو عنقریب آخری فیصلہ کے لئے فاضلِ عدالت کے روبرو پیش ہوگا میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ شخص جس کو مونٹی ڈورو کی اراضی اور خطاب کے متعلق دعوٰے پیش کرنا ہے وہی سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کی اراضی کا بھی جائز وارث اور حقدار ہے۔ اس بارے میں اس کے حقوق ثابت کرنے کے لئے اس قسم کی تحریریں پیش کی جائیں گی۔ جن سے معلوم ہوگا کہ جب ڈیڑھ سو سال پیشتر سینٹ بارتھولومیو کی اراضی کی تباہی کا ہولناک واقعہ پیش آیا تو اس زمانہ کے جینوی حکام نے خانقاہ کی کل اراضی کونٹ آف مونٹی ڈورو کے حوالہ کر دی تھی۔ میرے اس بیان کی تصدیق صاحب رجسٹرار بستیا اس زمانہ کے رجسٹر اور دوا ور دستاویزات کے ذریعہ سے کریں گے

علاوہ بریں میرے دوست سینیئر کیسلی رجسٹر کے اندراج اور متعلقہ دستاویزات کی نقول بھی پیش کریں گے جن کو انہوں نے بڑی تلاش و جستجو سے اپنے دفتر کے پرانے کاغذات میں تلاش کیا ہے۔ ان نقول پر اس زمانہ کے افسران مجاز کے دستخط اور مہریں ثبت ہیں۔ اس بات کی تصدیق کہ وہ دستخط اور مہریں صحیح ہیں بستیا کے رجسٹرار صاحب کی طرف سے ہوگی جو بعض اور دستاویزات اپنے ساتھ لائیں گے جو اس زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں اور جن پر اسی طرح کی مہریں اور دستخط ثبت ہیں۔ میرے لئے یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ سینیئر کیسلی جس دفتر کے مالک ہیں وہ گذشتہ ڈھائی سو سال سے قائم چلا آتا ہے۔ پیشتر ان کے اسلاف کام کرتے تھے اب یہ اس کے مالک ہیں جس قدر باعزت ان کے بزرگوں کا نام تھا ویسا ہی نام نیک اب سینیئر کیسلی کو حاصل ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ سینیئر کیسلی کے آبا و اجداد سالہا سال تک خاندان مونٹی ڈورو کے قانونی مشیر رہے اور اس تعلق کا خاتمہ اس وقت ہوا تھا جب آخری کونٹ آف مونٹی ڈورو کی موت سانحی حالات میں پیش آئی۔ میں یہ ضروری حالات محض اس لئے عدالت کے روبرو عرض کرتا ہوں کہ معلوم ہو جائے کہ وہ نقول جو عنقریب پیش ہوں گی کیونکر سینیئر کیسلی کے قبضہ میں آئیں۔ اس مختصر تقریر کے بعد میں رجسٹرار بستیا سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بطور گواہ پیش ہوں۔ وہ بیان کردہ طریقہ پر ان نقول کی تصدیق کریں گے اور مجھ کو پورا یقین ہے کہ اس شہادت کی بنا پر جو پیش کی جائے گی فاضل عدالت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ جو آدمی مونٹی ڈورو کی اراضی کا مالک و قابض ہو نہ ہی سینٹ بانفولومیو کی جائداد کا بھی حقدار ہے۔"

وکیل موصوف اس لمبی تقریر کے خاتمہ پر بیٹھ گیا تو میرے کارسیکن دوست نے دبی آواز میں مجھ سے کہا "میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا تھا کہ سینیئر کیسلی بڑا ہوشیار

آدمی ہے اور وہ کسی معاملہ میں غلطی نہیں کر سکتا۔"

"مگر کیا باعث ہے کہ وہ آدمی اب تک حاضر نہیں ہوا جس کو جائداد کے متعلق اپنے حقوق پیش کرنے ہیں؟" میں نے اپنے دوست سے پوچھا۔ "بڑی دیر سے میں حاضرین عدالت کے چہروں کو بغور دیکھ رہا ہوں۔ اور گو دل چسپی کے آثار کئی شخصوں کے چہروں پر پائے جاتے ہیں تاہم وہ فکر و تشویش ان میں سے کسی کے چہرہ پر نظر نہیں آتی جو ایک ایسے زبردست مقدمہ کے فیصلہ کے انتظار کا لازمی حصّہ سمجھی جا سکتی ہے۔"

"اطمینان فرمایئے۔" کارسکن نے دبی آواز سے کہا۔ "سینیر کسیلی جو کام کرتا ہے اس میں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور مدنظر ہوتی ہے۔"

میں نہیں جانتا کیوں ایک نئی طرح کا شبہ اس وقت میرے دل میں پیدا ہونے لگا۔ میرا کارسکن دوست اول سے آخر تک اس معاملہ میں غیر معمولی دل چسپی لیتا رہا تھا اور اس کو اس معاملہ کے سارے پہلو معلوم تھے۔ شبہ جو میرے دل میں پیدا ہوا یہ تھا کہ ممکن ہے وہی اس جائداد کا اصلی دعویدار ہو اور کسی مصلحت سے اس راز کو چھپانا چاہتا ہو۔ اس خیال کو مدنظر رکھ کر میں نے چھپی نظروں سے اس کے چہرہ کو تکا۔ گہرا سکون اس پر طاری تھا۔ کوئی علامت اس طرح کی مجھ کو نظر نہ آسکی جو اس شبہ کی تصدیق کرنے والی ہوتی۔ اس کے باوجود جو خیال ایک بار دل میں پیدا ہوا تھا وہ فوراً زائل نہ ہو سکا۔ اور میں اس مقدمہ کی کارروائی میں غیر معمولی دل چسپی لینے لگا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں ایک پستہ قد بڈھا ہجوم کو چیرتا مسند کی طرف چلا آتا ہے۔ اس کے چند قدم پیچھے ایک خوردسال لڑکا بہت پرانا سال خوردہ رجسٹر جس پر پیتل کے قبضے لگے تھے بغل میں دابے اور ایک ہاتھ میں پرانی دستاویزات سمیٹے

لپٹا ہوا پلندہ لئے چلا آتا ہے۔ مرد ضعیف جو عزت دار اور شریف تھا، گواہوں کے کٹہرہ میں داخل ہوا۔ اور جب اس نے عدالت خاص کے کمشنروں اور وکیلوں کو سلام کیا تو اس سلام کا جواب اہلکاروں کی طرف سے ایسے خلیقانہ انداز سے دیا گیا کہ یہ معلوم کرنا دشوار نہ تھا کہ وہ لوگ اس کو بڑی مدت سے جانتے ہیں۔

معلوم ہوا یہ جزیرہ کارسیکا کا رجسٹرار ہے اور بستیا میں جہاں اہل جنیوا کی حکومت کے زمانہ میں اس جزیرہ کا صدر مقام تھا کل پرانی اور قیمتی دستاویزات اسی کی نگرانی اور حفاظت میں رکھی رہتی ہیں۔ حلف دیا جانے کے بعد اس نے وہ مختلف کاغذات پیش کیے جن کا حوالہ فاضل مجسٹریٹ نے پیشتر دیا تھا۔ اور کمشنران عدالت نے ان میں سے ہر ایک کاغذ کا بغور معائنہ کیا۔ اس کارروائی کے خاتمہ پر سینیر کیسیلی نے وہ نقول پیش کیں جو اس کی تحویل میں تھیں۔ ان کو بھی کمشنروں نے گہرے انہماک کے ساتھ دیکھا۔ ہر طرح مطمئن ہونے کے بعد وہ بھاری رجسٹر اور ساری تحریریں سرکاری وکیل کے حوالہ کر دی گئیں جس نے خوب اچھی طرح ان کی جانچ کی۔ بعد ازاں رجسٹرار سے متعدد سوالات پوچھے گئے اور اس نے ہر ایک بات کا جواب سینیر کیسیلی کے حق میں دیا۔ سرکاری وکیل نے رائے پیش کی کہ شہادت ہر لحاظ سے اطمینان بخش ہے اور تینوں کمشنروں نے آپس میں مشورہ کرنے کے بعد آخری فیصلہ تحریر کیا جس کو صدر عدالت نے پڑھ کر سنایا۔

"ان دستاویزات کی بنا پر جو عدالت کے روبرو پیش کی گئی ہیں" صدر اجلاس نے گہری سنجیدہ آواز سے کہا "ہم اس مقدمہ کی شق اول کا جو بغرض انفصال پیش ہوا ہے، یہ فیصلہ صادر کرتے ہیں کہ سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کے متعلق جس قدر جائداد و اراضی تھی اس پرانے رد شدہ قانون خاندان مونٹی ڈورو کا حق ہے اور اب اس کے بعد دوسرا سوال زیر غور لیا جائے گا۔"

جس وقت سررشتہ دار عدالت اس فیصلہ کو حلقۂ تحریر میں لا چکا تو اُن دو بیرسٹروں میں سے جن کی خدمات سینیٹر کیسلی نے حاصل کی تھیں دوسرا بیرسٹر اٹھا اور عدالتِ خاص کو مخاطب کر کے اس طرح تقریر شروع کی۔

"میں فاضلِ عدالت کی توجہ ان واقعات کی طرف مبذول کراتا ہوں جو مجھ کو عنقریب عرض کرنے ہیں۔ اس مطلب کے لئے مجھ کو اس زمانہ سے آغاز کرنا پڑتا ہے جب آخری کونٹ آف مونٹی ڈورو حیات تھا۔ اس کا ایک اکلوتا بیٹا تھا۔ جو عام حالات میں اس کی جائداد کا وارث بنتا۔ اس نوجوان کی زیست کے متعلق جس کا نام پیڈرو تھا ناقابلِ رد ثبوت عنقریب پیش کئے جائیں گے اور وہ ایسے ثبوت ہیں جن کی تصدیق ان دستاویزات کے ذریعہ سے بھی ہوتی ہے جو سینیٹر کیسلی کو خاندان مونٹی ڈورو کے متعلق لپنے دفتر میں ملے ہیں۔ حالات سے پایا جاتا ہے کہ نوجوان پیڈرو کونٹ آف مونٹی ڈورو کا بیٹا اپنے باپ کی سختیوں سے پریشان اور اس کے گناہ آلود دورِ زندگی سے نفور ہو کر باپ کی زندگی میں ہی کسی طرف کو چلا گیا تھا۔ ان خطوط سے جو اس نے موجودہ سینیٹر کیسلی کے اس بزرگ کے نام لکھے تھے جو اس زمانہ میں دفتر کا مالک تھا۔ پایا جاتا ہے کہ وہ بڑا نیک طینت، فیاض، نیک چلن اور شریف نوجوان تھا، ان سب باتوں کی تصدیق ان خطوں کے مطالعہ سے ہو سکے گی جو عنقریب عدالت کے روبرو پیش کئے جائیں گے ان حالات میں یہ بات چنداں باعثِ حیرت نہیں کہ پیڈرو ایسا شخص باپ کی بدافعالیوں سے متنفر ہو کر ترکِ وطن کر گیا اور بعد ازاں کونٹ کے انتقال پر بھی وہ اس کے خون آلودہ خطاب اور جائداد کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوا۔ وہ کوئی فرضی نام اختیار کر کے اٹلی روانہ ہو گیا۔ جہاں اس کی شادی ایک جرمن خاتون کے ساتھ ہوئی۔ جو اپنے باپ کے ہمراہ اس ملک کی سیر و سیاحت

کر رہی تھی۔ بعدازاں اپنی بیوی اور خسر کے ساتھ ہی وہ ہینوور چلا گیا اور اس جگہ کے حاکم کے ماتحت ایک بلند فوجی عہدہ پر فائز ہوا مخفی نہ رہے کہ پیڈرو کی شادی اس کے باپ کی زندگی ہی میں ہوئی تھی اور جب اس کے بعد اپنے باپ کی سانحی موت کی اطلاع اس کے کانوں تک پہنچی تو وہ بھیس بدل کر اصل حقیقت معلوم کرنے اس جزیرہ میں واپس آیا اس جگہ آنے کے بعد اس نے اپنی صحیح شخصیت صرف ایک آدمی پر ظاہر کی یعنی اس زمانہ کے سینیر کسیلی پر۔ اور اس یادداشت سے جو سینیر کسیلی کے دفتر میں محفوظ ہے پایا جاتا ہے کہ اس نے مونٹی ڈورو کے خطاب اور جائداد کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا۔ اس نے بیان کیا کہ میری شادی ایک ممتاز گھرانے میں ہو چکی ہے اور میں فوجی خدمات سرانجام دے رہا ہوں پس اگر میں مونٹی ڈورو کا خون آلودہ خطاب اور اس سے متعلق لعنت زدہ جائداد اپنے قبضہ میں لے لوں تو اس سے میری اور میرے رشتہ داروں کی سخت بدنامی ہوتی ہے۔ اس نے سینیر کسیلی سے اس بارے میں حلف لیا کہ وہ اس کے بارے میں کسی سے ذکر نہ کریں۔ اس کی تعمیل تو کی گئی لیکن اس زمانہ کی ڈائری میں سب باتیں بطور یادداشت درج کر لی گئیں۔ چنانچہ اس یادداشت کی بنا پر جو بڑی مشکل سے دستیاب ہوئی ہے سینیر کسیلی کو اس خاندان کا سراغ ملا ہے جس میں غیور پیڈرو کونٹ آف مونٹی ڈورو کے ولی عہد نے شادی کی تھی۔"

اس لمبی تقریر کے دوران میں گہری خاموشی کمرۂ عدالت کے ہر حصہ میں چھائی ہوئی تھی۔ جب یہ تقریر ختم ہوئی تو میں نے پھر ایک بار لیپنے کار سیکن زدہ کی طرف دیکھا اور اس کے خط و خال سے معلوم ہوا کہ وہ اس معاملہ میں غیر معمولی دلچسپی لے رہا ہے لیکن گہرے اشتیاق کے وہ آثار جو مجھے اس کے چہرہ پر نظر آئے تھے فوراً ہی زائل ہو گئے۔

اتنے میں فاضل وکیل نے دوبارہ تقریر شروع کی اور کہا "عدالتِ عالیہ کی توجہ اُن واقعات کی طرف دلانے کے بعد میں ایک نہایت ضروری بیان کا حوالہ عرض کرتا ہوں۔ جو عنقریب زیرِ بحث آئے گا۔ جب فرانس کی پارلیمنٹ نے جزیرہ کارسیکا کی اراضی کے تصفیہ کا قانون پاس کیا اور شاہ لوئیس فلپ نے اپنے فرمان کے مطابق اس عدالت کے قیام کی اجازت دی تو سینیر کیپلی نے جو اس وقت حاضرِ عدالت ہیں از سرِ نو جائداد مونٹی ڈورو کے متعلق اصلی حقدار کی تلاش شروع کی۔ اس جگہ میں عدالت کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ کام سینیر کیپلی نے صرف ذاتی منفعت کے خیال سے اپنے ذمہ نہ لیا تھا بلکہ ان کا اصلی مدعا یہ تھا کہ اگر خاندان مونٹی ڈورو کا کوئی نام لیوا اب تک حیات ہو تو اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر یہ ساری جائداد اور اس سے متعلقہ خطاب اس کے حوالہ کیا جا سکے۔ جو از روئے انصاف دونوں چیزوں کا مالک ہے۔ اس فیصلہ پر پہنچنے سے پہلے سینیر کیپلی نے سوچا کہ کوئی آدمی اپنے بزرگوں کے گناہوں یا تقصیروں کا ذمہ دار نہیں ہوتا۔ بالفرض کونٹ آف مونٹی ڈورو نے بُرا کام کیا تو اس کا ذمہ دار وہ شخص تھا۔ اس کے بعد اس کے بیٹے نے خطاب اور جائداد سے منہ موڑا تو اس میں بھی ذمہ داری اس کی ذات تک محدود تھی۔ ڈیڑھ صدی کے عرصہ طویل کے بعد اگر اس خاندان کا کوئی آدمی اب تک زندہ اور حیات ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اسے اس کے اسلاف کی غلطیوں کے باعث اس کے جائز حقوق سے محروم رکھا جائے۔ ان حالات کو مدِنظر رکھ کر سینیر کیپلی نے اس یادداشت کی بنا پر جو اُن کے بزرگوں نے چھوڑی تھی جرمنی میں تحقیقات شروع کی کہ کیا اس خاندان کا کوئی آدمی اب تک زندہ اور باقی ہے بڑی مشکلوں کے بعد، بہت سا روپیہ خرچ کرکے انہوں نے معلوم کیا کہ کونٹ آف مونٹی ڈورو کے اکلوتے بیٹے پیڈرو نے کئی بچے چھوڑے تھے جن میں سے دو لڑکے

اور باقی سب لڑکیاں تھیں۔ اب سینیر کیسیلی کی توجہ ان دو لڑکوں کی طرف گئی اور انہوں نے یہ تحقیق کرنا شروع کیا کہ ان کی اولاد کا کیا ہوا؟ اس جگہ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ پیڈرو کے بڑے لڑکے کا نام ہرمن اور چھوٹے کا کارل تھا۔ معلوم ہوا ہرمن یعنی بڑا جرمنی سے روانہ ہو کر اٹلی میں آباد ہو گیا تھا۔ وہیں اس نے شادی کی اور بعض مالی وجوہات سے اپنی بیوی کا خاندانی نام اختیار کر لیا۔ اس سلسلہ میں یہ بھی دریافت ہوا کہ یہ شخص ایک بار کارسیکا میں آیا اور کچھ عرصہ بستیا میں رہا تھا۔ مگر حالات سے پایا جاتا ہے کہ اسے اس خطاب اور جائداد کا حال جو اس کے ورثہ میں آسکتی تھی بالکل معلوم نہ ہو سکا۔ اس کے بڑے لڑکے کی شادی بستیا کی ایک کارسیکن خاتون سے ہوئی۔ پھر وہ لوگ فرانس جا کر آباد ہو گئے۔ بس اس سے آگے اس خاندان کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ اور گو سینیر کیسیلی کے کارکنوں نے بڑی چھان بین کی تاہم وہ اس بارے میں کوئی سُراغ نہ پا سکے"

اس قدر تقریر کے بعد فاضل وکیل دم لینے کے لئے رُک گیا۔ لیکن فوراً ہی سلسلہ جاری رکھ کر کہنے لگا۔

"اس خاندان کے بڑے بیٹے کے اس قدر حالات بیان کرنے کے بعد اب میں چھوٹے لڑکے یعنی کارل کا ذکر کرتا ہوں۔ اس تحقیقات میں سینیر کیسیلی کے کارندوں کو اس سے بہت زیادہ دقتوں کا سامنا ہوا۔ جتنا بڑے لڑکے کی حالت میں ہوا تھا لیکن خوشی کی بات ہے کہ ایک بار صحیح سُراغ مل جانے کے بعد باقی حالات معلوم کرنا بہت دشوار نہ ہوا۔ انہوں نے معلوم کیا کہ کارل ہینوور سے رخصت ہو کر انگلستان چلا گیا۔ کیونکہ جیسا فاضلِ عدالت کو معلوم ہو گا اس زمانہ میں انگلستان کی بادشاہت ہینوور کے فرماں رواؤں کے ہاتھ آ گئی تھی۔ انگلستان پہنچ کر کارل بحری فوج میں شامل ہوا۔ اس نے اعلیٰ رتبہ پایا اور جب اس کا

انتقال ہوا تو اس کا اکلوتا لڑکا وارث بنا۔ اس لڑکے کی شادی ایک انگریز خاتون سے ہوئی۔ جس کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ یہاں پر یہ بات خصوصیت سے قابلِ ذکر ہے کہ مونٹی ڈورو کی جائداد صرف اولاد نرینہ کے لئے وقف نہیں۔ بلکہ لڑکیاں بھی اس کی وارث ہو سکتی ہیں۔ اس لئے اولاد نرینہ کے پیدا نہ ہونے سے جائداد کی وراثت کا سلسلہ نہیں ٹوٹتا۔ اس لڑکی کی شادی آرمنی کے ایک مالدار تاجر سے ہوئی جو اس زمانہ میں کاروبار کے سلسلہ میں انگلستان گیا ہوا تھا۔ شادی کے بعد وہ اپنے شوہر کے ہمراہ مشرق کو روانہ ہو گئی۔ اس وقت کے بعد اس خاندان کے مورثوں کے نام اور ان کے حالات سینئر کیبلی نے پوری طرح تحقیق کئے ہیں۔ اور کچھ عرصہ پہلے تک میرے دوست کا پختہ اعتقاد تھا کہ اس خاندان کا آخری جانشین ہی مونٹی ڈورو کے خطاب اور جائداد کا حقدار سمجھا جائے گا۔ چنانچہ قریباً ایک ماہ کا عرصہ گذرتا ہے کہ سینئر کیبلی نے اس بارے میں ایک درخواست بھی فاضل عدالت کے روبرو گذرانی تھی۔ کیونکہ ان کا پختہ اعتقاد تھا کہ اس خاندان کی بڑی شاخ جو ہربین سے تعلق رکھتی تھی تلف ہو چکی ہے۔"

"ہم کو یاد ہے کہ اس طرح کی ایک درخواست سینئر کیبلی کی طرف سے پیش ہوئی تھی۔" صدر عدالت نے مسل کی ورق گردانی کرتے ہوئے کہا۔

"مگر اتفاق کی بات ہے۔" وکیل نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا۔ "کہ اس درخواست کے پیش کئے جانے کے تھوڑا ہی عرصہ بعد خلاف توقع ایک صاحب سینئر کیبلی کے دفتر میں گئے اور انہوں نے اپنے آپ کو خاندان کی بڑی شاخ کا نام لیوا یعنی ہربین کا جانشین ظاہر کیا۔ سینئر کیبلی کو اس بات سے کوئی واسطہ نہ تھا کہ حقدار وراثت بڑی شاخ کا آدمی ہو یا چھوٹی کا۔ ان کا مدعائے خاص تو محض یہ تھا کہ یہ دیرینہ جائداد اور اس سے متعلقہ خطاب جس کا حق ہے اس کو مل جائے۔

پس انہوں نے اس بارے میں تحقیقات شروع کی کہ نئے دعوے دار کے پیش کردہ حقوق کہاں تک جائز اور درست ہیں۔ اور اس تحقیقات کا یہ نتیجہ نکلا کہ وہ صاحب سینیر کیبلی کی نظروں میں جائز وارث قرار پائے۔ معلوم ہوا کہ وہ ہرمین کے وارث اور جانشین ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کا خاندانی نام وہی ہے جو اُن کے بزرگ ہرمین نے اطالوی خاتون سے شادی کرنے کے بعد اختیار کیا تھا۔ پھر اس کے علاوہ صاحب موصوف نے کئی دستاویزات بھی سینیر کیبلی کو دکھائیں۔ جن کے مطالعہ سے ہر طرح کا شک وشبہہ رفع ہوگیا۔ اس کے متعلق مفصّل حالات عنقریب عدالت کے روبرو پیش کیئے جائیں گے۔ بہرحال میں جس بات پر زور دینا چاہتا ہوں یہ ہے کہ نئے دعوے دار صاحب کئی ہفتوں سے کارسیکا میں مقیم ہیں لیکن انہوں نے اس وقت تک اپنی شخصیت چھپائے رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حتیٰ کہ کونٹ آف مونٹی ڈورو کی جائداد اور خطاب کے متعلق ان کے حقوق خاص عدالت کی طرف سے تسلیم کرلیئے جائیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ وقت سے پہلے اپنے آپ کو ظاہر کرکے لوگوں کے حیرت واستعجاب کا نشانہ بنیں۔ میرے خیال میں وہ اس وقت بھی حاضرِ عدالت ہیں۔ یا اگر نہیں تو آس پاس ہوں گے اور جس وقت ان کو طلب کیا جائے گا فوراً حاضر ہوجائیں گے۔"

وکیل کی اس لمبی تقریر کے خاتمہ پر میری نظر پھر ایک بار اپنے کارسیکن دوست کی طرف گئی۔ اور ایک لمحہ کے لئے مجھے پورا یقین ہوگیا کہ جو شبہہ میرے دل میں پیدا ہوا تھا صحیح ہے۔ میں نے اس کے چہرہ کے آثار سے معلوم کیا کہ وہی خاندان مونٹی ڈورو کی جائداد کا اصلی وارث ہے لیکن جب وہ اس کے بعد بھی اپنی جگہ پر بیٹھا رہا۔ اور اس نے کوئی لفظ منہ سے نہ نکالا۔ بلکہ تیز اور فکرمند نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھنے میں مشغول رہا تو مجھے یہ سوچ کر بڑی حیرت ہوئی کہ اگر یہ

شخص جائداد کا اصلی وارث نہیں تو پھر کون ہے؟

عین اس موقعہ پر کمرۂ عدالت میں سنسنی سی پیدا ہوئی۔ اور خلقت کا ہجوم اس طرح اِدھر اُدھر ہٹنے لگا۔ گویا کسی آدمی کے داخل ہونے کے لئے راستہ پیدا کر رہا ہے۔ لیکن میں خلقت کے انبوہ کثیر کی وجہ سے فوراً ہی اس آدمی کو نہ دیکھ سکا۔ اتنے میں بیرسٹر کے الفاظ جو اس نے نووارد کو داخل ہوتے دیکھ کر کمشنرانِ عدالت سے کہے تھے مجھ کو سنائی دیئے۔ وہ کہہ رہا تھا: "لیجئے وہ صاحب آ گئے جو مونٹی ڈورو کے خطاب اور جائداد کے اصلی وارث ہیں۔"

میں جلدی سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور گردن نکال کے اس آدمی کی صورت دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر آپ میری حیرت اور پریشانی کا اندازہ کر سکتے ہیں جب میری نگاہ سینیر تورانو کے پہچانے ہوئے چہرہ کی طرف گئی۔ وہ اس میز کی طرف آ رہا تھا جس پر سینیر کیسلی اور دونوں بیرسٹر بیٹھے تھے۔ اس گہرے اخلاق کے ساتھ جو اس کے عادات کا حصہ تھا اس نے ججانِ عدالت اور سرکاری وکیل کو سلام کیا۔

اتنے میں وہی وکیل جو مقدمہ کے اس حصہ کی پیروی کر رہا تھا۔ دوبارہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: "سینیر البرٹی تورانو آپ کا اسم گرامی ہے اور یہی وہ نام تھا جو آپ کے بزرگ ہرمین نے اطالوی خاتون سے شادی کرنے کے بعد اختیار کیا تھا۔"

خلقت کی دبی ہوئی آواز مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح چاروں طرف سے سُنائی دینے لگی۔ مگر اس سے پہلے کہ یہ شور رفع ہوتا میرا کاسیکن دوست۔ جو میرے پہلو میں بیٹھا تھا اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور تیز چلتا اس مقام کی طرف گیا۔ جہاں سینیر تورانو کھڑا تھا۔ پھر ڈرامیٹک انداز سے ایک ہاتھ اس کے شانہ پر

رکھ کر کہنے لگا۔

"تم فریبی اور جعلساز ہو اور میں تم کو ان ہر دو الزامات میں گرفتار کرتا ہوں!"

باب ۱۴۰

خونی خنجر

قلم میں طاقت نہیں کہ اس سنسنی کا حال تحریر کر سکے جو ان عجیب و حیرت انگیز الفاظ کو سن کر کمرۂ عدالت کے ہر حصہ میں پھیلی۔ حالت اتنی عجیب تھی، کہ بادی النظر میں واقعات کی صحت پر شک ہوتا تھا۔ میری اپنی یہ کیفیت تھی، کہ بڑی دیر تک اس نظارہ پر خواب کا گمان کرتا رہا۔ آخر کار جب رفتہ رفتہ طاقتِ ضبط بحال کرنے کے قابل ہوا جو فرطِ حیرت سے بالکل زائل ہو گئی تھی تو دیکھا کہ سینیر تورانو جس کا چہرہ لاش کی طرح زرد، ہونٹ بے رنگ اور آنکھیں فرطِ حیرت سے کھلی تھیں، اذیت کی نگاہوں سے اس کارسیکن کی طرف دیکھ رہا تھا جس نے اس کو گرفتار کیا تھا۔ خود سینیر کیبلی کو واقعات کی اس غیر متوقع رفتار پر کچھ کم حیرت نہ تھی۔ بلکہ میں خیال کرتا ہوں جس قدر آدمی کمرۂ عدالت میں موجود تھے سب اس عجیب نظارہ کو دیکھ کر اتنے متعجب ہوئے کہ اس مقدمہ فوجداری کا خیال جو پاس ہی دوسرے کمرہ میں شروع ہو چکا تھا ہر ایک کے دل سے محو ہو گیا۔

عقل باور نہ کرتی تھی کہ یہ شخص تورانو اتنا مہذب، شریف، اور

خوش کلام، جس کی عرصہ قلیل کی ملاقات نے میرے اندر دوستانہ جذبات پیدا کر دیئے تھے جعل سازی کا مرتکب ہو سکتا ہے! بات کسی طرح قرینِ قیاس معلوم نہ ہوتی تھی، مگر اس کے ساتھ ہی آنکھوں کی شہادت پر شک کرنا بھی محال تھا، میری نظروں کے روبرو دونوں آدمی مستغیث اور مجرم آمنے سامنے کھڑے تھے لیکن آخرالذکر میں اتنی طاقت نہ تھی کہ اس الزام کی تردید میں جو عائد کیا گیا تھا ایک لفظ تک منہ سے نکالتا۔ دو یا تین منٹ کے عرصہ تک بڑھتی ہوئی حیرت کی وجہ سے عدالتِ خاص کا کام بالکل رُکا رہا حتیٰ کہ سرکاری وکیل نے اُٹھ کر کارسیکن مردِ شریف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس شخص پر جعل سازی کا الزام عائد کیا ہے۔ کیا اس کا مطلب یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس جعل سازی کا تعلق موجودہ مقدمہ سے ہے؟ کیونکہ اگر ایسا ہو تو فاضل ججوں کو اختیار ہوگا کہ اس معاملہ کی بذاتِ خود سماعت کریں۔ لیکن اگر جرم کا تعلق موجودہ مقدمہ سے نہیں ہے بلکہ جعل سازی کسی اور ہی دستاویز کے متعلق کی گئی ہے تو پھر صحیح طریقِ عمل یہ ہوگا کہ ملزم کو ان صاحب مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائے جو ایسے مقدمہ کی سماعت کے مجاز ہیں۔"

"وہ جعل سازی جس کا نورانو مرتکب ہوا ہے۔" کارسیکن نے جواب دیا "مقدمہ زیرِ سماعت ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ میرا اپنا تعلق پیرس کی خفیہ پولیس سے ہے اور آپ ان کاغذات کو دیکھ کر اس بارے میں اپنا اطمینان کر سکتے ہیں کہ جو کارروائی میں اس وقت کر رہا ہوں اس کا اختیار کہاں تک مجھ کو حاصل ہے۔"

اتنا کہنے کے بعد کارسیکن نے چند کاغذات سررشتہ دار عدالت کو

پیش کئے جس نے ان کو صدر عدالت کے حوالہ کر دیا۔ بعد ازاں تینوں کمشنروں نے بغور ان کو پڑھا۔

"تحریر ضابطہ کے عین مطابق ہے"۔ آخرکار صدر عدالت نے فیصلہ سنایا "اور یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ جرم کا تعلق مقدمہ زیر سماعت سے ہے ہم اس کی کارروائی فوراً شروع کرتے ہیں"۔

"ٹھہریئے۔ میری ایک درخواست ہے"۔ کارسیکن نے جلدی سے کہا "وہ کُل دستاویزات جو تورانو نے سینیٹر کیبلی کو اپنے وکیل کی حیثیت میں دی تھیں عدالت کو اختیار ہے کہ انہیں اپنے قبضہ میں لے لے"۔

"میں بطور خود وہ کاغذات پیش کرتا ہوں"۔ کیبلی نے اس موقعہ پر کہا "فاضل عدالت کو اس معاملہ میں کسی طرح کا حکم صادر کرنے کی حاجت نہیں"۔

جب یہ باتیں ہو رہی تھیں، تو بدنصیب تورانو بیرسٹروں کی میز کے پاس ہی ضعف جانی کی حالت میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس طرح بیشتر حاضرین عدالت اس کی صورت دیکھنے کے ناقابل ہو گئے لیکن جس جگہ میں کھڑا تھا وہاں سے اس کی صورت اب بھی کچھ کچھ دکھائی دیتی تھی۔ اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ اور اس کی عام حالت انتہائی پریشانی ظاہر کرتی تھی جس وقت سینیٹر کیبلی نے سارے کاغذات سرکاری وکیل کو دے دیئے تو کارسیکن نے اپنا قصہ ان لفظوں میں بیان کرنا شروع کیا۔

"کئی سال گذرے ایک آدمی کے برخلاف جس کا نام تورانو تھا، دھوکے بازی کے جرم میں پیرس کی عدالتِ فوجداری میں مقدمہ چلا اور اس کو عرصہ معینہ کے لئے کالے پانی کی سزا دے کر حکم سنایا گیا کہ جہازوں پر مشقت کرے۔ اس نے اپنی سزا کا عرصہ ٹولون میں پورا کیا۔ اور وہاں سے جیسا کہ بعد ازاں

معلوم ہوا انگلستان روانہ ہو گیا۔ اس جگہ اس کی زندگی دغا اور فریب کے ساتھ بسر ہوئی۔ اس نے کئی شخصوں کو دھوکا دے کر لوٹا۔ اور پھر براعظم یورپ کو واپس آ گیا۔ مختلف ملکوں کی سیر و سیاحت کرنے کے بعد جہاں اس کا کام خلق خدا کو ٹھگتے پھرنے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ وہ چند ماہ پیشتر دوبارہ پیرس میں نمودار ہوا۔ شاید اس نے سمجھا کہ پولیس کا محکمہ اس عرصہ دراز میں اُس کی شخصیت کو بالکل فراموش کر چکا ہو گا۔ کسی نہ کسی طریقہ پر اس کی اطلاع محکمہ کو بھی مل گئی۔ اس کی نقل و حرکت پر جاسوس مقرر ہوئے۔ اور پایا گیا کہ اس کے پاس اخراجات کے لئے کافی روپیہ موجود ہے۔ اور وہ لین دین کے معاملوں میں سولہ آنے کھرا ہے تو بھی اس تحقیقات کے دوران میں کچھ ایسے حالات تحقیق ہوئے جن سے پایا گیا کہ اب کی مرتبہ وہ کوئی گہری چال چل رہا ہے۔

ایک دن ہمارے آدمی نے اس کو ایک اسٹامپ فروش کی دکان پر کھڑے دیکھا۔ جہاں سے اس نے کئی سال پہلے کے اسٹامپ خریدے لیکن یہ بات بالکل معلوم نہ ہو سکی کہ وہ ان تمسکات سے کیا کام لینا چاہتا ہے۔ اتنا تو خیر معلوم تھا کہ اس کی نیت ضرور فاسد ہو گی۔ تو بھی جب تک کوئی خاص الزام اس کے برخلاف عائد نہ ہو، کسی طرح کی قانونی کارروائی عمل میں لانا محال تھا۔ اس عرصہ میں اس کی نگرانی کا سلسلہ بدستور جاری رہا لیکن چند ہفتے گذرے وہ یکایک پیرس سے روپوش ہو گیا۔ اور ہمارے آدمی انتہائی کوشش کے باوجود معلوم نہ کر سکے کہ وہ کہاں گیا۔ عام خیال یہ تھا کہ وہ انگلستان واپس چلا گیا ہے اور اور باتوں میں یہ معاملہ افسران پولیس کے ذہن سے اُتر گیا۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد مجھے ایک خفیہ کام کے لئے اجلیشیو آنا پڑا۔ اور چونکہ میں اسی جزیرہ کا باشندہ ہوں اس لئے وہ کام خصوصیت سے میرے سپرد کیا گیا۔ میں اُس

کام کی نوعیت ظاہر کرنا نہیں چاہتا۔ نہ میرے خیال میں اس کی ضرورت ہے کیونکہ اس کا اس مقدمہ سے کوئی واسطہ نہیں۔ مختصر یہ کہ مجھے یہاں آئے چند ہی ہفتے گزرے تھے کہ سینیر تورانو سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ میں ایک شریف آدمی کے ساتھ بازار سے گذر رہا تھا کہ تورانو ہم کو ملا جس سے اس انگریز مرد شریف کی قدرے واقفیت تھی۔ مبادا غلط فہمی پیدا ہو میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ انگریز جس کا نام لینا میری رائے میں غیر ضروری ہے پورا عزّت دار ہے اور میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس کو تورانو کی اصل حقیقت بالکل معلوم نہ تھی ورنہ وہ اس سے کسی طرح کا میل جول نہ رکھتا۔ خیر۔ تورانو نے مجھے نہیں پہچانا۔ مگر میں نے اس کو دیکھ کر اس کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے کا مصمّم ارادہ کر لیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ سینیر کیسلی کے دفتر میں گیا جس سے میرے دل میں یہ شبہہ فوراً جاگزیں ہوا کہ ممکن ہے وہ خطاب مونٹی ڈورو کے دعویدار کی حیثیت میں کوئی نیا دام فریب بچھانا چاہتا ہو۔ چونکہ مجھے معلوم تھا کہ اس مقدمہ کی سماعت میں ابھی کچھ عرصہ صرف ہوگا۔ اور یہ بھی تحقیق ہو چکا تھا کہ اجیشیو آنے سے پہلے تورانو اس جزیرہ کے شہر بستیا اور دوسرے مقامات میں گیا تھا۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر جس قدر معلومات ممکن ہو سکیں فراہم کروں، اس مطلب کے لئے میں سب سے پہلے بستیا گیا لیکن وہاں اس کے سوا کوئی بات معلوم نہ ہو سکی کہ تورانو مارسیلز کی بندرگاہ سے جہاز پر سوار ہو کر اس جگہ آیا تھا۔ یہ سُراغ پا کر میں مارسیلز پہنچا۔ اور وہاں کچھ اس طرح کی نئی باتیں معلوم ہوئیں جن کی بنا پر مجھے پیرس جانا پڑا۔ کھوج لگاتے لگاتے مجھ کو ایک پُرانے تمسک نویس کا پتہ ملا جو مفلس اور نادار تھا۔ اور جس کو انعام کا لالچ

دے کر تورانو نے وہ دستاویزات تحریر کرائی تھیں۔ جن کی بنا پر وہ اپنا دعوے پیش کرنا چاہتا تھا۔ اس دوران میں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ گو اس شخص کا نام واقعی تورانو ہے اور خاندان مونٹی ڈورو کی بڑی شاخ کے آدمیوں کا نام بھی تورانو تھا۔ تاہم اس کا اس خاندان سے کوئی تعلق نہیں۔ نہ اس کا پہلا نام البرٹی ہے۔ یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ ایک بار ناموں کی یکسانیت معلوم کر لینے کے بعد اس شخص نے اس نام کے دوسرے خاندان کے خطاب اور جائداد پر قبضہ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا اس مطلب کے لئے اس نے جعلی کاغذات تیار کر لئے۔ اور میں عنقریب اس بارے میں فاضل عدالت کا پورا اطمینان کرا دوں گا کہ وہ سارے کاغذات جو اس نے سینیر کیسیلی کو لا کر دیئے۔ اور جو فی الحال عدالت کی تحویل میں ہیں درحقیقت جعلی ہیں۔ ان کو اس بڈھے تمسک نویس نے تورانو کی مہیا کردہ نقول کی بنا پر تیار کیا تھا۔ اور تورانو کا مدعا یہ تھا کہ اس ذریعہ سے اس خطاب اور جائداد پر قبضہ کرے جس کا درحقیقت اسے کوئی حق حاصل نہیں۔ یہ باتیں پیرس میں تحقیق کر کے میں فوراً جینیوہ پہنچا اور سیدھا عدالت کے اجلاس میں چلا گیا۔ میں اگر چاہتا تو ان واقعات کی اطلاع براہ راست سینیر کیسیلی کو دے کر جعل ساز تورانو کو زیر حراست کرا سکتا تھا۔ مگر اس وقت تک میرے پاس کوئی فیصلہ کن ثبوت اس بات کا نہ تھا کہ ملزم ان کاغذات سے کیا کام لینا چاہتا ہے۔ اصل حقیقت معلوم کرنے کے لئے مجھے اس وقت کا انتظار کرنا پڑا۔ حتیٰ کہ وہ جعلی کاغذات تورانو کی طرف سے عدالت کے روبرو پیش ہوں۔ اور وہ خطاب اور جائداد کے مدعی کی حیثیت میں خود بھی حاضر ہو۔ خاتمہ پر میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ... "

مگر فقرہ ناتمام ہی تھا کہ کمرۂ عدالت کا دروازہ یکایک کھلا۔ اور چند رمہ فروش کے دسیاہی ایک سن رسیدہ عورت کو جو شکل و صورت اور لباس سے

کاشتکار معلوم ہوتی تھی۔ دونوں طرف سے گھیرے کمرہ میں داخل ہوئے لیکن اس سے پہلے کہ داستان کے اس حصہ کو جاری رکھا جائے میں سلسلۂ بیان ملانے کے خیال سے یہ تحریر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس عرصہ میں فوجداری عدالت میں جس کا اجلاس پاس والے کمرہ میں منعقد ہو رہا تھا کیا کارروائی ہوئی۔

جیسا کہ پیشتر لکھا جا چکا ہے۔ دراز و اور ۱۳۱ کے مذکورہ مقدمہ کی سماعت گیارہ بجے شروع ہوئی تھی۔ ٹھیک وقت مقررہ پر دونوں ملزموں کو حاضر عدالت کیا گیا۔ دوران سماعت میں میں خود تو حاضر نہ تھا تاہم جو حالات بعد کو سننے میں آئے ان کی بنا پر معلوم ہوا کہ ملزم کانسٹنٹائن دراز و کے چہرہ سے استقلال کا اظہار ہوتا تھا یعنی کسی طرح کی پریشانی اس کی کسی ادا میں بالکل نہ پائی جاتی تھی۔ البتہ اس کا ساتھی افسردہ و مایوس تھا۔ اس کی عام حالت ظاہر کرتی تھی کہ وہ دراز و پر اس طرح کا گہرا اعتماد رکھتا ہے جیسا کسی چھوٹے بھائی کو اپنے بڑے بھائی پر ہو سکتا ہے۔ چونکہ خون کا مقدمہ تھا اس لئے گورنمنٹ مستغیث تھی۔ اور اس کی طرف سے سرکاری وکیل پیروی کر رہا تھا۔ افتتاح کی رسمی کارروائی کے بعد سب سے پہلا گواہ پیش ہوا۔ جو اس کاشتکار کا بیٹا تھا جس کی جھونپڑی میں ہم ٹھہرے تھے۔ ضمناً میں یہ بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ سینئر کیبلی نے ملزموں کی پیروی کے لئے دو لائق بیرسٹروں کی خدمات حاصل کر لی تھیں۔ اور وہ دونوں اس وقت حاضر عدالت تھے۔ کاشتکار کے بیٹے نے وہ سارے حالات تفصیل کے ساتھ بیان کئے۔ جو قبل ازیں اس داستان میں مذکور ہو چکے ہیں۔ لازمی طور پر وہ حالات ملزموں کے خلاف تھے۔ لیکن گواہ نے اپنی تقریر کے آخری حصہ میں بعض ایسی باتیں کہیں جن کو ہر شخص نے حیرت کے ساتھ سنا اور جنہوں نے مقدمہ کا رنگ بالکل ہی بدل دیا۔

"میں پیشتر بیان کر چکا ہوں اور یہ بات مقدمہ کی مسل پر بھی آ چکی ہے"
نوجوان نے سلسلہ بیان جاری رکھ کر کہا "کہ جس آلہ کی مدد سے جرم کا ارتکاب ہوا وہ موقعہ واردات پر نہ مل سکا تھا لیکن ایک ماہ پیشتر میں صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ گو ملزموں کے برخلاف شہادت زبردست ہے تاہم اس آلہ کو تلاش کرنا بھی واجب ہے جس سے بدنصیب مقتول کو ہلاک کیا گیا تھا۔ مکان پر واپس جا کر میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ آلۂ قتل کی تلاش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کروں گا۔ ماہ گذشتہ میں کئی بار مجھ کو اس تلاش کے سلسلہ میں خانقاہ کے کھنڈروں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ مگر کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ کل سہ پہر کا ذکر ہے کہ میں اپنی آخری کوشش سے مایوس ہو کر واپس جانے کی کوشش کر رہا تھا کہ کھنڈروں کے ایک ڈھیر کے پاس میرے پاؤں کی ٹھوکر لمبی گھاس میں کسی چیز سے لگی۔ میں نے جھک کر اس کو اٹھایا تو معلوم ہوا کہ ایک لمبا اور تیز خنجر ہے۔ اسے ہاتھ میں لے کر جھونپڑی میں واپس گیا تو معلوم ہوا کہ عدالت کا چپراسی میرے اور والد کے نام سمن لے کر آیا تھا۔ اس سے پایا گیا کہ ہمیں بطور گواہ طلب کیا گیا ہے۔ چونکہ چپراسی سمن کی تعمیل کرا کے واپس چلا گیا تھا اس لئے اپنی دریافت کا حال میں اس سے بیان نہ کر سکا۔ اس وقت شام کے چھ بج چکے تھے۔ میں نے والد سے صلاح کی کہ ہم آدھا سفر آج رات اپنی گاڑی میں طے کریں اور اس کے بعد باقی آدھا گجر دم اٹھ کر طے کر لیں۔ روانگی کے وقت ہم نے خنجر اپنے ساتھ لے لیا۔ قلعہ مونٹ ڈورو کے کھنڈروں کے قریب ایک بڈھے میاں بیوی رہتے ہیں جن سے ہمارا دور کا رشتہ ہے ان کی جھونپڑی سڑک کے کنارے واقع ہے اس لئے ہم راستہ میں تھوڑی دیر ان کے ہاں ٹھہر گئے۔
قدرتی طور پر ہماری گفتگو کا رُخ اس سوال کی طرف پھر گیا کہ ہم کس لئے اجیشیو جا رہے ہیں۔ باتوں باتوں میں میں نے وہ خنجر بھی ان کو دکھایا جسے ہم اپنے ساتھ لیتے آئے

تھے۔ انہوں نے فوراً اس کو پہچان لیا اور جب غور کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ ٹھیک وہی خنجر ہے جو انہوں نے پہلے دیکھا تھا۔ ان کی زبانی جو حالات سننے میں آئے انہوں نے معاملہ کا رُخ بالکل ہی بدل دیا اور ہم نے فیصلہ کیا کہ عورت کو اپنے ساتھ اجیشیو لے آئیں ہم اس کے شوہر کو بھی ساتھ لاتے مگر وہ اتنا ضعیف ہے کہ کہیں آجا نہیں سکتا۔ ہم یقیناً بہت سویرے اس جگہ پہنچ جاتے مگر راستہ میں گاڑی کو حادثہ پیش آگیا۔ اس لئے ہم ٹھیک اس وقت عدالت میں حاضر ہوئے جب اردلی میرا نام لے کر آواز دے رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہم اس واقعہ کی اطلاع ملزموں کے وکیل کو پیشتر نہ دے سکے۔ اب میں وہ خنجر پیش کرتا ہوں اور وہ بوڑھی عورت جس کا ذکر میں نے کیا ہے، عنقریب اپنی زبانی سب حالات عدالت کے روبرو بیان کرنا شروع کرے گی۔"

یہ سمجھنا دشوار نہیں ہو سکتا کہ کاشتکار کے بیٹے کے اس بیان سے کمرۂ عدالت میں کتنی عظیم سنسنی پیدا ہوئی۔ نہ صرف ملزم اور ممبران جیوری حیرت سے ایکدوسرے کے منہ کو تکتے تھے، بلکہ جج اور وکیل بھی متعجب نظر آتے تھے۔ جیسا کہ بعد ازاں معلوم ہوا کانسٹنٹائین درازو نے اس موقعہ پر نوکر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر گرمجوشی سے دبایا۔ اور خود اس نوجوان کے منہ سے بھی بڑبڑاتے ہوئے کچھ اس طرح کے الفاظ نکلے گویا خدا کا شکریہ ادا کر رہا ہے جس نے عین وقت آخر میں اپنے بعید از فہم طریقہ پر ان حالات میں تبدیلی پیدا کی جن میں وہ دونوں گھرے ہوئے تھے۔ اتنے میں وہی خنجر پہلے جج صاحب کو دکھایا گیا۔ پھر انہوں نے سرکاری وکیل کو دکھایا مخفی نہ رہے کہ اس وقت تک دونوں یونانیوں کی بے گناہی کے متعلق کوئی لفظ کسی کے منہ سے نہ نکلا تھا۔ تاہم کاشتکار کے بیٹے نے جو شہادت دی اس کے لہجہ سے پایا جاتا تھا کہ عنقریب بعض اہم انکشافات ظہور میں آئیں گے جن سے

معاملہ کی نوعیت بالکل ہی بدل جائے گی۔

اتنے میں بڈھی عورت کو لاکر گواہوں کے کٹہرہ میں کھڑا کر دیا گیا اور اس نے حلف لینے کے بعد حسب ذیل بیان دیا۔

"جہاں تک مجھے یاد ہے کوئی ڈیڑھ مہینہ گذرا ایک آدمی ہماری جھونپڑی میں آیا اور کہنے لگا کہ مجھ کو دیہات کے منظر سے نہایت دلچسپی ہے اور میں قلعہ مونٹ ڈورو کے کھنڈروں کا نقشہ تیار کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے اگر آپ لوگ اجازت دیں تو میرا ارادہ کچھ عرصہ آپ کے ہاں قیام کرنے کا ہے۔ ہم اس کو جگہ دینے پر آمادہ ہو گئے۔ اور وہ اس دن کے بعد ہماری جھونپڑی میں رہنے لگا آدمی نہایت خوش وضع اور شریف تھا۔ اور ہم دونوں میاں بیوی کو اس سے غیر معمولی اُنس ہو گیا۔ اس کے پاس ایک معمولی دستی بیگ تھا۔ اور وہ پیدل ہی ہماری جھونپڑی میں آیا تھا۔ اس لئے ہمیں بالکل معلوم نہ ہو سکا کہ وہ ان نواحات میں کس طرح آیا تھا۔ اس کی عادت تھی ہر وقت خاندانِ مونٹ ڈورو اور سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کے متعلق حکایتیں سنتا اور بیان کرتا۔ بلکہ میں نے دیکھا کہ وہ میری اور میرے شوہر کی زبانی ان حکایتوں کے متعلق بعض تاریخوں کی تصدیق کرنے کی بھی کوشش کرتا۔ اور پوچھتا تھا کہ ان تاریخوں کا حال آپ لوگوں کو اپنے بزرگوں کی زبانی کیا معلوم ہوا تھا۔ ایک دن کا ذکر ہے وہ کسی کام کے لئے باہر گیا ہوا تھا۔ میں نے اس کا بیگ کھول کر دیکھا جسے وہ سہواً مقفل کرنا بھول گیا تھا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک نہایت نفیس خنجر اور ایک جوڑی پستولوں کی اس بیگ کے اندر رکھی ہے۔ میں نے یہ چیزیں اپنے شوہر کو بھی دکھائیں۔ لیکن محض رفع استعجاب کے لئے۔ ورنہ ایک ایسے آدمی کے پاس جو کارسیکا کے غیر آباد حصوں کی سیاحت کرتا پھر رہا ہو۔ اس طرح کے اسلحہ کا

موجود ہونا کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔ مجھ کو یاد ہے کہ واردات کی رات کو وہ آدمی بڑی دیر کر کے آیا تھا۔ مگر ہم نے اس کا چنداں خیال نہ کیا کیونکہ اس سے پہلے تین چار موقعوں پر وہ اسی طرح رات گئے آیا کرتا تھا۔ اگلے روز اس سے پہلے کہ قتل کی واردات کی خبر ہمارے سننے میں آتی وہ ہماری جھونپڑی سے رخصت ہو گیا۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ ہمارے دلوں میں اس کے برخلاف کسی طرح کی بدگمانی قطعاً نہ تھی۔ اس کے علاوہ ہم نے جلدی ہی سُن لیا کہ دو آدمی جرم قتل میں گرفتار ہو چکے ہیں اور دونوں یونانی ہیں"۔

فوجداری عدالت کی کارروائی اس منزل پر پہنچ چکی تھی کہ حاضرین میں اس عجیب و غریب واقعہ کے متعلق چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں جو دیوانی مقدمہ کے سلسلہ میں عدالتِ خاص میں پیش آیا تھا۔ معلوم ہوا کہ سینیر تورانو نام کا ایک آدمی جعل سازی کے الزام میں گرفتار ہوا ہے۔ ہوتے ہوتے یہ نام کاشتکار عورت کے کانوں تک بھی پہنچا۔ اور وہ فوراً بول اٹھی کہ یہ تو اس آدمی کا نام ہے جو ہمارے ہاں آکر ٹھہرا تھا۔ اس سے بڑی سنسنی پھیلی حتیٰ کہ جج کو یہ حکم صادر کرنا پڑا کہ کمرہ کے سب دروازے بند رکھے جائیں۔ تاکہ کوئی آدمی باہر جا کر اس واقعہ کی اطلاع کسی اور آدمی کو نہ دے سکے۔

"اس گواہ کو دوسرے کمرے میں لے جاؤ۔ جہاں دیوانی عدالت کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔" جج صاحب نے اس کے بعد حکم صادر کیا۔" اور اس سے کہو کہ یہ اس آدمی کو پہچانے جس کے بارے میں وہ کہتی ہے کہ اس نے ان کے ہاں کچھ عرصہ قیام کیا تھا"۔

بس یہ وہ حالات تھے جن میں بوڑھی عورت کو دو سپاہی نرغہ میں لئے اس عدالت کے اجلاس میں داخل ہوئے۔ جہاں پُر اسرار کاسبکن نے سینیر تورانو

کو جعل سازی کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا اور جہاں اس واقعہ سے بے حد سنسنی پھیلی ہوئی تھی۔ جیسا میں نے قبل ازیں لکھا ہے کار سیکین انسپکٹر کے منہ سے نکلا ہوا فقرہ ناتمام ہی تھا کہ یہ عورت کمرۂ عدالت میں داخل ہوئی۔ یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ اس وقت تک مجھے بالکل معلوم نہ تھا کہ عدالت فوجداری میں کیا کارروائی ہوئی ہے۔ اور میں اپنے جی میں سوچ ہی رہا تھا کہ مجھ کو عدالت فوجداری میں جا کر معلوم کرنا چاہیئے کہ درازوا اور اس کے ساتھی کا مقدمہ کس منزل پر ہے کہ اس بڈھی عورت کے داخلہ سے رک گیا۔ میرے لئے یہ سمجھنا دشوار نہ تھا کہ اس عورت کی آمد عدالت کی کارروائی میں کوئی نیا انقلاب پیدا کرنے والی ثابت ہوگی اور میرا خیال ہے کہ جتنے آدمی حاضر عدالت تھے وہ سب اپنے دلوں میں یہی سوچتے رہے ہوں گے۔ مختصر یہ کہ دو سپاہیوں کو اس عورت کے ساتھ ساتھ داخل ہوتے دیکھ کر ہر ایک آدمی ہمہ تن شوق بن کر کھڑا ہو گیا۔ یہ نہ جانتے ہوئے بھی کہ کونسی نئی کارروائی عمل میں آنے والی ہے میں نے دیکھا کہ اس عورت کے اندر آتے ہی نورالو بڑے زور سے چونکا اور مضطربانہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی عورت نے گہرے جوش کی حالت میں انگلی سے اس کی طرف اشارہ کیا۔ اور گھبرائے ہوئے لہجہ میں کہنے لگی "یہی وہ آدمی ہے ..."

اس کے بعد جو نظارہ پیش آیا قلم میں طاقت نہیں کہ اس کی تفصیل بیان کر سکے۔ بدنصیب نورالو کے منہ سے درد و کرب کی دبی ہوئی چیخ نکلی۔ معلوم ہوتا ہے وہ اس عورت کو دیکھتے ہی جان گیا کہ اس کی آمد کیا معنی رکھتی ہے۔ اس کے گنہگار ضمیر نے یقیناً اس کو بتا دیا ہوگا کہ اس کی اصل حقیقت اب چھپائے نہ چھپے گی۔ چہرہ پر مردنی چھا گئی۔ ہاتھ پیر کانپنے لگے اور اس کے جسم میں اتنی طاقت باقی نہ رہی کہ وہ کسی طرح کی آواز منہ سے نکال سکتا۔ یہ حالت دیکھ کر جسٹس رمہ

سپاہیوں میں سے ایک نے اس کا بازو بڑی مضبوطی سے پکڑ لیا اور کہا۔ "تم کو جرم قتل میں گرفتار کیا جاتا ہے!"

قتل! ... اُف رحم خدا۔ اب معلوم ہوا کہ اس بدنصیب کے برخلاف کیا الزام عائد کیا جا رہا ہے۔ مگر اس سے پہلے کہ میں اُس بدحواسی پر غالب آسکتا جو سپاہی کے مُنہ سے نکلے ہوئے فقرے نے مجھ پر طاری کر دی تھی، بدنصیب قیدی کی آنکھیں تارا بن کر ایک طرف کو لگ گئیں۔ اور وہ دیوانوں کی طرح بے مدعا اشارے کرتے ہوئے بولا۔

"لیون! ... آہ لیون کی روح! خدا کے لئے مجھ سے دور رہ اور میرے پاس نہ آ۔ تیرے خوں چکاں زخموں کو دیکھ کر میرے بدن میں لرزہ پیدا ہوتا ہے!"

جتنے آدمی کمرۂ عدالت میں جمع تھے سب کے سب ان لفظوں کو سُن کر دہشت زدہ ہو گئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بجلی کی تیز لہر ہر فرد بشر کو متاثر کرتی ہوئی گزر گئی۔ اپنی اس وقت کی حالت میں نہیں جانتا کن لفظوں میں بیان کروں۔ حیران ہو کر سوچتا تھا کہ خداوندا یہ عالمِ خواب ہے یا بیداری؟ تورانو ... کیا نیک دل تورانو سچ مچ لیون کا قاتل ہے؟ اور درازوا اور اس کا نوکر کیا دونوں بے قصور ہیں؟ یہ سوچ کر میری پیشانی عرق انفعال سے تر ہو گئی کہ میں اس وقت تک ان دو بے گناہوں کو جرم قتل کا مرتکب سمجھے ہوئے تھا۔ مجھے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا پھیلتا معلوم ہوا۔ دماغ میں چکر آ گیا۔ اور بالکل یہ حالت ہو گئی جیسے غش کرنے لگا ہوں۔ لیکن حالت کی یہ تبدیلی شدتِ غم کی پیدا کی ہوئی نہیں بلکہ فرطِ مسرت کا نتیجہ تھی۔ مجھ کو بتایا گیا تھا کہ درازوا اور اس کے ساتھی کی بے گناہی کوئی معجزہ ہی ثابت کر سکتا ہے لیکن

خدا کے رنگ دیکھئے وہی ناقابلِ یقین معجزہ جس کے ظہور میں آنے کی کوئی امید نظر نہ آتی تھی عمل میں آیا۔ اور ان کی بے گناہی ثابت کرنے کا ذریعہ بن گیا!

اس کے تھوڑی دیر بعد دونوں سپاہی بدنصیب تورانو کو جو حقیقی معنوں میں نیم جاں تھا، کشاں کشاں کمرۂ عدالت سے باہر لے گئے۔ دروازہ کے پاس پہنچ کر اس کو غش آگیا مگر سپاہیوں کو کیا اس کی حالت پر رحم آسکتا تھا؟ وہ اسی حالت میں اس کو اٹھا کر ایک علیحدہ کمرہ میں لے گئے۔ خلقت کے ہجوم نے ان کے پیچھے وہاں جانے کی کوشش کی۔ مگر کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ دی گئی۔ اس وقت میں نے فوجداری عدالت کے کمرہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ میں چاہتا تھا جس قدر جلد ممکن ہو حالات کی اس خوشگوار تبدیلی پر اپنے دونوں یونانی دوستوں کو مبارکباد دوں۔ مگر خلقت کا انبوہ اتنا کثیر تھا کہ میرے لئے اندر گھسنا محال و غیر ممکن ہو گیا۔ مجبوراً مجھے اس بڑے ہال میں انتظار کرنا پڑا۔ جس سے مختلف عدالتوں کے دروازے کھلتے تھے۔

چند منٹ کے بعد میں نے ان سپاہیوں میں سے ایک کو جو تورانو کو گرفتار کر کے لے گئے تھے ادھر سے گزرتے ہوئے دیکھا۔ اس کی زبانی معلوم ہوا کہ قیدی کو ہوش آگیا ہے اور اس نے اضطراب اور پریشانی کی حالت میں جرم کا اقبال بھی کر لیا ہے۔ چنانچہ ایک مجسٹریٹ اب اس کا اقبالی بیان قلمبند کر رہا ہے اس بیان کے مفصل حالات جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے مجھ کو بہت عرصہ بعد معلوم ہوئے تھے مگر داستان کا سلسلہ ملانے کے خیال سے میں ان کو یہیں درج کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

معلوم ہوا کہ چند ماہ پیشتر تورانو کی ملاقات لندن میں سیلبر لیون سے

ہوئی تھی۔ یہ وہ وقت تھا جب بدنصیب لیون کو اجیشیو میں تقسیم اراضی کی عدالت خاص کے قیام کا حال معلوم ہو چکا تھا۔ لیون کی زبانی تورانو کو اُن حقوق کا علم ہوا جو لیون کو سینٹ بارتھولومیو کی اراضی پر حاصل تھے۔ اس قصہ کے دوران میں قدرتی طور پر خاندان مونٹی ڈورو کا حال بھی زیر بحث آیا۔ اس وقت پہلی مرتبہ تورانو کو معلوم ہوا کہ جزیرہ کارسیکا میں اراضی کا ایک وسیع قطعہ اور اس کے متعلق کونٹ کا خطاب لاوارث پڑا ہے۔ اس نے اس کے بارے میں تحقیقات شروع کی تو معلوم ہوا کہ اس کا اپنا نام خاندانِ مونٹی ڈورو کی اس بڑی شاخ کے اختیار کردہ نام سے ٹھیک ملتا ہے جس کا خاتمہ سالہا سال پیشتر مارسیلز میں ہو چکا تھا۔ یہ بات تورانو نے لیون کی معرفت نہیں بلکہ اپنے طور پر براہِ راست دریافت کی تھی۔ لیون بے چارہ ان حالات سے بالکل لاعلم تھا اس دریافت کے فوراً بعد تورانو نے عملی کام شروع کر دیا۔ وہ سیدھا پیرس گیا جہاں اس نے وہ جعلی کاغذات تیار کر لئے جن کا ذکر پیشتر آچکا ہے اور ان کو ساتھ لے کر مارسیلز ہوتا ہوا کارسیکا روانہ ہو گیا۔

اس جگہ پہنچ کر وہ سب سے پہلے مونٹی ڈورو کے کھنڈروں کا گشت کرنے گیا تاکہ اس ذریعہ سے جس قدر روایتیں قابلِ دریافت ہوں فراہم کر لی جائیں کیونکہ عدالتِ خاص کے روبرو وہ اپنا بیان نہایت مکمل صورت میں دینا چاہتا تھا جس وقت وہ سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کے کھنڈروں میں داخل ہو رہا تھا تو لیون اس کو مل گیا۔ یہ اسی نہ بھولنے والے دن کی دوپہر کا واقعہ ہے جس کی رات کو قتل کی واردات ہوئی تھی۔ ملاقات سراسر خلاف امید تھی کیونکہ تورانو کو بالکل معلوم نہ تھا کہ لیون بھی اس جگہ آیا ہوا ہے۔ یکایک اس کو خیال آیا کہ مجھے ابھی سے اپنے آپ کو مونٹی ڈورو کے خطاب و جائداد کے وارث کی حیثیت میں پیش کر دینا چاہیئے

ورنہ جب میں نے بعد کو اس سلسلہ میں سینٹ بارتھولومیو کی اراضی کا دعوے پیش کیا تو لیون کو اس بات پر تعجب ہوگا۔ یہ سوچ کر تورانو نے مختصر لفظوں میں اپنے دعوے کا ذکر اس سے کیا۔ لیون کو یہ کھٹکا مدت سے لگا ہوا تھا کہ شاید خاندان مونٹی ڈورو کا کوئی آدمی دعوے دار بن کر نکل آئے۔ اب تورانو کو یہ دعوے پیش کرتے دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے۔ مگر اس نے کوشش کر کے ضبط کیا۔ اور نخوت آمیز لہجہ میں کہنے لگا۔

"آپ شاید مجھ سے مذاق کر رہے ہیں۔ ورنہ یاد ہوگا کہ چند ماہ پیشتر آپ کو ان قطعات اراضی کے بارے میں کچھ بھی حال معلوم نہ تھا۔ اور میری زبانی سارے حالات سن کر آپ نے تعجب ظاہر کیا تھا"

تورانو یہ جواب سن کر بہت سٹ پٹایا۔ اب اس کو معلوم ہوا کہ مقابلہ ایک خطرناک دشمن سے ہے۔ پس اس نے فوراً ہی یہ کہہ کر مصالحت شروع کی کہ میں سینٹ بارتھولومیو کی اراضی کے دعوے سے دست بردار ہونے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ آپ کمرۂ عدالت میں کوئی بات ایسی نہ کہیں جو مونٹی ڈورو کے خطاب اور جائداد کے متعلق میرے حقوق میں رخنہ اندازی کرنے والی ہو۔ ان لفظوں کو سن کر لیون کو فوراً معلوم ہو گیا کہ یہ تو محض جھوٹا اور جعل ساز فریبی ہے۔ اس نے مصالحت سے صاف انکار کر دیا۔ تورانو کو جب اس طرح دال گلتی نظر نہ آئی تو اس نے ٹیڑھی انگلی سے گھی نکالنے کی کوشش شروع کی۔ لجاجت سے کہنے لگا۔

"میں نے بڑی حماقت کی کہ آپ کے مقابلہ پر اٹھا۔ خدا کے لئے میری خطا بخشئے۔ اور وعدہ کیجئے کہ آپ میری موجودگی یا اس وقت کی گفتگو کا حال کسی سے بیان نہ کریں گے۔ اپنی طرف سے میں اس بات کا حلف لینے کو آمادہ ہوں

کہ کل ہی اس جزیرہ سے رخصت ہو جاؤں گا اور آئندہ کبھی اس قسم کا دعوے پیش کرنے کی جرأت نہ کروں گا۔"

لیون طبعاً نیک دل اور فیاض آدمی تھا۔ تورانو کی منت سماجت سے اس کا دل پسیج گیا۔ اور اس نے کہا کہ اگر آپ اپنے اقرار پہ ثابت قدم رہ کے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اس جزیرہ سے رخصت ہو جائیں اور پھر کبھی اس طرح کا جھوٹا دعوے پیش کرنے کی جرأت نہ کریں تو خیر میں اپنی طرف سے اس معاملہ کو رفت گذشت کرنے کا وعدہ کرتا ہوں۔

اس مردِ ناہنجار نے جھوٹی قسمیں کھا کے اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کرنے کا اقرار کیا۔ مگر دل ہی دل میں اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا کہ جونہی موقع ملا اس خطرناک دشمن کو راستہ سے ہٹانے اور اس کا قصہ پاک کرنے کی کوشش کروں گا۔ یہ سوچ کر وہ اس جھونپڑی میں گیا جس میں اس کا قیام تھا خنجر نکالا اور دشمن پر وار کرنے کے موقعہ کا انتظار کرنے لگا۔ اس رات اس نے لیون کو تنہا کھنڈروں کی طرف جاتے دیکھا اور اس کے تعاقب میں ہو لیا۔ کھنڈروں میں پہنچ کر اس کے لئے کوئی اندھیرا مقام تلاش کرنا اور وہاں سے بے خبر لیون پر وار کر کے اس کو ہلاک کر دینا بہت دشوار نہ تھا۔ لیون بدنصیب کی جان تو شاید ایک ہی وار میں نکل گئی ہوگی تاہم قاتل نے اپنے فعل شنیع کے متعلق ہر طرح مطمئن ہونے کی خاطر اس پر لگاتار وار کئے۔ اور پے در پے کچوکے دے کر اس کا بدن چھلنی کر دیا۔ وہ اسی کام میں مشغول تھا کہ گھوڑے کے سموں کی کھڑکھڑاہٹ اور گاڑی کے پہیوں کی آواز اس کے کانوں میں آئی۔ آدمی تھا کائر اور پہلے ہی تھڑ دلا۔ ان آوازوں کو سن کر اور مکر چیاندنی میں لیون کی خون آلودہ لاش کو دیکھ کر گھبرا گیا۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ وہیں خنجر پھینک،

پائینچے چڑھا کر بھاگا۔ اور اس ڈر کے مارے کہ اگر خون آلودہ بیش قبض میرے پاس پایا گیا تو جرم کا شبہ میرے ہی برخلاف ہوگا۔ اس کو بھی وہیں ایک طرف پھینک دیا۔ یہی وہ وقت تھا جب کانسٹنٹائین درازو اور اس کا نوکر گاڑی پر سوار ہوئے کھنڈروں سے دفینہ لینے گئے تھے۔ کس طرح اس کے بعد قاتل روپوش ہوا۔ اور دونوں بدنصیب یونانی گرفتار ہوئے اور کس طرح حالات کی شہادت ان کے برخلاف فیصلہ کُن نظر آنے لگی۔ اس کا حال ناظرین کو معلوم ہے وہ میرے ہاتھوں اعادہ کا محتاج نہیں۔

اس قدر حالات بیان کرنے کے بعد میں پھر ایک بار سلسلۂ داستان شروع کرتا ہوں کم و بیش آدھ گھنٹہ مجھ کو صدر ڈیوڑھی میں انتظار کرنا پڑا۔ اس کے بعد فوجداری عدالت کے کمرہ کا دروازہ کھلا۔ بے شمار خلقت باہر نکلی اور میرا دہی کارسیکن دوست جس کے بارے میں اب مجھ کو معلوم ہو چکا تھا کہ پیرس کی خفیہ پولیس کا افسر ہے مجھ سے آملا۔ اس نے مجھ کو بتایا کہ تورانو نے اقبال جرم کر لیا ہے اور چونکہ اس کے بیان سے دونوں یونانیوں کی بے گناہی ثابت ہو گئی ہے اس لئے ان کو رہا کر دیا گیا ہے۔

"افسوس میرے پاس وقت نہیں ہے کہ تورانو کا بیان شروع سے آخر تک مفصّل آپ کو سُنا سکوں" کارسیکن نے کہا "مجھ کو فی الفور عدالت دیوانی میں پہنچنا چاہیئے جہاں مسٹر کسیلی نے مجھ کو بلایا ہے۔ میں نہیں جانتا وہاں اب میری موجودگی کی کیا ضرورت پیش آئی ہوگی۔ تاہم آیئے میں آپ کو اپنے ساتھ وہیں لے چلتا ہوں"

"معاف کیجئے۔" میں نے جواب دیا۔ "مجھے اب اس مقدمہ سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی۔ میں جلد از جلد دونوں یونانیوں سے مل کر اُن کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں"

"وہ وکیلوں کے کمرہ میں آپ کو ملیں گے۔" کارسیکن نے کہا۔ "وہیں سینیٹر کیلی اور وہ بیرسٹر بھی موجود ہیں جن کی خدمات ان کی صفائی کے لئے حاصل کی گئی تھیں۔ مگر دیکھئے وہ بے شمار خلقت اس طرف کو آرہی ہے۔ ہمیں اس سے آگے نکل جانا چاہیئے۔ سینیٹر کیلی نے خود یہ بات مجھے کہلوائی تھی کہ میں آپ کو تلاش کرکے ساتھ لیتا آؤں۔"

"آہ اگر ایسا ہے تو مجھے انکار نہیں۔" میں نے جلدی سے کہا۔ "امید کرنی چاہیئے کہ دونوں یونانی بھی عنقریب وہیں آجائیں گے۔" یہ کہہ کر میں اپنے کارسیکن دوست کے ساتھ ساتھ چلتا اس کمرہ میں پہنچا جہاں عدالت دیوانی کا اجلاس منعقد ہوا تھا۔

تینوں کمشنر عارضی وقفہ تفریح کے بعد دوبارہ اپنی نشستوں پر بیٹھے لگے تھے سرکاری وکیل بھی اپنے مقام پر پہنچ چکا تھا۔ اور خلقت کا ہجوم از سر نو کمرہ میں جمع ہونے لگا تھا۔ اتنے میں سینیٹر کیلی وہیں آگیا۔ مگر درازو اور اس کا نوکر چونکہ اس کے ساتھ نہ تھے اس لیئے میں نے پاس جاکر پوچھا کہ وہ دونوں کہاں ہیں؟ کیونکہ میں حالات کی اس خوشگوار تبدیلی پر اُن کو سب سے پہلے مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔

"اطمینان فرمایئے۔ وہ تھوڑی دیر میں اسی جگہ آجائیں گے۔" سینیٹر کیلی نے جواب دیا۔ "فی الحال وہ بیرسٹروں کے تبدیلِ لباس کے کمرہ میں کھانا کھا رہے ہیں۔ میں اُن سے کہتا آیا تھا کہ کھانے سے فارغ ہو کر اس کمرہ میں آجائیں۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا آپ ان سے ملنے کو بے تاب ہوں گے۔ خیر صبر کیجئے اور چونکہ کمشنرانِ عدالت مقدمہ کی سماعت جاری رکھنے کو بے تاب ہیں اس لئے مجھ کو تھوڑی دیر کے لئے اجازت دیجئے۔"

اتنا کہہ کر سینیٹر کیلی اس میز کی طرف گیا جس پر دونوں بیرسٹر بیٹھے کاغذات کو ٹھیک ٹھاک کر رہے تھے۔ اس نے ایک کو دبے لفظوں میں کچھ باتیں سمجھائیں۔ جس کے بعد وہ بیرسٹر اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور کمشنرانِ عدالت کو مخاطب کرکے

کہنے لگا۔

"اب میں از سر نو وہ بحث شروع کرتا ہوں جو پیشتر اس مقدمہ کے سلسلہ میں ہو رہی تھی ... "

"لیکن میرے خیال میں اب آپ کے لئے تقریر جاری رکھنا بے سود ہے" صدر عدالت نے کہا "کیونکہ مقدمہ ختم ہو گیا۔ ہم اپنی نشستوں پر دوبارہ محض اس لئے آ بیٹھے ہیں کہ جو تھوڑی بہت ضابطہ کی کارروائی باقی رہ گئی ہے وہ پوری کر لی جا سکے۔"

بیرسٹر نے انداز تسلیم سے سر جھکایا۔ اس کے بعد کہنے لگا۔

"تاہم چند ایک باتیں اور ہیں جو میں اس سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ پیرس کی خفیہ پولیس کے جس نامی افسر نے ملزم تورانو کو بے نقاب کیا تھا اس کا بیان ہے کہ اس تحقیقات کے سلسلہ میں جو ملزم کے عہد ماضی کے متعلق کی جا رہی تھی محض اتفاقیہ طور پر تورانو نام کے اصلی خاندان کا پتہ چل گیا اور یہ بات جو پہلے مشکوک تھی اب پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ خاندان مونٹی ڈورو کی بڑی شاخ جس کا اختیار کردہ نام تورانو تھا، عملی طور پر ختم ہو چکی ہے اور اس کا کوئی نام لیوا اب دنیا میں باقی نہیں۔ اس کا ثبوت افسر مذکور کو مارسیلز میں ملا تھا جہاں ملزم تورانو نے جو قاتل، جعل ساز اور خدا معلوم کن کن جرموں کا ارتکاب کنندہ ہے کارسیکا آنے سے پیشتر کچھ تفتیش حصول مدعا کے لئے کی تھی۔ اپنی چھان بین کے سلسلہ میں خفیہ پولیس کے افسر کو وہ سُراغ ملا جس کی بنا پر اس کو پیرس جانا پڑا۔ اور وہیں اس نے اس تمسک نویس کا پتہ لگایا جس سے جعلی دستاویزات لکھائی گئی تھیں۔ بہر حال جیسا میں عرض کر رہا تھا خاندان مونٹی ڈورو کی بڑی شاخ جس کا نام ہرین تھا اور جس کے ایک بزرگ نے کسی اطالوی خاتون سے شادی کر کے تورانو

کا نام اختیار کیا تھا صفحۂ ہستی سے مٹ چکی ہے۔ البتہ چھوٹی شاخ کارل کے جانشینوں کا سلسلہ اب تک قائم چلا آتا ہے اور اس خاندان کا ایک نام لیوا اَب حیات ہے۔ میرے اس بیان کی تصدیق سینیر کیلی ناقابلِ تردید شہادت کے ذریعہ سے عنقریب کریں گے۔ اگر بدنصیب تورانو اپنے اس دعوے کو اطمینان بخش طریقہ پر ثابت کر سکتا کہ وہ خاندان مونٹی ڈورو کی بڑی شاخ کا وارث ہے تو پھر کارل کے وارث کا ذکر کرنے کی حاجت پیش نہ آتی۔ لیکن اب چونکہ وہی اس وسیع جائداد اور مغرور خطاب کا مالک ہے اس لئے اس کا معاملہ خاص عدالت کی نظروں میں لانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ پندرہ منٹ پہلے تک وہ اس بات سے قطعاً لاعلم تھا کہ وہ اس خطاب اور جائداد کا مالک ہے لیکن اب یہ خوشخبری اس کے کانوں تک پہنچا دی جا چکی ہے۔ اور میں عنقریب اس شخص کو عدالت کے روبرو پیش کروں گا۔ جو مونٹی ڈورو کے خطاب کا حقدار اور اس خاندان کی جائداد کے علاوہ سینٹ بارتھولومیو کی اراضی اور اس کے متعلقات کا واحد وارث ہے۔"

اتنا کہہ کر وکیل مذکور نے عدالت کے اس اردلی کو اشارہ کیا جو ایک بند دروازہ کے قریب جو پاس والی فوجداری عدالت کی سمت میں کھلتا تھا، کھڑا تھا۔ اشارہ پاتے ہی اردلی نے وہ دروازہ کھول دیا اور کانسٹنٹائین درازو اپنے نوکر کو ساتھ لئے داخل ہوا۔

اتنے میں عدالت دیوانی کا وسیع کمرہ پھر ایک بار خلقت کے ہجوم سے پُر ہو چکا تھا۔ کیونکہ یہ خبر بجلی کی تیزی کی رفتار سے ہر طرف پھیل گئی تھی کہ جائداد مونٹی ڈورو کا مقدمہ تورانو کی گرفتاری کے ساتھ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ ایک نیا ہی رنگ اختیار کیا چاہتا ہے۔ قدرتی طور پر حاضرین کی یہ دلچسپی اس وقت

حدانتہا کو پہنچ گئی جب مینیر کیسیلی کے وکیل نے بیان کیا کہ خاندان مونٹی ڈورو کی جائداد کا نیا وارث عنقریب پیش ہوگا۔ الفاظ میں طاقت نہیں کہ وہ اُس عظیم سنسنی کا سواں حصہ بھی ظاہر کر سکیں جو اس وقت کمرۂ عدالت کے ہر حصہ میں پھیلی جب سینیر کیسیلی نے جلدی سے آگے بڑھ کر درازو کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا "سب سے پہلے میں آپ کو حالات کی اس خوشگوار تبدیلی پر مبارک باد دیتا ہوں کیوں کہ ایسا کرنا میرا افضل حق ہے۔ بیس منٹ پیشتر میں نے ہی سب سے پہلے یہ اطلاع آپ کو دی تھی کہ اس گھڑی کے اندر اندر جو گزر رہی ہے یہ عدالت آپ کو کونٹ آف مونٹی ڈورو اور دو وسیع جائدادوں کا مالک تسلیم کرے گی۔"

تقدیر کی نیرنگیاں عجیب ہیں اور اس دنیا میں بارہا اس طرح کے حیرت انگیز واقعات دیکھنے میں آتے ہیں عقل جن کو باور نہیں کر سکتی۔ موجودہ حالت کو دیکھئے وہ نوجوان جو کچھ عرصہ پیشتر ایک ڈاکو جہاز کا سردار تھا اور بعدازاں قتل عمد کا ملزم گردانا گیا اب لامحدود دولت کا مالک اور کونٹ آف مونٹی ڈورو کے مغرور خطاب کا حامل تھا! مقدمہ کی کارروائی اس کے بعد بھی جاری رہی۔ یعنی مختلف شہادتیں پیش ہوئیں۔ عدالت نے خوش نصیب درازو کے حق میں فیصلہ صادر کیا اور خلقت کے ہجوم نے اس وقت جب نیا کونٹ آف مونٹی ڈورو کمرۂ عدالت سے باہر نکلا بڑے زور سے چیرز دیئے۔ جن کے شور کو عدالت نے بھی روکنے کی کوشش نہ کی۔ مگر میں نہیں چاہتا کہ اس داستان کو مقدمہ کے خشک حالات سے لمبا کرنے کی کوشش کروں۔ میں اس قابلِ یاد دن کے حالات کو یہیں پر ختم کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے اس سلسلہ میں بعض اور واقعات کا حال جو اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز اور دلچسپ ہیں نئے باب میں پیش کرنا ہے!

باب ۱۴۱

عورت کا پیار

میں اپنے یونانی دوستوں کے ساتھ ہوٹل کے کمرہ میں بیٹھا تھا۔ ہم تینوں ہی اس جگہ موجود تھے۔ درازو اور اس کے نوکر کو ان کی معجزنما رہائی پر میری پہلی مبارکباد کمرۂ عدالت ہی میں دی جا چکی تھی۔ مگر اب پھر ایک بار میں نے ان کو دلی مبارکباد دی۔ اور انہوں نے سچے جوش سے میرا شکریہ ادا کیا۔ تینوں کے دل خوشی سے معمور تھے۔ میرا ان کی بے گناہی ثابت ہونے پر اور ان کا بریت کی وجہ سے۔ اس کے علاوہ ان کی حالت میں خوشی کا ایک اور سبب وہ مبارک فیصلہ بھی تھا جو خاص دیوانی عدالت نے درازو کے حق میں صادر کیا تھا۔ اور جس کے مطابق کونٹ آف مونٹی ڈورو کا خطاب اور اس خاندان اور خانقاہ سینٹ بارتھولومیو کی کل اراضی اس کو مل چکی تھی۔ لیکن آقا اور نوکر دونوں پر اس خوشی کا اثر مختلف طریقوں پر ظاہر ہو رہا تھا۔ نوجوان خادم کی طرف سے اس کی کم سنی کے باعث اس کا اظہار پُر وحشت طریق پر ہوتا تھا۔ لیکن درازو کے چہرہ پر سکون واطمینان کے آثار گہری نقاہت کے ساتھ ملے ہوئے نظر آتے تھے۔

میں اس نظارہ کو مدت العمر نہ بھولوں گا جو میرے یونانی دوستوں کے کمرہ میں داخل ہونے اور دروازہ بند کرنے کے بعد پیش آیا۔ وہ ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے۔ پھر یکے بعد دیگرے اس طرح مجھ سے لپٹ گئے گویا مدت کے

بچھڑے ہوئے دو بھائی آپس میں ملے ہوں۔ اور جب آخر کار جوش کا اظہار ان طریقوں پر ہو چکا تو کانسٹنٹائین دراز و کھڑکی کے پاس جا کر تھوڑی دیر فکرمند نگاہوں سے باہر کی طرف دیکھتا چپ چاپ کھڑا رہا۔ ہماری طرف اس کی پیٹھ تھی لیکن گو اس کی آنکھیں بازار کی طرف لگی تھیں تاہم میرے لئے یہ جاننا مشکل نہ تھا کہ درحقیقت بازار کا نظارہ اس کے لئے کوئی دلچسپی نہیں رکھتا اور اس کے خیالات کی رَو بہت دور پہنچی ہوئی ہے۔ یقیناً وہ اپنے دل میں اس قادرِ مطلق کا شکریہ ادا کر رہا تھا جس نے حیرت انگیز طریقہ پر نہ صرف اس کی بے گناہی ثابت کی بلکہ اس کو دولت اور عزت سے بھی مالا مال کر دیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ خدا نے اپنی ناقابلِ فہم حکمت سے پہلے اس پر سخت ترین مصیبتیں نازل کیں۔ تاکہ گناہ آلودہ دورِ زندگی کی جو آلائش اس کی روح میں باقی تھی پوری طرح صاف ہو جائے اور جب اس کے بعد وہ اس امتحان میں کامیاب ہوا تو اس کے لئے وہ سب وسیلے مہیا کر دیئے۔ جو کسی نیک اور شریف آدمی کے سچائی اور نیکی کی راہ پر چلنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

لیکن یہ سب واقعات قبل ازیں پیش آ چکے تھے۔ ہم میں سے ہر ایک کی طرف سے جوش کا اظہار ہو چکا تھا اور اب ہم نسبتاً پُرسکون اور مطمئن اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھے تھے تاکہ مستقبل کے بارے میں اپنے طریقِ عمل پر اچھی طرح غور کر سکیں۔

"میرے عزیز دوستو!" میں نے دراز و اور اس کے نوکر کو ایک ساتھ مخاطب کر کے کہا۔ "میں نے حوالات میں تم سے کہا تھا کہ تمہاری بے گناہی کے ثبوت پر سب سے زیادہ خوشی میرے دل کو ہو گی۔ یقین کرو کہ میرا یہ بیان غلط یا مبالغہ آمیز نہ تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی اگر میں نے حالات سے مجبور ہو کر عارضی طور پر تم دونوں کو

خطاوار سمجھا تو اس میں قصور اس شہادت کا تھا جو تمہارے برخلاف موجود تھی۔ میری اپنی خطا کچھ نہ تھی۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اپنی بے گناہی سے واقف ہوتے ہوئے تمہارے دلوں کو یہ جان کر سخت صدمہ ہوا ہو گا کہ تمہارا ایک عزیز دوست تم کو مجرم تصور کرتا ہے لیکن میں مجبور تھا۔ بارہا میں نے اپنے جی کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ میرا عزیز دوست درازو اور اس کا نیک باطن ساتھی اس فعل شنیع کے مرتکب نہیں ہو سکتے لیکن ہر بار شہادت کے انبار نے میری آرزوؤں اور خواہشوں کو ملیا میٹ کر دیا۔"

"پیارے بھائی ویلمٹ" کونٹ آف مونٹی ڈورونے... کیونکہ کانسٹنٹائین درازو کا صحیح خطاب اب یہی تھا۔ جوش سے تھرائی ہوئی آواز سے کہا "جو کچھ ہوا اس کے لئے ہم تم کو قصوروار نہیں ٹھہرا سکتے اور گو یہ صحیح ہے کہ جب پہلی مرتبہ تم حوالات میں ہم سے ملنے کے لئے آئے تو میرے جی کو اس خیال سے سخت صدمہ ہوا تھا کہ تم میرے اتنے عزیز دوست ہو کر مجھ کو بے وجہ مجرم تصور کرتے ہو۔ اور یہ صدمہ میری حالت میں خلاف فطرت انسانی بھی نہ تھا کیونکہ آدمی کی روح اپنی بے گناہی سے واقف ہو تو دوستوں کو بدگمان دیکھ کر سب سے زیادہ سخت صدمہ محسوس کرتی ہے لیکن پھر میں نے یہ کہہ کر اپنے دل کو سمجھایا کہ آدمی حالات کا غلام ہے۔ اگر اتنی زبردست شہادت ہمارے برخلاف موجود ہے، کہ ہمارا گہرا دوست ویلمٹ بھی ہم کو مجرم تصور کرتا ہے تو اس میں خطا اس کی نہیں اپنی منحوس تقدیر کی ہے۔"

"اپنی طرف سے میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں" نوجوان نوکر نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا "کہ اس غلط رائے کے باوجود جو آپ نے ہمارے برخلاف قائم کی تھی آپ کے صادق دوست کانسٹنٹائین نے کبھی آپ کی طرف سے رنج

محسوس نہیں کیا بلکہ جب کبھی موقع پیش آیا، آپ کا ذکر تعریفی لفظوں میں ہی کیا۔"

"بے شک یہ امر واقعہ ہے۔" کونٹ آف مونٹی ڈورو نے کہا۔ "مگر میرے عزیز دوست ولمٹ مجھے یقین ہے کہ آئندہ کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آئے گا جو ہماری دوستی میں خلل اندازی کر سکے۔ تم نے مختلف موقعوں پر اتنی مہربانیاں ہم پر کی ہیں اور اپنی دوستی کے اتنے مکمل ثبوت دیئے ہیں کہ میں تا زیست آپ کے احسانوں کو نہ بھولوں گا۔ اس وقت بھی جب تم میرے جہاز پر قیدی کی حیثیت میں رہتے تھے اور جب اس حراست میں تمہارا جی اسی طرح کڑھتا تھا جیسے کچھ عرصہ پیشتر جیل کی چار دیواری میں میرا دل کڑھتا رہا ہے۔ تم نے کبھی مجھ سے اظہارِ نفرت نہیں کیا بلکہ اپنی طبعی فیاضی سے ہمیشہ مجھ سے دوستانہ برتاؤ کرتے رہے پھر اس کے بعد جب میرا جہاز ایتھین ثانی رول کا مقابلہ کرنے لگا تھا تو کس قدر عنایت اور فیاضی سے تم نے اس کام کو سرانجام دینے کا وعدہ کیا جو میں نے بدیں خیال تمہارے ذمہ ڈالا تھا کہ شاید اس لڑائی میں میری جان بھی ضائع ہو جائے۔ تمہاری سیر چشمی کا ایک اور ثبوت اس وقت مجھ کو ملا۔ جب تم نے اس دفینہ میں حصہ لینے سے انکار کیا جو کھنڈروں میں ہم کو ملا تھا۔ آہ میرے عزیز بھائی ولمٹ۔ میں اس حقیقت کو فراموش نہیں کر سکتا کہ تمہارے جیسا نیک سیرت انسان ہی اتنا زبردست ایثار کر سکتا تھا۔ ورنہ اس قدر حوصلہ ہر ایک آدمی میں نہیں پایا جاتا۔ پھر اس کے بعد گو تم اس بات کا یقین رکھتے تھے کہ دراز خونی اور قاتل ہے۔ تم نے میری عزیز از جان لیونورا کو اس واقعہ کی خبر پہنچانے کا فرض اپنے ذمہ لیا تاکہ اس ذریعہ سے اس صدمہ کی شدت کو کم کر سکو جو لیونورا کو اس واقعہ کی اطلاع کسی اور ذریعہ سے پا کر

ہو سکتا تھا۔ اس مطلب کے لئے تم حوالات میں مجھ سے ملنے گئے۔ اور اپنی تکلیف کی پروا نہ کر کے اس کام کو سرانجام دیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم میری ان باتوں کو بے صبری کے ساتھ سنتے ہو تاہم میں ان واقعات کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے میرے دل میں تمہاری عزت دہ چند کر دی ہے۔ پس یہ ایک غیر ممکن سی بات ہے کہ میں کبھی تمہارے احسانات بھولوں "

"بے شک ایسا کبھی نہ ہوگا" نوجوان خادم نے جس کی آنکھوں سے گہری ممنونیت کا اظہار ہوتا تھا پُر جوش لہجہ میں کہا۔

"اور اب میرے عزیز ڈلمٹ" کونٹ آف مونٹی ڈورو نے سلسلۂ تقریر جاری رکھ کر کہا۔ "میں ایک درخواست تم سے کرتا ہوں۔ خدا کے لئے اس کو ماننے سے انکار نہ کرنا۔ وہ درخواست محض یہ ہے کہ جو بے حساب دولت کھنڈروں میں مجھے ملی ہے اس میں تم بھی اپنا حصّہ لو۔ کیونکہ وہ تمہارے ہی سعی و استقلال سے حاصل ہوئی ہے۔ پھر اس کے علاوہ میں اس دفینہ کے سوا اور بھی بے حساب دولت حاصل کر چکا ہوں۔ وسیع اراضی میرے قبضہ میں آگئی ہے اور جب اس کو زیر کاشت لایا گیا تو اس قدر پیداوار کی امید ہے جو میری ضرورتوں سے بہت زیادہ ہوگی۔ ان حالات میں تم اگر اس دولت میں اپنا حصّہ لے لو تو مجھ پر اس کا کوئی خاص اثر نہ پڑے گا۔ تمہارے سابقہ اعتراضات بھی اب قائم نہیں رہے کیونکہ میں سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کی جائداد کا جائز اور حقدار وارث ہوں۔ اور اس دولت کو جو وہاں سے دستیاب ہوئی ہے اپنی مرضی کے مطابق صرف کر سکتا ہوں!"

میں اپنے دوست کی تقریر کو چپ چاپ سنتا رہا۔ گو میں نے شروع سے ہی اس بات کا فیصلہ کر لیا تھا کہ مجھ کو اس کا کیا جواب دینا چاہئے۔

"دیکھئے میں بمنت عرض کرتا ہوں" آخرکار میں نے کہا "آپ اس معاملہ میں اتنا اصرار نہ کریں۔ جو فیصلہ پیشتر میں نے کیا تھا میں اب تک اسی پر قائم ہوں۔ پھر اس کے علاوہ میری حالت کا علم بھی اچھی طرح آپ کو ہے۔ اگر واقعات صحیح طریقہ پر پیش آتے رہے تو چند ماہ کے عرصہ میں نہ صرف میری دلی مراد پوری ہو جائے گی۔ بلکہ روپیہ پیسہ کی بھی کوئی کمی نہ رہے گی۔ لیکن اگر بدنصیبی سے وہ امید جو میرے دل کو لگی ہے پوری نہ ہو سکی یعنی اگر میری بہترین آرزوؤں کو ناکامی کا منہ دیکھنا نصیب ہوا، تو پھر میرے عزیز دوست! دولت اور مفلسی کی حالتیں میرے لئے یکساں ہیں کیونکہ اس صورت میں میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کسی دور افتادہ مقام پر چلا جاؤں گا۔ اور وہاں اپنی کوششوں سے معاش پیدا کر کے زندگی کے بقیہ دن پورے کروں گا۔ گمنامی میں زیست بسر کر کے جان دے دوں گا۔ یہ میرا اٹل اور آخری فیصلہ ہے اس لئے پھر ایک بار تم سے کہتا ہوں کہ اس معاملہ پر زیادہ زور نہ دو۔ اور اس بحث کو یہیں چھوڑ دو۔ اس سے اس خوشی میں خلل واقع ہوتا ہے جو اس وقت ہم سب کو محسوس ہو رہی ہے۔"

عین اس وقت ہوٹل کے ایک نوکر نے آکر اطلاع دی کہ "آپ کی ہدایات کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ کوئی باقاعدہ جہاز آج یہاں سے سوٹیا وکشیا کو نہ جائے گا۔ البتہ ایک بادبانی کشتی روانہ ہو گی اس میں آپ کے لئے جگہ حاصل کر لی گئی ہے۔ پس آپ ایک گھنٹے کے عرصہ میں رخصت کے لئے تیار ہو جائیں۔"

یہ پیغام جو ہوٹل کے نوکر نے لاکر مجھ کو دیا کسی قدر تشریح طلب ہے یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ جس وقت کانسٹنٹائین کی بے گناہی ثابت ہو گئی اور خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے اس کو ایک معزز خطاب کا حامل اور وسیع

جائداد کا مالک بنا دیا تو وہ اس بات کے لئے بے تاب ہوا کہ ان واقعات کی اطلاع جس قدر جلد ممکن ہو اس کی جان سے پیاری لیونورا کو پہنچائی جائے لیکن وہ بذاتِ خود سوٹیاوکشیا نہ جا سکتا تھا۔ کیونکہ ایک ڈاکو جہاز کے سردار کی حیثیت سے کچھ عرصہ وہاں رہنے کے باعث وہ قانون کی نظروں میں رہزنی کا ملزم تھا۔ پس میں نے اس کا قائم مقام بن کر سوٹیاوکشیا جانا منظور کیا۔ اور میرے دوست نے پھر ایک بار گہری ممنونیت ظاہر کی لیکن چونکہ خلقت کا ہجوم جہاں کہیں کاونٹ نٹاہین درازو اور اس کے ساتھی کو دیکھتا وہیں مبارک سلامت کے نعروں سے ان کو گھیر لیتا تھا۔ اس لئے بندرگاہ تک پیدل جانے کی بجائے ہم عدالت سے گاڑی کرایہ کر کے سیدھے ہوٹل میں آگئے تھے۔ میں نے جہاز کی نشست کا انتظام کرنے کے لئے نوکر کو بندرگاہ پر بھیج دیا تھا اور وہ بخت وینز کر کے یہ پیغام لے کر آیا تھا۔

نوکر یہ اطلاع دے کر کمرہ سے نکلا ہی تھا کہ فوراً واپس آگیا اور کہنے لگا کہ ڈیوڑھی میں کئی صاحب جمع ہیں اور کونٹ آف مونٹی ڈورو اور ان کے ساتھی کو مبارکباد دینے کے لئے اندر آنا چاہتے ہیں۔ ان کو فوراً بلا لیا گیا۔ معلوم ہوا کہ کاشتکار، اس کا بیٹا، وہ بوڑھی عورت جس کی دی ہوئی شہادت پر درازو اور اس کے ساتھی کی بے گناہی ثابت ہوئی تھی، پیرس کی خفیہ پولیس کا وہ افسر جس نے توراتو کو گرفتار کیا تھا اور اس جیل خانہ کا داروغہ ہی جس میں دونوں بے نالی زیر حراست رکھے گئے تھے۔ کونٹ اُن میں سے ہر ایک سے دوستانہ اخلاق کے ساتھ ملا۔ اور اس نے بوڑھی عورت سے انتہائی فیاضی کے ساتھ وعدہ کیا کہ میں تم لوگوں کو اس قدر مالی امداد دوں گا جس سے تم میاں بیوی عمر بھر کے لئے مطمئن ہو جاؤ گے۔ آخر کار یہ لوگ رخصت ہو گئے

تو اس وقت دراز دستے میں نے کہا کہ اب جہاز کی روانگی کا وقت قریب ہے اس لئے مجھ کو رخصت کی اجازت دیجئے۔ لیکن آپ میرے ساتھ نہ چلئے۔ کیونکہ لوگوں میں مقدمہ کے حالات سے بھاری سنسنی پیدا ہو چکی ہے اور ہر شخص آپ سے ملنے اور آپ کی صورت دیکھنے کو بیتاب ہے۔ پس اگر آپ میرے ساتھ گئے تو ناحق آپ کو لوگوں کی حیرت و استعجاب کا نشانہ بننا پڑے گا۔ لیکن الفاظ میرے منہ ہی میں تھے کہ دروازہ بڑے زور کے ساتھ کھلا، خوشی کی وحشیانہ چیخ کمرہ کے ہر حصہ میں پھیل گئی۔ اور اس کے ایک لمحہ بعد لیونورا اور کونٹ آف مونٹی ڈورو ایک ناقابلِ بیان جوش کی حالت میں ایک دوسرے کو لپٹ گئے۔ اس کے ساتھ ہی قابلِ احترام جج پورٹی سی نے میرے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لئے۔ اس وقت ہر شخص کا دل واقعات کی رفتار پر خوشی، حیرت اور جوش سے اس قدر معمور تھا کہ بڑی دیر تک کسی کے منہ سے ایک لفظ تک نہ نکل سکا۔ ہم سب اس طرح کھڑے ایکدوسرے کے منہ کو تکتے تھے گویا چند بے جان تصویریں ہوں۔

یہاں پر میں چاہتا ہوں کہ داستان کے سلسلہ کو آگے لے جانے سے پیشتر ان حالات کا ذکر کر دوں جن میں جج صاحب اور ان کی بھتیجی اس جگہ اجیشیو میں وارد ہوئے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جیسا سینیر پورٹی سی نے کہا تھا لیونورا کسی حال میں یہ ماننے کے لئے تیار نہ تھی کہ اس کا کانسٹنٹائین جرم قتل کا مرتکب ہو سکتا ہے بے شک اس نے سنا تھا کہ وہ ڈاکوؤں کے جہاز کا کپتان اور بحری سپہ سالار ہے اس بارے میں جو فیصلہ کن شہادت اس کی نظروں میں لائی گئی وہ ایسی نہ تھی کہ اس معاملہ کی نسبت کسی طرح کا شک و شبہ کیا جا سکتا۔ تاہم لیونورا کہتی تھی کہ خواہ زمین پھٹ جائے، سورج مغرب سے نکلنے لگے اور بہتے سمندر پہاڑوں کی صورت اختیار کرلیں، مگر یہ بات میں کسی حالت میں ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتی کہ میرا جان سے پیارا

کانسٹنٹائین خونی اور قاتل ہے! عورت ذہین تھی۔ اس کے مزاج میں ضد کا عنصر بھی شامل نہ تھا وہ حالات کی شہادت سے آنکھیں بند کرنا بھی نہ چاہتی تھی۔ تاہم اس کی شوہر پرستی اس بات کی اجازت نہ دے سکتی تھی کہ وہ کسی حال میں کانسٹنٹائین کو ایک ایسے فعلِ شنیع کا مرتکب سمجھے۔ اس کی بے گناہی کا یقین اس کا جزو ایمان تھا جس طرح کوئی راسخ الاعتقاد شخص حالاتِ دنیوی کی پرواہ نہ کرکے اپنے معبود کو ہمیشہ افضل و اعلیٰ سمجھتا رہتا ہے اور انتہائی آفتوں میں بھی اس کا ایمان و اعتقاد ڈگمگا نہیں سکتا۔ اسی طرح لیونورا کے دل میں کانسٹنٹائین کی بے گناہی کا یقین اس چٹان کی طرح مضبوط تھا جس کو سمندر کی نہ تھمنے والی لہریں اپنے تھپیڑوں سے کبھی متزلزل نہیں کر سکتیں۔ پس یہ امر واقعہ ہے کہ لیونورا کے یقین بے گناہی میں ذرا فرق نہ آیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اس کے شوہر پر ایک خوفناک الزام عائد کیا گیا ہے یہ بھی اس کو معلوم تھا کہ شہادت اتنی زبردست ہے کہ شاید اس کے بچاؤ کی کوئی صورت پیدا نہ ہو سکے۔ تاہم یہ ساری باتیں اس کے اعتماد میں فرق پیدا نہ کر سکتی تھیں۔ اس کی نظروں میں وہ اس جرم سے قطعاً بے قصور تھا۔ بلکہ رفتہ رفتہ اس کی بے گناہی کے یقین نے اتنا گہرا اثر اس کے دل پر کیا کہ اس کے ایک ڈاکو جہاز کا افسر ہونے کا خیال بھی زائل ہوتا گیا۔

مقابلہ میں اس کے چچا کو کانسٹنٹائین کے مجرم ہونے کا پورا یقین تھا لیکن وہ چونکہ لیونورا کی دل شکنی نہ چاہتا تھا اس لئے اس کی موجودگی میں اس نے کبھی اپنے خیالات کا اظہار نہ کیا۔ اسے اپنی عزیز بھتیجی کی حالت پر بے حد رحم آتا تھا جو محض اس گہری محبت کی وجہ سے جو اس کو کانسٹنٹائین دراز دست سے تھی اس کو بے خطا سمجھ جا رہی تھی۔ مگر وہ اس معاملہ میں اس سے بحث کرکے اس خیال کو اس کے دل سے نکالنا نہ چاہتا تھا۔ بتدریج اس کی بیماری رفع ہوتی گئی۔

اور جب آخر کار صحت حاصل کرنے کے بعد بدن میں اتنی توانائی آ گئی کہ وہ چل پھر سکتی تھی۔ تو اس وقت اس نے اپنے چچا کے ساتھ اچیشیو جانے کیلئے اصرار کرنا شروع کیا۔ کسی نہ کسی طرح یہ خیال اس کے دل میں جاگزیں ہو چکا تھا کہ وہ قادرِ مطلق اپنے ناقابلِ فہم طریقوں پر کوئی ذریعہ کانسٹنٹائن کی بے گناہی ثابت کرنے کا پیدا کر دے گا۔ بہرحال وہ اس امتحان کی گھڑی میں اپنے عزیز شوہر کے قریب تر رہنا چاہتی تھی۔ تاکہ اگر وہ بریت حاصل کر سکے تو وہ سب سے پہلے اس کو مبارک باد دے۔ اور اگر بدقسمتی سے ایسا نہ ہو اور عدالت اس کو وہ سزا دے جس کا وہ اس کی نظروں میں ہرگز مستوجب نہ تھا۔ یعنی اگر وہ گہرا اعتماد جو اس کو خدا کے عدل و انصاف پر تھا بے بنیاد ثابت ہو، مختصر یہ کہ اگر بدترین حالات پیش آئیں اور کانسٹنٹائن کو ایک سزایاب قاتل کی ذلیل موت نصیب ہو، تو پھر اس صورت میں وہ جیل خانہ میں اس کے پاس جا کر اس کی آخری ساعت میں تسکین و تقویت کا ذریعہ بننا اور اس کو اپنی اٹل وفاداری کا یقین دلانا چاہتی تھی۔ بڈھے سینیر پورٹسی کی اپنی رائے یہ تھی کہ حالاتِ پیش آمدہ میں ان کا اچیشیو جانا فریقین کے لئے رنج و تکلیف کا موجب ہو گا۔ اور اس سے فائدہ کچھ بھی حاصل نہ ہو سکے گا۔ تاہم اس کو اپنی بھتیجی سے بہت گہری محبت تھی۔ اس کو اس کی حالتِ زار پر بے حد رحم آتا تھا۔ وہ اس کے محسوسات کو ٹھیس لگانا بھی نہ چاہتا تھا۔ بلکہ اس عقیدت کی دل ہی دل میں بہت تعریف کرتا تھا جس سے وہ درادو کی بے گناہی کا یقین اپنے دل میں جاگزیں کئے ہوئے تھی۔ بس اس نے انکار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور لیونورا کو ساتھ لے کر جہاز پر سوار ہو اچیشیو چلا آیا۔ جب وہ دونوں جہاز سے اتر کر گھاٹ پر پہنچے تو ان کے دل زور سے دھک دھک کر رہے تھے کہ نہ معلوم کس قسم کی منحوس خبریں سننے میں آئیں گی۔ مگر ان کی حیرت اور خوشی کی

کوئی انتہا نہ رہی، جب اجیٹ ہو پہنچتے ہی سب سے پہلی خبر اُن کے کانوں میں یہ پہنچی، کہ وہ دونوں یونانی جن پر قتل کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ بے گناہ قرار پا کر بری کر دیئے گئے۔ لیون کے اصلی قاتل کا پتہ چل گیا۔ اور خدا نے گویا کانسٹنٹائن کو ان مصیبتوں کا اجر دینے کے لئے جو بلا وجہ اس کو برداشت کرنی پڑی تھیں ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ وہ نہ صرف کونٹ آف مونٹی ڈورو کے قدیم خطاب، بلکہ اس خاندان کی وسیع جائداد اور اس کے ساتھ ہی سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کی اراضی کا بھی وارث قرار پا گیا ہے۔

دنیا کی تاریخ میں لاتعداد مثالیں ایسی دیکھی جاتی ہیں جن میں عورت نے سچی محبت کے اثر سے دنیوی حالات کی پروا نہ کر کے اپنے محبوب کی بے گناہی کا سچا یقین رکھا۔ اور اس کا وہ اعتقاد ہی بالآخر اس شخص کی بے گناہی ثابت کرنے کا ذریعہ بنا۔ خدا نے یہ طاقت عورت ہی کو دی ہے کہ وہ یاس میں بھی امید کا دامن نہیں چھوڑتی۔ اور اس کی خاطر جو اس کے جان و دل کا مالک ہے ناممکنات کو ممکن سمجھنے لگتی ہے۔ اس قسم کی بے شمار مثالیں چھپی ہوئی تاریخوں، لکھی ہوئی کہانیوں اور زبانی روایتوں میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ لاتعداد واقعات اور بھی ہیں جو دنیا کی نظروں میں نہیں آسکے۔ اور جن کا حال ایک حلقۂ خاص تک محدود رہا۔ مگر ان سب مثالوں میں جو اس وقت تک ظہور میں آئی ہیں خواہ وہ مشہور ہوئیں یا قعر گمنامی میں پڑی رہیں۔ یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ سچی محبت کی ایسی زبردست نظیر اور اس محبت کی اتنی گہری تاثیر جیسی اس واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے جس کو میں قلمبند کر رہا ہوں، بہت کم کسی کے دیکھنے سننے میں آئی ہو گی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر کانسٹنٹائن کو اعلیٰ خطاب پانے اور بے شمار اراضی اور دولت کا مالک بننے سے کبھی خوشی حاصل ہوئی ہو گی

تو اس کا صحیح موقعہ وہ تھا جب وہ لیونورا کو چھاتی سے لپٹا کر اس کے کان میں یہ بات فاخرانہ لہجہ میں کہنے کے قابل ہوا کہ میری جان سے پیاری لیونورا تو میرے ادبار کی مساوی حصّہ دار رہی ہے اب میرے اقبال میں بھی برابر کا حصّہ لے۔ خدا نے مجھے اس قابل بنایا ہے کہ میں تیری خوشنما پیشانی پر تاج امارت رکھوں اور اپنے آئندہ طرز عمل سے اُن ساری تکلیفوں کی پوری تلافی کر سکوں۔ جو تمہارے دل کو میرے عہد ماضی کا حال سُن کر ہوئی تھیں۔ بے شک میں کسی زمانہ میں ڈاکوؤں کا سردار تھا لیکن اب تیری خاطر نیکوں کا سردار ہوں گا!

دن کا باقی حصّہ بڑی خوشی سے بسر ہوا۔ اس مصیبت بھری دنیا میں سچّی خوشی کے لمحے انتہا درجے محدود ہیں اور کسی خوش نصیب انسان کو اوقات بعید میں ہی نصیب ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک موقعہ وہ تھا جب ہم رات کے کھانے کی میز پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ دلی اطمینان اور سچّی خوشی کی چمک ہر ایک کی آنکھوں میں موجود تھی۔ بات بات پر ہنسی قہقہے اڑتے تھے۔ نوجوان خادم بھی ہمارے پاس تھا۔ لیکن اب ایک نوکر کی حیثیت میں نہیں بلکہ ایک دوست کی مانند۔ کیونکہ درازو اس کو اپنا چھوٹا بھائی قرار دے چکا تھا۔ اور واقعہ یہ ہے کہ ان دونوں میں اتنی ہی گہری محبت تھی جتنی دو بھائیوں میں بھی بمشکل ہو سکتی ہے۔ اس وقت جب میں نے حسین لیونورا کے خوشنما رخساروں پر کندنی دمک دیکھی، جب اس کی موٹی سیاہ آنکھوں میں سچّی مسرت کے شعلے رقصاں نظر آئے جب دلی اطمینان کا تبسم اس کے سُرخ ہونٹوں پر نمودار ہوا تو میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ سچّی محبت اور سچّی خوشی ہی اس دنیا کے دو بہترین طبیب ہیں۔ چند گھنٹوں کی خوشی نے اس نازنین کے بدن اور پردۂ دماغ پر وہ خوشگوار اثر پیدا کیا جو مہینوں کی تیمار داری اور بیش قیمت ادویہ کے مسلسل استعمال سے کبھی

ظاہر نہ ہو سکتا تھا۔

جج پورٹی سی اِس جگہ آتے ہوئے ایک نوکر اور ایک خادمہ ساتھ لیتے آئے تھے اُن کے لئے اسی ہوٹل میں جداگانہ کمرے حاصل کر لئے گئے۔ کانسٹنٹائین سے لیو نورا کی شادی رسمی طور پر اس سے پہلے ہی ہو چکی تھی۔ لیکن اب جج صاحب نے فیصلہ کیا کہ وہ دھوم دھام جو اس وقت نہ ہوئی تھی اب اجیشیو کے گرجا میں پوری طرح کی جائے۔ اور کانسٹنٹائین درازو کونٹ آف مونٹی ڈورو کی حیثیت میں لیو نورا کو بیاہ کر اُسے کونٹس کا خطاب دے۔ اس رات کھانا کھانے کے بعد جج صاحب سے بڑی دیر تک میری باتیں ہوتی رہیں۔ ہم نے کانسٹنٹائین کے سابقہ حالات زندگی پر ایک نظر باز گشت ڈالی تو معلوم ہوا کہ چار ملک ایسے ہیں جو اس کے جرم قزاقی کے متعلق اس کے برخلاف کارروائی عمل میں لا سکتے ہیں۔ یعنی یونان، روما، ٹسکنی اور آسٹریا۔ یونان کے متعلق ہم نے سوچا کہ اگر ان حالات کی پوری کیفیت تحریری درخواست کے ذریعے سے شاہ آٹو والیٔ یونان پر ظاہر کی جا سکے جن میں کانسٹنٹائین کو بحری قزاقی کی زندگی اختیار کرنی پڑی تھی۔ تو یقین ہے وہ اس کو معافی دے دیں گے۔ اور اس طرح کوئی شخص آئندہ کونٹ آف مونٹی ڈورو کو اس بات کا طعن نہ دے سکے گا۔ کہ آپ ایک جلاوطن امیر ہیں۔ ریاستہائے روما کے بارے میں یہ سوچا گیا کہ جج صاحب کا اپنا اثر اس سفارش کے ساتھ مل کر جو میں کونٹ آف ٹوولی، کونٹ اپولینو اور کارڈنیل انٹونیا گرلونیا کے ذریعہ سے کرا سکوں گا۔ یقین کامل ہے کہ کانسٹنٹائین کو ویسی ہی معافی اس جگہ بھی دلا سکے گا جیسی ایتھنز سے ملنے کی امید تھی۔ رہ گیا ٹسکنی اور آسٹریا کا سوال تو اس میں کونٹ آف لوورنو کا اثر بہت کچھ کر سکتا تھا۔ ٹسکنی میں یقیناً اور اس ذریعہ سے آسٹریا میں بھی اس کے علاوہ کونٹ آف مونٹی ڈورو اب چونکہ کسی گمنام آدمی کی حیثیت نہ رکھتا تھا بلکہ

وہ ایک خطاب یافتہ اور عزت دار امیر تھا اور طاقتور حکومتِ فرانس کی حفاظت اس کو حاصل تھی اس لئے ہم کو یقین کامل تھا کہ ہماری یہ امیدیں فرضی اور موہوم ثابت نہ ہوں گی۔

ان قابلِ یادداشت واقعات کے دوسرے دن جن کا حال اوپر قلمبند کیا جا چکا ہے سینیٹر کیسیلی وہ تمام قانونی دستاویزات لے کر جو کانسٹنٹائن کے ورثہ کی تصدیق کرنے والی تھیں اور جن پر عدالتِ خاص کے کمشنروں کے دستخط ثبت ہو چکے تھے کونٹ سے ملنے آیا اور وہ سارے کاغذات اس نے میری موجودگی میں کانسٹنٹائن کے حوالہ کئے۔ اب گویا میرا عزیز یونانی دوست خاندان مونٹی ڈورو کی جائداد اور سینٹ بارتھولومیو کی اراضی کا بلا شرکتِ غیرے واحد مالک بن گیا۔ جائداد پر قبضہ پاتے ہی سب سے پہلا کام جو اس نے کیا، یہ تھا کہ سینیٹر کیسیلی کو اپنے مختار کی حیثیت میں اس بات کی عام اجازت دے دی کہ جو جو قطعات اراضی اب تک جس جس آدمی کے پاس چلے آتے ہیں آئندہ بھی اس کے پاس رہیں۔ البتہ ان لوگوں کو لگان میں ہر ممکن رعایت دی جائے۔ کیونکہ اپنے مزارعین پر کسی طرح کی سختی کرنا اس کو منظور نہ تھا۔ جس کاشتکار عورت کی شہادت نے مقدمہ فوجداری میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کیا تھا اس کے شوہر کو کونٹ نے زرِ نقد کی معقول رقم بطور امداد دی۔ بلکہ اس کے علاوہ جس جھونپڑی میں میاں بیوی رہتے تھے اور اس سے ملحق جو چھوٹا سا باغ تھا وہ بھی ہمیشہ کے لئے بلا معاوضہ ان کو دے دیا۔ اس جگہ یہ بات بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ کانسٹنٹائن کو خاندانِ مونٹی ڈورو سے اپنے دور کے رشتہ کا حال پہلی مرتبہ سینیٹر کیسیلی کی زبانی کمرۂ عدالت ہی میں معلوم ہوا تھا۔ ورنہ اسے خواب میں بھی اس کا خیال نہ آیا تھا کہ اس کے بزرگ کبھی اس خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ درحقیقت امتدادِ زمانہ سے یہ بات اس کے اسلاف کو

بالکل ہی فراموش ہوگئی تھی۔

سینئبر گیبنی سے رخصت ہوجانے کے تھوڑی دیر بعد میں کانسٹنٹائین درازو کے نوکر کو ساتھ لے کر کرایہ کی گاڑی میں سینٹ بارتھیلومیو کے کھنڈروں کی طرف روانہ ہوا۔ کیونکہ اب وہ دفینہ کونٹ آف مونٹی ڈوروکی جائز ملکیت تھا اور ہم اس پر جلد از جلد قبضہ پانا چاہتے تھے۔ کھنڈروں میں جانے سے پیشتر ہم اپنے دوست کاشتکار کے مکان پر گئے۔ کانسٹنٹائین نے ہمیں بہت سی چیزیں مول لے کر دی تھیں جو ہم نے تحفہ کے طور پر گھروالوں کو دیں۔ اس کے بعد اپنی آمد کا مدعا بیان کیا جیساکہ ناظرین سمجھ سکتے ہیں دفینہ کی دریافت کی حکایت کو انتہائی حیرت کے ساتھ سُنا گیا۔ مگر کاشتکار اور اس کے بیٹے فوراً ہماری امداد کے لئے آمادہ ہوگئے چنانچہ ہم سب مل کر کھنڈروں کی طرف چلے۔ اس جگہ پہنچ کر ہم اس خونی مقام سے قصداً دور رہے جہاں بدنصیب بیون کی موت واقع ہوئی تھی۔ ہم میں سے کسی کے دل میں اس بات کی خواہش نہ تھی کہ اس مقام کو دیکھے جہاں ایک انسان کی ناگہانی موت نہایت دردناک حالات میں واقع ہوئی تھی۔ جس تہ خانہ میں دفینہ رکھا تھا اس جگہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ ہر ایک چیز جوں کی توں پڑی ہے اور ہماری حفاظتی تدابیر کے باعث کسی نے اس سامان کو ہلایا تک نہیں سب سے پہلے ہم نے اس مٹی کو ہٹایا۔ جو ہم نے از روئے احتیاط تہ خانہ کے منہ پر ڈالی تھی۔ پھر اس کے نیچے گئے۔ اور اب کی مرتبہ تعویذ کے کھولنے میں کسی دقّت کا سامنا نہ ہوا۔ جب مختلف چیزیں نکالی گئیں تو کاشتکار اور اس کے بیٹوں نے ان کو بڑی حیرت کے ساتھ دیکھا۔ گو ان کی طرف سے کسی طرح کی حرص کا اظہار مطلق نہ ہوا۔ کاشتکار اپنا چھکڑا ساتھ لیتا آیا تھا۔ کُل سونا چاندی اور جواہرات اس پر لاد کر ہم کاشتکار کی جھونپڑی تک لے گئے اور وہاں

سے ان چیزوں کو اس گاڑی پر لادا جس پر سوار ہو کر ہم اس جگہ تک آئے تھے ان تحائف کے علاوہ جو میں نے پیشتر اجیشیو سے بھیجے تھے اور جو آتے وقت کانسٹنٹائین نے ہم کو دیئے تھے میں نے اس موقعہ پر دفینہ کے چند جواہرات اپنی ذمہ داری پر کاشتکار کے کنبہ میں تقسیم کئے۔ خانقاہ سینٹ بارتھولومیو کے بھولے ہوئے خزانہ کی چیزوں کو پا کر وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور جب اس کے دوسرے دن کانسٹنٹائین کے خزانہ کو ساتھ لے کر رخصت ہوا تو وہ لوگ بڑی دیر تک ہمارا شکریہ ادا کرتے رہے۔

میں نے لکھا ہے کہ ہم نے واپسی کا سفر دوسرے دن صبح کے ناشتہ کے بعد اختیار کیا تھا۔ اس میں یہ مصلحت تھی کہ اتنا قیمتی سامان لے کر رات کے اندھیرے میں سفر کرنا خطرناک ہوتا۔ روانگی سے پہلے میں نے کچھ اسلحہ بھی ساتھ لے لیئے لیکن خدا کا شکر ہے کہ سفر بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اور کوئی واقعہ ناخوشگوار پیش نہ آیا۔ میں نے گاڑیبان سے اس فیصلہ کے مطابق جو پیشتر کونٹ آف مونٹی ڈورو کے ساتھ ہوا تھا، یہ بات کہہ دی تھی کہ وہ سیدھا شہر کے سب سے بڑے ساہوکار کی کوٹھی کی طرف چلے۔ چنانچہ وہ سب خزانہ اس ساہوکار کی حفاظت میں اس کی تجوریوں میں بند کر دیا گیا۔

مگر اجیشیو پہنچکر ایک بڑی رنجدہ اور افسوسناک خبر سننے میں آئی۔ معلوم ہوا کہ بدنصیب لوراتو نے شب گذشتہ کو حوالات میں اپنے بازو کی ایک رگ قصداً چیر لی جس سے اتنا خون بہا کہ وہ صبح تک مر گیا۔ معلوم ہوا کہ جب علی الصبح پہرہ دار نے حوالات کا دروازہ کھولا تو دیکھا کہ لاش گرم ہے۔ اسی وقت ڈاکٹر کو بلایا گیا مگر اس نے بتایا کہ زندگی کا خاتمہ ہو چکا اور امداد لاحاصل ہے۔ اس طرح اس آدمی کی موت واقع ہوئی جسے قدرت نے کئی طرح

کی ذہنی اور شخصی خوبیاں عطا کی تھیں۔ جو اگر راہِ صراط پر چلتا تو سوسائٹی کا زیور ثابت ہوتا۔ مگر جس نے عہدِ شباب کی بُری عادتوں سے اپنے آپ کو تباہ کر لیا اور وہ اخلاقی سہارا زائل ہونے کے بعد جو ہر انسان کو تحریص کے بس میں ہونے سے روکتا ہے جرم و گناہ کی زندگی بسر کر کے آخر کار اس بری حالت میں مرا۔ اس نے اپنی زندگی کے آخری ایّام اس قمار باز کی طرح بسر کیے جو بڑے سے بڑا داؤ لگا کر اپنی کھوئی ہوئی دولت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب وہ اس آخری کوشش میں ناکام رہا تو عالمِ یاس میں اپنی جان پر کھیل کر مر گیا۔

اس واقعہ کے چند روز بعد کونٹ آف مونٹی ڈورو اور لیونورا کی شادی دھوم دھام سے ہوئی۔ شہر کے بیشتر عمائد و اکابر کے علاوہ سینیٹر کیسلی، اس کی بیوی اور دو بیٹیاں اس تقریب پر موجود تھیں۔ اس وقت میرا نوجوان یونانی دوست جتنا خوبصورت نظر آیا اور لیونورا کے حسن نے جو تازگی اور دل فریبی حاصل کی اس کی تفصیل بیان کرنا محال ہے۔ لیونورا کے گھنے سیاہ بال دلہن کی نقاب کے نیچے کتنے خوشنما معلوم ہوتے تھے، اور بے داغ سپید لباس اس کے بدن پر کتنا سجتا تھا۔ سن رسیدہ جج کو اتنی خوشی حاصل ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا وہ از سرِ نو جوان ہو گیا ہے۔ اجیشیو کے مضافات میں ایک عالی شان کوٹھی ہر قسم کے سامان اور آلاتِ شیشہ سے سجی ہوئی شادی شدہ جوڑے کی وقتی رہائش کے لیے کرایہ پر لے لی گئی کیونکہ کونٹ آف مونٹی ڈورو کا ارادہ جلد از جلد اس مقام پر جہاں اس کے اسلاف کا قلعہ واقع تھا مکان تعمیر کرانے کا تھا۔ اس ذریعہ سے وہ اپنے مزارعین کے وسط میں رہ کر اس بے حساب مال و دولت سے جو اُس کے ورثہ میں آئی ان لوگوں

کی بہتری اور خوش حالی کے طریقے عمل میں لانا چاہتا تھا۔

جس وقت کونٹ اور کونٹس آف مونٹی ڈورو اس کوٹھی میں آباد ہو گئے جو اُن کی عارضی سکونت کے لئے مضافات اجیشیو میں کرایہ پر لی گئی تھی، تو شہر اور گرد و نواح کے جتنے بڑے بڑے آدمی تھے وہ سب اُن سے ملاقات کرنے آئے۔ حتیٰ کہ وہ جج صاحب بھی جو تھوڑا عرصہ پیشتر فوجداری مقدمہ کی سماعت کے لئے مقرر ہوئے تھے تشریف لائے۔ اس واقعہ سے جو اخلاقی سبق حاصل ہوا وہ محتاج بیان نہیں۔ اس کے معنی صاف لفظوں میں یہ تھے کہ کانسٹنٹائین کی زندگی پیشتر خواہ کیسے ہی حالات میں کیوں نہ بسر ہوئی ہو، حال کی مشکلات نے اس کی سابقہ خطاؤں کی پوری تلافی کر دی تھی۔ اور شہر اجیشیو کے سربرآوردہ اکابر و عمائد اس نازنین کی خاطر جو کانسٹنٹائین کی بیاہتا بیگم تھی اس کے شوہر کی سابقہ فروگذاشتوں کو نظرانداز کرنے پہ آمادہ تھے۔ پھر اس کے علاوہ لوگوں کی یہ آمدورفت اس بات کا بھی ثبوت تھی کہ ہر شخص سینیر پورٹی سی کو عزت و احترام کی نظروں سے دیکھتا ہے۔ اس طرح جب شہر کے بڑے بڑے لوگوں نے ایک بار ملاقات کا سلسلہ شروع کر دیا تو باقی آدمی بھی جن کا اصول ہمیشہ اوروں کی تقلید کرنا ہوتا ہے کونٹ اور کونٹس سے ملاقات کرنے کے لئے آنے لگے۔ اور عرصہ قلیل میں ہی وہ دونوں شہر کے برگزیدہ حلقہ میں ہر دلعزیز بن گئے۔ کانسٹنٹائین کا نوکر جو سچ پوچھئے تو اب نوکر نہیں اس کے چھوٹے بھائی کی حیثیت رکھتا تھا اور خود سینیر پورٹی سی بھی انہی کے پاس رہنے لگے۔ آخرالذکر نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ داخل کر کے ملازمت سے علیحدگی حاصل کر لی تھی۔ گورنمنٹ نے اُن کو معقول پنشن دینی منظور کی اور محترم جج صاحب نے اس بات کا

فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنی بقیہ زندگی عزیز بھتیجی اور اس کے شوہر کے پاس رہ کر ہی گزاریں گے۔ شادی کے بعد ایک ہفتہ میں نے کارسیکا میں قیام کیا۔ اس کے بعد جلد واپس آنے کا وعدہ کرتے ہوئے عارضی طور پر رخصت کی اجازت چاہی۔ مسٹر لبنوورا اور ڈورچسٹر کے برخلاف فلارنس میں جس مقدمہ کی سماعت ہونی تھی اس میں قریباً پندرہ روز کی مہلت باقی تھی۔ اور کونٹ آف لوورنو کی تحریر کے مطابق میں اس موقعہ پر حاضر عدالت ہونا چاہتا تھا پس میں نے کونٹ اور کونٹس آف مونتی ڈورو اور سینیر پورٹی سی سے رخصت مانگی اور جہاز پر رخصت ہو کر سوٹیا وکشیا روانہ ہوا۔

باب ۱۴۲

لبنوورا اور ڈورچسٹر کا مقدمہ

میرا ارادہ پہلے ہی رومۃ الکبریٰ جانے کا تھا۔ فلارنس جانے کی فی الحال کوئی خاص جلدی نہ تھی۔ کیونکہ میری موجودگی صرف مقدمہ کے سلسلہ میں ہی درکار تھی۔ خیر سوٹیا وکشیا پہنچ کر میں نے سب سے پہلے ہوٹل والوں سے اپنے دوست مسٹر کلیک مینن اور مسٹر سالٹ کوٹ کے بارے میں دریافت کیا۔ جن سے قریباً ایک ماہ پیشتر علیحدگی ہوئی تھی۔ معلوم ہوا کہ وہ چند روز پہلے کسی طرف کو رخصت ہو گئے۔ اور گو یہ بات صحیح طور پر معلوم نہ تھی کہ وہ کہاں گئے۔ تاہم ہوٹل والوں نے خیال ظاہر کیا کہ ان کا ارادہ ٹسکنی کی طرف جانے کا تھا۔ اس سے میں نے اندازہ کیا کہ غالباً مستقبل قریب

میں پھر ان کا شرف نیاز حاصل ہو گا۔ میں نے صرف چند گھنٹے سوٹیا دکشیا میں قیام کیا کیونکہ اس جگہ میرا کام اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ جج صاحب کی ہدایت کے مطابق اُن کی کوٹھی، سامان اور گاڑی بکوا کر ان کے نوکروں کو جو اَب تک اس کوٹھی میں مقیم تھے اجیشیو بھیجدوں۔ میں نے کوٹھی اور سامان کی فروخت کے بارے میں ضروری انتظام شہر کے ایک معتبر ایجنٹ کے سپرد کیا اور نوکروں کی روانگی کا بندوبست کر کے روما روانہ ہو گیا۔

روما شہر میں پہنچا تو گہری شام ہو گئی تھی۔ اس جگہ جو کام مجھے کرنے تھے اُن کو ناچار دوسرے دن پر ملتوی کرنا پڑا۔ اگلے روز سب سے پہلے میں قصر ٹوڈولی میں گیا جہاں کونٹ، وائیکونٹ، لیڈی انٹونیا اور ایولینو سے ملاقات ہوئی۔ یہ بیان کرنا لاحاصل ہے کہ وہ سب بڑے تپاک کے ساتھ ملے بلکہ فرانسسکو ایولینو نے موقع پا کر علیحدگی میں مسکراتے ہوئے بیان کیا کہ جان سے پیاری انٹونیا سے میری شادی کل ہونے والی ہے اس لئے آپ عین موقع پر تشریف لائے ہیں۔ میں نے اپنے دوستوں سے وہ سارے واقعات بیان کئے۔ جو اس ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں پیش آئے تھے جو میرے شہر روما سے رخصت ہونے کے بعد گذرا تھا میں نے سوچا کہ اب اپنے دوست کانسٹنٹائن کے معاملات کو چھپانے کی کوئی خاص مصلحت باقی نہیں رہی۔ کیونکہ وہ ساری باتیں نہ صرف افواہوں کے ذریعہ سے بلکہ اخبارات کی وساطت سے بھی ہر جگہ مشہور ہو چکی تھیں۔ مگر ان واقعات سے میرے تعلق کا حال بہت کم لوگوں کو معلوم تھا۔ خیر اب میرے عزیز دوستوں کو میری زبانی سارے حالات سُن کر بڑا تعجب ہوا۔ وہ میرے بیان کو گہری دلچسپی کے ساتھ سُنتے رہے۔ اور خاتمہ پر کونٹ آف ٹوڈولی نے مسکراتے ہوئے کہا "میرے عزیز ڈلمٹ

جب کبھی آپ نے کسی معاملہ میں حصّہ لیا تو گو وہ معاملہ ابتدا میں کتنا ہی ہیبت ناک اور تاریک کیوں نہ ہو آپ کی موجودگی نے انجام کار اس کو نیک خاتمہ پر پہنچا دیا۔"

میرے لئے یہ سمجھنا دشوار نہ تھا کہ کونٹ کے لفظوں کا اشارہ اس واقعہ کی طرف ہے جو کونٹ کے اپنے خاندان میں پیش آیا تھا یعنی کس طرح میری وساطت سے ان کے گھر میں پریشانی اور غمگینی کے بعد راحت اور شادمانی کا دَور آیا۔ میرے دل کو یہ سوچ کر سچی خوشی حاصل ہوئی کہ میری کوششوں سے وہ سب غلط فہمیاں دور ہوئیں جو کسی زمانہ میں کونٹ کے خاندان میں تفرقہ پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی نظر آتی تھیں۔

جب اور اور باتیں ہو چکیں تو میں نے کونٹ آف ٹوولی سے درخواست کی کہ آپ دربار شاہی سے میرے عزیز دوست کونٹ آف مونٹی ڈدرو کو معافی دلوانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ وہ ایک بار اپنا جہاز لے کر حکومتِ رومائی ایک بندرگاہ میں وارد ہوا تھا۔ چونکہ کسی ایسے جہاز کے برخلاف جس پر رومی جھنڈا لہراتا ہو جہاز مذکور کی طرف سے کوئی جُرم سرزد نہ ہوا تھا۔ اس لئے کونٹ نے مجھے یقین دلایا کہ اس طرح کی معافی حاصل کرنا بہت دشوار نہ ہوگا۔ میں سینیئر پورٹی سی کی طرف سے حکومتِ روما کے وزیر انصاف کے نام ایک معرفی خط لایا تھا وہ خط پیش کرتے ہوئے میں نے کونٹ سے درخواست کی کہ آپ وزیر مذکور سے میری ملاقات کا انتظام کرا دیں۔
بعد ازاں جب وزیر موصوف سے ملنے کا اتفاق ہوا تو وہ بڑے اخلاق کے ساتھ پیش آیا۔ اور اس نے وزیر اعظم سے کہہ کر کانسٹنٹائین کے لئے معافی دلوانے کا پختہ وعدہ کیا۔ بعد ازاں میں کونٹ کے ہمراہ کارڈینل گریونبا

سے ملنے گیا انہوں نے بھی میرا پرتپاک خیر مقدم کیا

اس کے دوسرے دن ایولینو اور انٹونیا کی شادی کی رسم ادا ہوئی۔ کیا ناظرین کو یاد ہے کِن لفظوں میں میں نے لیڈی انٹونیا کے حسن کی تعریف کی تھی؟ اگر وہ الفاظ اب آپ کو یاد نہ رہے ہوں تو میں درخواست کرتا ہوں کہ اس قصّہ کے باب ۱۰۴ کی آخری چند سطور کا ملاحظہ از سرِ نو کر لیجئے۔ فی الحال میں اسی قدر لکھنا کافی سمجھتا ہوں کہ شادی کے موقعہ پر لیو نورا کی طرح انٹونیا کا حسن بھی دہ چند ہو کر چمکا اور دلی مسرت نے فرانسسکو ایولینو کو اتنا شکیل و وجیہہ بنا دیا کہ میں حیران ہو کر سوچتا تھا کیا یہ وہی غمزدہ صورت ہے جسے پہلی بار میں نے تصویر کشی کے کمرہ میں دیکھا تھا؟ شادی کی رسم دھوم دھام کے ساتھ ادا ہوئی۔ اس موقعہ پر شہر روما کے سارے معززین شریک ہوئے۔ کارڈنیل گریونیلا نے خود رسم شادی ادا کی اور گرجا کے سامنے خلقت کا جو بے شمار ہجوم تھا اس نے کونٹ اور کونٹس آف ایولینو کو باہر آتا دیکھ کر مسرت کے فلک شگاف نعرے بلند کئے۔ بعد ازاں قصر ٹوولی میں دعوتِ شادی کا اہتمام ہوا اور میں خود ستائی نہ کرتا ہوا محض اس قدر لکھ دینا ہی کافی سمجھتا ہوں کہ میری خاطر و مدارات میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا گیا۔

اس واقعہ خوشگوار کے چند روز بعد کونٹ آف ٹوولی نے ایک سربمہر لفافہ مجھ کو دیا جس میں کانسٹنٹائین کنارس حال کونٹ آف مونٹی ڈورو کے کل جرموں اور خطاؤں کی جو اُس سے حکومتِ روما کے قوانین کے برخلاف کئے۔ خصوصیت کے ساتھ جرم قزاقی کی عام معافی درج تھی۔ میں نے کونٹ کا اس کوشش کے لئے جو اس نے اس معاملہ میں کی تھی دلی شکریہ ادا کیا۔ اور اپنے دوستوں سے رخصت کی اجازت لے کر سفری گاڑی کے ذریعہ سے فلارنس روانہ ہوا جس وقت

میں راستہ میں اس خانقاہ کے پاس سے گذرا جس کے قریب انٹونیا مجھ کو ملی تھی تو اس خاتون کے فرار کے وقت سے لے کر بعد کے کل حالات کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ اس وقت مجھ کو یہ سوچ کر بڑی مسرت ہوئی کہ میری کوشش کے ذریعہ سے مدّت کے بچھڑے ہوئے عاشق و معشوق آپس میں مل گئے۔ خیال آیا کہ گذشتہ پندرہ روز کے عرصہ میں مجھے دو شادیوں میں حصّہ لینے کا موقعہ ملا ہے اور وہ دونوں میری اپنی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ چند ماہ کے اندر میری اپنی امیدواری کا عرصہ قریب الختم تھا اس وقت مجھ کو ہیسلیٹن ہال میں جاکر اپنی قسمت کا فیصلہ سُننا ہوگا۔ خیال کے آتے ہی میرا دل یہ سوچ کر زور سے دھک دھک کرنے لگا، کہ خدا معلوم میری واپسی کا نتیجہ شادی کی صورت اختیار کرے یا مایوسی کی۔ اگر پہلی صورت پیش آئی تو میرے برابر خوش نصیب آدمی اس دنیا میں کون ہوگا، اور دوسری صورت میں مجھ سے زیادہ بدنصیب... لیکن بحیثیتِ مجموعی میں اس بارے میں ناامید اور مایوس نہ تھا۔ میری زندگی کا ایک ہی ایسا واقعہ تھا جس کو یاد کرکے دل پریشان ہونے لگتا تھا۔ یعنی عہدِ شباب... بلکہ یوں کہنا چاہیے لڑکپن کے اس ناجائز عشق کا واقعہ جو از روئے حماقت بدنصیب لیڈی کیلنتھ سے ہوا تھا۔ گو اس میں بھی، جیسا ناظرین سے پوشیدہ نہیں، تحریک میری نہیں بلکہ اس خاتون کی تھی۔ عام حالات میں سر میتھیو ہیسلیٹن کے اس واقعہ ناخوشگوار سے واقف ہونے کی کوئی صورت نہ تھی۔ مگر مسٹر لینوور کی شیطنت سے کوئی بات بعید بھی نہ تھی۔ ہر قسم کے وعدوں کے باوجود عین ممکن تھا کہ وہ اس واقعہ کا حال کینہ توزی سے سر میتھیو کے کانوں تک پہنچا دے۔ جب یہ خیال آتا تو دل بے اختیار سینہ میں ڈوب جاتا۔ لیکن پھر یہ سوچ کر اطمینان بھی ہونے لگتا کہ میں نے جو غائبانہ خدمات سر میتھیو کی سرانجام دی ہیں کیا وہ میری زندگی کے اُس ایک بدنما داغ کو دھونے کے لئے

کافی نہیں؟ جس سعی و استقلال سے میں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر سر میتھیو ہیسلیٹن اور اس کے رشتہ داروں کو پہلے ڈاکوؤں کے جنگل سے چھڑایا اور بعد ازاں لیگ ہارن میں مبتلائے مصیبت ہوتے ہوتے بچایا۔ اگر اس کی کوئی قدر و قیمت ممکن تھی تو یقینی طور پر میرے اس ایک گناہ کی آلودگی بہ آسانی ان واقعات سے دُھل سکتی تھی۔

گاڑی چراغ جلے فلارنس کی حدود میں داخل ہوئی۔ اس جگہ پہنچ کر میں نے سب سے پہلے لیبوورا اور ڈورچسٹر کے مقدمہ کے بارے میں حالات دریافت کیے۔ معلوم ہوا اس کی سماعت چند یوم تک شروع ہوگی۔ مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ میں عین وقت پر آگیا۔ میں نے ایک ہوٹل میں قیام کیا، کیونکہ گو کونٹ آف لوورنو نے اپنے خط میں تاکیداً لکھا تھا کہ آپ سیدھے میرے مکان پر آئیں۔ تاہم اوّل تو براہ راست کسی کے گھر جانا معیوب، پھر اتنی ادیر سے کسی کو تکلیف دینا اور بھی ناواجب معلوم ہوا۔ خیر دوسرے دن صبح کے ناشتہ سے فارغ ہو کر میں اس عالی شان محل کی طرف روانہ ہوا جس میں کونٹ آف لوورنو اور اُن کی خوبصورت بیگم رہا کرتے تھے۔ انہوں نے میرا بڑا اُپُر تپاک خیر مقدم کیا لیکن اس بات سے قدرے ناراض بھی ہوئے کہ کیوں میں براہ راست ان کے مکان پر نہ گیا۔ خیر اسی وقت ایک نوکر کو اسباب لانے ہوٹل میں بھیج دیا گیا اور انہوں نے وہیں مجھ کو ٹھہرا لیا۔ معلوم ہوا کونٹس کے والدین لارڈ اور لیڈی رنگ ولڈ چند ہفتے پیشتر انگلستان روانہ ہوگئے ہیں۔ بعد ازاں میں نے کونٹ کے بڑے بھائی مارکوئیس آف کاسانو کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ گرینڈ ڈیوک کی عنایت سے مارکوئیس اب پھر وائنا کے دربار میں عہدۂ سفارت پر مامور ہیں۔

کونٹ اور کونٹس آف لوورنو کے روبرو بھی مجھ کو وہ سارے حالات بیان

کرنے پڑے ۔ جو بیشتر میں نے روما میں اپنے دوستوں کے آگے بیان کئے تھے۔ میری درخواست پر کونٹ فوراً اس بات کے لئے راضی ہو گیا کہ کانسٹنٹائین کے لئے حکومت ٹسکنی سے ویسا ہی معافی نامہ حاصل کیا جائے جیسا حکومت روما سے حاصل ہوا تھا۔ علاوہ بریں اسی روز اس نے ایک ضروری خط اپنے بھائی مارکوئیس کے نام وائن کے پتہ پر لکھا جس میں کونٹ آف مونٹی ڈورو کے سارے حالات بیان کئے۔ اور درخواست کی کہ گورنمنٹ آف آسٹریا سے بھی ایسا ہی معافی نامہ حاصل کیا جائے اس جگہ میں یہ بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جہاز ٹائی رون کا واقعہ عام طور پر کسی کو معلوم نہ ہوا تھا۔ سب لوگ یہی سمجھے ہوئے تھے کہ اس کو کھلے سمندر میں کوئی حادثہ پیش آ گیا اور وہ غرقاب ہوا۔ اس طرح جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے کوئی بات وزارتِ آسٹریا کو کونٹ آف مونٹی ڈورو کے برخلاف متعصب بنانے والی نہ تھی۔

اب میں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش شروع کی کہ جیل خانہ میں لیونور کا کیا حال ہے۔ اس مطلب کے لئے کونٹ آف لوورنو نے اس جیل خانہ کے گورنر سے جس میں بدنصیب کبرا اور مسٹر ڈورچسٹر زیر حراست تھے، میرا تعارف کرایا۔ معلوم ہوا اُن کو جدا جدا کوٹھڑیوں میں رکھا گیا ہے کیونکہ لیونور کو ڈورچسٹر کے برخلاف اس وجہ سے بے حد غصہ تھا کہ کیوں اس نے بزدلی سے لیگ ہارن میں ہر ایک بات کا اقبال کر لیا۔ معلوم ہوا ڈورچسٹر کی حالت سخت زار ہے اور اس کی ہمت بالکل ہی جواب دے گئی ہے۔ البتہ لیونور کی اکڑفوں میں ابھی تک ذرا فرق نہیں آیا۔ اپنے زمانۂ حراست میں لیونور نے متعدد خطوط مختلف مقامات کو لکھے تھے۔ ان کا مضمون تو معلوم نہ ہو سکا۔ البتہ سرنامہ کے پتے جیل کے رجسٹر میں درج تھے۔ ان کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ایک خط ارل آف ایکلسٹن کے نام اور ایک سر میتھیو ہیسلیٹن، مسز

لینو ور اور مس انیبل بننگ کے نام لکھا گیا تھا۔ ارل آف ایگلسٹن کے خط پر لندن کا پتہ درج تھا۔ اور بیرونٹ اور خاتونوں کے خط پر ہیسلبیٹن ہال کا۔ افسران جیل خانہ نے ان خطوں کو کھولے بغیر اس لئے روانگی کی اجازت دے دی کہ گو لینو ور پر سنگین الزام عاید تھا۔ تاہم جب تک وہ مجرم ثابت نہ ہو اُس کو اصطلاحاً بے گناہ ہی سمجھا جاتا تھا۔ ان پتوں کو دیکھ کر یہ اندیشہ بے اختیار میرے دل میں پیدا ہوا کہ میرے نام نہاد ماموں نے لیڈی کیلنتھ سے میرے تعلق کا قصہ ضرور بیرونٹ اور خاتونوں کے کانوں تک پہنچا دیا ہوگا۔ صرف ایک امید اب دل میں باقی تھی اور وہ یہ کہ ممکن ہے اس نے بیرونٹ سے کسی طرح کی مدد مانگی ہو، اور چونکہ آدمی طبعاً مکار تھا اس لئے ممکن تھا اس نے کوئی اس طرح کی خبر درج کرنے سے گریز کیا ہو جو ناخوشگوار اثرات پیدا کرنے والی اور اس کی کینہ توزی کی دلیل تھی۔ تاہم یہ ایک مبہم سی امید تھی۔

آخر کار وہ دن آگیا جب مقدمہ کی سماعت ہونی تھی۔ اور میں اس کی کارروائی سننے کونٹ آف لوورنو کے ساتھ عدالت میں گیا۔ کچہری کا کمرہ خلقت کے ہجوم سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ چونکہ اس مقدمہ کے ذریعہ سے مارکو اوبرنی کی خوفناک جماعت کی یاد لوگوں کے دلوں میں تازہ ہوتی تھی۔ اس لئے سب آدمی اس میں خاص دلچسپی لیتے تھے۔ جس چبوترے پر عدالت کی نشست تھی اس کے بالکل قریب ایک گدے دار بنچ پر میں اور کونٹ پاس ہی پاس بیٹھ گئے۔ اور جب اس کے بعد کسی نہ کسی طریقہ پر یہ خبر لوگوں میں مشہور ہوئی کہ یہی وہ نوجوان انگریز ہے جس نے کونٹ آف لوورنو کو مدد دے کر مارکو اوبرنی کو گرفتار اور اس کی خوفناک جماعت کو منتشر کرایا تھا۔ تو ہر شخص کی آنکھیں بے اختیار میری طرف اُٹھنے لگیں۔

عدالت کا اجلاس شروع ہوتے ہی ایک بغلی دروازہ کھلا اور پولیس کی ایک جماعت دونوں ملزموں کو زیر حراست اندر لائی۔ ڈورچیسٹر کی صورت تو بالکل پہچانی نہ جاتی تھی، اس کا حوصلہ یکسر جواب دے گیا، پیٹھ کبڑی ہوگئی۔ اور جب کبھی اس کی نظر اپنے ساتھی کی طرف جاتی تو اس کا بدن زور زور سے کانپنے لگتا تھا۔ لینوور کی حالت میں گو چہرہ کی زردی نمایاں تھی تاہم اس کی آنکھوں کی چلت پھرت اب بھی استقلال کی مظہر تھی۔ دونوں ملزم کٹہرہ میں کھڑے کر دیئے گئے، اور سپاہی ان کی پشت پر کھڑے ہو گئے۔

ڈورچیسٹر نے ایک گھومتی ہوئی نظر کمرۂ عدالت میں ڈالی۔ ایک لحظہ کے لئے مجھ سے اس کی چار آنکھیں ہوئیں لیکن فوراً ہی گردن جھک گئی۔ البتہ لینوور کی حالت اس سے مختلف تھی۔ جس وقت اس نے میری طرف دیکھا تو اس کے ہیبت ناک چہرہ پر غصّہ اور جوش کے آثار نمودار ہوئے۔ اور جب میں نے اپنی آنکھیں دوسری طرف پھیر لیں تو اس نے اس طرح خلقت کے ہجوم، ممبرانِ جیوری، بیرسٹروں اور عدالت کی طرف دیکھا۔ گویا زبانِ حال سے کہہ رہا ہے کہ مجھے تم میں سے کسی کی ذرا بھی پروا نہیں۔ میں نے اس خیال سے دوسری طرف کو منہ پھیر لیا تھا کہ ایک تو اس بد نصیب کے زوال پر اظہارِ مسرت کرنا کمزوری کی دلیل ہوتا۔ دوسرے میں نہ چاہتا تھا کہ وہ کمبخت یہ سمجھے اس نے مجھے اپنی گھورتی ہوئی نظروں سے مرعوب یا مغلوب کیا ہے۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد جب میں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ جیب سے ایک تختہ کاغذ اور پنسل نکال کر ہاتھ میں لے چکا تھا۔ اس کا مطلب میں نے یہ سمجھا کہ وہ عدالت کی کارروائی کی یادداشت ساتھ ساتھ لکھتے جانا چاہتا ہے۔ میں یہ سوچ کر حیران تھا کہ یہ کارروائی اس کو کیا فائدہ پہنچا سکتی ہے جبکہ اس کے برخلاف مقدمہ نہایت صریح وصاف ہے لیکن پھر خیال آیا کہ غالباً وہ اس ذریعہ سے اپنے

استقلال کا ثبوت دینے کی کوشش کر رہا ہے۔

غرض سررشتہ دار نے مسل پیش کی اور الزامات پڑھ کر سُنائے۔ پہلا الزام دونوں قیدیوں کے برخلاف یہ تھا کہ انہوں نے مختلف اوقات میں مارکو اوبرٹی کی جماعت سے خط و کتابت کی۔ دوسرا الزام صرف ڈورچسٹر کے برخلاف یہ تھا کہ وہ اپنے اقبالی بیان کے مطابق ایک زمانہ میں ڈاکوؤں سے براہ راست تعلق رکھتا تھا۔ اور اس نے کوہستان ایپی نائنز میں صرف اسلئے سکونت اختیار کی تھی کہ بھولے بھٹکے مسافروں کو ڈاکوؤں کے برج سے دُور رہنے کے بہانہ سے ان کے دام میں پھنسانے کی کوشش کرتا ہے۔ لینوور کے برخلاف ایک الزام یہ تھا کہ اس نے رشوت دے کر یا دینے کا وعدہ کر کے مارکو اوبرٹی اور اس کی جماعت کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ ایک انگریز خاندان کے افراد کو جن کے پاس حکومت ٹسکنی کے پروانہ جات راہداری موجود تھے جو ریاستہائے ٹسکنی کی حدود سے گذر رہے تھے اور قوانین ٹسکنی کے زیر حفاظت تھے، گرفتار کر کے قید کر لیا جائے۔ عام الزام دونوں ملزموں کے برخلاف یہ بھی تھا کہ انہوں نے اسی انگریز خاندان کے افراد کو یونان کے بحری قزاقوں کے حوالہ کرنے کی کوشش کی۔ اور اس مطلب کے لئے مختلف ذریعے تلاش کئے۔ لینوور پر ایک خاص الزام اور تھا۔ یعنی یہ کہ وہ بحری قزاقوں کے اس جہاز پر اپنی مرضی سے سوار ہوا۔ اور اس وقت بھی اس جہاز پر موجود تھا جب وہ حکومت ٹسکنی کی حدود میں لنگرانداز ہوا۔ چونکہ یہ جرم قزاقی کی حد میں آتا تھا۔ اس لئے باقی الزامات کے علاوہ لینوور پر قزاقی کا الزام بھی عائد ہوا۔ خاتمہ پر ان دفعات کا حوالہ دیا گیا جو ہر دو ملزموں کے برخلاف عائد کئے گئے تھے۔ اور جرم ثابت ہونے کی صورت میں جو سزا ان کو دی جا سکتی تھی وہ بھی بیان کی۔

از روئے قانون جج صاحب کو اس بات کا اختیار حاصل تھا کہ وہ اپنی قوت فیصلہ سے مدد لے کر ملزموں کو موت تک کی سزا دے سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ لینوور اور ڈورچیسٹر دونوں کے برخلاف جس مقدمہ کی سماعت ہونی تھی اس میں عین ممکن تھا کہ کسی ایک کو یا دونوں کو سزائے موت دے دی جائے!

جس وقت سررشتہ دار یہ سب باتیں پڑھ کر سُنا رہا تھا تو ڈورچیسٹر کے منہ پر ہوائیاں سی چھوٹنے لگیں اور اس کی یہ حالت ہو گئی کہ ضعف جانی سے لڑکھڑا کر وہیں ایک بنچ پر بیٹھ گیا۔ یہ کیفیت دیکھ کر لینوور نے غصّہ، نفرت اور حقارت کی قہر آلود نظر اپنے ساتھی پر ڈالی۔ بلکہ ایک بار تو ایسا معلوم ہوا کہ وہ بدنصیب ڈورچیسٹر پر حملہ کر کے اس کو جان سے مار دینا چاہتا ہے۔ یہ حالت دیکھ کر پولیس کا ایک سپاہی دونوں قیدیوں کے بیچ میں کھڑا ہو گیا تاکہ ایسا نہ ہو لینوور جس کے سر پر موت کی تلوار لٹک رہی تھی غصّہ اور جوش سے اندھا ہو کر اپنے ساتھی ملزم کا خون کر دے۔

الزامات کی فہرست پڑھی جا چکی تو جج صاحب نے مختلف سوالات پوچھنے شروع کئے۔ سب سے پہلے انہوں نے ڈورچیسٹر کو مخاطب کیا اور گو عام قاعدہ یہ ہے کہ ملزم کو عدالت کے ہر ایک سوال کا جواب کھڑے ہو کر دینا پڑتا ہے۔ تاہم بدنصیب ڈورچیسٹر کی حالتِ زار دیکھ کر عدالت نے خاص رعایت کے طور پر اس کو بیٹھے بیٹھے جوابات دینے کی اجازت دے دی۔

"ملزم ڈورچیسٹر!" جج صاحب نے کہا۔ "کیا تم اس اقبالی بیان کو جو تم نے لیگ ہارن میں پولیس کے روبرو دیا تھا، واپس لینا چاہتے ہو یا اس کی تصدیق کرتے ہو؟"

"یور ایکسی لنسی! میں اپنے بیان کے ہر ایک لفظ کی تصدیق کرتا ہوں۔"

ڈورچسٹر نے کانپتی ہوئی آواز سے جواب دیا" ایسا کرتے ہوئے میں اپنے آپ کو عدالت کے رحم پر چھوڑتا ہوں۔ اور اگر فاضل عدالت مجھ بدنصیب کی حالت پر رحم کھا کر جان بخشی کر دے تو میں کوشش کروں گا..."

"ان سب باتوں کا فیصلہ اپنے وقت پر ہوتا رہے گا" جج صاحب نے بے صبری کا اشارہ کر کے کہا " فی الحال امر دریافت طلب یہ ہے کہ کیا تم کسی زمانہ مارکو اوبرٹی اور اس کی جماعت سے تعلق رکھتے تھے؟"

"میں پیشتر اس کا اقرار کر چکا ہوں اور اب پھر کرتا ہوں" ڈورچسٹر نے جس کی آواز دہشت اور پریشانی کی وجہ سے بھرائی ہوئی تھی جواب دیا۔

"اور کیا یہ صحیح ہے" جج صاحب نے پوچھا "کہ تمہارے ساتھی لینوور نے تم کو اس بات کے لیے اکسایا تھا کہ ایک معزز انگریز خاندان کے افراد کو ڈاکوؤں کے جہاز پر پہنچا کر قید کرانے کا ذریعہ بنو؟"

"حضور یہ بالکل صحیح ہے" ڈورچسٹر نے تسلیم کیا "میں نے لیگ ہارن میں اپنا جو بیان لکھوایا تھا اس کا ہر ایک لفظ صحیح ہے"

اس جگہ میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ عدالت سے ڈورچسٹر کی یہ باتیں اطالوی زبان میں ہوئی تھیں۔ کیونکہ ڈورچسٹر اس زبان سے پوری طرح واقف تھا لیکن جب اس کے بعد لینوور کی باری آئی تو ایک ترجمان کی خدمات حاصل کی گئیں جو فرانسیسی زبان میں لینوور سے ہر ایک بات پوچھتا اور عدالت کے روبرو بیان کرتا جاتا تھا۔ اس شخص نے سب سے پہلے ڈورچسٹر کے بیان کا خلاصہ لینوور کو سنایا اور اس وقت شیطان سیرت کبڑے نے جن قہر آلود نظروں سے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا الفاظ میں طاقت نہیں کہ اس کو واضح کر سکیں۔

اتنے میں جج صاحب نے ترجمان کی وساطت سے کہا: "تم نے اپنے ساتھی ملزم کا بیان سُن لیا۔ کیا تم گواہوں کو طلب کرنے سے پیشتر اپنے طور پر کوئی بیان دینا چاہتے ہو؟"

جواب میں لینوور نے حقارت سے منہ پھیر لیا۔ اس پر جج صاحب نے حکم صادر کیا کہ مقدمہ کی کارروائی معمولی طریقہ پر جاری رکھی جائے۔

سب سے پہلے میری شہادت ہوئی۔ مجھ کو گواہوں کے کٹہرہ میں داخل ہونے کے لئے مجبور نہ کیا گیا۔ بلکہ عدالت نے جب دیکھا کہ میں گرینڈ ڈیوک کے بھتیجے کونٹ آف لوورنو کا دوست ہوں تو مجھ سے جہاں تک ممکن تھا رعایت کا سلوک کیا۔ میں نے لینوور کی طرف قصداً نظر نہ ڈالی کیونکہ جیسا میں نے پیشتر لکھا تھا میری نظروں میں اس کے زوال پر خوش ہونا ازحد کمینہ حرکت تھی۔ اس کے ساتھ ہی مجھ کو ایک ناخوشگوار فرض ادا کرنا تھا اور میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس کو بے لاگ طریقہ پر ادا کروں گا۔ مجھ سے ترجمان کی معرفت پوچھا گیا کہ آپ کو مارکو اوبرٹی اور اس کی جماعت سے لینوور کے تعلقات کے کس قدر حالات معلوم ہیں؟ جواب میں میں نے وہ ساری تفصیلات بیان کیں۔ جو ناظرین کو معلوم ہیں۔ یعنی کس طرح چند ماہ پیشتر مجھ کو پستوجہ میں مسٹر لینوور کی بیماری کا حال معلوم ہوا۔ کس طرح اس کی پاکٹ بک دیکھنے کا موقعہ ملا، کیونکر اس سازش کا حال جانا گیا۔ جو سر میتھیو ہیسلیٹن اور خاتونوں کے برخلاف کی گئی تھی۔ اور کس طرح وہ ہنڈی پاکٹ بک میں رکھی ہوئی ملی۔ جو مارکو اوبرٹی کو اس کی خدمات کے صلہ میں زرنقد کے عوض روانہ کی جانی تھی۔ اس سلسلہ میں یہ بھی میں نے بتایا کہ میں نے اپنے آپ کو لینوور کا کارکن ظاہر کر کے ڈاکوؤں کے برج تک رسائی حاصل کی۔ اور سر میتھیو ہیسلیٹن اور ان

کے رشتہ داروں کو بچایا۔ میں جب اس قدر بیان دینے کے بعد بیٹھ گیا تو کونٹ آف لوورنو اُٹھا اور اس نے میرے بیان کے بیشتر حصہ کی تصدیق کی۔ اس دوران میں ایک دفعہ میری نظر لینوور کی طرف گئی تو میں نے دیکھا اس کا چہرہ لٹھے کی چادر کی طرح سفید تھا اور آنکھوں سے غصہ اور جوش کے شعلے نکل رہے تھے۔ تاہم وہ چپ رہا اور اس نے کوئی لفظ منہ سے نہ نکالا۔

بعد ازاں لیگ ہارن کے ایک افسر پولیس کی شہادت ہوئی جس نے دونوں ملزموں کی گرفتاری کا حال بیان کر کے ڈورچیسٹر کے اقبالی بیان کی تصدیق کی۔ خفیہ حرفوں میں لکھی ہوئی چھٹی بھی عدالت میں پیش کی گئی، اور ڈورچیسٹر نے وہ طریقہ عدالت کو سمجھایا جس سے اس چھٹی کا مضمون پڑھا اور سمجھا جا سکتا تھا۔ چنانچہ وہ مضمون سررشتہ دار عدالت نے صاف لفظوں میں پڑھ کر سنایا۔

اتنے میں جج صاحب نے ڈورچیسٹر سے پوچھا کہ ملزم لینوور نے کس مطلب کے لئے سر مینتھیو ہیسلیٹن اور خاتونوں کو ڈاکوؤں کے جہاز پر پہنچانے کی سازش کی تھی؟ لیکن چونکہ اس موقعہ پر کونٹ آف لوورنو نے کھڑے ہو کر یہ اعتراض کیا کہ خاندان ہیسلیٹن کے معاملات اس مقدمہ کے سلسلہ میں زیر بحث نہ آنے چاہئیں اس لئے جج صاحب نے سوال پر زور دینے کی حاجت نہ سمجھی۔ ڈورچیسٹر کی طرف سے کوئی وکیل پیروی کرنے والا موجود نہ تھا اور چونکہ وہ اپنے جرم کا اقرار کر چکا تھا اس لئے اسکو کسی وکیل کی حاجت نہ تھی۔ البتہ لینوور کی طرف سے ایک بیرسٹر بحث کرنے کے لئے اُٹھا۔

اس شخص نے ملزم کی صفائی میں ایک لمبی تقریر کرنی شروع کی۔ لیکن میں اس جگہ اس کا ضروری خلاصہ قلمبند کرنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔ اس تقریر کے دوران

میں اس نے کہا کہ ڈورچسٹر کا اقبالی بیان پڑھ لینے کے بعد میں نے شروع میں ہی یہ بات سوچ لی تھی کہ استغاثہ کی طرف سے جو شہادتیں میرے مؤکل کے برخلاف پیش ہوں گی ان کی تردید غیر ممکن ہے۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے کسی گواہ پر جرح کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ بلکہ میں نے ملزم لینوور کو بھی سمجھا دیا تھا کہ وہ اس معاملہ کا سیاہ و سپید میرے ہاتھ میں دے کر آپ بالکل خاموش رہے اراکین جیوری کو مخاطب کرتے ہوئے وکیل نے سلسلۂ تقریر جاری رکھ کر کہا کہ مجھے اس سے انکار نہیں کہ استغاثہ کی شہادتوں نے دو باتیں پوری طرح ثابت کر دی ہیں ایک یہ کہ لینوور نے مرسیتھو ہیلیٹی اور اس کے رشتہ داروں کی گرفتاری اور عارضی حراست کے لئے مارکواوبرٹی کی مدد حاصل کرنے کی ترکیب سوچی۔ اور بعد ازاں اس کوشش میں ناکام رہ کر پھر ایک بار اُن لوگوں کو ڈاکوؤں کے ایک جہاز پر سوار کرانا چاہا۔ لیکن میں خصوصیت سے جس بات کی طرف آپ لوگوں کی توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ فیصلہ صادر کرتے وقت ان باتوں کو ان کی اصلی روشنی میں دیکھا جائے۔ میں مانتا ہوں کہ از روئے قانون جو شخص ڈاکوؤں یا قزاقوں سے کسی طرح کا تعلق رکھے یا اُن سے خط و کتابت کرے وہ خود بھی ڈاکو اور قزاق سمجھا جاتا ہے۔ کم از کم قانون اس کو اسی رنگت میں دیکھتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ از روئے اخلاق کیا یہ جرم اتنا ہی سنگین ہے جتنا رہزنی یا قزاقی کا؟ مخفی نہ رہے کہ میرے مؤکل لینوور نے نہ تو کسی طرح کی لوٹ مار کے خیال سے مارکواوبرٹی کی جماعت سے ساز باز کی تھی اور نہ بحری قزاقی میں حصہ لینے کی غرض سے قزاقوں کے جہاز سے تعلق پیدا کیا تھا۔ میں یہ ماننے کے لئے ہر وقت تیار ہوں کہ اس کا مدعا بعض خانگی و نجی معاملات کے

متعلق اس ذریعہ سے سر میتھیو ہیبلیٹن پر دباؤ ڈالنا تھا اور میں اس بارے میں اس کے طرز عمل کی مناسبت ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہیں چاہتا۔ تاہم مجھے بلا تامل کہنا پڑتا ہے کہ ملزم کا جرم قانون کی نظروں میں کچھ ہی کیوں نہ ہو، وہ درحقیقت اتنا سنگین نہیں ہے کہ وہ دفعہ اس پر عائد کر دی جائے۔ جو ڈاکوؤں، رہزنوں اور قزاقوں کی سزا دہی کے لئے تجویز ہوئی تھی۔ پس میں عدالت سے رحم کی استدعا کرتے ہوئے اپنے مؤکل کی طرف سے فاضل اراکین جیوری سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر قانون کی انتہائی سزا جو اس جرم کے لئے مقرر ہے، تجویز نہ کر کے لمبے عرصہ کی قید کی سزا اس کو دے دی جائے تو بشریت اور انصاف کا تقاضا بوجہ احسن پورا ہو جائے گا۔

وکیل نے یہ تقریر اطالوی زبان میں کی تھی۔ مگر کونٹ آف لوور نو نے اس کا خلاصہ مجھ سے بیان کر دیا اور یہ بھی کہا کہ حالات پیش آمدہ میں اس سے بہتر صفائی غیر ممکن تھی۔ وکیل صاحب کے بیٹھ جانے پر میں نے لیئوور کی طرف دیکھا۔ اب اس کے چہرہ کی سختی کسی قدر کم ہو گئی تھی اور اس کی آنکھوں میں امید کی چمک پائی جاتی تھی۔ معلوم ہوتا تھا پیشتر اس کو بالکل معلوم نہ تھا کہ اس کے وکیل نے صفائی کا کونسا پہلو سوچا ہے۔ پس جب اس ترجمان نے جو ملزموں کے بالکل پاس کھڑا تھا اس تقریر کا ماحصل لیئوور سے بیان کیا تو وہ پہلے کی نسبت پُر امید نظر آنے لگا۔

وکیل صفائی کی تقریر کے بعد جج صاحب نے مقدمہ کا خلاصہ اراکین جیوری کے روبرو بیان کیا۔ جیسا کہ معمول ہے انہوں نے وکیل صفائی کی فاضلانہ تقریر کی تعریف کی اور اپنی طرف سے کہا کہ عدالت اسے بے شک معقول تصور کرتی ہے مگر اس کے ساتھ ہی اس میں درحقیقت وہ زور نہیں جو فاضل وکیل نے اپنی فصاحت کے ذریعہ سے پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

"مان لو" جج صاحب نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا کہ لینوور کا مدعا ڈاکوؤں سے مل کر لوٹ مار کرنا یا قزاقوں سے جہاز پہ جاکر پرامن جہازوں کو روکنا نہ تھا مگر اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اس نے ایک ایسے کام کے لیے، جو قانون کی نظروں میں سراسر ناجائز تھا ڈاکوؤں اور رہزنوں کی مدد حاصل کی؟ کسی خاندان کے نجی معاملات میں دخل نہ دیتے ہوئے بھی یہ تسلیم کرنا پڑے گا، کہ لینوور نے اس ذریعہ سے سر میتھیو ہیلیلیٹن کو کوئی ایسا کام کرنے پہ مجبور کرنا چاہا جسے وہ اپنی مرضی سے کرنا نہ چاہتے تھے۔ فرض کرلو وہ سر میتھیو سے زبردستی روپیہ وصول کرنا چاہتا تھا یا کسی دستاویز پر اُن کے دستخط حاصل کرنا اس کو مطلوب تھا یا وہ انہیں کسی حق خاص سے دست برداری پر مجبور کرنا چاہتا تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کیا یہ باتیں لوٹ مار کے جرم سے مختلف یا کم سنگین ہیں؟ جیسا فاضل وکیل نے بیان کیا ہے اس معاملہ میں قانون اور اخلاق کا اختلاف نہیں بلکہ اتفاق ہے۔ اور آپ لوگ (ممبران جیوری) اگر اس پہلو کو بھی مدنظر رکھیں تو معلوم ہوگا ملزم کا جرم کم سنگین نہیں۔ بس آپ لوگوں کا فرض ہے کہ سب سے پہلے اس سوال پر غور کریں۔ کیا وہ الزامات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئے یا نہیں جو ملزم لینوور پر عائد کیے گئے ہیں، اور اس سے دوسرے درجہ پہ یہ کہ کیا ایسا آدمی کسی رعایت کا مستحق سمجھا جا سکتا ہے؟ دوسرا ملزم ڈورچیسٹر اپنے جرم کا اقبالی ہے اور آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اپنا فیصلہ اس بیان کو مدنظر رکھ کر صادر کریں۔"

ممبرانِ جیوری نے صرف چند لمحے آپس میں مشورہ کیا۔ پھر اس جماعت کے فورمین نے یہ تحریری فیصلہ سررشتہ دار کے ہاتھ میں دے دیا "ہماری رائے میں وہ جملہ الزامات جو ملزم لینوور پر عائد کیے گئے تھے پایۂ ثبوت کو پہنچ گئے ہیں لیکن یہ مانتے ہوئے بھی کہ وہ شدید سزا کا مستوجب ہے ہم چاہتے ہیں کہ ملزم کے وکیل

کی درخواست کے مطابق اس سے رحم کا سلوک کیا جائے۔ دوسرا ملزم ڈورچسٹر قصوروار ہے۔"

جب سررشتہ دار اس فیصلہ کو پڑھ کر سُنا چکا اور ترجمان نے اس کا خلاصہ ملزم لینوور سے بیان کر دیا تو قریباً ایک لمحہ کے لئے گہری خاموشی کمرۂ عدالت کے چاروں طرف پھیل گئی۔ جج صاحب نے تھوڑی دیر مسل کے کاغذات کی ورق گردانی کی۔ پھر ملزموں کو مخاطب کر کے ان الفاظ میں فیصلہ سنانا شروع کیا۔

"ملزم ڈورچسٹر۔ عدالت نے تمہارے اقبالی بیان اور اس پشیمانی کو مدنظر رکھ کر جس کا اظہار تمہاری طرف سے اب تک ہوا ہے، نیز اس امداد کا خیال کر کے جو تم نے دوسرے ملزم کے برخلاف شہادت دے کر اس کے جرم کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے میں بہ اوقاتِ مختلف دی ہے تم کو اس جرم کی انتہائی سزا نہیں دی، مگر اس کے ساتھ ہی تم نے جو افعالِ بد کوہستان ایپی نامنز میں رہ کر اور ڈاکوؤں کے ساتھ مل کر کئے ہیں وہ چونکہ سخت سزا کے مستوجب ہیں اس لئے عدالت کا فیصلہ یہ ہے کہ تم کو شہر کے کسی آباد مقام پر دو گھنٹے تشہیر کرنے کے بعد باقی ماندہ زندگی کے لئے کسی جیل خانہ یا قلعہ میں زیرِ حراست رکھا جائے۔"

اس فیصلہ کو سُن کر بدنصیب آدمی کے منہ سے کراہنے کی آواز نکلی اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ پولیس کے سپاہی اس کو اسی حالت میں اُٹھا کر باہر لے گئے۔ آخر جب سنسنی کی وہ لہر جو اس واقعہ سے پیدا ہوئی تھی رفع ہوئی تو جج صاحب نے لینوور کے برخلاف فیصلہ سُنایا۔

"تمہاری حالت میں اس عدالت نے جیوری کی سفارشِ رحم کو مدنظر رکھ کر وہ انتہائی سزا تجویز نہیں کی جس کے تم درحقیقت مستوجب تھے۔ اس کے باوجود تمہارا جرم بے حد سنگین ہے اور اس کی سزا بھی سخت ہونی چاہیئے۔ نہ صرف تم نے ایک مردِ ضعیف کہن سال کو اپنی مطلب برآری کے لئے رہزنوں اور قزاقوں کے

جنگل میں لانے کی کوشش کی بلکہ دو بے بس اور بے خطا شریف زادیوں کو بھی قابلِ رحم نہ سمجھا۔ پس عدالت کا فیصلہ یہ ہے کہ تم کو عرصہ بیس سال کے لئے کسی جیل خانہ یا قلعہ میں زیر حراست رکھا جائے۔ تاکہ تم اس جگہ رہ کر اپنے افعالِ بد سے توبہ کر سکو۔"

فیصلہ سنائے جانے کے فوراً بعد ایک سپاہی نے لیونور کو بازو سے پکڑ لیا اور اس کو ملزموں کے کٹہرہ سے باہر لے آیا۔ اس طرح اس مقدمہ کا خاتمہ ہوا۔ مگر میرے خیال میں یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ مجھے یہ سوچ کر دلی خوشی ہوئی کہ بدنصیب ملزموں کو سزائے موت نہیں دی گئی۔

چھٹی جلد ختم ہوئی

گردشِ آفاق کی چھٹی جلد آپ نے ختم کر لی

لیکن

ابھی بہت سے سوال ایسے باقی ہیں جن کے جوابات پانے کے لئے
آپ بے چین ہیں

مثلاً

★ جوزف ولمٹ کی زندگی کا کیا راز تھا ؟
★ لارڈ ایگلسٹن کیوں اس کا دشمن تھا ؟
★ کیا جیل کی چار دیواری میں پہنچ کر لیبنوور کی سازشوں کا خاتمہ ہوگیا ؟
★ اور سب سے اہم سوال یہ کہ کیا جوزف کی شادی اتیبل سے ہو سکی یا نہیں ؟
★ لیڈی کیلینتھ کے ساتھ جوزف کے عشق کی داستان سن کر بوڑھے امیر سر میتھیو ہیسلٹن نے کیا کیا ؟

ان تمام سوالوں کے جوابات پانے کے لئے اس ناول کی ساتویں یعنے سب سے آخری جلد طلب فرمائیے۔

قیمت فی جلد صرف چھ روپے